

PDF NOVEL BANK

تیرے عشق سے میری ذات تک از قلم عائشہ مغل مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ آپکی تحریر ویب پر پبلش کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : [0306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va333333333333333333)

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

یہ لاہور کے ایک مشہور کوٹھے کا منظر تھا جہاں آج معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ آج یہاں اس علاقے کے ایم این اے صاحب اپنے کچھ غیر ملکی معزز مہمانوں کے ساتھ آنے والے تھے۔۔۔ کوٹھے کے مرکزی روم کو بہت نفاست اور خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ اسی روم میں روز "محفل" ہوتی تھی۔۔۔ جس میں شائقین ناپچنے والیوں کو نوٹوں سے نہلا دیا کرتے تھے۔۔۔ مگر آج اس روم کو خاص طور پر ریزرو کر دیا گیا تھا۔۔۔ نا آج یہاں مجرا ہونا تھا۔۔۔ نا ہی آج یہاں کسی بھی "عام" بندے کو آنے کی اجازت تھی۔۔۔ تبھی اس مرکزی روم میں کوٹھے کی مالکن "زلیخا بائی" اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالے اندر چلی آئی تھیں۔۔۔ انھیں اندر آتے دیکھ کر کمرے کی سجاوٹ میں مصروف لڑکیاں اور اور کوٹھے پر کام کرنے والے نوکر جلدی سے ان کے سامنے ہاتھ باندھے آکھڑے ہوئے تھے۔۔۔

ارے او شمیلا۔۔۔۔۔ تو اب تک یہاں لگی ہوئی ہے کم بخت۔۔۔۔۔ جا کر اس نئی لڑکی کو "تیار کرو۔۔۔۔۔ اچھی طرح سجانا بلکل دلہن لگنی چاہیئے۔۔۔ ایم این اے صاحب کو کوئی

PDF NOVEL BANK

شکلیت نا ہو۔۔۔ اگر آج وہ اور ان کے مہمان یہاں سے "خوش" ہو کر گئے تو ہمیں نوٹوں سے نہلا دیں گے۔۔۔۔ "زلیخا بائی کی پاٹ دار آواز پر شمیلا نامی لڑکی نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا اور روم سے نکل کر باہر بھاگی تھی۔۔۔

سجاد ذرا فون تو کر اس ذاکر احمد کو۔۔۔ پوچھ کب تک آرہے ہیں ایم این اے "صاحب۔۔۔؟؟؟" زلیخا بائی نے اپنے اسٹائش سے جوڑے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور جاکر پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔ آج اس علاقے کے ایم این اے صاحب کا یہاں آنا ان کے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ یہ مغرور شہزادوں سا نوجوان۔۔۔ خوبصورت اور ڈیشنگ ایم این اے نا صرف پورے شہر میں اپنی خود پسندی۔۔۔ رعب و دبدبے اپنی اکڑ اور ضد کے لئے مشہور تھا بلکہ اس کی بے تحاشہ دولت کے بھی دور دور تک چرچے تھے۔۔۔ اگر آج وہ ان کے "قابو" میں آ جاتا تو ان کے کوٹھے کی قسمت چمک جاتی۔۔۔

زلیخا بائی آج کسی بھی طرح اسے یہاں سے "خوش" کر کے بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔ اسی لئے اس نے اس نوجوان شہزادے کو اپنی مسٹی میں کرنے کے لئے اپنے کوٹھے کے ایک "نایاب ہیرے" کا انتخاب کیا تھا۔۔۔ جس پر آج تک کسی کی نظر نہیں پڑی تھی۔۔۔ اور

PDF NOVEL BANK

زلیخا بائی کو اچھی طرح یقین تھا کہ وہ اس ہیرے کی چمک دمک سے اس مغرور شہزادے کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔۔۔ وہ مبہم سے انداز میں مسکراتے ہوئے سوچوں کے تانے بانے بننے میں گم تھیں تبھی باہر سے اٹھتے شور پر وہ چونک کر ہوش میں آئی تھیں۔۔۔ اور تبھی سجاد ان کے کوٹھے کا خاص ملازم بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا تھا۔۔۔

بائی جی۔۔۔ وہ ایم این اے صاحب آگئے ہیں۔۔۔ اپنے ساتھ چار پانچ گورے انگریزوں کو "بھی لائے ہیں۔۔۔" سجاد نے بوکھلاتے ہوئے کہا تھا اور زلیخا بائی لپک جھپک باہر بھاگی تھی۔۔۔ باہر ہی آنگن میں وہ "مغرور شہزادہ" بلیک کلر کی جینز اور بلیک شرٹ میں سر اٹھائے اپنی مغرور نیلی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ کھلتی ہوئی سفید رنگت اور ڈارک براؤن بالوں میں وہ اپنے ساتھ کھڑے ان گورے لڑکوں کے ملک کا باسی لگ رہا تھا۔۔۔ اس کی وجاہت دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔۔۔ نیچے کمرے میں موجود لڑکیاں چھپ چھپ کر باہر آنگن میں کھڑے اس شاندار مرد کو دیکھ رہی تھیں جس کے چرچے تو انھوں نے کافی سنے تھے مگر اسے آج سامنے سے دیکھ کر احساس ہوا تھا کہ وہ واقعی مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔ خود زلیخا بائی نے اسے دیکھ کر انگلی دانتوں تلے دبالی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ تو واقعی یوسف ثانی ہے۔۔۔ "وہ زیر لب بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔" آئیں آئیں سرکار یہاں آجائیں۔۔۔۔ ذرہ نوازی ہے آپ کی جو آپ نے ہمارے اس "غریب خانے کو عزت بخشی۔۔۔" زلیخا بائی خوشامدانہ انداز میں اسے اپنے ساتھ لے اندر اسی مرکزی کمرے کے طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

ہم یہاں اپنے دوستوں کے لئے آئیں ہیں۔۔۔ آپ ان کی "خاطر داری" کا انتظام "کریں۔۔۔" ہیشتم اسماعیل خان نے اپنے سامنے کھڑی زلیخا بائی کو دیکھ کر اپنے مخصوص مغرور انداز میں کہا تھا۔۔۔

جی جی آپ تشریف رکھیں سرکار۔۔۔ ابھی آپ کے دوستوں کی خاطر داری کا انتظام کیا "جاتا ہے۔۔۔" وہ ہنستی ہوئی سجاد کو اشارہ کرتی ہوئی سب لوگوں کو ان کی نشستوں پر بیٹھاتی ہوئی باہر چلی گئی تھیں۔۔۔

شمیلا وہ لڑکی تیار ہے نا۔۔۔؟ "زلیخا بائی نے باہر آکر شمیلا نامی لڑکی کو کال کر کے "پوچھا تھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

جی بائی جی۔۔۔ اسے میں نے تیار کر دیا ہے۔۔۔ آپ کے مہمان کے "ہوش" نا اڑ گئے " تو کہیئے گا۔۔۔ " شمیلا کی طرف سے مثبت جواب ملنے پر زلیخا بائی مسکراتی ہوئی اندر روم میں واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔



وہ گھٹنوں میں سر دبا لے آنکھوں میں بے پناہ خوف لئے شدت سے رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ اس عقوبت خانے میں بند وہ دن رات کا تصور تک بھولے ہوئے تھی۔۔ اور گزرے وقت کو یاد کرنے پر اسے یوں لگ رہا تھا کہ گویا اسے یہاں بند ہوئے بھی صدیاں بیت گئی ہوں۔۔۔ رونا دھونا چھوڑ کر وہ ایک دفعہ پھر دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔؟؟؟؟ مجھے نکالو یہاں سے۔۔۔؟؟؟ خدا کے لئے میری مدد کرو۔۔۔۔۔ " اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور یہ عمل تو وہ گزرے کچھ دنوں میں کئی بار کر چکی تھی مگر بے سود۔۔۔ لیکن آج تو اس پر عجب سی دیوانگی چھائی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ

PDF NOVEL BANK

وہ اس دروازے پر لگے بند کو توڑ کر ہی چھوڑے گی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ مسلسل دروازہ بجانے سے شل ہو چکے تھے۔۔۔ مگر ہر روز کی طرح دروازہ نہیں کھلاتھا اس سے پہلے کہ وہ روز کی طرح مایوس ہو کر پلٹ جاتی اچانک اسے دروازے کے قریب کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔ یقیناً کوئی یہاں کوئی آ رہا تھا۔۔۔۔ پھر آواز مزید قریب سے آنے لگی تھی۔۔۔ اس وقت اس کی تمام حسیات بیدار ہو چکی تھیں۔۔۔ اب قدموں کی چاپ قریب آ کر رک گئی تھی اور تب ہی دروازہ کلک کی آواز سے کھلا تھا۔۔۔ وہ جو دم سادھے بھگی پتھرائی آنکھوں سے آنے والی شخصیت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایک دم اس کے وجود میں حرکت ہوئی تھی اور وہ بھلگنے کے سے انداز میں آگے بڑھی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی چوکھٹ پار کر کے باہر نکلتی۔۔۔ اندر آتی شمیلا نے زور سے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے دوبارہ کمرے میں دھکا دیا تھا۔۔۔۔

اے لڑکی۔۔۔ ہمت بھی مت کرنا ایسا کرنے کی۔۔۔ ورنہ زلیخا بائی تیرا وہ حال کرے " گی کہ تو سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ " شمیلا نے اس کا چہرہ سختی سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چھوڑو مجھے --- پلیز مجھے جانے دو --- میں نے کیا بگاڑا ہے آپ لوگوں کا ---؟؟؟" "عائشے کو اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ تب ہی وہ عورت دوبارہ غرائی۔۔۔ اے لڑکی۔۔۔۔ رونا دھونا بند کر اور جا یہ کپڑے پہن کر آ۔۔۔۔ "شمیلا نے اپنے ہاتھ" میں پکڑا عروسی جوڑا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور اس جوڑے کو دیکھ کر عائشے کے حواس بیدار ہوئے تھے۔۔۔

میں یہ ہرگز نہیں پہنوں گی جو تم لوگ چاہتے ہو ایسا کبھی نہیں ہو گا سمجھی تم۔۔۔۔" "عائشے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔ پر دل میں بے بسی ہنوز قائم تھی وہ جانتی تھی کہ یہ لوگ اسے ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

کیسے نہیں پہنے گی۔۔۔؟؟؟ تو خود پہنتی ہے یا میں پہناؤں۔۔۔؟؟؟؟ "وہ عورت" غرائی تھی اور عائشے جانتی تھی کہ ان لوگوں کا عزت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا اور اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ مزید گر جاتی۔۔۔ اور پیسوں کے لئے تو یہ درندہ صفت لوگ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔ تب ہی وہ اس عروسی جوڑے کو تھام کر واشروم کی جانب بڑھ گئی جو اسے اس وقت کفن سے بھی زیادہ خوفناک لگ رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر اسے کچھ ہوش نہیں رہا تھا کہ کب اس کو سجایا گیا۔۔۔؟؟؟ کب شمیلا نے اس کی

PDF NOVEL BANK

تیار می مکمل کر کے زلیخا بائی کو کاکی ---؟؟؟ وہ تو اپنے آپ پر فاتحہ بھی پڑھ چکی تھی۔۔۔ اس کو اپنے اندر زندگی کا احساس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ وہ کیا کرتی۔۔۔؟؟؟ کیسے مزاحمت کرتی۔۔۔؟؟؟ ہاں اس نے اپنے پاس کھڑی شمیلا کے یہ الفاظ ضرور سنے تھے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ زلیخا بائی۔۔۔ وہ بالکل تیار ہے۔۔۔ آج اگر وہ ایم۔این۔اے "مدہوش" کرنا گیا تو میرا نام بدل دیجیئے گا۔۔۔" پھر دوسری طرف سے کیا کہا گیا وہ نہیں جانتی تھی مگر اتنا پتا چل گیا تھا کہ اب اسے قبر میں اتارنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔۔ شمیلا زلیخا بائی کو اس کے زندہ لاش جیسے وجود کو کو "کفن" پہنانے کی "خوشخبری" دے رہی تھی ہاں۔۔۔ اس نے کفن ہی تو پہنا تھا کیونکہ مر تو وہ یہاں آتے ہی گئی تھی۔۔۔ اب بس اسے دفن ہی تو کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں زلیخا بائی کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔۔۔ ہائے شمیلا۔۔۔۔۔ سچ میں یہ لڑکی تو قیامت ڈھا رہی ہے۔۔۔ اب دیکھنا وہ شہزادہ "ہمارے ہاتھ میں کیسے آتا ہے۔۔۔۔۔" زلیخا بائی نے اس کے تباہ کن "قیامت خیز" سراپے کو دیکھ کر شمیلا کو بے ساختہ داد دی تھی۔۔۔ اور علٹے تو جیسے پتھر کی بن چکی

PDF NOVEL BANK

تھی --- اسے اپنا جسم ایک برف کی سل کی مانند لگ رہا تھا --- بے جان --- اور ساکت --- وہ تو شاید ہل بھی نہیں پارہی تھی مگر اس کی حالت سے بے نیاز زلیخا بائی اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتی اس کمرے کی جانب بڑھ گئی جو آج خاص طور پر ہیشتم اسماعیل خان کے شایانِ شان سجایا گیا تھا ----

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

وہ زلیخا بائی اور اپنے دوستوں کے ساتھ اسی مرکزی ہال نما کمرے میں چلا آیا تھا جو آج خاص طور پر ہیشتم اور اس کے دوستوں کے لئے "ریزرو" تھا۔۔ کمرے میں داخلی دروازے کے ساتھ ہی لمبے لمبے گول ستونوں کے ساتھ پتلی سی راہ داریاں سی بنی تھیں جن میں باہری کمروں کی کھڑکیاں اندر اسی کمرے میں کھل رہی تھیں،،، کمرے میں ایک طرف کونے میں دوسرے فلور تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں،،، اوپری فلور پر بھی اسی انداز میں کھل رہی تھیں،،، کمرے کی چھت پر چار پانچ مختلف قسم کے جھاڑ لگے تھے۔۔ چاروں طرف دلفریب خوشبوئیں چکراتی پھر رہی تھیں۔۔۔ دائیں دیوار کے ساتھ ایک طرف لائن سے ویلویٹ کے مہرون صوفے پڑے تھے تو بائیں دیوار

PDF NOVEL BANK

کے ساتھ فرشی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ بچ کے حصے میں نرم و گداز قالین بچھا ہوا تھا۔۔۔ یہ حصہ رقص کے لئے مخصوص تھا۔۔۔ محشم کے دوست سلمنے فرشی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے مگر علیشم اپنی بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ بڑی شان سے صوفے پر آبیٹھا تھا۔

اس نے ایک ہاتھ صوفے کی پشت پر پھیلا ہوا تھا تھا۔۔۔۔ جبکہ دوسرا مٹھی کی صورت میں منہ پر رکھا ہوا تھا۔

اسکی نیلی سحر انگیز آنکھیں چاروں جانب گھوم رہی تھیں۔۔۔ جبکہ ان آنکھوں میں بے زاری صاف واضح تھی۔

یہ بے زاری اس انتظار کی وجہ سے تھی جو اسے کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ اسے کسی بھی چیز کا انتظار کرنا بالکل نہیں پسند تھا۔

کئی طوائفیں ستونوں اور کھڑکیوں کے پیچھے چھپی اس مغرور شہزادے کو دیکھ رہی تھیں جسے دیکھ کر ہی کسی یونانی دیوتا کا گمان ہوتا تھا۔

مگر وہ ان سب کی نظروں سے بے نیاز لا پرواہی سے بیٹھا سلمنے بیٹھے اپنے دوستوں کو دیکھ رہا تھا۔

PDF NOVEL BANK

سلمنے ہی اس کے گورے دوست مسرور سے بیٹھے شراب سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔
 ہیشتم تم بھی لو نا۔۔۔" اس کے ایک گورے دوست نے انگریزی زبان میں ہیشتم کو "
 پیشکش کی جسے اس نے بے زاری سے ٹھکرا دیا۔

اس کے دوست نے بھی زیادہ زور نہیں دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہیشتم اسماعیل خان
 اپنی مرضی کا مالک ہے۔

تھوڑی دیر میں اس کوٹھے کی مشہور طوائف ہیشتم کے پاس آئی اور اسے لے کر ایک
 کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔



ہیشتم کو کمرے کے پاس چھوڑ کر وہ واپس پلٹ گئی تھی۔"
 وہ اپنے پیر کی ٹھوکر سے دروازہ کھولتا اپنی شاندار سحر انگیز شخصیت کے ساتھ پورے
 اعتماد سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اور اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا سلمنے پڑے بیڈ کی
 طرف دیکھنے لگا تھا جس پر سرخ گلاب کی پتیوں کی چادر بچھی ہوئی تھی۔۔۔ اور بیڈ پر

PDF NOVEL BANK

بیٹھا وہ نازک وجود عروسی لباس میں موجود تھا۔۔۔ ہیشتم کی نظر جیسے ہی اس لڑکی کے چہرے پر پڑی تھی اس کی بے نیازی جیسے لمحوں میں غائب ہو گئی تھی۔۔۔ وہ لڑکی تھی کہ کسی ماہر مصور کے ہاتھوں بنا حسن کا شاہکار۔۔۔ اس نے سرخ اور سبز رنگوں سے سجا بھاری لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔ جس کا بھاری کام دار والا دوپٹہ طریقے سے سر پر ٹکایا گیا تھا۔۔۔ چہرے پر موجود میک اپ نے اس کے حسن کو دو آتشہ بنا دیا تھا۔۔۔ ملتھے پر ٹیکا اور جھومر لگائے ناک میں بڑی سی نتھ پھنے وہ دلہنوں کا مخصوص روپے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ ہیشتم اس لڑکی کے اس حسین روپ میں بری طرح الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ اور ٹکٹکی باندھے خاموش کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا جبکہ عائشے جو کب سے سر جھکائے بیٹھی اپنی بے بسی پر خون کے آنسو روتے ہوئے اپنی آنکھیں موند کر دل ہی دل میں اس رب کے حضور اپنی عزت کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔ اس نے کچھ دیر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز باخوبی سنی تھی۔۔۔ کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اس نے آنے والے کو اپنی بھگی پلکیں اٹھا کر دیکھا تھا اور اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر وہ حیرت سے ساکت بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کو کیسے نا پہچانتی جس کی شہرت پورے شہر میں مشہور تھی۔۔۔

شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو اسے نا جانتا ہو۔۔۔ علّٰشے بھی اس شخص کو نا صرف جانتی تھی بلکہ اسے یہ بھی پتہ تھا کہ اس کے سامنے کھڑا یہ شخص جہاں ضرورت مندوں میں اپنی رحم دلی کے لئے مشہور تھا۔۔۔ وہی ظالموں کے دلوں پر اس کا خوف اس حد تک طاری تھا کہ جرم کی دنیا کا بڑے سے بڑا نام بھی ہیشتم اسماعیل خان کا نام سن کر تھر تھر کانپنے لگتا تھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ شخص یہاں علّٰشے کے لئے نجات دہندہ کا روپ لے کر آیا تھا۔۔۔ یہ علّٰشے کہ دن رات مانگی گئی دعاؤں کہ قبولیت بن کر آج اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔۔ یہی تھا جو اسے اس جہنم سے نکال سکتا تھا۔۔۔ پھر اس سے پہلے کہ ہیشتم اپنا سکتہ توڑ کر علّٰشے کی طرف بڑھتا۔۔۔ علّٰشے بنا کچھ سوچے سمجھے۔۔۔ اس کے پیروں میں جا بیٹھی۔۔۔ اور اس جادو کی حسین مورت کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر ہیشتم بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

خدا کے لئے رحم کریں خان۔۔۔۔ رحم کریں مجھ پر۔۔۔ اس دلدل سے مجھے نکال"
 لیں۔۔۔۔ میں آپ کو واسطہ دیتی ہوں آپ کی سب سے عزیز ہستی کا۔۔۔۔ پلیز مجھے
 اس عقوبت خانے سے باہر نکال لیں۔۔۔۔ آپ کے نام کا خوف تو اس شہر میں سب

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کے دلوں پر ہے۔۔۔۔ میں اچھی طرح جانتی یوں "زلیخا بائی" بھی آپ کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہیں رکھتی۔۔۔۔ وہ کہتی تھی کہ مجھ جیسے "ہیرے" کو وہ کسی "جوہری" کو پیش کرے گی۔۔۔۔ اسی لئے مجھے آج تک کسی کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔۔۔۔ آج پہلی بار آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔۔۔۔ مگر میں اپنی عزت کا سودا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔ پلیزز میں آپ کو اس رب رحیم کا واسطہ دیتی ہوں مجھے بچالیں خان۔۔۔۔ پورا شہر آپ کے نام سے ڈرتا ہے۔۔۔۔ یہ عورت بھی آپ سے بہت ڈرتی ہوگی۔۔۔۔ خدا کے واسطے خان۔۔۔۔ مجھے بچالیں۔۔۔۔ پلیزز مجھے بچالیں۔۔۔۔ "ہیشم خان کے پیروں میں گرمی وہ روتی گڑگڑاتی چاندی جیسے رنگ والی لڑکی مکمل دلہن کے لباس میں سبھی اس کوٹھے کی سب سے خوبصورت طوائف تھی،،، جو اس کوٹھے پر پہلی بار اپنے دوستوں کے ساتھ آئے ہیشم کے دل پر پہلی ہی نظر میں پوری طرح قابض ہو گئی تھی،،، وہ یعنی ہیشم اسماعیل خان لاہور شہر کا ایک شہرت یافتہ نام تھا،،، پورے شہر پر اس کے نام کا سکہ چلتا تھا،،، آج وہ پہلی بار لاہور کے اس مشہور کوٹھے پر اپنے فارنر فرینڈز کے ساتھ ان کے بہت اصرار کرنے پر پہلی بار آیا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے پیروں میں بیٹھی یہ حسین مورت کون تھی۔۔۔؟؟؟ لیکن ہاں اسے اتنا ضرور پتہ چل چکا تھا کہ اس کوٹھے پر جسم فروشی کے اس کاروبار کو چلانے والی "زلیخا بائی" نے آج اس شہر کے ایم این اے کے قدموں میں اپنے کوٹھے کا "ہیرا" پیش کر دیا تھا۔۔۔ وہ حسین ڈول نا صرف اپنے وجود کی حشر سامانیوں کے ساتھ ہیشتم کے دل کو لوٹ رہی تھی بلکہ اس کے چہرے پر چھائی معصومیت نے بھی ہیشتم کو اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے پیروں میں بیٹھی اس خوبصورت گریا کو اٹھایا تھا اور اس کے چہرے پر بہتے آنسوؤں کو پونچھنے کے لئے اپنی جیب سے رومال نکال کر بھی دیا تھا۔۔۔

ہم نہیں جانتے تم کون ہو۔۔۔؟؟؟ مگر تم جب اس کام کے خلاف ہو تو یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟ کون لایا تمہیں یہاں۔۔۔؟؟؟" ہیشتم کی خوبصورت بھاری آواز پر علشے نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا

میں علشے گل ہوں خان۔۔۔ آپ کے برابر والے گاؤں کے سردار۔۔۔ زریاب حسین خان کی بھتیجی۔۔۔ اور ان کے بیٹے عادل حسین خان کی منگیت۔۔۔" علشے کے تعارف پر

PDF NOVEL BANK

ہیشم ششدر رہ گیا تھا۔۔۔ اس کی خوبصورت نیلی آنکھوں میں شدید حیرت اتر آئی تھی۔۔۔

تم زریاب حسین خان کی بھتیجی ہو۔۔۔؟؟؟ عادل کی منگیت۔۔۔؟؟؟ مگر تم اپنی "حویلی سے اس کوٹھے پر کیسے پہنچیں...؟؟؟" ہیشم کی آواز میں حیرت کے ساتھ تجسس بھی تھا۔۔۔ عائشہ نے کرب سے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے پر وقار سے سردار ہیشم اسماعیل خان کو دیکھا تھا اور پھر دھیرے دھیرے اس نے ہیشم کو اپنے بارے میں بتانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ ہیشم حیرت سے کھلی اپنی نیلی سحر انگیز آنکھوں سے اس ٹانگ ڈول کو دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔



آج زلیخا بائی کے کوٹھے پر اس کوٹھے کی سب سے خوبصورت لڑکی قیمت لگائی جا رہی تھی۔۔۔ وہ لڑکی جس کے حسن کے چرچے اس کے آتے ہی اس کوٹھے پر مشہور ہو گئے تھے۔۔۔ جسے دیکھتے ہی لوگوں کی آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔۔۔ مرد تو مرد لڑکیاں بھی اس

PDF NOVEL BANK

کے حسن کو رشک بھری نظروں سے دیکھتی تھیں۔۔۔ ہاں آج اس کوٹھے پر علٹے گل کا کسی بے جان شے کی طرح "سودا" ہو رہا تھا۔۔۔ آج اس کی ذات اور عزت دونوں کو داؤں پر رکھ دیا گیا تھا۔۔۔ اور یہ تو کوئی علٹے گل کے دل سے پوچھتا کہ اس وقت وہ تکلیف و کرب کے کس مرحلے سے گزر رہی تھی۔۔۔ آج یا تو اسے اپنی جان پر کھیل جانا تھا یا اپنی اس عزت کو ہار جانا تھا جس کی حفاظت اس نے اب تک اپنی جان سے بڑھ کر کی تھی۔۔۔ آج اگر اس کے سامنے بیٹھا یہ حسین شہزادہ اس کی عزت کو بچانے میں ناکام ہو جاتا تو اپنے پلوں کے نیچے چھپائی ہوئی چھری سے وہ یہیں سب کے سامنے اپنی جان اپنے ہاتھوں سے لے لیتی۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ جیتنا کس کو تھا۔۔۔؟؟؟ اس کی عزت کو یا جان کو یا ایک ساتھ دونوں کو۔۔۔

آج زندگی میں پہلی بار علٹے گل نے اپنے لئے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا تھا۔۔۔ کسی سے کچھ مانگا تھا۔۔۔ ہاں آج علٹے گل نے اس حسین شہزادے کے سامنے اپنی عزت کی بھیک مانگی تھی۔۔۔ اپنی خالی جھولی اس شخص کے آگے پھیلائی تھی اور خدا نے اس حسین صورت والے پیارے سے شخص کو اس کے لئے "نجات" بنا کر ہی بھیجا تھا تبھی تو ہیشم اسماعیل خان علٹے گل کی زبانی ساری بات سن کر سیدھا اس کمرے سے باہر نکلا

PDF NOVEL BANK

تھا اور اسی مرکزی کمرے میں چلا آیا تھا۔۔۔ اور کمرے میں لائن سے پڑے صوفوں میں سے ایک صوفے پر وہ دوبارہ آ بیٹھا تھا۔۔۔ پھر اس نے کمرے میں موجود نوکر سے کہہ کر فوراً زلیخا بائی کو بلوایا تھا۔۔۔ زلیخا ایم این اے صاحب کا بلاواسن کر فوراً دوڑی چلی آئی تھی اور اس کا مطالبہ سن کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں کوٹھے کے ملازمین نے اس شہزادے کا مطالبہ ہر کسی کو سنا ڈالا تھا۔۔۔ اور تھوڑی ہی دیر میں کمرے میں لوگوں کا ہجوم لگ گیا تھا۔۔۔ علٹے گل کو بھی فوراً طلب کیا گیا تھا۔۔۔ ہیشتم کے دوست بھی کچھ ہی دیر بعد اس کمرے میں چلے آئے تھے۔۔۔ اور اس کے آس پاس جا بیٹھے تھے۔۔۔ پھر ہیشتم اسماعیل خان نے دوبارہ سے زلیخا کے سامنے اپنا مطالبہ دہرایا تھا۔۔۔ زلیخا نے جانچتی نظروں سے اپنے سامنے پوری شان سے بیٹھے اس شہزادے کو دیکھا تھا جو اس کے کوٹھے کے سب سے قیمتی "ہیرے" کا طلبگار بنا بیٹھا تھا۔۔۔ ہاں ہیشتم اسماعیل خان زلیخا کے سامنے بیٹھا علٹے گل کی قیمت لگا رہا تھا۔۔۔ جبکہ آس پاس بیٹھے اس کے گورے دوست حیرت سے ساری کاروائی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

بیس لاکھ "ہیشتم نے کے پہلی بولی لگائی تھی۔۔۔ اتنی بڑی قیمت سن کر زلیخا کی بانچھیں "کھل گئیں۔۔۔ لیکن اس نے اپنے تاثرات کمال ہوشیاری سے چھپائے تھے۔۔۔ وہ جانتی

PDF NOVEL BANK

تھی ہیشم جیسے انسان کا اگر اس لڑکی پر دل آہی گیا ہے تو وہ اسے کسی بھی قیمت پر حاصل کر کے رہے گا۔۔۔۔۔ اسی لئے اسے اس وقت یہ کھیل بہت سوچ سمجھ کر "کھیلنا" تھا۔۔ اس طرح کہ اس کا فائدہ بھی ہو جائے اور یہ مغرور شخص بھی اس کے سامنے "زیر" ہو جائے۔۔

سرکار۔۔۔۔۔ یہ لڑکی میرے کوٹھے کا "کوہ نور" ہے۔۔ اور اسے پہلی بار آپکے سامنے پیش "کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ آج یہی مجھے آپ کے "شایان شان" لگی تھی۔۔۔۔۔ آج سے پہلے اس لڑکی کو کسی نے ہاتھ لگانا تو دور کی بات دیکھا تک نہیں۔۔۔۔۔ اگر۔۔۔۔۔ "ہیشم جانتا تھا کہ وہ اتنے بڑے کوٹھے کو چلانے والی یہ عورت اس کھیل کی ماہر "کھلاڑی" تھی۔۔۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے اپنے جال میں پھنسی اس "بیش قیمتی مچھلی" کو نکلنے تو نہیں دے گی۔۔۔۔۔ وہ اتنی سی "رقم" کے لئے تو عائشے کو نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ زلیخا مزید رقم کا مطالبہ ضرور کرے گی اس لئے اس نے اپنی رعب دار آواز میں زلیخا کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔

پچاس لاکھ۔۔۔ اس کی سرد گردن آواز پورے روم میں گونجی تھی۔۔۔۔۔ اور سارے مجمعے "کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سرکار وہ۔۔۔۔۔ "زلیخا متذبذب سی بولنے ہی لگی تھی دوبارہ ہیشتم کی آواز گونجی تھی۔۔۔"

ایک کروڑ۔۔۔۔۔ "اور اس بار زلیخا کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں"

پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔ کچھ دیر کے لئے وہ بھول گئی تھی کہ وہ ہیشتم اسماعیل خان تھا۔۔۔ اس علاقے کا ایم این اے اور ایک مغرور رئیس زادہ۔۔۔ جس کے سامنے کوئی

مرد بھی آنکھ اٹھا کر بات کرنے کی جسارت نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر آج وقت اسے کس موڑ پر

لے آیا تھا کہ وہ علشہ گل کے لئے بازار حسن میں بیٹھی اس "طوائف" کے ساتھ اپنا

عہدہ اور مقام بھلائے "ڈیلنگ" کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

علشہ گل جو کب سے سر جھکائے خاموش کھڑی اس جلاد صفت عورت اور اس ہیشتم

اسماعیل خان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ اپنی "قیمت" کو سن کر اس نے جھٹکے سے سر

اٹھا کر اس نوجوان شہزادے کو دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ ہیشتم اسماعیل خان ہر چیز سے بے

نیاز شاہانہ انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔ اس نے اپنی بات مکمل کرتے ہی اپنے

پاس کھڑے اپنے سیکڑی کو اشارہ کیا تھا اور اس کے سیکڑی نے ایک کروڑ کا چیک

لکھ کر زلیخا کے منہ پر مارا تھا۔۔۔ چیک پر ایک کروڑ کی رقم لکھی دیکھ کر زلیخا کا سر واقعی

گھوم گیا تھا وہ بے یقین نظروں سے کبھی چیک کو تو کبھی سامنے بیٹھے ہیشتم کو دیکھ رہی

PDF NOVEL BANK

تھی --- مگر پھر ہیشتم کی سرد اور ٹھہری ہوئی آواز سے وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں آئی
تھی ----

ہمارا خیال ہے یہ رقم تمہاری اوقات سے بہت زیادہ ہے مگر بات علشے گل کی ہے "
"جن کے سامنے دنیا بھر کے خزانے بھی پیچ ہیں ---"

اتنا کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور علشے کے سامنے چلا آیا تھا -- علشے کے
چہرے پر سبھی ان خوبصورت آنکھوں کو دیکھ کر اسے بار بار ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ ان
گہری جھیلوں میں ڈوب نا جائے --- یہ نہیں تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں کبھی
خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھی تھیں --

دیکھی تھیں ایک سے بڑھ کر ایک دیکھی تھیں -- مگر علشے گل میں نجانے ایسی کیا خاص
بات تھی کہ اس پر پہلی نظر ڈالتے ہی ہیشتم کی پوری ہستی علشے کے سامنے سرنگوں
ہو گئی تھی --- اب بھی اس نے آہستگی سے علشے کا ہاتھ تھاما اور اسے لئے پوری شان
سے گردن اٹھا اس کوٹھے کی دہلیز پار کر گیا -- جبکہ علشے کسی بے جان گڑیا کی طرح اس
کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی چلی جا رہی تھی --- اور پیچھے کھڑے سبھی لوگ آنکھیں پھاڑے
اور منہ کھولے ان دونوں کو جاتے دیکھ رہے تھے ---



عائشے اب تک گھر نہیں آئی اور ہماری اطلاع کے مطابق یونی کی چھٹی چار گھنٹے پہلے ہی "ہو چکی ہے ---"

نسرین بیگم نے زریاب خان کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھ کر انہیں بتایا تھا ---
کیا مطلب ابھی نہیں آئی ---؟؟؟ کہا جا سکتی ہے وہ ---؟؟؟ "زریاب خان یہ خبر" سن کر بھرپور لٹھے تھے ---

میں کیا جانوں خان صاحب --- میں تو دلاور کو بھیج کر ہر جگہ پتا کروا چکی ہوں مگر آپ "کی بھتیجی کا کہیں پتہ نہیں چلا کہ کہاں ہے وہ ---؟؟؟؟" نسرین بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا ویسے بھی وہ لڑکی انہیں زہر لگتی تھی -- اس کی حد سے بڑھی خوبصورتی ان کی بیٹیوں کی راہ میں رکاوٹ تھی اسی لئے انہوں نے مجبوراً دل پر پتھر رکھتے ہوئے اسے اپنے بیٹے سے منسوب کر دیا تھا -- لیکن دل ہی دل میں وہ اس سے اب بھی بہت زیادہ خار کھاتی تھیں ---

PDF NOVEL BANK

دلور۔۔ "زریاب خان نے گرجدار لہجے میں اپنے ڈرائیور کو پکارا تھا۔۔۔ اور وہ بھی بھاگتا ہوا" فوراً حاضر ہوا تھا کیونکہ تھوڑی سی بھی دیر کا نتیجہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ جی صاحب۔۔ "جھکے سر سے جواب آیا تھا۔۔۔"

گاڑی نکالو۔۔ ابھی اسی وقت۔۔ "اتنا کہہ کر زریاب خان حویلی کے بیرونی دروازے کی" جانب بڑھ گئے۔۔

دلور نے فوراً گاڑی نکالی اور اب انکا رخ عائشے کی یونی کی جانب تھا۔۔۔ کہاں جا سکتی ہے میری عاشوا سے تو راستوں کا بھی ٹھیک سے علم نہیں ہے۔۔۔ " "اماں بیگم کے دل میں بھی طرح طرح کے خدشات جنم لینے لگے تھے۔۔۔ جانا کہاں ہے اماں بیگم۔۔۔؟؟ منار ہی ہوگی رنگ رلیاں اپنے کسی عاشق کے" ساتھ۔۔۔ ہماری عزت کی تو اس منحوس کو ویسے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ "نسرین بیگم نے حسب عادت زہر اگلا تھا۔۔۔

ایسے الفاظ استعمال نا کرو میری بچی کے لئے بہو بیگم۔۔۔ "اماں بیگم نے دکھی نظروں سے" بہو کو دیکھا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے بہو کے جانے کے بعد انھوں نے ہی تو اپنی یتیم پوتی کو اپنے

PDF NOVEL BANK

بوڑھے ہاتھوں سے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔۔ اسی لئے اس حویلی میں ایک وہی عائشہ کی
 واحد خیر خواہ وہی تھیں۔۔۔ باقی اور کسی کو وہ ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔۔۔
 بس کر دیں اماں بیگم آپ کو تو اپنی پوتی ہمیشہ سے ہی دودھ کی دھلی لگتی ہے اب بھی "
 چار گھنٹوں سے نجانے کہاں منہ کالا کرتی پھر رہی ہے۔۔۔ اور آپ کتنی دیدہ دلیری سے
 اس کی سائیڈ لے رہی ہیں۔۔۔ لیکن میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ کتنے پانی میں ہے وہ
 منحوس۔۔۔" نسرین بیگم بری طرح بھڑک گئی تھیں۔۔۔ آج ہی تو انہیں موقع ملا تھا
 جلے دل کے پھپھو لے پھوڑنے کا۔۔۔ ورنہ اماں بیگم انہیں ہمیشہ چپ کروا دیتی
 تھیں۔۔۔ لیکن آج وہ چپ رہنے والی نہیں تھیں۔۔۔
 بہو بیگم۔۔۔ کچھ خدا کا خوف کرو۔۔۔ مت بھولو کہ اللہ نے تمہیں بھی دو بیٹیاں دی "
 ہیں۔۔۔ رب نا کرے کل کو ایسا کچھ ہو گیا ان کے ساتھ۔۔۔ تو پھر کیا کرو گی۔۔۔؟ "
 اماں بیگم کے لہجے میں کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔ اور مسلسل آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
 ۔۔۔ ان کی بے چین نظریں بار بار بیرونی دروازے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن عائشہ
 کو نا آنا تھا اور نا ہی وہ آئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اماں بیگم۔۔۔؟؟ میری بیٹیوں کو اس منحوس سے ملا رہی ہیں۔۔۔"

؟؟؟ مت بھولیں اس منحوس کے سوا میری بیٹیاں بھی آپ کی پوتیاں ہیں۔۔۔ اور

رہی بات اس جیسا ہونے کی تو مجھے اپنی تربیت پر پورا یقین ہے۔۔۔۔ میری بیٹیاں

کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتیں۔۔۔۔ "اس سے پہلے اماں بیگم کچھ کہتیں نسرین بیگم تن

فن کرتی وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔

شام ہونے کو آئی تھی لیکن اب تک زریاب خان کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔۔۔۔ اماں بیگم

جائے نماز پر بیٹھیں گڑگڑا کر اس سے علشے کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہیں تھیں۔۔۔

تب ہی زریاب خان حویلی میں داخل ہوئے۔۔۔ ان کو دیکھتے ہی اماں بیگم بے قراری

سے ان کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔

کہاں ہیں میری بچی زریاب خان۔۔۔؟؟ تو لے کر نہیں آیا اسے۔۔۔؟؟" اماں بیگم نے

ذہین میں آنے والے منفی خیالات کو جھٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کہیں نہیں ملی وہ لڑکی۔۔۔ پورے شہر کا چپہ چپہ چھان مارا ہے میں نے اماں

بیگم۔۔۔ دھبہ لگا دیا آج اس لڑکی نے ہمارے نام پر۔۔۔ کیا عزت رہ جائے گی ہماری

گاؤں میں جب پتا چلے گا سب کو کہ زریاب خان کی بھتیجی بھاگ گئی ہے۔۔۔؟؟؟؟ لوگ

PDF NOVEL BANK

تھو تھو کریں گے ہمارے نام پر --- "زریاب خان کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔
غصے کی وجہ سے ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔ ان کا بس چلتا تو ابھی اسی وقت
کہیں سے اسے ڈھونڈ نکالتے اور اپنی بندوق کی ساری گولیاں اس لڑکی کے سینے میں اتار
پیتے ---

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میری عاشو کہاں جاسکتی ہے۔۔؟؟؟ نا جانے کس حال میں ہو"
گی وہ۔۔؟؟؟ رب خیر کرے۔۔۔ کچھ غلط نا ہو گیا ہو میری بچی کے ساتھ۔۔؟؟؟"
اماں بیگم کی بوڑھی آنکھیں برسنے لگی تھیں۔۔۔

وہ جہاں کہیں بھی ہو اماں بیگم۔۔۔ بس اب یہ دعا کریں کہ آج کے بعد وہ کبھی"
میرے سامنے نہ آئے۔۔ ورنہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلانے میں دیر
نہیں کروں گا میں۔۔ آج کے بعد کوئی اس کا نام تک نہیں لے گا اس حویلی میں۔۔۔
مر چکی ہے وہ ہمارے لئے۔۔۔۔ "زریاب خان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ اور
پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتے چلے گئے جنکہ اماں بیگم کے وجود سے تو مانو جان
ہی نکل گئی تھی وہ خاموشی سے دوپٹے کے پلو سے اپنے آنسو صاف اپنے کمرے کی طرف
بڑھ گئیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یا اللہ یہ کیسی آزمائش میں ڈال دیا تو نے ہمیں --؟؟؟ نا جانے کس حال میں ہوگی میری۔"
 عائشہ --- میرے رب تو اس کی حفاظت فرمانا اس کی حفاظت کرنا میرے مالک ---۔"
 اماں بیگم دل ہی دل میں دعا کرتی کمرے میں آئی تھیں اور ایک مرتبہ پھر سے رو
 پڑیں --



وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو لب اسٹک کا آخری ٹچ دے رہی
 تھی کہ جب اسکی نظر پیچھے بیڈ پر بیٹھے حازم پر گئی ---- جو ٹکٹکی می باندھے اسی پر نظریں
 جمائے بیٹھا تھا

---- ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟؟ روحی جانتی اب وہ ضرور اس کی تیار پر کوئی نہ کوئی
 کمپلیمنٹ ضرور پاس کرنے والا ہے لیکن اس
 کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے حازم کے منہ سے اپنے لیے تعریفی کلمات سنے تھے
 اسے اپنی سماعت پر شک ہوا تھا ----

PDF NOVEL BANK

یار روحی ویسے لگتی تو تم ایک ملکہ لگتی ہو۔۔۔۔۔" حازم نے لہجے میں شیریں گہول کر کہا۔۔۔۔۔

سچ میں؟؟؟؟ روحی نے اپنی بڑی بڑی سحر انگیز آنکھیں حازم کی جانب مبذول کر کے "حیرت سے پوچھا۔۔۔ اس وقت وہ کسی باربی ڈول سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ سب سے زیادہ لوگوں کو جو چیز اس میں اٹریکٹ کرتی تھی وہ تھے اس کے آبشاروں جیسے لمبے بال اسے کہاں امید تھی کہ اسکا بہائی جو ہر وقت اسکا مذاق اڑاتا رہتا ہے وہ اسکی تعریف۔۔۔۔۔ بھی کر سکتا ہے

ہاں سچ میں تم کوہ قاف کی ملکہ لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ ہی حازم کا چہرہ پھاڑ قہقہہ "کمرے میں گونجا تھا۔۔۔۔۔

روحی نے پہلے غور سے اسکی بات سنی۔۔۔۔۔ پھر سمجھ آنے پر ہاتھ میں پکڑی پرفیوم کی بوتل غصے سے حازم کی طرف پھینکی تھی جو اپنی ہی بات پر ابھی بھی پاگلوں کی طرح ہنسنے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"اتنا شور کیوں کر رکھا ہے بھئی؟؟؟"

زیان جو کمرے کے باہر سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ شور کی آواز سن کر کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بہائی یہ مجھے جنوں کی ملکہ بول رہا ہے۔۔۔"روحی نے"

زیان کو کمرے میں آتا دیکھ کر روز کا دکھ سنایا تھا۔۔۔۔

تو یار تم جنوں کو چھوڑو اور ملکہ پر فوکس کرو۔۔۔۔"روحی کو تسلی دے کر وہ حازم کی"

جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

ویسے حازم حد ہوتی ہے بدتمیزی کی اگر تمہیں ملکہ بنانا ہی تھا تو چڑیلوں کی بناتے اب "

ہماری پیاری روحی جنوں میں تو گزارا نہیں کر سکتی نا۔۔۔ کیونکہ یہ خود بھی تو ایک چڑیل

ہے۔۔۔۔ ایسے ہی کوئی جن اس پر مر مٹا تو۔۔۔؟ اب کمرے میں دونوں کے قہقہے ایک

ساتھ گونجے اور روحی نے اپنا ماتھا پیٹا کہ فریاد سنائی۔۔۔ بھی تو کسے۔۔۔ روحی کی شکل دیکھنے

والی تھی ایسا لگتا تھا ابھی رو دے گی۔۔۔ پھر اس نے خفا نظروں سے زیان کی طرف

دیکھا تھا۔۔۔۔

اچھا بس۔۔۔۔ اب کوئی میری پیاری گڑیا کو تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔"زیان نے دلارے"

انداز میں اس ننھی سی روحی کی سائیڈ لی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بس بھائی میں نے دیکھ لیا کہ آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے آپ بھی اس بندر کی سائیڈ لیتے ہیں۔۔۔" روحی نے منہ پھلا کر پورے جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے حازم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوچوہیا بندر کسے کہا۔۔۔؟؟ "حازم نے بھی چپ رہنا کہاں سیکھا تھا فوراً سکتے کی حالت" میں بولا تھا۔۔۔۔

تمہیں بولا ہے۔۔۔۔ جب ہو ہی بندر تو بندر ہی بولنا ہے اور آنے دو ذرا ہیشتم بھائی کو" بتاؤں گی کیسے آج کلج میں رباب کے پیچھے مارے مارے پھر رہے تھے۔۔۔۔ "روحی نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس بارے میں ہیشتم بھائی کو پتا چل گیا تو۔۔۔۔ اس سے آگے سوچنے سے ہی اس نے جھر جھری لی تھی۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون رباب؟؟؟ "حازم نے انجان بننے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔۔"

ذیان تو کھڑا بس ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا اور روحی کے منہ سے یہ سب سن کر اسے جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ روحی کچھ بولتی اس کے کانوں سے ہیشتم کی گاڑی کے ٹائر چرچرانے کی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ تو ہیشتم بھائی تمہیں بتائیں گے حازم کے بچے کہ رباب ہے کون۔۔۔؟؟ "حازم کو" دھمکاتے وہ پہلی فرصت میں کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔۔۔ اور حازم کو لگا کہ آج تو اس کی عزت کا جنازہ نکلو کر رہے گی یہ روحی کی بچی۔۔۔ تب ہی وہ اسے روکنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔

روحی۔۔۔ رکو یار میری بات تو سنو۔۔۔۔ یار ایسا مت کرو۔۔۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔ تم "تو بالکل پری لگ رہی تھی۔۔۔۔" اس نے بڑنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن وہ روحی ہی کیا جو موقع ہاتھ سے جانے دے۔۔۔۔

آج تو تمہاری خیر نہیں ہیشتم بھائی کو بھی تو پتا چلے تم کلج میں کیسے لڑکیوں کے دم "چھلے بنے گھومتے ہو۔۔۔۔" روحی نے مڑ کر اسے منہ چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اب تو تو گئی روحی کی بچی۔۔۔ تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔ "حازم نے بھاگ کر اس کی ننھی سی ناک کو زور سے کھینچا تھا۔۔۔۔

اییییییی۔۔۔۔ حازم بندر کہیں کے کر دی نہ بندروں والی حرکت۔۔۔۔ "روحی کی" آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے نازک سی تو تھی وہ لاڈوں میں پلی تھی کہاں عادت تھی اسے ذرا سی بھی تکلیف سننے کی۔۔۔ مگر اسے اپنے پسندیدہ لقب سے پکارنا نہیں بھولی تھی

PDF NOVEL BANK

---- لیکن دوسری طرف سے مکمل خاموشی پا کر اسے اپنی سماعت پر شک ہوا تھا کہیں وہ بہری تو نہیں ہو گئی --- لیکن جب اس نے آنکھیں کھول کر ان دونوں کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسے بھی سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا اور وہ تینوں ساکت کھڑے آنے والی شخصیت کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے ---- جبکہ ہیشتم کے چہرے پر ان کے اس طرح دیکھنے پر ناپسندیدگی کے تاثرات واضح تھے ---- السلام علیکم ---- "ہیشتم خان کی شخصیت کا خاصہ یہ بھی تھا کہ وہ جب بھی باہر سے آتا سلام ضرور کرتا تھا --- لیکن ان لوگوں پر تو سکتہ طاری ہو چکا تھا تو جواب کون دیتا ان کی نظریں تو ہیشتم خان کے ساتھ کھڑی اس پری پیکر پر اٹکی ہوئی تھیں جواب بھی عروسی لباس میں موجود دلہن بنی کھڑی تھی ---



عائشہ گل یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں نرم گرم گھاس پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی چہرے پر پریشانی واضح تھی -- وہ ایسی ہی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو

PDF NOVEL BANK

جانے والی۔۔۔ اب بھی اس کی پریشانی کی وجہ آج یونیورسٹی لیٹ آنے کی وجہ سے سر
 راحیل کی کلاس مس ہونا تھی۔۔۔۔ اسی لئے وہ گراؤنڈ پریشان بیٹھی تھی کہ اب وہ کس
 سے کلاس میں ہونے والے لیکچر کے بارے میں پوچھے گی۔۔۔؟؟
 ایکسکیوز می۔۔۔ کین آئی ہیلپ یو؟؟؟ کسی اجنبی آواز پر وہ چونک گئی تھی۔۔۔ اور"
 سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔۔۔ اس نے آواز کے تعاقب میں نظریں گھمائیں تھی۔۔۔ سامنے
 ہی ایک حسین طرح دار سی لڑکی کھڑی جس کی بلیک آنکھوں میں اس کے لئے اپنائیت
 ہی اپنائیت تھی۔۔۔۔ وہ اس وقت اورنج ٹاپ اور بلیک جینز پہنے گلے میں مفلر ڈالے وہ
 اسی سے مخاطب تھی۔۔۔ جب کچھ دیر تک علٹے کچھ نہ بولی تو وہ لڑکی خود اس کی طرف
 بڑھی تھی۔۔۔۔

مجھے آپ چہرے سے کافی ٹینس دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔ کیا کوئی پریشانی"
 ہے۔۔۔؟؟؟ آپ مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے میں کچھ ہیلپ کر سکوں
 ۔۔۔" وہ جواب تک ہونقوں کی طرح اس لڑکی کو دیکھے جارہی تھی اسی لئے اس لڑکی کے
 دوبارہ بولنے پر مکمل ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔ اس لڑکی کے لہجے میں علٹے کے لئے
 اپنائیت ہی اپنائیت تھی۔۔۔۔۔ تبھی علٹے کو اس سے اپنی شیئر کرنے میں کوئی قباح

PDF NOVEL BANK

نظر نہیں آرہی تھی --- اسے اس لڑکی کی ڈریسنگ دیکھ کر تعجب تو ہو رہا تھا لیکن اسے اندازہ بھی تھا کہ آج کل زیادہ تر لڑکیاں ہر جگہ اسی طرح کے نامناسب لباس میں نظر آتی ہیں --- اسی لئے سب خیالات کو جھٹکتے ہوئے وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی --- جی بس میں پریشان تھی آج یونیورسٹی لیٹ آنے کی وجہ سے سرراہیل کی کلاس مس " ہو گئی اور اب سمجھ نہیں آرہا کس سے ان کے لیکچر کے نوٹس لوں --- " عائشہ اپنی پریشانی بیان کی ---

بس اتنی سی بات تو تم میرے نوٹس لے لو --- " اس لڑکی نے اپنے نوٹس عائشہ کی " طرف بڑھاتے ہوئے کہا ---

اوہ تھینکس --- لیکن تم کون ہو ---؟؟؟ اور میری مدد کیوں کر رہی ہو ---؟؟؟ عائشہ " نے حیرت اور تعجب کے ملے جلے تاثر اپنی خوبصورت آنکھوں میں سمائے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ---

ارے ہاں سب سے پہلے میں میں اپنا تعارف کرواتی ہوں --- میرا نام ایشل یزدانی " ہے اور جہاں تک مجھے جاننے کا سوال ہے تو تم مجھے جانتی بھی کیسے ---؟؟؟ تمہیں تو ان کتابوں سے ہی فرصت نہیں ملتی اور حیرانگی کی بات تو یہ ہے میں نے آج تک تمہیں

PDF NOVEL BANK

کسی کے ساتھ تو کیا کسی سے بات کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔" ایشل نے حیرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بس مجھے پسند نہیں ہے زیادہ کسی سے ملنا جلنا۔۔ میرے نزدیک تعلیم کی بہت " اہمیت ہے اور میں ایک قابل اسٹوڈنٹ بن کر دکھانا چاہتی ہوں۔۔۔" علشے نے اپنی کتابوں سے دوستی کی وجہ بتائی تھی۔۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی بے تحاشا دولت اور حسن ہونے کے باوجود اس نے خود اپنی ذات کے لئے چند اصول بنائے ہوئے تھے اس میں پہلا اصول تعلیم کو فوقیت دینا تھا۔۔۔۔ وہ تو کتابوں کی دیوانی تھی۔۔۔۔

او اچھا جی۔۔ تو کیا ہم دوست بن سکتے ہیں علشے گل۔۔۔؟؟ ایشل نے اس کی طرف " ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔؟؟ مگر تمہیں میرا نام کیسے پتا۔۔؟؟ علشے حیرت سے پوچھے بنا " نہیں رہ سکی۔۔۔۔

لڑکی یہ مت بھولو کہ ہم ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہیں۔۔۔۔ تم ضرور ان کتابوں سے " عشق کرتی ہو اور ان کو تھام کر دنیا سے بیگانہ ہو جاتی ہو لیکن میں پوری دنیا کی خبر رکھتی

PDF NOVEL BANK

ہوں کہ کون کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟ "ایشل نے اس کے بیوقوفانہ سوال پر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور اسکے جواب پر علشہ جھینپ سی گئی تھی۔۔۔
 اچھا اب میں نوٹس بنا لوں۔۔۔؟؟؟ "علشہ نے ایشل کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔۔"

ہاں ہاں بنا لو۔۔۔ میں تب تک کینیٹین سے کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔ "ایشل نے "کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر موجود معنی خیز تاثرات دیکھ کر علشہ ٹھٹکی تھی۔۔۔ اسے کچھ غلط ہونے کا شدت سے احساس ہوا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ ایشل کے تاثرات سے کچھ اندازہ لگا پاتی ایشل وہاں سے جا چکی تھی اور علشہ سارے خیالات ذہین سے جھٹکتی پھر سے کتابوں میں گم ہو گئی جو اس کے نزدیک اسکا قیمتی اثاثہ تھیں۔۔۔۔۔"



PDF NOVEL BANK

قیمتی چیزوں کی سجاوٹ سے مزین آنکھوں کو خیرہ کرتا یہ ہال اس شان شوکت سے کھڑی اس حویلی کا تھا جس کی خوبصورتی دیکھ کر لوگ حیران رہ جاتے تھے۔۔ اس وقت اس ہال میں موجود نفوس ایسے ساکت کھڑے تھے کہ انہیں دیکھ کر کسی مورتی کا گمان ہوتا تھا۔۔

بہائی۔۔۔۔ یہ لڑکی۔۔۔۔ "اس خاموشی کو توڑنے والا سب سے پہلے زیان ہی تھا باقی" روحی اور حازم تو ہیشتم کے ساتھ کھڑی اس خوبصورت سی گڑیا جو اس وقت دلہن بنے قیامت ڈھا رہی تھی اس پر ہی نظریں جمائے کھڑے تھے زیان کے سوال پر ان دونوں نے بھی ہیشتم کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہیشتم جواب دیتا روحی ہمیشہ کی جلد باز اور جذباتی تھی اس کی آواز ہال میں گونجی تھی۔۔۔۔

آپ نے شادی کر لی بہائی اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔۔ میں نے کتنے خواب دیکھے تھے "آپ کی شادی کے حوالے سے۔۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ بھائی۔۔۔۔" ٹپ ٹپ آنسوؤں اس کی آنکھوں سے گرنے لگے تھے جبکہ حازم اور زیان بھی خفا نظروں سے ہیشتم کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہیشم کو ان کے سوالات اور روحی کے رونے سے کوفت ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ہیشم نے اپنے
 بہن بھائیوں کی جلد بازی پر اور اسے غلط سمجھنے پر انہیں تاسف سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔
 ہیشم نے بغیر کچھ کہے علشہ کا ہاتھ تھاما اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ ہیشم نے علشہ
 کو سامنے پڑے اس قیمتی صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود اپنی شاہی کرسی پر بیٹھ جو
 خاص اسی کے لیے مخصوص کی گئی تھی کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس
 کرسی پر بیٹھتا۔۔۔۔۔ ہیشم کے اس رویے پر وہ تینوں چونکے تھے۔۔۔۔۔
 "تم تینوں کو بیٹھنے کے لیے دعوت دینا پڑے گی؟؟؟"
 اسکی رعب دار آواز پر وہ تینوں ٹھٹھکے تھے اور پھر ہیشم کے حکم کے مطابق نظروں میں
 ناراضگی سموئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی بہائی۔۔۔۔۔ "روحی ناراض لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔ ہیشم"
 نخو بی جانتا تھا کہ روحی بہت زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے بہت جلدی ناراض ہو جاتی
 تھی۔۔۔۔۔ اس لیے اس نے طریقے سے بات سنبھالی تھی۔۔۔۔۔ ہیشم ان تینوں کی جانب
 متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ ہم نے کسی سے کوئی نکاح نہیں کیا" ہے اور یہ لڑکی میری بیوی نہیں ہے۔۔۔ یہ ہمارے دوست کی بہن ہے اسکے چچا اس کا نکاح دولت کے لالچ میں اپنے اس آوارہ بیٹے سے کروانا چاہتے تھے۔۔۔۔ اس سے پہلے دولت کے لالچ میں وہ اس کے ماں باپ کا قتل کروا چکے ہیں۔۔۔۔ تو بس ہم نے ان دونوں کی مدد کی ہے۔۔۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔۔۔ اتنا کافی ہے یا اور کچھ پوچھنا باقی ہے۔۔۔۔ "ہیشم نے حالات کی سنگینی کو سمجھ کر انہیں سچ بتانا غیر مناسب سمجھا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اس کی عزت پر انگلی اٹھائے۔۔۔

ہیشم نے من گھڑت کہانی سنا کر ان تینوں کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا،،، جن کے چہرے پر خفگی کی جگہ شرمندگی پر پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ ان میں اتنی بھی سکت نہ تھی کہ وہ نظریں بھی مل پاتے۔۔۔۔ علٹے جو کب سے نظریں جھکائے خاموش مورت بنی سب دیکھ رہی تھی اس نے معصومیت سے نظریں اٹھا کر باری باری چاروں کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جو ایک دوسرے سے ہی نظریں نہملا پا رہے تھے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہمیں معاف کر دیجئے بھائی بغیر سوچے سمجھے ہم آپکو غلط سمجھ بیٹھے۔۔۔" روحی کے لہجے "میں ندامت صاف واضح تھی۔

روحی تم علٹے کو اپنے کمرے میں لے جاؤ تاکہ وہ فریش ہو سکے اور اپنا کوئی لباس بھی "دے دینا تبدیل کرنے کے لیے۔۔ اور علٹے کل صبح تیار رہیئے گا ہم آپکو آپکے گھر چھوڑ آئیں گے۔۔۔"

ہیشم بغیر کوئی جواب دیئے علٹے کو حکم دیتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ علٹے اس کے اس طرح بغیر کچھ کہے جانے پر اب تک اس جانب دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی نکل کر گیا تھا۔۔۔ ہیشم کے جاتے ہی وہ تینوں اپنی جون میں لوٹے تھے۔۔۔۔

سنیں۔۔۔۔ آپ فکر نہ کریں بھائی ٹھیک ہو جائیں گے کچھ دیر میں۔۔۔۔ وہ ہم سے "زیادہ دیر تک خفا نہیں رہ سکتے۔۔۔۔" اس کی آنکھوں میں پریشانی دیکھ کر ذیان نے متفکر لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔" علٹے نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ویسے اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا ہم آپ کا نام جاننے کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔" اب کی بار بولنے والا حازم تھا سدا کا شرارتی۔۔۔

جی۔۔۔ وہ۔۔۔ میرا نام علٹے گل ہے۔۔۔" علٹے نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔۔۔"

مجھے لگتا تھا آپکا نام اسی طرح کا ہوگا۔۔۔ آپ لگتی بھی تو پھول جیسی ہیں۔۔۔ آپکو۔۔۔" تو دیکھ کر میں ویسے ہی دنگ رہ گیا تھا۔۔۔ کتنے عرصے بعد کوئی حسین لڑکی دیکھی ہے میں نے ورنہ اس چڑیل کو دیکھ دیکھ کر تو میری آنکھیں تھک چکی تھیں۔۔۔۔۔" حازم نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا لیکن آخر میں روحی کو چڑانا نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔

روحی نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے علٹے کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ تو وہ بھی سر اثبات میں ہلا کر اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ حازم کو لگا آج وہ سچ میں بیہوش ہونے والا ہے آج روحی نے اس پر کوئی جوابی کاروائی نہیں کی تھی۔۔۔ لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ روحی اپنے اوپر ہونے والے وار کا بدلہ نہ لے۔۔۔۔۔ اس بات کا اندازہ اسے تب ہوا جب روحی نے جاتے جاتے اس پر ٹیبل پر موجود پانی سے بھرا جگ خالی کیا تھا۔۔۔۔۔ چونکہ وہ اس کاروائی کے لئے تیار نہیں تھا تو پانی اس کے ناک سے ہوتے ہوئے حلق میں لگا تھا اور اب کھانس کانس کر اسکا برا حال تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں --- اور آنسو بہہ نکلے تھے --- روحی موقع کا فائدہ اٹھاتی علشے
کو ساتھ لے کر ایک منٹ سے پہلے وہاں سے فرار ہوئی تھی ---
✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

پوری حویلی میں اس وقت موت کی سی خاموشی طاری تھی --- حویلی کے مردان
خانے میں آمنے سامنے پڑے دو صوفوں پر بیٹھی دو بااثر شخصیات میں اس وقت بری
طرح "ٹھنی" ہوئی تھی --- دونوں اپنی ضد، انا، اکڑ اور غرور میں ڈوبے آج ایک مظلوم
کی زندگی کا فیصلہ کرنے بیٹھے ہوئے تھے --- اور جس مظلوم کی زندگی کے بارے میں آج
فیصلہ ہونا تھا وہ کالی چادر میں مضبوطی سے اپنے نازک وجود کو چھپائے ایک طرف کونے
میں خاموشی سے کھڑی تھی ---

یہ لڑکی آج بھی اتنی ہی پاکیزہ ہے زریاب حسین خان جتنی پہلے تھی --- یہ تمھاری "
بھتیجی اور تمھارے لاڈلے بیٹے کی منگیتر ہے --- اس لئے تمھیں اسے قبول کرنا پڑے
گا --- اور اس کی شادی اپنے بیٹے سے کرنی پڑے گی،،،، "کونے میں کھڑے اس "وجود"
کے بائیں طرف بیٹھا ہوا شاندار سا شخص اپنی بھاری سحر انگیز آواز میں بولا تھا --- اس

PDF NOVEL BANK

کی عمر تقریباً اٹھائیس۔ سے انتیس سال کے قریب تھی۔۔۔ اور وہ اس وقت کالے رنگ کے شلوار کرتے میں خوبصورت سی کریم کلر کی مردانہ شال ایک کندھے پر ڈالے ہوا تھا۔۔۔ اس کے بالکل پیچھے اس کے چار "بدلیسی" سیاہ فام باڈی گارڈز اس کی حفاظت کے لئے بالکل الرٹ سے کھڑے تھے۔۔۔ جبکہ ان کا مالک اپنی دائیں ٹانگ کو بائیں ٹانگ پر رکھے شان بے نیازی سے اپنی خوبصورت نیلی سحرانگیز آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھے زریاب حسین خان کو تولتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی میرے بیٹے کی منگیت تھی مگر اب نہیں ہے۔۔۔ میں اسے اپنے گھر میں رکھنا تو دور اس کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تم شادی کی بات کرتے ہو۔۔۔؟؟؟ میں اس کے ٹکڑے کروا کر کتوں کے آگے تو ڈال سکتا ہوں مگر اسے قبول نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ یہ میرے خاندان کے لئے بدنام داغ ہے۔۔۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ تم بیچ سے ہٹ جاؤ عیشتم اسماعیل خان۔۔۔۔۔" دائیں طرف والے صوفے پر بیٹھا فرعون صفت شخص تکبر سے بولا۔۔۔ اس کی عمر تقریباً ساٹھ کے قریب تھی۔۔۔ وہ سر پر خاندانی دستار پہنے کریم کلر کے کرتا شلوار میں ملبوس اپنی بڑی بڑی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا شدید طیش میں بولا تھا۔۔۔ اس کی وحشت بھری آنکھیں اس وقت غصے کی شدت سے مزید

PDF NOVEL BANK

سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔ اگر اسے اپنے سر پر لٹکتی ہیشتم اسماعیل خان کے نام کی تلوار دکھائی نہیں دے رہی ہوتی تو وہ کب کا واقعی اس لڑکی کو کاٹ کر کتوں کے آگے ڈال چکا ہوتا۔۔۔۔

مگر ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ لڑکی بالکل بے قصور ہے زریاب خان۔۔۔۔ اور ہمارے سامنے " اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے اپنے بارے میں بھی ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچ لو۔ کیونکہ ہیشتم خان کے فیصلے ہمیشہ بے لچک ہوتے ہیں۔۔۔۔ یہ تو تم ہو جو ہم سے اتنی بحث کر رہے ہو کوئی اور ہوتا تو ہم اس کا وہی حال کرتے جو تم اس لڑکی کا کرنے کی سوچ رہے ہو۔۔۔۔ " ہیشتم خان دانت بھینچ کر غراتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔ تم اگر اس لڑکی کے اتنے ہی بڑے ہمدرد ہو۔۔۔۔ اور اس کی پاکدامنی کے گواہ " بھی ہو تو تم خود اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔۔؟؟؟ میرے بیٹے کی بیوی تو یہ اب قیامت تک نہیں بن سکتی۔۔۔۔ ہاں اس کی "داشتہ" ضرور۔۔۔۔

زریاب خان۔۔۔۔ خبردار جو ایک لفظ بھی مزید بولا تو۔۔۔۔ ابھی اور اسی وقت تمہاری اس " بے لگام زبان کے اتنے ٹکڑے کریں گے کہ تم گن نہیں پاؤ گے۔۔۔۔ اب تک ہم تم سے شرافت کی زبان میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔ مگر شرافت تم جیسوں کو ہضم نہیں

PDF NOVEL BANK

ہوتی۔۔۔" ہیشتم خان غصے سے دھاڑتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ اس کی گونج دار آواز سے پوری حویلی کے در و دیوار جیسے لرز اٹھے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ زریاب خان بھی لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ وہ ہیشتم کے غصے سے خائف ضرور ہوا تھا مگر یہ بات اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ اس نے تاک کر "وار" کیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا تیر بلکل ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔۔۔

خان۔۔۔ بڑی بڑی باتیں کرنا تو بہت آسان ہے۔۔۔ مگر ان پر عمل کرنا بہت "مشکل"۔۔۔ میں جانتا ہوں تم اس داغدار لڑکی کو اپنے نکاح میں کبھی نہیں لو گے جو پورا ایک ہفتہ گھر سے باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔ اگر یہ لڑکی پاک دامن ہوتی تو تم اس طرح غصے میں نہیں آتے۔۔۔۔۔ بلکہ اس کی بے تحاشا خوبصورتی پر فدا ہو کر فوراً اسے اپنا لیتے۔۔۔" زریاب خان کو نے میں کھڑے اس وجود کو نفرت سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

دین بخش۔۔۔ جاؤ مرتضیٰ سے کہو کہ نکاح خواں کا بندوبست کرے۔۔۔ آج شام ہمارا "نکاح" ہے۔۔۔۔۔ علشے گل کے ساتھ۔۔۔۔۔ نکاح کی تیاری ہمارے شایان شان ہونی چاہیئے۔۔۔" وہ اپنے سامنے کھڑے زریاب خان پر ایک شرر بار نگاہ ڈال کر بولتا ہوا کو نے میں کھڑی علشے کا ہاتھ تھام کر مردان خانے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔



Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

ایک بڑا طوفان لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔ حویلی کے تمام ملازم سر جھکائے زریاب خان کے سامنے مجرموں کی مانند کھڑے تھے جب زریاب خان کی گرجدار آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔

یہ خبر حویلی سے باہر گئی کیسے ---؟؟ کس نے بتایا کہ علٹے گل لاپتہ ہیں اتنے دنوں " سے ---؟؟؟ زریاب خان جواب نہ پا کر ایک اور مرتبہ غرائے تھے ---

اگر مجھے پتا چل گیا نا کہ یہ کام تم لوگوں میں سے کسی کا ہے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا" میں اسے --- وہ حشر کروں گا اسکا کہ آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی --- اگر اپنی اپنی سلامتی چاہتے ہو تو بتاؤ یہ سب کس نے کیا ---؟؟؟ "ان کے۔ اس طرح غرانے پر سارے نوکروں کی روح تک کانپ گئی تھی لیکن جواب ندارد --- اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے ان کا مخصوص بندہ جسے آس پاس کے۔ گاؤں کی خبر گیری کے لیے مختص کیا گیا تھا وہ بھاگتا ہو زریاب خان کے پاس آیا تھا --- اس کے چہرے سے زریاب خان اتنا تو جان چکے تھے کہ ضرور کوئی اہم خبر لایا ہے وہ --- تب ہی انہوں نے سارے ملازموں کو جانے کا اشارہ کیا تھا اور ایک ایک کر کے تمام ملازمین نکلتے چلے گئے اور ان کے جاتے

PDF NOVEL BANK

ہی زریاب خان نے معنی خیزی سے اس آدمی کی طرف دیکھا تھا جیسے کہہ رہے ہوں کہو کیا خبر لائے ہو۔۔۔؟؟؟

زریاب خان کا اشارہ سمجھ کر حکیم اللہ نے بولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

خان صاحب ابھی میرے پاس قریب کے گاؤں کا ایک آدمی آیا تھا ہیشتم اسماعیل "

خان کا پیغام لے کر۔۔۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ عائشہ گل ان کے پاس ہے اور وہ اس

سلسلے میں دوپہر کے کھانے پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔" حکیم اللہ کے الفاظوں نے

زریاب خان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔۔ ان کا غصہ ساتویں آسمان تک جا پہنچا تھا تو اس

لڑکی نے دوسرے گاؤں میں بھی ان کی عزت کا جنازہ نکالا تھا اس وقت زریاب خان

چاہتے تھے عائشہ گل ان ک سامنے ہو اور وہ اسے زندہ ہی درگور کر دیں۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر

خاموش رہنے کے بعد وہ حکیم اللہ سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جا کر کہہ دو زریاب خان ان سے ضرور ملاقات کریں گے۔۔۔۔۔" زریاب خان نے "

حامی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ لیکن ان کے لہجے میں معنی خیزی واضح تھی۔۔۔۔۔ ان کی

مکروہ سوچ اس ملاقات میں اپنا مفاد ڈھونڈ چکے تھے۔۔۔۔۔ ورنہ زریاب خان کی اکڑ انہیں

کہاں اجازت دیتی تھی کہ ان حالات میں ہیشتم خان سے ملاقات کریں۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اور ایک بات یاد رکھنا اگر یہ بات میرے اور تمہارے درمیان سے کسی تیسرے میں گئی " تو تمہاری خیر نہیں حکیم اسلہ۔۔۔ " انہوں نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور حکیم اسلہ جانتا تھا اگر اس نے زریاب خان کا حکم نہ مانا تو وہ اس کا کیا حشر کریں گے۔۔۔۔ وہ سر جھکائے زریاب خان کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے حویلی سے نکلتا چلا گیا اور باہر کھڑے ہیشتم کے اس مخصوص آدمی کو زریاب خان کی دوپہر میں آنے کی خبر دی تھی۔۔۔۔



ہلکے لیمن کاٹن کے اسکارف کے ہالے میں اس کا چہرہ کھلا کھلا سا لگ رہا تھا۔۔ ابھی وہ یونیورسٹی میں داخل ہی ہوئی تھی کہ ایشل نا جانے کہاں سے ٹپک گئی۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔ ہاؤ آریو عائشے۔۔؟" نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ " الحمد للہ۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔؟" عائشے نے فارمل انداز میں کہا نا جانے " ایسا کیا تھا جو اسے کبھی ایشل سے فرینک ہونے نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں میں بھی ٹھیک ہوں --- تمہارے لئے ایک گڈ نیوز ہے علٹے --- "ایشل نے پر" جوش لہجے میں کہا۔

گڈ نیوز ---؟؟ "علٹے نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

ہاں گڈ نیوز ---۔۔۔۔۔ جو لاسٹ ٹائم سر خضر نے ہمارے پیپرز لیئے تھے اس میں تمہارے

سب سے زیادہ نمبر آئے ہیں اور تم کلاس کی ٹاپ گرل ہو۔۔۔۔۔ میں نے ابھی ابھی

وہاں نوٹس بورڈ پر دیکھا۔۔۔۔۔ "اس نے نوٹس بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔۔ تم مذاق تو نہیں کر رہی نا۔۔۔۔۔ اس کتنی خوش ہوں میں۔۔۔۔۔ آخر میری محنت

ضائع نہیں گئی۔۔۔۔۔ "علٹے سے خوشی سنہالے نہیں سنہال رہی تھی اس کے چہرے

پر کتنے رنگ تھے۔۔۔۔۔ لیکن کون جانتا تھا کہ یہ سب رنگ اس کی زندگی سے ختم ہونے

والے ہیں۔۔۔۔۔ ایسے ہی باتیں کرتی وہ دونوں لابی کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

یہ تھا اسماعیل خان کے خوابوں کا جہاں جہاں پر بہت سے خواب بستے تھے جو کہ اس میں بسنے والوں نے بسائے تھے۔۔۔۔۔ اسماعیل خان لاہور کے ایک جانے مانے سیاستدان تھے۔۔۔ اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ناجائز سرگرمیوں میں بھی ملوث تھے۔۔۔۔۔ اسماعیل خان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔۔

حازم سدا کا چنچل شوخ۔۔۔ ہر وقت پٹر پٹر کرنے والا۔۔۔ بس اس محل میں ایک ہی شخصیت تھی جس کے سامنے اس کی زبان پر تالا لگ جاتا تھا اور وہ تھا ہیشتم اسماعیل خان۔۔۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ اس محل نما شاندار حویلی کا حقیقی بادشاہ ہے تو غلط نہ ہو گا۔۔۔ اپنے سب بہن بھائیوں تک پر اس کا دبدبہ تھا ایک رعب اور خوف قائم کر رکھا تھا ان سب پر۔۔۔۔۔ حسین و جمیل وجاہت سے بھرپور شہزادوں سی آن بان رکھنے والا "ہیشتم خان" اپنے باپ سے سخت نفرت کرتا تھا کیونکہ اس کا ماننا تھا اس کی ماں کے قاتل اسماعیل خان تھے۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو رات کے اندھیروں میں سسکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ کتنے ظلم ڈھائے تھے اس نے اس کی ماں پر۔۔۔۔۔ وہ کیسے بھول سکتا تھا سب۔۔۔؟؟ ہیشتم کبھی بھی سیاست میں جانے کا خواہش مند نہ تھا وہ

PDF NOVEL BANK

اپنے باپ جیسا نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن حالات کی ستم ظریفی اور اسماعیل خان کی اچانک حادثے میں ہونے والی موت نے اسے سیاست میں لاکھڑا کیا تھا۔۔۔ لیکن اس نے اپنے باپ کی طرح کبھی نا انصافی نہیں کی تھی کسی مظلوم پر ظلم نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر ظالموں کو اس نے چھوڑا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان گھر پر کم کم ہی پایا جاتا تھا زیادہ تر وہ اپنے ڈیرے پر ہی رہتا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ زیان کا پسندیدہ مشغلہ کھانا کھانا اور صرف کھانا تھا تھا اس کا ماننا تھا کہ وہ زندگی ہی کیا کیا جس میں انسان کھانے کے لئے نہ جئے۔۔۔۔۔ اس کا شمار بھی انہی انسانوں میں ہوتا تھا جو کھانے کے لئے ہی اس روئے زمین پر زندہ ہیں۔۔۔۔۔

اور اسماعیل خان کی اکلوتی بیٹی اور ان تین بھائیوں کی ایک ہی بہن تھی۔۔۔ رحاب جسے سب پیار سے روحی پکارتے تھے۔۔۔ گھٹنوں تک آتے بہتے آبشار کی مانند اسکے سیاہ ریشمی خوبصورت بال جو اس کی خوبصورتی کو دو چاند لگا جیتے تھے۔۔۔ انہیں نور حجاب میں چھپا کر رکھتی تھی۔۔۔ سفید دودھ جیسی دودھیا رنگت۔ مناسب قد و قامت۔۔۔ بڑی بڑی ہیشتم جیسی نیلی روشن آنکھیں جو کبھی گھنی اور لمبی سیاہ پلکوں کی اوٹ میں چھپ سی جاتی تھیں تو کبھی دیکھنے والے کو مسحور کر دیا کرتی تھیں۔۔۔ روحی کو نئی نئی دُشمن بنانے کا بہت شوق

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ اب بھی وہ کچن میں اپنی من پسند ڈش بنانے میں مصروف تھی۔۔۔ اور علشے اس کے ساتھ کھڑی اسے کھانا بناتے ہوئے خاموش کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ کہ۔۔۔ تبھی حازم کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

ایک شیطانی مسکراہٹ برہان کے چہرے پر پھیلی تھی۔۔۔۔۔ روحی جو ہاتھ دھونے میں مصروف تھی اچانک حازم کی بات پر اچھلی تھی۔۔۔۔

روحی۔۔۔ یہ کیا تمہارا من پسند منچورین تو جل چکا ہے۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔ "حازم پین کا" ڈھکن اٹھا کر یکدم پیچھے ہوتے ہوئے چلایا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔۔ "روحی جلدی سے منچورین کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ لیکن منچورین کو صحیح" سلامت دیکھ کر اس نے پوری آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا اور ہاتھ میں پکڑا چمچ حازم کی جانب زور سے پھینکا تھا۔۔۔ لیکن حازم چونکہ اس وار کے لئے تیار تھا وہ جلدی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔ اور اب چمچ آنے والی شخصیت کے پاؤں میں پڑا اپنی قسمت پر حیران تھا۔۔۔۔ گرا بھی تو کس کے قدموں میں۔۔۔۔۔ ہیشتم خان نے غصے سے ایک نظر چمچ کو دیکھ کر دوسری نظر ان دونوں پر ڈالی تھی۔۔۔ جو اسے دیکھ کر شرافت کا مجسمہ بنے کھڑے تھے۔۔۔۔ وہ ان کو نظر انداز کرتا سامنے کھڑی علشے سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے گل۔۔۔۔ آج ہم نے آپ کے چچا کو حویلی میں طلب کیا تھا۔۔۔۔ اور اب وہ "مردان خانے میں آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔۔۔۔ تو بہتر ہو گا کہ آپ مردان خانے میں تشریف فرما ہوں۔۔۔۔" ہیشتم خان نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔۔ اس کے۔ جواب میں علشے نے خوف بھری نظروں سے ہیشتم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں موجود خوف کی وجہ ہیشتم بخوبی جانتا تھا وہ جانتا تھا کہ ایک عورت کی عزت کلچ سے بھی زیادہ نازک ہوتی ہے۔۔۔۔ اور زریاب خان جیسا غیرت کے۔ نام پر جذبات کا قتل کرنے والا انسان اسے کبھی قبول نہیں کرے گا یہ بات علشے اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔ وہ اس کا قتل تو کر سکتے تھے لیکن اسے کبھی قبول نہیں کریں گے۔۔۔۔۔ ہیشتم اسے ساکت کھڑا دیکھ کر آگے بڑھا تھا اور اس کا ہاتھ تھامے اس کو لے کر مردان خانے کی۔ جانب چل پڑا۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔ زریاب خان جو اس قیمتی صوفے پر پوری ٹھاٹھ سے براجمان تھے علشے کو ہیشتم کے ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھ کر اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اپنی نشست سے پورے جوش سے اٹھے تھے۔۔۔۔ اور طیش میں آگے بڑھے تھے ان کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا تھا اس سے پہلے کہ وہ علشے کے چہرے پر نشان چھوڑنا ہیشتم خان نے سختی سے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں زریاب خان ایسی غلطی بھی نہ کرنا ہمارے سامنے --- ہیشتم خان سب کچھ " برداشت کر سکتا ہے لیکن ایک عورت پر اٹھنے والا ہاتھ توڑ تو سکتا ہے لیکن برداشت نہیں کر سکتا ---- "ہیشتم نے زور سے زریاب خان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اپنی گرجدار آواز میں کہا تھا ---

اور اس کی بات سنے بغیر تم کیسے اسے سزا سنا سکتے ہو ----؟؟؟ بہتر ہو گا زریاب " خان کہ آرام سے اس معاملے کو بیٹھ کر ختم کیا جائے ---- "ہیشتم بولتے ہوئے اپنی مخصوص نشست پر براجمان ہوا تھا تو مجبوراً زریاب خان کو - نشست سنبھالنی پڑی جبکہ علشے گل کونے میں کھڑی کسی تماشائی کی طرح اپنی زندگی کا تماشہ دیکھ رہی تھی ---- کیسے وہ دونوں شخصیات اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے میں مصروف تھیں ---- ایک اس کی جان لینے پر تلا ہوا تھا تو دوسرا اس کا محافظ بن کر اس کے لیے جنگ لڑ رہا تھا ---- ہوش تو اسے تب آیا تھا جب ہیشتم خان نے اس سے نکاح کا فیصلہ سنایا تھا --- کیسے اس سے بغیر پوچھے اس کی ذات کا فیصلہ کر دیا گیا تھا کیا وہ اتنی بے مول ہو گئی تھی کس گناہ کی سزا سنائی گئی تھی اسے --- ہیشتم نکاح کا فیصلہ کرتا اس کا ہاتھ

تھام کر غصے کی حالت میں مردان خانے سے نکلا تھا۔۔۔ علٹے کے ہاتھ پر اس کی مضبوط گرفت اس کے غصے کی شدت کا پتا دے رہی تھی۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامے وہ سیدھا روحی کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

آج شام ہم علٹے گل سے نکاح کریں گے۔۔۔۔۔ کوئی اعتراض ہے؟؟؟؟ "حازم اور" ذیان بھی اس وقت روحی کے ہی کمرے میں موجود تھے۔۔۔۔۔ ہیشتم نے تینوں کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ یہ خبر سن کر تینوں نے ایک دوسرے کو شاکی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ کہ ایک دفعہ پھر کمرے میں ہیشتم کی۔ آواز گرجی تھی۔۔۔۔۔

اگر تم میں سے کسی کو اعتراض ہو گا تب بھی ہم علٹے گل سے نکاح کریں گے تو بہتر" ہو گا کہ نکاح کی تیاری کی جائے اور روحی علٹے کو تیار کرنا تمہارا کام ہے اور کہیں بھی کوئی بھی کمی نہیں رہنی چاہیے۔۔۔۔۔ "اتنا کہہ کر ہیشتم بغیر ان کا جواب سننے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اور وہ تینوں اب آنکھوں میں حیرانی لیے اس مورت کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جو ساکت کھڑی سب ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ سمجھ

PDF NOVEL BANK

نہیں پارہی تھی وہ قسمت کی۔ اس ستم ظریفی پر جشن منائے یا اپنی ذات کے بے مول ہونے پر ماتم کرے۔۔۔۔



اس وقت ہیشتم خان کی شاہی حویلی میں ہر کوئی ادھر سے ادھر دوڑتا پھر رہا تھا کیونکہ آج یہاں ایک بہت بڑی تقریب منعقد ہونے والی تھی۔۔۔ آج اس حویلی کے سردار ہیشتم اسماعیل خان کا عائشہ گل کے ساتھ نکاح تھا۔۔۔ سب ہی جانتے تھے کہ آج کی تقریب اس حویلی کے لئے کیا معنی رکھتی ہے۔۔۔ تبھی تیاریوں ذرا سی بھی کمی بیشی کی گنجائش قابل قبول نہیں تھی۔۔۔ نوکروں کو پتہ تھا کہ آج کی تقریب میں کوئی بھی کمی سردار ہیشتم اسماعیل خان کے عتاب کو دعوت دینے کا بہانہ بن جاتی۔۔۔ اسی لئے سب تندہی سے اپنے اپنے کام نپٹانے میں مشغول تھے۔۔۔ ہیشتم کا حکم تھا کہ یہ نکاح پورے رسم و رواج اور شان و شوکت سے ہونا چاہیئے۔۔۔ اسی لئے نا صرف پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا بلکہ ہیشتم کے روم میں بھی پھولوں کی چادریں بچھائی گئی تھیں۔۔۔ پوری

PDF NOVEL BANK

حویلی بقعہ نور بنی ہوئی تھی --- سب طرف گہما گہمی تھی لیکن اسی حویلی کے مردان خانے میں موت کی سی خاموشی طاری تھی --- مردان خانے میں رکھے قیمتی صوفوں میں سے ایک پر زریاب خان براجمان تھے --- وہ سرخ چہرہ لئے بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے وہاں جلتے کلستے سے بیٹھے ہوئے تھے --- انہیں یہاں ہیشتم خان نے ہی روکا تھا ورنہ زریاب خان کے لیے ہیشتم خان کی اس حویلی میں ان حالات میں رکنا کسی ذلت سے کم نہ تھا --- رہ رہ کر ان کا غصہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا اور ان کی تیزی سے سرخ پڑتی آنکھیں اور پل پل بدلتے چہرے کے جارحانہ تاثرات ان کے غصے کی شدت کا پتا دے رہے تھے --- مگر وہ خود پر ضبط کے پھرے بیٹھائے خاموشی سے یہاں بیٹھے رہنے پر مجبور تھے --- کیونکہ وہ جانتے تھے ہیشتم خان سے بگاڑ کر وہ صرف اور صرف گھائے میں ہی رہیں گے --- تبھی مجبوراً چپ کی بکل اوڑھے ہوئے وہ ہیشتم کی اگلی کارروائی کا انتظار کر رہے تھے اور پھر تھوڑا ہی وقت مزید گزرا تھا کہ تبھی ہیشتم خان شاہانہ چال چلتا ہوا مردان خانے میں داخل ہوا اس نے اس وقت ایک بلیو کرتا پہنا ہوا تھا جس پر لگا خوبصورت بروج اپنی قیمت خود بتا رہا تھا --- بلیو کلر کا یہ کرتا اس کی گوری بے داغ رنگت پر نہایت ہی خوبصورت لگ رہا تھا اور اوپر سے اس کے حسین چہرے پر

PDF NOVEL BANK

موجود دو نیلی سحر انگیز آنکھیں جو اس وقت اس کے پہنے کرتے سے میچ کر رہی تھیں۔۔۔۔ آج وہ ضرورت سے زیادہ ہی حسین و دلفریب لگ رہا تھا۔۔۔ آج اس نے یہ خاص اہتمام اپنے نکاح کی تقریب کے لئے کیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے سے چھوٹی روشنی اور چمک اس کی اندرونی کیفیت کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔ نک سک سے تیار ہونے کے بعد وہ سیدھا خان مردان خانے میں چلا آیا تھا۔۔۔ جہاں زریاب خان اسکی تیاری دیکھ کر چونک اٹھے تھے اور ان کے چہرے کی لالی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔ چہرے پر کرخٹکی چھا گئی تھی۔۔۔ ہیشتم خان جو بغور ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا وہ ان کے چہرے کے یہ بگڑے تاثرات دیکھ کر محظوظ ہوا تھا۔۔۔۔

زریاب خان۔۔۔ نکاح کچھ ہی دیر میں ہو جائے گا۔۔۔ اگر آپ کی شان میں فرق نہ آئے تو آپ ہمارے شاہی ہال میں تشریف لے آئیں۔۔۔ مہمان آچکے ہیں۔۔۔ اپنی بھتیجی کو قبول کرنا اگرچہ تمہاری شان کے خلاف ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم اسے اپنے ہاتھوں سے ہماری زوجیت میں دو۔۔۔ ہم تمہاری انا کو نہیں توڑنا چاہتے لیکن کم از کم اپنی اتنے عرصے سے بنائی گئی عزت کا ہی کچھ خیال کر لو۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے بظاہر نارمل لہجے میں کہا تھا مگر اس کے الفاظ کی سختی زریاب خان کو مزید غصہ دلا گئی

PDF NOVEL BANK

تھی --- زریاب خان مٹھیاں بھینچے بغیر کچھ کہے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک غصیلی نظر ہیشتم خان پر ڈالنے کے بعد مغرور انداز میں گردن اکڑاتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتے مردان خانے سے ہال کی جانب بڑھ گئے --- ہیشتم خان بھی شانِ بے نیازی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تھا اور شاہی ہال کی جانب بڑھ گیا تھا --- پورے ہال کو آج گلاب کے تازہ پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا --- ہیشتم شاہانہ انداز میں اپنی مغرور چال چلتا ہوا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا لوگوں کی نظروں میں واضح ستائش ابھرنے لگی تھی -- وہاں موجود ہر ایک فرد کی آنکھ میں اس کے لئے حسرت ہی حسرت تھی --- دولت اگر ہیشتم خان کے گھر کی باندی تھی تو وہ حسن کا شہزادہ خوبصورتی کی دولت سے بھی بے تحاشہ مالا مال تھا --- اب بھی سب لوگوں کی نظریں ہیشتم پر ہی ٹکی تھیں جبکہ وہ سب کی نظروں سے بے نیاز مغرورانہ چال چلتے ہوئے اسٹیج کی جانب بڑھ گیا تھا جہاں نکاح خواں کے ساتھ حازم زیان اور اس کے کچھ دوست بھی کھڑے تھے --- اسے اسٹیج پر آتا دیکھ کر سب اسی کی جانب متوجہ ہو گئے تھے ---

ہائے بھائی کتنے اچھے لگ رہے ہیں آپ --- "اس کے بھائیوں نے بے ساختہ "

اس کی تیاری کو سراہتے ہوئے کہا ---

PDF NOVEL BANK

تھینک یو حازم۔۔۔ پر میرا خیال ہے آج بھی ہم ایسے ہی ہے جیسے روز ہوتے ہیں۔۔۔۔ "ہیشم نے لہجے کی بے نیازی آج کے دن بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔"

جی بھائی۔۔۔ "اتنا کہہ کر حازم نظریں جھکا گیا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے مزید کچھ کہا" تو ہیشم خان اسے سب کے سامنے بے ذریعہ لتاڑنے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔۔۔ حازم کی نسبت ذیان ذرا کم ہی ہیشم کے رعب میں آتا تھا تب ہی اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بے ساختہ گویا ہوا تھا۔۔۔۔

او حازم کے بچے۔۔۔ اگر بھائی اتنے اچھے لگ رہے ہیں تو بھابھی کو نسا کم ہیں۔۔۔؟؟ وہ "بھی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہیں۔۔۔" ذیان نے بولتے ہوئے بے ساختہ بھائی کو داد طلب نظروں سے دیکھا مگر ہیشم کی غصیلی نظروں کو دیکھتے ہی اس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔ ابھی ہیشم خان غصے سے اس سے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ روحی لائٹ پنک کلر کی پاؤں تک آتی میکسی پر سلور دوپٹے لیے نازک سی جیولری پہنے اور ہلکا سا میک اپ کئے ہال میں داخل ہوتی دکھائی دی۔۔۔ اس کے ساتھ دلہن کے جوڑے میں سبھی

PDF NOVEL BANK

دھجی علٹے بھی تھی۔۔۔ جس کے نازک وجود پر سجا بلڈ ریڈ کلر کا لنگا بھی جیسے اپنی قسمت پر رشک کر رہا تھا۔۔۔

ریڈ کلر میں ملبوس وہ مکمل دلہن کا روپ لئے کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ روحی اس کو تھامے اب اسٹیج تک چلی آئی تھی۔۔۔۔ مہمانوں کی نظریں بھی گویا علٹے پر جم سی گئیں تھیں۔۔ سوائے ایک شخص کے اور وہ تھے زریاب حسین خان۔۔۔ جن کی آنکھوں میں اس موم کی گڑیا جیسی لڑکی کے لئے نفرت صاف ظاہر تھی۔۔۔۔ جبکہ اسٹیج پر کھڑا ہیشتم تو علٹے کو دیکھ کر جیسے فریز ہو چکا تھا۔۔۔۔ گو وہ اسے پہلے بھی دلہن کے روپ میں دیکھ چکا تھا مگر اس وقت وہ پہلے سے بھی بڑھ کر حسین لگ رہی تھی نظر لگ جانے کی حد تک۔۔۔ تبھی ہیشتم خان کی نظریں اس سے ہٹنے کو انکاری ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ دل کسی طور نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔ وہ سب کچھ بھولے ہوئے بس علٹے پر نظریں جمائے کھڑا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ کاش یہ لمحے یہیں تھم جائیں اور وہ اس کو یونہی دیکھتا رہے مگر اچانک روحی کی آواز سن کر وہ چونک کر ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔

ہیشم خان ولد اسماعیل خان ---- حاضرین مجلس اور گواہوں کی موجودگی میں ایک " کروڑ حق مہر فی الوقت ادائیگی --- آپ عائشہ گل بنت اعترزا خان کو اپنے نکاح میں قبول کرتے ہیں ---؟؟ " مولوی صاحب نے ہیشم خان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا --- جی ہم نے قبول کیا --- " ہیشم خان کو لمحہ لگا تھا حامی بھرنے میں --- اسی طرح " مولوی صاحب نے تین دفعہ انہی الفاظ کو دہرایا تھا --- اور ہیشم نے تینوں دفعہ یہی مخصوص جملہ دہرایا تھا --- اب مولوی صاحب عائشہ کی جانب متوجہ ہوئے تھے ---

Page 64 of 764

PDF NOVEL BANK

علشے بنت اعتراز خان آپکو حاضرین مجلس ایک کروڑ حق مہر فی الوقت ادائیگی -- ہیشتم " خان ولد اسماعیل خان کے ساتھ یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟ " مولوی صاحب نے علشے گل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ علشے کو اس لمحے شدت سے اپنے والدین کی کمی محسوس ہوئی تھی اور اس نے دل ہی دل میں اپنے والدین کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ کاش ماما بابا آج آپ زندہ ہوتے۔۔۔ " علشے گل کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑیوں کی " صورت بہنے لگے تھے۔۔۔ اور اس کی گود میں رکھے ہاتھوں پر گرنے لگے تھے۔۔۔ اس کے پاس ہی بیٹھے ہیشتم کے ہاتھ بھی علشے کے ہاتھوں کے پاس ہی رکھے تھے تبھی علشے کے بے آواز بہتے آنسوؤں اس کے ہاتھوں پر بھی گرے تھے۔۔۔ ہیشتم کو اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوئی تھی تبھی اس نے چونک کر اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ علشے گل۔۔۔ مولوی صاحب کچھ کہہ رہے ہیں۔۔۔ " وہ سمجھ گیا تھا علشے اس وقت " کس کیفیت سے گزر رہی ہے۔۔۔ اس کے یہ آنسوؤں اس کے دل کی حالت کے گواہ تھے۔۔۔ تبھی اسے مسلسل خاموش پا کر ہیشتم نے اس کان میں سرگوشی کی تھی اور اپنے ہاتھ کے پاس موجود علشے کے ہاتھ کو اپنے ایک ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دباؤ ڈالا تھا۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ تسلی آمیز انداز میں اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھ دیا تھا۔۔۔ ہیشتم کے اس

PDF NOVEL BANK

طرح حوصلہ افزا انداز پر علشے کی تھوڑی ہمت بندھی تھی اور پھر وہ بھی حامی بھر کے علشے اعتزاز خان سے مسز ہیشتم اسماعیل خان بن چکی تھی۔۔۔۔ اس شادی نے اس کو بے موت مرنے سے بچا لیا تھا۔۔۔ وہ بدنامی کی اتمہا گہرائیوں میں گرنے سے بچ گئی تھی اور اس سب کے لئے وہ اللہ کے بعد اپنے برابر بیٹھے اس شخص کی سب سے بڑی شکر گزار تھی جس نے اسے ایک نئی زندگی دی تھی۔۔۔۔



طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے آج وہ کافی دنوں بعد یونیورسٹی آئی تھی اور اب دوسرے اسٹوڈنٹس سے نوٹس وغیرہ لے کر کاپی کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ تب ہی ایشل یزدانی اس کے سر پر آدھمکی تھی۔۔۔۔

علشے۔۔۔۔ سنو میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔؟؟؟" اس نے علشے گل کی جانب دیکھتے "ہولے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں کہو --- ویسے کیا تمہارے پاس سوچنے کے لئے دماغ بھی ہے ---؟؟؟ "علشے نے" اپنی آنکھوں میں مصنوعی حیرت سموتے ہوئے کہا جبکہ چہرے پہ شرارت واضح تھی --- ہاہاہاہاہاہا --- کیا علشے تم بھی نا --- اچھا سنو تو میں کیا سوچ رہی تھی کہ چلو نا پاس " میں جو نیو ریسٹورنٹ کھلا ہے وہاں سے پیزا کھا کر آتے ہیں --- "ایشل نے مزے لیتے ہوئے کہا ---

نہیں ہرگز نہیں --- پاگل ہو گئی ہو کیا ---؟؟؟ چچا جان مجھے گھر سے نکال دیں " گے اگر انہیں پتا چل گیا اور آج مجھے بہت کام ہے --- "علشے نے اسے واضح طور پر منع کر دیا تھا لیکن سامنے بھی تو پکی کھلاڑی تھی --- اسے چال چلنا آتی تھی --- سو وہ اپنا جال پھینک چکی تھی بس اب شکار کو پھنسانا تھا ---

منع مت کرو نا یار علشے --- پاس میں ہی تو ہے آجائیں گے نہ جلدی چلو نہ پلیز پلیز " پلیز --- "ایشل نے اس کے انکار کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس پر مزید دباؤ ڈالا تھا --- اچھا ٹھیک ہے لیکن ہم جلدی سے واپس آجائیں گے --- "علشے نے حامی بھرتے " ہوئے کہا --- چادر اوڑھ کر وہ اس کے ہمراہ چل پڑی --- ابھی وہ مین روڈ پر ہی تھیں کہ علشے کو عجیب سا احساس ہوا تھا اسنے مڑ کر پیچھے دیکھا تو اسے اپنے پاؤں کے نیچے

PDF NOVEL BANK

سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی --- تب ہی اس نے زور سے ایشل کا ہاتھ تھاما
تھا۔۔۔

کیا ہو گیا عائشے --- ایسے رمی ایکٹ کیوں کر رہی ہو ---؟؟ "ایشل نے اس کی"
گھبراہٹ فیل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ --- وہ --- ایشل --- وہ آدمی ہم --- ہمارا پیچھا کر رہا ہے --- "عائشے نے ہکلاتے"
ہوئے کہا۔۔۔ ڈر کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ آنسو آنکھوں سے
مسلسل بہہ رہے تھے --- ایشل نے ایک نظر مڑ کر اس کی نظروں کے تعاقب میں
دیکھا تھا۔۔۔

نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے --- وہ تو ہماری طرف دیکھ بھی نہیں رہا --- تم"
کبھی باہر نہیں نکلتی شاید اس لئے لگا ہو گا تمہیں --- "ایشل نے اسے ٹالتے ہوئے
کہا۔۔۔

نہیں یار --- ایسا نہیں ہے چلو واپس چلتے ہیں یونی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ---"
عائشے نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن کوئی احساس تھا جو اسے کچھ غلط ہونے کا

PDF NOVEL BANK

پتا دے رہا تھا۔۔۔ ایشل نے ایک نظر رک کر علٹے کی طرف دیکھا تھا اور چپ چاپ پھر سے چلنے لگی۔۔۔

کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔۔؟؟ "علٹے نے ایشل کو چپ چاپ آگے بڑھتے" دیکھ کر سوال کیا۔۔۔۔

علٹے کہیں تمہارے چچا کی کسی کے ساتھ دشمنی تو نہیں چل رہی نا۔۔۔ آئی مین خاندانی " دشمنی وغیرہ۔۔۔؟؟؟ "ایشل نے اسے شک ہوتے دیکھ کر نیا پتا پھینکا تھا۔۔۔ چونکہ اگر اسے شک ہو جاتا تو سب کئے کرائے پر پانی پھر جانا تھا۔۔۔۔ ایشل کو یہ کہاں منظور تھا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟ "علٹے نے اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھ کر سوال کیا تھا۔۔۔۔" نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔ "ایشل نے بات کو ٹالنا چاہا تھا لیکن وہ جانتی تھی وہ علٹے کی " سوچوں کا رخ موڑ چکی ہے۔۔۔۔

ہماری تو کسی سے کوئی خاندانی دشمنی نہیں ہے اور نا مجھے پتہ کہ یہ کون ہے۔۔۔۔ "علٹے اتنا تو جان چکی تھی وہ آدمی اسی کے پیچھے آرہا ہے۔۔۔۔ خوف نے اسے چاروں طرف سے لپیٹ میں لے لیا تھا جبکہ ایشل بالکل نارمل تھی بے خوف اور اسی بات پر علٹے

PDF NOVEL BANK

ٹھٹکی تھی۔۔۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ یونیورسٹی سے نکل کر اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔

ایشل چلو نایار۔۔۔۔ یونی چلتے ہیں واپس مجھے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ "علشے" نے بیچارگی سے کہا جتنی وہ سادہ لوح اور راستوں سے انجان تھی اس سے زیادہ مزید کچھ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

کیا یار وہ دیکھو بس سامنے ہی تو ہے۔۔۔۔ پہنچ جائیں گے ابھی۔۔۔۔ اب ادھر تک آہی" گئے ہیں تو بس پیزا کھا کر چلتے ہیں۔۔۔۔ "ایشل اس کا ہاتھ تھام کر جلدی جلدی چلنے لگی

۔۔۔۔

ایک بار پھر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا لیکن اب وہ آدمی پیچھے نہیں تھا یہ دیکھ کر اسے کچھ حوصلہ ہوا تھا۔۔۔۔ ریسٹورنٹ میں داخل ہو کر علیزے نے اپنی کب سے رکی سانس بحال کی تھی۔۔۔۔

ایشل نے ہی پیزا آرڈر کیا تھا وہ تو بس غائب دماغی سے ادھر ادھر دیکھ کر یہی سوچ رہی تھی کہ نجانے کون تھا وہ آدمی اور ان کا پیچھا کیوں کر رہا تھا۔۔۔۔؟؟؟ مجھے آج ہی جا کر چچا جان کو سب بتانا پڑے گا۔۔۔۔ وہ خود ہی نمٹ لیں گے اس بندے سے۔۔۔۔ ہاں

PDF NOVEL BANK

یہی ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟؟ وہ گم صم سی بیٹھی یہی سب سوچ رہی تھی کہ ایشل نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔۔۔

کہاں گم ہو گئی علٹے۔۔؟؟ پیزا آگیا ہے چلو کھاؤ جلدی ہمیں واپس بھی جانا ہے " یونیورسٹی۔۔ " ایشل نے اسکے سامنے پڑے پیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں ہاں کہیں نہیں۔۔۔ چلو جلدی سے کھاتے ہیں اور پھر نکلتے ہیں یہاں سے۔۔۔ " اتنا کہہ کر علٹے نے پیزا کھانا شروع کر دیا اور پانچ منٹ سے بھی پہلے وہ پیزا ختم کر چکی تھی۔۔۔۔ مجبوراً ایشل کو بھی جلدی جلدی کھانا پڑا۔۔۔۔

چلو چلیں۔۔۔۔ " علٹے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔ " ہاں چلو۔۔۔۔ " اتنا کہہ کر ایشل یزدانی بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں ریسٹورانٹ کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

پریشان نا ہو۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ بس اب ہم دس منٹ میں پہنچ جائیں گے " یونی۔۔۔۔ " ایشل نے مکروہ ہنسی چہرے پر سجائے خاموشی سے چلتی علٹے سے کہا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی ایشل ایک دم رکی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہائے ہائے ہائے ہائے ہائے --- عائشہ چیخ تو لینا بھول ہی گئی میں --- "ایشل نے ہاتھ"
میں پکڑے پرس کی طرف دیکھ کر ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا ----

اوہ نو۔۔۔ دھیان کہاں تھا تمہارا اب پھر سے واپس جانا پڑے گا اور اگر چچا جان کا ڈرائیور " اگیا تو۔۔۔؟ " علشے نے غصے سے کہا اب اسے ایشل پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

سو سوری یار۔۔۔ بس پاس میں ہی تم رکو بس میں ایک منٹ میں آئی بس۔۔۔۔ "اس" سے پہلے کہ وہ اسے روکتی ایشل جلدی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔ علٹے وہیں روڈ پر کھڑی اسے دور جانا دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔ تب ہی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا اور اس نے اچانک مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ آدمی اس کے بالکل قریب کھڑا تھا۔۔۔ علٹے اچانک بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

ک۔۔۔کو۔۔۔کون ہو تم۔۔۔؟؟؟" عائشہ نے گھبراتے ہوئے بمشکل کہا اسے اپنا جسم بھی "سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔"

یہ بھی پتا چل جائے گا اتنی بھی کیا جلدی ہے --؟؟" یہ کہہ کر اس آدمی نے اس کو " بازو پکڑ کر پاس کھڑی گاڑی کی طرف گھسیٹا تھا --

PDF NOVEL BANK

چھوڑو مجھے ---- چھوڑو۔۔۔ کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟؟ اور کہاں لے کر جا رہے ہو" مجھے۔۔۔؟؟؟" وہ غصے سے چلا رہی تھی مگر سامنے والے آدمی کے پاس ریوالور دیکھ کر اس کی زبان تالو سے جا چکی تھی ----

اے لڑکی چپ ہو جا ورنہ ابھی کے ابھی یہ ساری کی ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار" دونگا۔۔۔" اس آدمی نے ریوالور اس کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور پھر اس نے علٹے کو دھکا دے کر گاڑی کے اندر دھکیلا تھا اور تب ہی اسے اپنے بازو پر ہلکی سی چبھن محسوس ہوئی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی اسے اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔ لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے جو آخری چیز اس نے دیکھی تھی وہ تھا اس لڑکی کا چہرہ جو گاڑی میں بیٹھی جلدی جلدی اس کے ہاتھ باندھ رہی تھی۔۔۔ ناجانے کیوں اسے وہ چہرہ مانوس سا لگا تھا۔۔۔۔



آہ۔۔۔اف۔۔۔یا اللہ میرا سر۔۔۔علشے درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔اس نے زرا سی آنکھ کھول کر اپنے ارد گرد دیکھا تو اسے گھپ اندھیرا دکھائی دیا علشے نے کھڑا ہونا چاہا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔۔۔

آرام سے بیٹھی رہو۔۔۔۔" ایک گرجدار آواز کے ساتھ ایک تیز روشنی علٹے کے چہرے " پر پڑی تھی۔۔

اس پورے کمرے میں سوائے عائشے کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا یہ اندھیرا اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ عائشے نے دُرتے دُرتے پوچھا۔۔۔۔۔

"کون ہو تم لوگ --؟ اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں ---؟؟"

"ششششش"--چپ بالکل --ایک لفظ اور نہیں ---"وہ عورت آہستہ سے علٹے کے"

قریب آئی تھی اور اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی --- وہ عورت اس وقت علٹے پر طاری خوف محسوس کر سکتی تھی علٹے پوری طرح ٹھنڈی پڑ چکی تھی --- گھپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے علٹے اس عورت کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی ---

اے لڑکی -- میری بات سن -- اور پورے دھیان سے سن --- "وہ عورت اس کے"
 چہرے کو سختی سے پکڑتے ہوئے بولی ---

PDF NOVEL BANK

یہ جہاں تو اس وقت موجود ہے یہ اس شہر کا سب سے بڑا عقوبت خانہ ہے۔۔۔" اس "عورت نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔ اسے لگا کہ ہر شے تھم چکی ہے اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ نن۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا تم جھوٹ بول "رہی ہو۔۔۔" علشے کو ساتوں آسمان اس وقت اپنے سر پر گرتے ہوئے محسوس ہوئے تھے

پر ایسا ہو چکا ہے مائے ڈارلنگ۔۔۔ بس اب تم تیاری پکڑو اور یہ رونا دھونا بند کرو۔۔۔" بہت جلد تمہارا بھی بندوبست کر دوں گی۔۔۔" اس عورت نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔ اتنا کہہ کر اس نے جھٹکے سے اسکا منہ چھوڑا تھا۔۔۔ اور پھر زور سے دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔ دروازہ مقفل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ سیڑھیاں اترتے اس عورت کو علشے کی چیخیں اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آوازیں سنائی دے رہ تھیں۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

اس وقت شہر کے پوش ترین علاقے میں پوری شان سے کھڑی اس محل نما سفید حویلی کی شان و شوکت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ اس حویلی کی ینگ جنریشن میں یہ پہلی شادی تھی اسی لئے حویلی کے آج شاہی ہال کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔۔۔ ہال میں موجود سبھی مہمانوں کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے۔۔۔ مولوی صاحب نکاح پڑھا چکے تھے۔۔۔ اور وہاں موجود سارے مہمان ایک کے بعد ایک ہیشتم خان کو مبارکباد دینے اسٹیج پر چلے آ رہے تھے۔۔۔ انہی مہمانوں کے ساتھ ہیشتم سے چھوٹا حازم بھی ایک بڑا سا گفٹ باکس لئے جھجھکتا ہوا اسٹیج پر چلا آیا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں تھما گفٹ ایک خوبصورت سے گفٹ پیپر سے لپیٹا گیا تھا۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا اسٹیج پر مسکرا کر سب سے مبارکباد وصول کرتے کھڑے ہیشتم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔ تبھی اس کا فون بجاتا تھا روحی کی کال تھی جو اسے ابھی گفٹ دینے سے روک رہی تھی،،، کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ بڑے بھائی کو وہ تینوں ایک ساتھ مل کر گفٹ دیں۔۔۔ تبھی حازم پیچھے کی طرف جاکر روحی اور ذیان کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں اس کی نظر سامنے سے بھاگ کر آتی روحی اور ذیان پر پڑی تھی۔۔۔ وہ

PDF NOVEL BANK

دونوں جلدی جلدی اسٹیج پر آئے تھے اور اب تینوں بہن بھائی حازم کے ساتھ ہیشتم کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

کانگریجو لیشن بھائی۔۔۔۔ شادی بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔ آپ دونوں کی جوڑی " ماشاء اللہ چاند سورج جیسی لگ رہی ہے۔۔۔ اللہ آپ دونوں کو نظر بد سے بچائے آمین۔۔۔ " روحی نے بھائی کو گفٹ دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔ ہیشتم نے بے ساختہ اپنی بیٹی جیسی بہن کو اپنے ساتھ لگایا تھا حزم اور ذیان بھی بہن کے ساتھ ساتھ ہیشتم کو گفٹ اور مبارکباد دے چکے تھے۔۔۔

تھینک یو میری جان۔۔۔۔ بٹ اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ ہمارے لئے بس آپ " لوگوں کی دعائیں ہی کافی تھیں۔۔۔ " ہیشتم نے تینوں کے گفٹس تھامتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور اپنے سائیڈ میں کھڑے ملازم کو گفٹ تھما کر بہن بھائیوں کو محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔ وہ چاہے کتنا ہی اکھڑ اور روڈ ٹائپ کا بندہ تھا مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ تینوں بہن بھائی اس کی جان تھے۔۔۔ وہ ان تینوں سے بے تحاشہ محبت کرتا تھا۔۔۔ ان تینوں کے لئے ہی تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ آج اس مقام تک پہنچا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اپنی سوچوں نے ایک ساتھ ہی اس پر جیسے حملہ کیا تھا۔۔۔ تبھی سر جھٹکتے ہوئے وہ باقی سب لوگوں کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔ اور تبھی اس کی نظر اسٹیج سے نیچے ایک طرف کھڑے زریاب خان پر پڑی تھی۔۔۔ آج جہاں اس شاہی ہال میں سب کے چہروں پر خوشی رقصاں تھی۔۔۔ ہر کوئی شاداں و فرحاں تھا وہیں اسٹیج سے نیچے کھڑے زریاب خان کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا ان کی آنکھوں میں غصہ۔۔۔ حسد۔۔۔ جلن۔۔۔ نفرت۔۔۔ ہیشتم کو اسے اس طرح دیکھ کر نجانے کیوں ایک کمینہ سی خوشی ہوئی تھی۔۔۔

روحی۔۔۔ علّشے گل کو اوپر ہمارے روم میں لے جائیے۔۔۔ اور انھیں کھانا وغیرہ یاد سے "کھلا دیجیئے گا۔۔۔" ہیشتم خان روحی سے مخاطب ہوا تھا جو علّشے سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

جی بھائی۔۔۔ "روحی نے فوراً اس کے حکم پر عمل کیا تھا۔۔۔" چلیئے بھابھی۔۔۔ "روحی اس کا لہنگا پکڑتی اس کو چلنے میں مدد دیتی ہوئی علّشے کو ساتھ " لے کر اسٹیج سے اترتی چلی گئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کھانا لگ چکا تھا دھیرے دھیرے سارے مہمان کھانے سے فارغ ہو کر ہال کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ رہے تھے

تب ہی ہیشتم سب سب قدموں سے اترتا اسلج سے نیچے اترتا تھا۔۔۔ اسے اپنے پاس آتا دیکھ کر زریاب خان باہری دروازے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔۔

ارے رے رے۔۔۔۔۔ ایسے ہی جا رہے ہیں۔۔۔ مبارکباد تو پتے جائیں زریاب " خان۔۔۔ " ہیشتم لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ وہ زریاب خان کو اس حالت میں دیکھ کر خاصا محظوظ ہوا تھا۔۔۔ مگر زریاب خان نے اپنے اندرونی تاثرات چھپاتے ہوئے کمال ہوشیاری سے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔

پچ۔۔۔ کیسی مبارک ہیشتم اسماعیل خان۔۔۔ الٹا مجھے تو آج دکھ ہو رہا ہے تمہارے " لئے۔۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔ ہا ہ ہ ہ ہ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ اسے کہتے ہیں مقدر کا کھیل۔۔۔ اففففف بیچارہ۔۔۔ ہیشتم اسماعیل خان۔۔۔ " زریاب خان نے معنی خیر ہنسی ہنستے ہوئے زہر اگلا تھا۔۔۔ ان کے انداز پر مسکراتے ہوئے ہیشتم کے لب اچانک ہی سمٹ گئے تھے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم کہنا کیا چاہتے ہو زریاب خان۔۔۔؟؟ "ہیشم خان نے زریاب خان کو دیکھ کر غصے سے پوچھا تھا۔۔

زیادہ کچھ نہیں زریاب خان۔۔۔۔ لیکن آج جس لڑکی سے شادی کر کے تم نے اعلیٰ" ظرفی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کیا ہے نا۔۔۔ اصل میں وہ لڑکی تمہارے قابل ہی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ بچپن سے اس لڑکی کے دل میں میرے بیٹے عادل کی محبت بسی ہوئی ہے۔۔۔۔ افسوس ہیشم خان افسوس۔۔۔۔ تمہارے حصے میں ایک ایسی لڑکی آئی ہے جو سالوں سے کسی اور کو اپنے دل میں بسائے ہوئے ہے۔۔۔۔ مگر سوچو وہ لڑکی جب اپنی بچپن کی محبت کے ساتھ مخلص نہیں ہوئی تو تمہارے ساتھ مخلص کیسے ہوگی۔۔۔؟؟؟ کل کو اگر وہ عادل کی طرح تمہیں بھی چھوڑ کر کسی اور کے پاس چلی گئی تو کیا کرو گے تم۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔" زریاب خان نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ اور ان کی یہ ہنسی ہیشم کے تن بدن میں آگ لگانے کو کافی تھی ان کی باتیں سن کر اس کا ازلی غصہ عود کر آیا تھا۔۔۔

خامو شششششش --- زریاب خان خامو شششششش --- اگر ایک بھی لفظ تم نے اپنی " اس غلیظ زبان سے نکالا تو ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ " ہیشتم خان نے گرجتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر زریاب ذرا بھی اس کی دھاڑ سے خائف نہیں ہوئے تھے ۔۔۔

افففففففففف --- یہ غصہ یہ جاہ و جلال --- سردار ہیشتم اسماعیل خان مجھ پر چلخ " چلا کر تم سچ کو نہیں دبا سکتے --- لیکن مجھے آج تمہاری بے بسی پر ہنسی آرہی ہے۔۔۔ اور حیرت ہو رہی اس بات پر کہ اب کہا گئی تمہاری غیرت ---؟؟؟ کیونکہ آج تمہاری غیرت زندہ ہوتی تو تم کبھی ایسی لڑکی سے شادی نہ کرتے جو ایک ہفتہ گھر سے باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔ ناجانے کس کس کے ساتھ گل چھڑے اڑائے ہوں گے اس نے پورے ہفتے ---؟؟؟ " زریاب خان نے عائشے کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا تھا جبکہ ہیشتم خان اب ضبط کی آخری حدوں پر تھا۔۔۔ شدت ضبط سے اس کا پورا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

زریاب خان شاید تم بھول رہے ہو وہ لڑکی جس کے بارے میں تم اتنے گھٹیا الفاظ اپنی " غلیظ زبان سے نکال رہے ہو وہ اب ہماری بیوی بن چکی ہے۔۔۔ ہیشتم اسماعیل خان کی بیوی اور اگر کوئی ہماری عزت پر انگلی اٹھائے گا تو ہم اس کا ہاتھ توڑ کر رکھ دیں

PDF NOVEL BANK

گے۔۔۔ اور نا ہی تمہاری بکواس برداشت کریں گے۔۔ آج تو ہمارے سامنے اپنی اس غلیظ زبان سے علشے گل کے لئے زہر اگلا ہے مگر آئندہ ایسا کچھ ہوا تو اس زبان کو کلٹنے کے علاوہ تمہارے ہاتھ پیروں کو بھی توڑ کر تم سے سڑکوں پر بھیک منگوانے کا کام کروائیں گے۔۔ اسی لئے اپنی اس بے لگام زبان کا استعمال کم سے کم کرنا علشے گل کے خلاف کیونکہ تم ہیشتم اسماعیل خان کے نام سے تو اچھی طرح واقف ہی ہو۔۔۔" ہیشتم خان نے سرد لہجے میں کہا تھا کیونکہ علشے گل اب اس کی عزت بن چکی تھی اور اپنی عزت کی حفاظت کرنا ہیشتم اسماعیل خان سے بہتر طریقے سے جانتا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ ہیشتم خان یہ جس عزت کی بات تم کر رہے ہو نا اسی عزت کے منہ پر اگر "اس لڑکی نے زوردار طمانچہ نا مارا تو میرا نام بدل دینا ویسے بہت بہت مبارک ہو تمہیں یہ دھوکے کی شادی ہیشتم اسماعیل خان۔۔۔ بس اب ذرا سنبھال کر رکھنا اپنی عزت اور اس منحوس کو۔۔۔۔ کہیں پھر سے نا بھاگ جائے۔۔۔۔" تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولتے زریاب خان آگے بڑھ چکے تھے کیونکہ اب ہیشتم اسماعیل خان سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ واقعی ان کی ہڈیاں تڑوا کر بھیک منگوانے کا کام شروع کروا دیتا۔۔



روحی عائشہ کو ہیشتم خان کے روم کی طرف لے کر جا رہی تھی اور ساتھ میں ہیشتم کے بارے میں باتیں کیے جا رہی تھی۔۔۔ عائشہ ہوں ہاں میں اس کی باتوں کے جواب دے رہی تھی مگر جیسے ہی وہ ہیشتم کے بیڈ روم میں داخل ہوئی تو حیرت سے ششدر سی منہ کھولے کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ پورے روم میں ہر طرف گلاب ہی گلاب تھے۔۔۔۔۔ بیڈ سے لے کر دیواروں اور فرش تک کو گلاب کی پتیوں سے کور کیا گیا تھا۔۔۔ عائشہ کو گلاب کے سرخ پھول بے حد پسند تھے۔۔۔ سخ گلاب کی خوشبو کی وہ دیوانی تھی اور آج ہیشتم نے جیسے اس کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے پوعے روم کو ڈیکوریٹ کروایا تھا۔۔۔۔۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی جا رہی تھیں۔۔۔ دیواروں پر گلابوں کے پھولوں کی لڑیاں لٹکی ہوئی تھیں جنہوں نے دیواروں کو مکمل طور پر چھپا لیا تھا۔۔۔

چھت کے بالکل درمیان میں سفید رنگ کا بڑا سا ہیروں کی چمک لیئے ہوئے قیمتی خوبصورت سا فانوس لگا ہوا تھا جسے دیکھ کر آنکھیں چندھیا ئی جا رہی تھیں۔۔۔ فانوس کے

PDF NOVEL BANK

آس پاس چھت پر بے تحاشہ خوبصورت چھوٹے چھوٹے ستارے لٹک رہے تھے جو فانوس کی شعاعوں سے مل کر ماحول کو خوابناک بنا رہے تھے۔۔

علشے یہ سب دیکھ کر جیسے سب کچھ بھول چکی تھی وہ مہوت سی اس دلفریب سجاوٹ کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ واقعی یہ سب اس کے لیے کیا گیا تھا۔۔۔؟؟؟ کیا وہ بھی اتنی اہم ہو سکتی تھی۔۔۔؟؟؟ روحی اسے لیے جہازی سائز بیڈ پر چلی آئی تھی۔۔۔ بیڈ پر ریڈ لینڈ وائیٹ روز کے پھولوں کی چادر بچھی ہوئی تھی۔۔ فرش پر گلاب اور موتیوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں چھت پر بلڈ ریڈ ہرٹس لٹک رہے تھے۔۔۔ علشے ساکت سی یہ سب دیکھ رہی تھی کہ روحی کی آواز پر چونکی۔۔۔

بھابھی۔۔۔ کہاں گم ہیں۔۔۔؟؟؟ "روحی نے اسے کندھوں سے ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔" نہیں کچھ نہیں۔۔۔ "علشے نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

اوکے بھابھی اب میں جا رہی ہوں۔۔۔ بالے۔۔۔ "روحی اسے بیڈ پر بٹھا کر روم سے" نکلتی چلی گئی۔۔۔ اب علشے آسانی سے پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں ستائش ہی ستائش تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بھائی --- آپ ابھی تک یہاں ہیں ---؟؟؟ "روحی جو ابھی اسی کمرے سے آرہی تھی"
 ہیشتم کو لاؤنج میں کھڑے دیکھ کر پوچھا ---

ہاں بس ہم جا ہی رہے تھے --- آپ جاؤ سو جاؤ جا کر تھک گئی ہونگی --- "ہیشتم نے"
 اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا ---

جی بھائی --- "اتنا کہہ کر روحی وہاں سے نکلتی چلی گئی --- ہیشتم بھی اپنے روم کی ""
 طرف بڑھ گیا --- اور جیسے ہی روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا سامنے کا منظر دیکھ کر
 ساکت رہ گیا ---



کیا ہوا زریاب خان ---؟؟؟ "اماں بیگم نے زریاب خان کو غصے میں حویلی میں داخل"
 ہوتے دیکھ کر پوچھا ---

اماں ابھی کچھ ہونے کے لیے بچا ہی کیا ہے ---؟؟؟ اس لڑکی نے ہمیں ذلیل و خوار کر"
 کے رکھ دیا آپ جانتی بھی ہیں وہ لڑکی کس جگہ پر تھی ---؟؟؟ جہاں کوئی بھی شریف

PDF NOVEL BANK

لڑکی جانے سے پہلے مرنا پسند کرے گی۔۔۔۔ اگر یہ بات گاؤں والوں کو پتا چل گئی تو
تھو تھو کریں گے سب گاؤں والے ہمارے منہ پر۔۔۔۔ "زریاب خان نے اپنے غصے پر
قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ تو کیا کہہ رہا ہے زریاب خان۔۔۔؟ کہاں ہے میری بچی۔۔۔ "اماں بیگم فکر مند لہجے "
میں پوچھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے کچھ کہنے لائق چھوڑا کہاں ہے اماں بیگم۔۔۔۔ وہ لڑکی پیسوں کے لالچ میں "
اتنی اندھی ہو گئی تھی اس نے اپنی عزت کی بھی پرواہ نہیں کی۔۔۔ اور اپنے ساتھ ساتھ
ہمیں بھی کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔ اگر اسے پیسے ہی چاہیے تھے تو مجھے
بتاتی یوں سر بازار ہماری عزت کو تو نیلام نہ کرتی۔۔۔ "زریاب خان نے آدھا جھوٹ اور
آدھا سچ ملا کر بتایا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا زریاب خان ضرور تجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی میری بچی ایسا کبھی "
نہیں کر سکتی۔۔۔ "اماں بیگم فوراً علشے کے حق میں بولی تھیں انہیں پورا بھروسہ تھا کہ
انکی عاشو کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسا کر چکی ہے وہ لڑکی --- بہتر یہی ہے کہ اب اس لڑکی کا ذکر اس گھر میں کبھی نہ " کیا جائے --- میں نہیں چاہتا کہ اس کا سایہ بھی میری بچیوں پر پڑے --- " زریاب خان کے لہجے میں علشے کے لیے نفرت ہی نفرت تھی --- زریاب خان سارا زہر اماں بیگم کے کان میں انڈیلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے --- اماں بیگم کی آنکھوں سے نیند پوری طرح رخصت ہو چکی تھی --- وہ پوری رات انہوں نے رورو کر اور علشے کے لئے دعائیں کرتے ہوئے گزاری تھی ---

لگلے دن کا سورج زریاب خان کے لئے بہت سی مشکلات لے کر آیا تھا --- علشے کے گھر سے غائب ہونے کی خبر پورے گاؤں میں پھیل چکی تھی جو بھی سنتا انگلیاں دانتوں میں دبا لیتا ---

گاؤں میں بات پھیلی کیسے --- آخر کس نے یہ حرکت کی ---؟ ہم نے تو کسی کو بھنک " بھی نہیں پڑنے دی پھر ایسا کون ہے جسے علم تھا کہ علشے گل گھر سے غائب ہے --- کون ہے جو آستین کا سانپ بنے بیٹھا ہے --- " زریاب خان پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹھل رہے تھے --- نوکروں کی خبر تو وہ پہلے ہی لے چکے تھے --- ان سے بھی زریاب خان کو کوئی سراغ نہ ملا --- اماں بیگم اب کبھی اپنے کمرے سے نکلتی تھیں ---

PDF NOVEL BANK

وہ عورتیں جو سارا سارا دن کام کیا کرتی تھیں وہ اب اماں بیگم کو طنزیہ نظروں سے دیکھتیں سرگوشیاں کرتے گزر جاتیں۔۔۔

اب بھی اماں بیگم ہال میں بیٹھے قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مصروف تھیں کہ کام کرتی کچھ عورتوں کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑیں۔۔۔

توبہ توبہ ایک ہفتے سے بیٹی غائب ہے اللہ جانے کس کے ساتھ بھاگ گئی ذرا بھی حیا " "نہ آئی مرے ہوئے ماں باپ کی لاج میں رکھ لیتی۔۔۔

میں تو شروع سے ہی لڑکیوں کو پڑھانے کے خلاف میں نے تو دے لفظوں میں کہا " بھی تھا اماں بیگم سے پر آگے سے کہتی ہیں مجھے اپنی بیٹی پر پورا اعتبار ہے۔۔۔ بندہ "پوچھے بچے کہاں گیا اب وہ اعتبار۔۔۔؟؟

لو بھلا لڑکیوں کو کون پڑا تھا مگر اماں بیگم کا دماغ تو ویسے ہی ساتویں آسمان پر رہتا " "تمہا۔۔۔

شکل سے تو بڑی شریف لگتی تھی کیا پتا تھا اندر سے ایسی نکلے گی توبہ توبہ وہ ایسی " "بے حیا اولاد کسی کو نہ دے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیسی ہیں اماں بیگم۔۔؟ کچھ پتا چلا بیٹی کا۔۔۔؟ کہاں چلی گئی آخر۔۔۔ "ایک عورت"
 نے اماں بیگم کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔
 اماں بیگم بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے اندر چلی آئیں۔۔۔ آنکھیں پھر سے نم ہو گئیں
 تھیں۔۔۔

یا اسلایہ کس آزمائش میں ڈال دیا۔۔ ایسا کونسا گناہ ہو گیا تھا میری بچی سے پتا نہیں کس "
 حال میں ہوگی میری بچی اس کی حفاظت کرنا یارب۔۔۔" وہ دعا مانگتے ہوئے پھر سے رو
 پڑی تھیں۔۔۔
 ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

عائشہ بیڈ پر بیٹھ کے ہر چیز کا بخوبی جائزہ لے رہی تھی عیشم جیسے شہزادے کی خوابگاہ کو
 بھی اسی کے شایان شان سجایا گیا تھا۔۔۔ سائیڈ ٹیبلز پر بہت ہی خوبصورت شو پیسیز رکھے
 ہوئے تھے۔۔۔۔ سامنے والی دیوار پر بڑے سے اسپلٹ اے سی کے نیچے بڑی سی ایل
 ای ڈی اسکرین جس نے تقریباً پوری دیوار کو کور کیا ہوا تھا۔۔۔ دائیں سائیڈ والی دیوار پر
 خوبصورت قیمتی پینٹنگز اور بائیں دیوار پر خوبصورت لارج سائز ونڈو پر پڑے بھاری قیمتی

PDF NOVEL BANK

پردے --- مہنگا ترین فرنیچر --- کمرے کی ہر چیز اپنے قیمتی ہونے کا ثبوت دے رہی تھی اور اپنی مخصوص جگہ پر ترتیب سے پڑی ہوئی تھی --- وہ ہیشتم خان کے ذوق و پسند کو سراہے بغیر نہیں رہ سکی --- ایئر فریشنر کی فریش خوشبو کمرے میں چاروں طرف چکراتی پھر رہی تھی --- دماغ میں اترتی یہ تروتازہ سی مہک اور روم کی اس اعلیٰ پائے کی سجاوٹ میں وہ جیسے کھو سی گئی تھی --- یہی سب تو وہ چاہتی تھی اسے آج بھی یاد تھا جب وہ اماں بیگم کو اپنے خوابوں کے بارے میں بتایا کرتی تھی تو اس کے خیالات سن کر وہ محظوظ ہو کر ہنستی جاتی تھیں۔۔ اور وہ ان کے یوں ہنسنے پر ان سے خفا ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ ایک نازک خیالات رکھنے والی حساس سی لڑکی تھی۔۔۔ اس کے خواب و جذبات بڑے قیمتی تھے۔۔۔ اس نے بھی سب لڑکیوں کی طرح اوائل عمری میں ہی چھوٹے چھوٹے خواب سجاائے تھے۔۔۔ اور آج اسے اپنے تمام خوابوں کی تعبیر ہیشتم کی صورت مل بھی گئی تھی لیکن پھر بھی وہ خوش ہونے بجائے افسردہ تھی۔۔۔ رو رہی تھی۔۔۔ تڑپ رہی تھی کیونکہ اس کے خواب اس طرح سے پورے ہو یہ تو اس نے کبھی نہیں چاہا تھا۔۔۔ اسے خود اپنا آپ بوجھ کی طرح لگنے لگا تھا۔۔۔ ایسا بوجھ جسے اس کے گھر والوں نے نفرت سے اپنے سروں سے اتار کر پھینک دیا تھا۔۔۔ اپنی وہ حویلی

PDF NOVEL BANK

جہاں اس نے اپنی پوری زندگی گزاری تھی جن لوگوں کے ساتھ اپنی بیس سالہ زندگی کا ایک ایک لمحہ گزارا تھا۔۔۔ ان ہی لوگوں نے اسے بدکردار کہہ کر اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔ وہ چچا جیسے اس نے اپنے پاپا کے بعد باپ کی جگہ سمجھا انہوں نے ہی اس کا یقین نہیں کیا۔۔۔ وہ اپنوں سے بچھڑ کر ایک دلدل میں اتر گئی تھی۔۔۔ وہ شہزادوں جیسا شخص اگر اسے اس دلدل سے نہیں نکالتا تو وہ آج موت سے بدتر زندگی گزار رہی ہوتی یا شاید اب تک اپنی زندگی کو ختم بھی کر چکی ہوتی۔۔۔ آج اگر یہ شادی باقی نارمل شادیوں کی طرح ہوتی یا وہ نارمل طریقے سے ہیثم کی زندگی میں شامل ہوتی اور اپنی قسمت پر نازاں ہوتی۔۔۔ لیکن ابھی تو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ خود کو خوش نصیب سمجھے یا بد نصیب۔۔۔ جس طرح کے حالات سے وہ گزر کر ہیثم کی زندگی میں شامل ہوئی تھی ان کو دیکھتے ہوئے نا تو وہ خود کو ہیثم کے قابل سمجھتی تھی نا ہی اس کے سامنے خود کو پیش کرنا چاہتی تھی۔۔۔ آج اس کی شب زفاف تھی ہیثم اور اس کی زندگی کا نیا سفر شروع ہونے کو تھا۔۔۔ مگر کیا وہ ہیثم جیسے انسان کے قابل تھی۔۔۔؟؟؟ کیا تھا اس کے پاس اس فرشتہ صفت شخص کے لئے۔۔۔؟؟؟ آنسو تھے کہ تمہنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے مٹھیاں بھینچے مسلسل وہ اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی

PDF NOVEL BANK

کوشش میں مبتلا تھی۔۔۔ مگر لاکھ جتن کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے آپ کو نارمل نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ اسے رہ رہ کر حالات کی ستم ظریفی پر رونا آ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہیشتم کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی مگر اس کوشش میں اس کی آنکھیں اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھیں۔۔۔۔۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔ کیا تھا اس کے اندر غم۔۔۔؟؟ خوشی۔۔۔؟؟ افسوس۔۔۔؟؟ یا اپنی ذات کے یوں بے مول ہونے کا درد۔۔۔؟؟ اس نے بے دردی سے آنکھوں کو زور سے مسلا تھا۔۔۔۔۔ مگر آنسوؤں نے بھی جیسے قسم کھائی تھی آج نارکنے کی۔۔۔۔۔ وہ بالکل خالی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اس کا دل خالی تھا۔۔۔۔۔ اس کا ذہن تاریک ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ دل ایک دم جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اس کے درد کے گواہ تھے۔۔۔۔۔ کتنی بے مول تھی اس کی ذات جسے اس کے اپنوں نے ہی قبول نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ کتنا آسان تھا اس کے اپنوں کے لئے اسے مارنا۔۔۔۔۔ مرنا۔۔۔۔۔؟؟؟ ہاں مرنا۔۔۔۔۔ کیا مرنا ہی اس کے لئے نجات کا سب سے بہترین طریقہ تھا۔۔۔۔۔؟؟؟ اس بوجھ جیسی زندگی سے آزاد ہونے میں ہی اس کی بقا چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔۔؟؟؟ اب تو ویسے بھی اس کا جینے کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے گھر والوں کے لئے بدنامی کی وجہ بن چکی تھی۔۔۔۔۔ اور اس فرشتہ

PDF NOVEL BANK

صفت شخص کے سامنے تو سر اٹھانے کے بھی قابل نہیں تھی۔۔۔ ہاں اسے مر جانا چاہیئے تھا۔۔۔ اس خیال کے آتے ہی وہ بیڈ سے اٹھتی آئیے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ اپنے زیور اتارنے لگی۔۔۔ اس کی نظریں کسی چیز کی تلاش میں پورے کمرے کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔ تب ہی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی اس پھلوں کی ٹوکری میں موجود چھری پر ٹھہر سی گئیں۔۔۔ بے ساختہ وہ اس کی جانب بڑھی تھی اور کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر وہ چھری اس نے اپنی نبض پر رکھ لی تھی۔۔۔ بہت سی سوچیں اس کے ذہن میں رقص کرنے لگی تھیں۔۔۔۔ اس کے دماغ میں ایک مرتبہ پھر سے وہی الفاظ گونجنے لگے۔۔۔ "ایک کروڑ"۔۔۔ اور یہ الفاظ یاد آتے اس کا پورا جسم لرز گیا۔۔۔ کتنی مضبوطی سے اسکی کلائی پکڑے وہ کوٹھے سے باہر آیا تھا۔۔۔ کلائی پر اس کی گرفت کے نشان اب بھی موجود تھے۔۔۔ "اگر وہ اتنا ہی اچھا انسان ہے پھر وہ وہاں کیوں موجود تھا ایسے ہی تو کوئی ایک کروڑ نہیں دیتا کیا مقصد تھا اس کا اس سب کے پیچھے۔۔۔۔؟؟" وہ اب بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔ بے سکونی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی سردرد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے آپ سے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔ "یا اللہ" تو نے اس شخص کو مسیحا بنا کر میرے لئے وہاں بھیجا تھا یا اللہ پر یہ کیسا انصاف ہے جسکا

جو دل کیا اس نے وہ میرے ساتھ کیا کسی نے مجھے پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔ کیوں یا اللہ کیا میں اتنی بے مول ہوں۔۔۔؟ "وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھی۔۔۔ اور تب ہی چھری پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔ اور اس نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اسکی نازک کلائی کو زخمی کرتی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اور سامنے کھڑے ہیشتم خان کو دیکھ کر وہ جی جان سے لرزی تھی۔۔ ناجانے اب کیا ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ علّٰشے تو کاٹو بدن میں لو نہیں کے مصداق ہو گئی تھی۔۔۔۔ ہیشتم خان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے چھری کھینچ کر زمین پ پھینکی تھی۔۔۔۔ یہ آپ کیا کرنے جا رہی تھیں علّٰشے گل۔۔۔؟؟؟ "ہیشتم خان نے سخت لہجے میں کہا اگر "اس کو آنے میں تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو یہی سوچ اسے غصہ دلائی تھی۔۔۔۔ لیکن علّٰشے کی جانب سے جواب ندارد۔۔۔۔ علّٰشے تو جیسے برف کی سل جیسے ہو گئی تھی۔۔۔۔ "ہم کچھ پوچھ رہے ہیں علّٰشے گل۔۔ ہمیں اپنی بات دہرانے کی بالکل عادت نہیں ہے۔۔؟؟؟ "ہیشتم خان پھر سے غرایا تھا۔۔۔۔ علّٰشے تو اس کی تیز آواز سے ہی کانپ گئی تھی آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔۔ علّٰشے ہمت مجتمع کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔

PDF NOVEL BANK

کیوں کیا آپ نے یہ سب --؟؟ کیوں دیئے ایک کروڑ میرے لیے ---؟؟ میں اتنی "عنایات کے قابل نہیں ہوں -- میں تو اک بکی ہوئی لڑکی ہوں --- آپ میرے بارے میں جانتے ہی کہاں ہیں ---؟؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ مجھے ایسی جگہ سے لائے ہیں جہاں شریف لڑکیاں کھڑا ہونا بھی ناپسند کرتی ہیں ---؟؟ یہ سب جانتے ہوئے بھی آپ نے کیوں کیا مجھ سے نکاح ---؟؟ "لجے میں ٹوٹ پھوٹ واضح تھی --- کیونکہ ہیشتم خان اتنا بے غیرت نہیں کہ کسی پاکباز لڑکی کو اس گندے کچھڑ میں چھوڑ کر "آتا اور آپ سے نکاح کی وجہ صرف آپکے چچا کو یقین دلانا تھا کہ آپ بالکل پاکباز ہیں --- اور ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا لیجئے علثے گل --- پہلے آپ جو بھی تمہیں مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں --- لیکن اب آپ ہیشتم اسماعیل خان کی عزت بن چکی ہیں --- اور ہیشتم خان یہ بالکل بھی گوارا نہیں کرے گا کہ کوئی اس کی عزت پر انگلی اٹھائے --- اب آپ علثے ہیشتم اسماعیل خان بن چکی ہیں --- سو اگلی دفعہ اتنے گھٹیا الفاظ بولنے سے پہلے یہ یاد رکھیئے گا کہ آپ کسی اور نہیں ہماری بیوی کے بارے میں بول رہی ہیں --- امید ہے آئندہ مجھے اپنی بات دہرائی نہیں پڑے گی --- "ہیشتم خان نے سخت لجے میں اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا ---

PDF NOVEL BANK

بچا کو تو آپ یقین دلا چکے لیکن کل کو جب سب کو یہ بات پتا چلے گی تو کس کس کو "جواب دیں گے آپ ---؟؟ کس کس کو میری پاکیزگی کا یقین دلائیں گے ---" عائشہ گل نے سوالیہ نظریں اس کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیشم خان اپنی عزت کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہے عائشہ گل --- اور اگر آپ کو اس "نکاح سے اعتراض ہے تو جو فیصلہ آپ کرنا چاہتی ہیں کر سکتی ہیں --- ہیشم خان کبھی بھی زبردستی کا قائل نہیں رہا۔۔۔۔" عائشہ کے آنسو آنکھوں میں ٹھہر گئے تھے ساری راہیں مسدود کر کے اب وہ فیصلے کی ڈور اسے تھما چکا تھا وہ بے یقینی آنکھوں میں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

عائشہ گل ہمیں اس طرح دیکھنے سے بہتر ہے آپ اپنے فیصلے پر غور کریں اگر آپ "واپس جانا چاہتی ہیں تو آپ کو کوئی نہیں روکے گا لیکن ایک بات یاد رکھیے گا ہر بار آپ کو بچانے کوئی ہیشم نہیں آئے گا۔ اور جہاں تک زریاب خان کی بات ہے تو وہ آپ کو اب بھی قبول نہیں کرے گا۔۔۔" ہیشم نے اس کے اس طرح دیکھنے پر چوٹ کی تھی۔۔۔ نہیں وہ کہاں جائے گی --- اور واپس اس جگہ کبھی نہیں جائے گی صحیح ہی تو کہہ رہا "ہے یہ انسان ہر دفعہ کوئی ہیشم خان نہیں آئے گا مجھے بچانے کے لئے --- پھر سے

PDF NOVEL BANK

اسکے خریدار آئیں گے اور اس کی بولی لگائی جائے گی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے جھر جھری لی تھی۔۔۔ "جیسا بھی ہے یہ انسان کم از کم مجھے بہنے کے لیے چھت تو دے رہا ہے نا۔۔۔ اور سر پر چھت ہونے کا مطلب اچھے سے جانتی تھی۔۔ تو وہ کیوں یہ موقع ہاتھ سے جانے دیتی۔۔۔؟؟؟ انہی سوچوں میں ناجانے وہ کب تک یوں ہی کھڑی رہتی ہیشتم خان کی آواز نے اسے چونکایا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں لگتا ہے آپکو آرام کرنا چاہیے علٹے گل۔۔۔ مکمل طور پر ٹھیک ہو جانے پر ہی آپ "فیصلہ کر سکتی ہیں اور ہمیں آپ کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔" ہیشتم خان نے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا وہ کس اذیت سے گزر رہی اور وہ اس وقت اسے مزید اذیت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی اس کا موبائل بجاتا تھا۔۔۔۔۔ اور فون کان سے لگتا وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اور علٹے اب کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ جان چکی تھی کہ ہیشتم خان کے ہوتے ہوئے کوئی اسے ہاتھ تو کیا بری نظر بھی اس پر نہیں ڈال سکتا تھا۔۔۔ اس نے کلمہ شکر پڑھتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھا تھا اور پھر فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔



خوبصورت دھن کو سیٹی پر گنگناتے ہوئے وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا ہلکی بڑھی ہوئی شیو کو مختلف زاویے سے دیکھ کر مدہم مسکان اس کے چہرے پر ابھری بڑی تو آنکھیں بھی روشن ہو گئیں ---

موسچرائزر لگا کر اپنے پسندیدہ پرفیوم کا استعمال اس کی تیاری کو مکمل کر رہا تھا تھا۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے بھئی۔۔۔؟؟ بڑا سجادہ بجا رہا ہے۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید سنگھار کرتا ذیان کو کھوجتی ہوئی نظروں سے آئینے میں دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے۔۔۔ اپنے خیالوں میں گم حازم یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ ذیان بھی اس وقت کمرے میں موجود ہے۔۔۔ لمحہ لگا تھا اسے سنبھلنے میں۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کہیں نہیں۔۔ میں نے کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟؟ "حازم نے سنوارے ہوئے بالوں کو ہلکا"
سا بکھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

کہیں بھی نہیں۔۔۔ والے تیور تو نہیں لگ رہے۔۔۔۔ "ذیان نے کھوجتی نظروں سے"
اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تم ہر وقت میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہو۔۔۔؟؟؟ "حازم نے خفگی سے اسے دیکھتے"
ہوئے کہا اور آئینے کے سامنے سے ہٹ گیا۔۔۔

کیونکہ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ تمہیں ہیشتم بھائی کے سامنے"
شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔۔۔ پھر کہتا ہے۔۔۔۔۔ "ذیان پلیز میری مدد کر دے۔۔۔ اگر اس دفعہ
کچھ ایسا ویسا کیا نا تو میرے پاس مت آنا مدد کے لیے۔۔۔۔۔" "ذیان نے فکر مند لہجے میں
کہا۔۔۔۔۔ تو حازم زور دار قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یارتیری سوچ تو بلکل لڑکیوں جیسی ہے۔۔ یہ تو مجھے آج پتا چلا۔۔۔ "حازم نے مضحکہ"
خیزلجے میں کہا تو ذیان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

بیٹا۔۔ جس راستے پر تو چل نکلا ہے نا۔۔ ضرور ہیشتم بھائی سے ہڈیاں تڑوائے"
گا۔۔۔ "ذیان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

کیسا راستہ۔۔۔۔ بھئی یہ راستہ تو۔۔۔۔ "آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا"
ہے۔۔۔ "حازم نے شاہانہ انداز میں ماتھے پر ہاتھ کی پشت رکھتے ہوئے کمال کی ایکٹنگ کی
تھی۔۔۔

ڈوب کے مرنہ جانا اس دریا میں۔۔۔۔ "ذیان نے اس کی ایکٹنگ پر چوٹ کرتے ہوئے"
کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بس کر دے بھائی --- کیا ڈرا ڈرا کے مارے گا --- "حازم نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے"
کہا ---

ڈرا نہیں رہا آگاہ کر رہا ہوں تجھے --- باقی تیری مرضی ہے ڈوب مر --- کر جو کرنا"
ہے --- "ذیان نے اسے شوخ ہوتے دیکھ کر ہٹ دھرمی سے کہا --- اس سے پہلے کہ
حازم پھر سے شوخی مارتا روحی اس کو آوازیں دیتی کمرے میں آہنچی تھی ---

حازم عزت سے میرا سامان دے دو مجھے --- "وہ سخت غصے میں لڑا کا عورتوں کی"
طرح کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی گویا ہوئی ---

کیا ہو گیا ---؟ کون سی آفت آگئی ہے ---؟ اور کس سامان کی بات کر رہی"
ہو --- "حازم نے پرسکون لہجے میں پوچھا جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی یہ دیکھ کر
تو روحی کو تو مانو آگ ہی لگ گئی ---

PDF NOVEL BANK

"حازم تم اچھے سے جانتے ہو میں کس سامان کی بات کر رہی ہوں --؟؟"

نہیں میں تو نہیں جانتا تم کس سامان کی بات کر رہی ہو ---؟؟؟ "اس نے پوری طرح" انجان بنتے ہوئے کہا ---

حازم --- جو میک اپ کا سامان تم میرے کمرے سے چوری کر کے لائے ہو ابھی اسی" وقت مجھے واپس دو --- "روحی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا ---

اچھا --- وہ --- وہ تو میں نے پھینک دیا --- مجھے لگا کہ وہ خراب ہے --- "اس نے" وہ کو کھینچ کر لمبا کرتے ہوئے کہا --- اس کے یوں آرام سے کہنے پر روحی کا صدمے کے مارے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا ---

تم نے --- تم نے وہ پھینک دیا --- تم جانتے بھی ہو کتنی مشکل سے منگوایا تھا میں نے" وہ سامان --- "روحی نے رونی صورت بنا کر کہا ---

PDF NOVEL BANK

حازم میں تمہیں جان سے مار دوں گی" روحی نے غصے سے کہا جب کہ آنکھیں برسنے کو "تیار تمہیں ---

نہ کر روحی اگر میں مر گیا تو تمہاری ڈولی کون اٹھائے گا۔۔۔؟؟" حازم نے روہانے لہجے "میں کہا۔۔۔

بہت فضول بولتے ہو تم حازم --- تم واپس دے رہے ہو کہ نہیں ---؟؟" روحی نے "وارن کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کہانا پھینک دیا۔۔۔" حازم نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

اوپر بس کر دے۔۔۔ بہت تنگ کر لیا تو نے اسے۔۔۔ چل اب واپس کر اس کا "سامان ---" ذیان جو کب سے کھڑا سب دیکھ رہا تھا حازم کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چل تو کہتا ہے تو کر دیتا ہوں ---- "حازم نے سر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

ابھی دو۔۔۔ "روحی نے اسے راضی ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔۔۔"

کیا ہو گیا صبر رکھو لڑکی۔۔۔ "حازم نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور وہاں سے سامان نکال کر روحی کے ہاتھ میں تھمایا تھا جیسے بڑا احسان کیا ہو دے کر۔۔۔"

اویسیبی۔۔۔ "روحی کے اس طرح چلانے پر دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔"

ہائے اس۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔؟؟؟ کیوں اس طرح چلا رہی ہو۔۔۔؟؟؟ "اس کو یو ملتھے پر ہاتھ" رکھے دیکھ کر حازم نے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم لوگ باتوں باتوں میں یہ تو بھول ہی گئے اب ہماری اس پیاری سی حویلی میں اک " پیاری سی بھابھی کا اضافہ ہو چکا ہے ---- "روحی نے ان کو یاد دلاتے ہوئے کہا ---

اُوئے ہاں ذیان ہم تو بھول ہی گئے تھے ---- "حازم نے ناٹک کرتے ہوئے کہا جبکہ " اس کی اس مخصوص تیاری کی وجہ علشے ہی تھی --- وہ اسی سے ملنے کے لیے اتنی تیار ہوا تھا ----

بس کر اب پھر سے ناشکی مت شروع کر دینا --- چلو اب مل کر آتے ہیں بھابھی " سے ---- "ذیان نے انہیں پھر سے شروع ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا --- کیونکہ وہ جانتا تھا اگر یہ جنگ پھر سے شروع ہو گئی تو اسے ختم کرنا یعنی ہاتھی کو رکشے میں بٹھانے کے برابر تھا --- اس لیے ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کمرے سے باہر نکل گیا لیکن ان دونوں کی نوک جھونک اب بھی جاری تھی --- ان تینوں کا رخ اب ہیشم کے کمرے کی طرف تھا ----



رات کو وہ فریش ہو کر اللہ کے حضور شکرانے کے نفل ادا کرنے کے کچھ دیر بعد ہی پرسکون ہو کر سو گئی تھی۔۔۔ اغوا ہونے کے بعد سے لیکر اب تک پہلی بار اسکے چہرے پر اطمینان تھا۔۔۔ وہ اپنے اوپر گزری سب کچھ تو ہیشتم کو پہلے ہی بتا چکی تھی۔۔۔ اب وہ بالکل پرسکون ہو چکی تھی ہیشتم کا اسے اپنی ہمراہی کا یقین دلانا اندر تک سرشار کر گیا تھا۔۔۔ اگلی صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو ہیشتم خان اب بھی کمرے میں موجود نہیں تھا "کیا وہ رات آیا ہی نہیں یا اس نے جاگنے میں دیر کر دی" جو بھی تھا سارے خیالوں کو جھٹکی وہ بیڈ سے اٹھی اور کپڑے لینے کی غرض سے الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ الماری میں ہیشتم خان کے ساتھ لیڈیز ڈریسز کا ڈھیر دیکھ کر اس کی آنکھیں مارے تحیر کے پھیل گئیں۔۔۔۔۔ اور تب ہی اس حیرانگی کی جگہ آنسوؤں نے لی تھی۔۔۔ وہ انسان کیسے بغیر کسے اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن ایک سوال تھا جو اسے چین نہیں لینے دے دے رہا تھا۔ "اگر ہیشتم اتنا ہی اچھا انسان تھا تو وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔؟؟ اور یہی بات اسے ہیشتم خان پر بھروسہ کرنے سے روک رہی تھی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

آنکھیں بند کرتے ہی پچھلی زندگی کی کسی فلم کی طرح ذہن کی اسکرین پر چلنے لگی تھی۔۔۔۔

"یونیورسٹی۔۔ اس کا اغوا ہونا۔۔ چچا کا ٹھکرانا۔۔۔ ہیشتم کا نکاح کرنا"

عائشہ گل۔۔۔ "ہیشتم جو کمرے میں کسی کام کی غرض سے آیا تھا اسے یوں کھڑے دیکھ کر لمحہ لگا تھا اسے سب سمجھنے میں۔۔۔ عائشہ کو پکارتا وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔ ہیشتم نے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم کی آواز پر اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔ خوف کی پرچھائیاں اس کے چہرے پر واضح ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔ آنسو اک تواتر سے بہہ رہ تھے۔۔۔ اور اسکے اس رویے پر وہ ایک دم چونکی تھی۔۔۔ لیکن ذرا سا ساہارا ملتے ہی وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائی۔۔۔ سوالیہ نگاہیں ہیشتم پر جمائے گویا ہوئی۔ ہوئی۔۔۔

میں ہر کسی کی نظروں میں معتب ہوں کس کس کو گواہی دوں گی۔۔۔ اس سے اچھا تھا" کہ میں مر ہی جاتی کم از کم کسی کی اذیت کا سبب تو نہ بنتی۔۔۔ "اس کی آواز میں گھلا درد دل کو چیر چنے والا تھا۔ ہیشتم تو بس اس کی آنکھوں میں ہی ڈوبتا جا رہا تھا جہاں اس وقت آنسوؤں کا ایک سمندر موجزن تھا۔۔۔۔ ہیشتم نے بے اختیار اسکے گرد بازو پھیلا کر اسے

PDF NOVEL BANK

اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔ اور سہارا ملتے ہی اس کے رونے میں اضافہ ہوا تھا اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔ اسکی باتیں سن کر ہیشتم خان نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ وہ اس وقت اس اسکے درد کو سمجھ سکتا تھا۔۔۔ لیکن لیکن فلحال وہ اسے جذباتی سہارہ ہی دے سکتا تھا اور وہ جانتا تھا اس وقت اسے اسی کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے علٹے گل کہ آپ اس اذیت کو بھلا دیں ہم جانتے ہیں وہ کوئی " معمولی تکلیف نہیں ہے جسے چند منٹوں میں بھلایا جاسکے۔۔۔ لیکن ہم آپکو یقین دلاتے ہیں ہمارا ساتھ آپکو سب بھولنے پر مجبور کر دے گا۔۔۔ اب آپ ہیشتم خان کی بیوی ہیں کسی میں اتنی جرات نہیں ہے کہ کوئی آپ پر غلط نگاہ بھی ڈالے۔۔۔ آپکی حفاظت اب ہماری ذمہ داری ہے۔۔۔ "ناجانے کیوں ہیشتم خان کو اس کا اس طرح رونا تکلیف دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس نازک سی کانچ سی گڑیا کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے حسین سے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے اس قدر مضبوط لہجے پر علٹے کے آنسو پلکوں پر ہی ٹھہر گئے۔۔۔۔۔ کچھ پل رک کر وہ پھر سے گویا ہوا۔ ہوا۔ ہوا۔ ہوا۔

PDF NOVEL BANK

یہ سب اتنا اچانک کیسے ہو گیا ہم خود بھی نہیں جانتے علٹے گل۔۔۔ وہ سب ایک بے " اختیاری کیفیت تھی۔۔ ہمارا ملنا اسی طرح طے تھا۔۔۔ اور ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ کیا کہیں گے کیونکہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ علٹے ہیشتم خان ہیں۔۔ آپکا حوالہ اب ہم ہیں۔۔۔ معاشرے میں آپکو مقام دلانا اب ہمارا کام ہے۔۔۔۔ ہمیں آپکی پارسائی پر پورا یقین ہے۔۔ اس کے علاوہ کوئی کچھ بھی کہے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ "ہیشتم خان اس وقت جو کہہ رہا تھا یہ شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ ہم سے وعدہ کریں علٹے گل کے آپ آئندہ گزری ہوئی باتوں کو نہیں دہرائیں " گی۔۔ "وہ دھندلائی آنکھوں سے اپنے سامنے پھیلے اس شخص کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس نے اسے ایک نئی زندگی دی ہے جو وحشیوں کے چنگل سے اسے باحفاظت نکال کر لایا تھا۔۔۔ اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔۔ ہیشتم خان نے بے ساختہ اس کی پلکوں پر ٹھہرے آنسو صاف کئے۔۔۔۔۔ علٹے اس کے اس طرح کرنے سے تھوڑا پزل ہوئی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چلیں اب آپ فریش ہو جائیں --- ناشتہ لگ چکا ہو گا اور ہم چاہتے ہیں آپ سب کے "ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کریں --- اس طرح آپ کو آگے بڑھنے میں آسانی ہوگی ---" اسکی بات سن کر علٹے الماری سے ایک خوبصورت سا ڈریس نکال کر واشروم کی جانب بڑھ گئی --- ہیشم خان اسے جاتا دیکھ کر کمرے سے باہر چلا گیا ----



زریاب خان اپنے ڈیرے پر بیٹھے چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف تھے جب سامنے سے آتے شخص کو دیکھ کر زریاب خان کے ماتھے پر شکنوں کا جال بکھر گیا ----

"!السلام علیکم --- زریاب خان ---"

کیا لینے آئے ہو یہاں ---؟؟؟ "زریاب خان نے اس کے سلام کو نظر انداز کر کے تڑخ کر "پوچھا ---

PDF NOVEL BANK

جاتی۔۔ کم س کم تمہارے منہ پر اتنی کالک تو نہ ملتی۔۔۔" وحید ملک نے طنزیہ مسکراہٹ
چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔۔۔

بلکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔" زریاب خان نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔"

چھان بین کروائی تم نے۔۔۔؟ کس کے ساتھ منہ کالا کروایا ہے اس نے۔۔۔؟ اور"
وہ تو تیری بہو بھی بننے والی تھی نا زریاب خان تیرے صاحبزادے عادل خان کی
بیوی۔۔۔" وحید ملک نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔۔۔

تجھے سمجھ نہیں آتا میں نے کہا بلکواس بند کر اپنی اور دفعہ ہو جا یہاں سے۔۔۔۔" مگر"
وحید ملک تو جانے کے بجائے ٹانگ پر ٹانگ رکھ اور بھی زیادہ پھولوں کر بیٹھ گیا۔۔

تم نے نے نے پولیس کو کو انوالو کیوں نہیں کیا۔۔۔؟ بلکہ میں تو کہتا ہوں اخبارات "
میں اشتہار چیتے کہ 'زریاب خان کی بھتیجی یونیورسٹی سے آپ نے کسی یار کے ساتھ بھاگ

PDF NOVEL BANK

گئی۔۔۔ جسکو خبر ملے وہ اسے زریاب خان کے حوالے کر دے۔۔۔۔ "اور ساتھ ہی وحید ملک کا زوردار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔"

کھینے ذلیل انسان۔۔۔ نکل یہاں سے۔۔۔۔ "زریاب خان نے اسے گرمیوں سے پکڑتے" ہوئے کہا۔۔۔۔ زریاب خان کی پکڑ اس کی گردن پر سخت ہو چکی تھی مگر سامنے والے پر کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔۔۔۔

گھر سے بھاگی ہوئی لڑکیوں کے مردوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کریں۔۔۔۔ "وحید ملک کا اشارہ اس کے ہاتھوں کی طرف تھا۔۔۔۔"

اپنی زبان کو لگام دے۔۔۔۔ "زریاب خان شیر کی مانند دھاڑا تھا۔۔۔۔۔"

میں تو جا رہا ہوں زریاب خان۔۔ دیکھتا ہوں کس کس کی زبان پر لگائیں ڈالتا ہے" تو۔۔۔۔؟ "وحید ملک نخوت سے سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ وحید ملک بھی پاس

PDF NOVEL BANK

والے گاؤں کے چوہدریوں میں سے تھا اور اس کی زریاب خان سے شروع سے ہی نہیں بنتی تھی۔۔۔ وہ زریاب خان کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اب بھی وہ علشے کے غائب ہونے کی خبر سن کر ہی زریاب خان کے ڈیرے پر آیا تھا۔۔۔۔۔ ابھی زریاب خان واپس اپنی مخصوص نشست پر بیٹھا ہی تھا کہ ایک ملازم بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا۔۔۔۔۔

خان صاحب۔۔۔ آپکے لئے فون ہے۔۔۔۔۔ "ملازم نے فون زریاب خان کی طرف بڑھاتے" ہوئے کہا اور کان پر لگاتے دوسری طرف سے جو بات زریاب خان نے سنی تھی اسے آسمان اپنے سر پر گرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ جبکہ چہرے پر پریشانی واضح تھی۔۔۔۔۔



کوئی پگھلا ہوا سیسہ تھا جو عادل خان کے کانوں میں اندھیل دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ زریاب خان کے الفاظ سنتے ہی عادل خان کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب نفوس پر سکتہ طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ عادل خان کو تو اپنی سماعت پر ہی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسا کیسا ہو سکتا ہے ---؟؟ "عادل خان نے گم صم سے لہجے میں کہا۔۔۔"

ایسا ہو چکا تھا عادل خان اور بہتر ہوگی جلد سے جلد تم اپنے ذہن سے اس منحوس لڑکی کو نکال دو۔۔۔۔ "زریاب خان نے عادل خان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جسے عادل بے ساختہ ہٹاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ابا جان علٹے گل صرف اور صرف میری ہے میں اسے کسی اور" کا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ "عادل خان نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ عادل خان جو دو سال سے پڑھائی کی غرض سے دیار غیر میں مقیم تھا۔۔ اور علٹے گل سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔ علٹے گل سے چونکہ اس کی نسبت بھی طے تھی تو وقت کے ساتھ ساتھ اس کی محبت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔۔۔ اور آج جب وہ دو سال بعد لوٹا تھا تو علٹے کی گمشدگی سے لے کر نکاح تک کی خبر سن کر اسے ساتوں آسمان اپنے سر پر گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے کیسے دستبردار ہو سکتا تھا علٹے سے وہ اس کی بچپن کی اور

PDF NOVEL BANK

پہلی محبت تھی ----- جہاں عادل خان کا نام حال تھا وہیں دوسری طرف وہاں
موجود سب نفوس بھی علٹے کے۔ نکاح کی خبر سن کر ساکت کھڑے تھے۔۔ سب پھٹی
پھٹی آنکھوں سے زریاب خان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

زریاب خان تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا نا یہ کیا کچھ بولے جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟"
علٹے کا نکاح ہو گیا اور تم نے ہمیں بتایا تک نہیں۔۔۔۔۔"اب بولنے والی اماں بیگم تھیں
۔۔۔۔۔ زریاب خان کی بات سن کر انہیں حیرانی ہوئی تھی لیکن ناجانے کیوں انہیں
زریاب خان کے اس فیصلے پر غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

میں دوبارہ اس منحوس لڑکی کا ذکر اس گھر میں نہیں کرنا چاہتا تھا اور اگر میں یہ بات "
آپ لوگوں کو بتا بھی دیتا تو کیا کر سکتے تھے آپ لوگ اماں بیگم۔۔۔۔۔" زریاب خان کے
چہرے پر اس وقت گھمنڈ ہی گھمنڈ تھا اور علٹے کے لئے لہجے میں نفرت ہی نفرت
تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

منحوس مت کہیئے ابا جان --- وہ گھر سے بھاگی۔ نہیں تھی اتنا تو میں یقین سے کہہ سکتا۔
ہوں ---- اور کچھ بھی کرنے سے پہلے اتنا تو سوچ لیتے کہ وہ آپ کے ہی بیٹے کی ہونے
والی بیوی تھی ---- "عادل خان نے زریاب خان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
اگر سامنے زریاب خان تھے تو دوسری طرف بھی تو انہیں کا خون کھڑا تھا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے --- "چلانے والے زریاب خان تھے --- وہ کیسے برداشت
کر سکتے تھے کہ ساری عمر جس اولاد پر حکم چلایا ہے وہ اب اس طرح مقابلے میں کھڑی
ہو جائے وہ بھی اس لڑکی کے لئے جس سے وہ بے تحاشہ نفرت کرتے تھے --

دماغ میرا خراب نہیں ہوا ابا جان --- غلط تو آپ کر کے آئے ہیں علشہ گل کے "
ساتھ ---- "عادل خان نے ڈٹ کر باپ کا مقابلہ کیا تھا۔

سمجھا لیں اسے نسرين بیگم --- ورنہ --- "زریاب خان قرآلودنگاہوں سے عادل کو "
دیکھ کر نسرين بیگم سے مخاطب ہوئے ---

PDF NOVEL BANK

بدتمیز۔۔۔ اپنی زبان کو لگام دو مت بھولو کہ تم اس وقت اپنے باپ سے مخاطب " ہو۔۔۔" زریاب خان نے طیش کے عالم میں دانت کچکچاتے ہوئے کہا لیکن عادل خان پر کوئی اثر نہ ہوا وہ بھی انہی کے انداز میں گردن اکڑائے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔۔۔

یہ سب تمہارا خود کا ہی کیا دھرا ہے زریاب خان۔۔۔۔ تمہیں کوئی بھی فیصلہ کرنے " سے پہلے عادل خان کو آگاہ کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اب وہ رور نہیں رہا کہ تم اپنا فیصلہ اپنی اولاد پر تھوپ دو اور وہ خوشی خوشی قبول کر لے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا تھا عادل خان چپ رہے گا۔۔۔؟ بنا کوئی احتجاج کئے چپ چاپ تمہارا فیصلہ قبول کر لے گا۔۔۔ یہ تمہاری بھول تھی زریاب خان۔۔۔۔" اماں بیگم کی بات پر انہوں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

فیصلہ تو اسے میرا ماننا ہی پڑے گا۔۔۔۔ اور کیا کر لے گا یہ۔۔۔۔ اب تو علّشے گل کا" نکاح ہو چکا ہے۔۔ کیسے لائے گا یہ اس لڑکی کو۔۔۔۔؟؟ "زریاب خان نے عادل خان کی طرف دیکھ کر نخوت سے کہا۔۔۔

میں علّشے گل کو اس سے آزاد کرواؤں گا۔۔۔۔ میں جانتا ہوں علّشے گل کے دل میں " بھی بس میں ہی ہوں۔۔۔۔ "عادل خان نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کرو گے تم عادل خان۔۔۔ اب اگر تم نے اس لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو ہیشتم " خان تمہاری آنکھیں نکال کر رکھ دے گا اور تمہارا وہ حشر کرے گا کہ تم خود کو بھی پہچان نہیں پاؤ گے۔۔۔۔۔ "زریاب خان نے عادل خان کو ہیشتم کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہیشتم خان ایک طاقتور انسان ہے دور دور تک لوگ اسے جانتے ہیں ان کے نزدیک ہیشتم خان کو چھیڑنا مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔۔۔ اور اس طرح ان کی ساکھ کافی متاثر ہو سکتی تھی۔۔۔ لیکن عادل خان تو جیسے کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

عادل خان کسی سے نہیں ڈرتا۔۔۔۔"عادل خان نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔۔"

تو ٹھیک ہے جاؤ عادل خان۔۔۔ اور ہم سے کوئی امید مت رکھنا۔۔۔۔ مگر ایک بات یاد" رکھنا جس دن تم اس لڑکی کو اس گھر میں لے کر آئے وہ دن اس لڑکی کا دنیا میں آخری دن ہو گا۔۔۔"زریاب خان نے گرجدار آواز میں کہا۔۔۔

اور آپ کو اتنا ہی کیا ہے لوگوں کو مارنے کے سوا۔۔ مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ میں آپ" کی اولاد ہوں اس۔۔ سے اچھا تھا کہ میں کسی فقیر کے گھر ہی پیدا ہو جاتا۔۔۔۔"عادل خان نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔ اس کی بات پر زریاب خان عالم طیش میں آگے بڑھے تھے اور ایک زنائے دار تھپڑ عادل خان کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اگر آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح آپ مجھے روک سکتے ہیں تو یہ آپ کی غلط فہمی " ہے۔۔۔۔۔ میں علشے گل کو ایک دن اس گھر میں ضرور لاؤں گا۔۔۔۔۔ "عادل خان گال پر ہاتھ رکھے پر عزم لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ سب آپکی ڈھیل کا نتیجہ ہے نسرین بیگم۔۔۔۔۔ یہ کیسی تربیت کی ہے آپ نے " اسکی۔۔۔۔۔؟؟؟ اور اگر اب بھی اس کی بھلائی چاہتی تو سمجھا لیجئے اسکو۔۔۔۔۔ اگر اس کی وجہ سے میری پوزیشن کو۔ کوئی نقصان پہنچا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ "زریاب خان نسرین بیگم کو سخت لہجے میں کہتے اپنے روم کی۔ طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔ جبکہ نسرین بیگم تو اس وقت مورتی مانند ساکت کھڑی تھیں۔۔۔۔۔ انہیں کہاں اندازہ تھا کہ ایک دن باپ بیٹا یوں آمنے سامنے ایک دوسرے کے خلاف مقابلے میں کھڑے ہونگے۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

وہ تینوں اپنی ہی باتوں میں مگن یہ ہیشتم خان کے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔۔۔۔۔
 لیکن ہیشتم کو کمرے سے باہر آتا دیکھ کر تینوں وہیں رک گئے۔۔۔۔۔ ہیشتم خان جو اپنی ہی
 سوچوں میں کمرے سے نکل رہا تھا ان تینوں کو وہاں کھڑے دیکھ کر وہیں رک گیا۔۔۔۔۔
 اور سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بھائی وہ بس ہم بھابی سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔۔ اٹھ گئیں کیا وہ۔۔۔؟ "ہیشتم کی"
 نظروں کا مفہوم سمجھ کر حازم نے جلدی سے صفائی دی تھی۔۔۔۔۔

ہاں عائشہ گل اٹھ چکی ہیں اور فلحال وہ تیار ہو رہی ہیں تو تم دونوں چلو میرے"
 ساتھ۔۔۔۔۔ اور روحی تم عائشہ گل کو اپنے ساتھ ہی نیچے لے آنا۔۔۔۔۔ "ان دونوں کو اپنے ساتھ
 چلنے کا کہہ کر روحی کو آرڈر دیتا وہ آگے بڑھ گیا اور چاروناچار ان دونوں کو ہیشتم کے ساتھ
 جانا ہی پڑا۔۔۔۔۔ اور روحی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم بھابھی۔۔۔۔۔؟؟؟ "روحی کو واشروم سے نکلتے دیکھ کر روحی نے سلام کیا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

وعلیکم السلام ---- "عائشہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا ----"

"کیسی ہیں آپ ---؟؟؟"

ہاں --- الحمد للہ ---- "عائشہ نے مختصر جواب دیا ----"

سچ میں بھابھی آپ بہت پیاری ہیں --- پتا ہے مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ " ہماری بھابھی بن گئیں --- "روحی نے بے ساختہ اس کے گلے لگتے ہوئے کہا ----
اوہ --- سوری شاید زیادہ ہو گیا --- چلیں اب آپ تیار ہو جائیں --- سب ناشتے پر ویٹ "
کر رہے ہیں --- یا پھر بیٹھیں میں آپ کو تیار کرتی ہوں آج اگر ہمیشہ بھائی کے ہوش نہ اڑے تو کہیے گا --- "روحی نے انگلی دانتوں میں دباتے ہوئے کہا لیکن جلد ہی اپنی خفگی پر قابو پاتے ہوئے اس نے عائشہ کو کندھوں سے پکڑتے ہوئے آئینے کے سامنے موجود چیمڑ پر بٹھایا ----

PDF NOVEL BANK

اس کے ہاتھ بڑی ہی مہارت سے عائشے کے چہرے پر اپنا کام کر رہے تھے۔۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں روحی زور سے چلائی تھی۔۔۔

ایئییییپی۔۔۔ بھابی۔۔۔ "عائشے اس کے اس طرح چلانے پر ایک دم چونکی تھی۔۔۔"

"کیا ہو گیا رباب۔۔۔ کیا میں اتنی بھیانک لگ رہی ہوں۔۔۔"

ارے نہیں بھابھی --- آپ بہت بہت پیاری لگ رہی ہیں --- میں تو خوشی سے چلائی تھی ---" رحاب نے اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے کہا ---

اوہ --- تھینک یو۔۔۔ یہ تو بس تمہارے ہی ہاتھوں کا کمال ہے۔۔۔ "بے شک وہ حسن کی دولت سے مالا مال تھی لیکن رحاب نے اس کے چہرے پر لائٹ میک اپ کیا تھا جو اس کے چہرے کو مزید حسین بنا رہا تھا۔۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

خیر اب ایسی بھی بات نہیں۔۔۔ چلیں اب نیچے چلتے ہیں سب کافی دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ ایک بات بولوں بھابھی۔۔۔" رحاب نے سوالیہ نظریں اس کے چہرے پر جماتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ مجھ سے بات کرنے کے لیے تمہیں کسی بھی اجازت کی ضرورت نہیں ہے " رحاب۔۔۔۔ تم بلا جھجک مجھ سے بات کر سکتی ہو۔۔۔۔" علٹے کو اس کا یوں اجازت لینا تھوڑا عجیب لگا تھا۔۔۔۔

جی بھابھی۔ ضرور۔۔۔ وہ میں کہہ رہی تھی ہیشتم بھائی تو آج گئے کام سے۔۔۔۔" روحی " نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔ تب ہی اس کی پر علٹے گل کا چہرہ شرم سے سرخ انار جیسا ہو گیا تھا۔۔۔ علٹے کو وہ چھوٹی سی نازک سی روحی بہت اچھی لگی تھی۔۔ ہر وقت ہنسنے والی۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خفا ہو جانے والی۔۔۔ بے شک وہ ایک نازک اور حسین دل کی مالک تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہائے بھابھی۔۔۔ آپ بلش کر رہی ہیں اب تو اور بھی زیادہ حسین لگ رہی ہیں۔۔۔ "رحاب نے اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر شرارتی انداز میں کہا۔۔۔"

بس کر دو کیوٹ گرل۔۔۔ بڑی ہی شرارتی ہو تم۔۔۔ "علشے نے اس کے گال کو نرمی سے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔ اور پھر اسی طرح ہلکی پھلکی گپ شپ کرتے وہ دونوں ڈاننگ ہال کی طرف بڑھ گئیں جہاں میل جنریشن ان دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔"

پتا نہیں کہاں رہ گئی یہ روحی کی بچی۔۔۔ کب سے انتظار کر رہے ہیں ہم۔۔۔ ضرور" باتوں میں لگ گئی ہوگی۔۔۔ کتنا بے چین ہوں میں بھابی سے ملنے کے لئے۔۔۔ ابھی لے کر آتا ہوں اس روحی چڑیل کو تو۔۔۔ "حازم کب سے علشے سے ملنے کے لئے بے چین بیٹھا تھا۔۔۔ اور اب تو جیسے بس ہو چکی تھی اسکی۔۔۔ تب ہی بڑبڑاتا ہو کھڑا ہوا۔۔۔ کہ نظر سامنے سے آتی رحاب اور اس کے پہلو میں چلتی ہوئی علشے پر پڑی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اور تب ہی حازم آگے بڑھا۔۔۔۔

ویلم لٹا اور ڈانٹنگ روم مسز ہیشم خان۔۔۔ "حازم نے ایک ہاتھ سینے پر رکھے سر کو" تھوڑا خم کرتے ہوئے دوسرا ہاتھ ماتھے کے پاس لے جا کر علٹے کو ویلم کیا تھا۔۔۔۔ علٹے اسے اس طرح دیکھ کر تھوڑا مسکرائی تھی پر بولی کچھ نہیں۔۔۔۔ خاموشی ہنوز قائم تھی۔۔۔۔ اور تب ہی ہیشم خان جو شہزادوں کی آن بان لیے سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا اس نے نظر اٹھا کر علٹے کی جانب دیکھا تھا اور ہیشم کی نظریں اسکے حسین سراپے میں الجھ کر رہ گئیں تھیں۔۔۔۔ نظریں تھیں کہ پلٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔ رائل بلیو کلر کی پاؤں تک آتی میکسی۔۔۔۔ کانوں میں خوبصورت جھمکے اور لائٹ میک اپ میں وہ بلاشبہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ ہیشم سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کل رات زیادہ حسین لگ رہی تھی یا اب۔۔۔۔؟؟ علٹے ہیشم خان کے مسلسل اس طرح دیکھنے سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس کی جذبات لٹاتی نظریں علٹے کو کنفیوز کر رہی تھیں۔۔۔۔

اہم۔۔۔۔ اہم۔۔۔۔ اہم۔۔۔۔ مانا کہ بھابھی بہت پیاری لگ رہی ہیں بھائی۔۔۔۔ لیکن کیا اب "نظر لگانے کا ارادہ ہے۔۔۔۔؟؟" ذیان نے گلا کھنکارتے ہوئے ہیشم خان کے اس طرح

PDF NOVEL BANK

دیکھنے پر چوٹ کی تھی۔۔۔۔۔ ہیشتم خان نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔ اور اپنی بے خودی پر جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا۔۔۔ روحی نے۔۔۔ علثے کو ہیشتم خان کے دائیں جانب موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود بھی اس کے برابر موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

اس وقت ٹیبل دنیا جہاں کے لوازمات سے سجا ہوا تھا۔۔۔ ایسی کون سی شے تھی جو ٹیبل پر موجود نہیں تھی۔۔۔ علثے سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا لے۔۔۔ وہ گود میں رکھے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے میں مصروف تھی جب ہیشتم خان نے اسے پکارا۔۔۔

علثے گل کیا ہوا۔۔۔؟ آپ ناشتہ کیوں نہیں کر رہیں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔۔ اگر آپ "کو کچھ اور کھانا ہے تو آپ بتا سکتی ہیں ہم جینی سے کہہ کر کچھ اور بنوا دیتے ہیں۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں -- کچھ نہیں --- میں کھا رہی ہوں بس --- "علشے اپنے کو اپنے بودے رویے پر"
خفگی محسوس ہوئی --- اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی سے بریڈ کا سلاٹس اٹھایا اور دھیرے
دھیرے کھانے لگی ---

ایک بات پوچھوں -- بھابھی ---؟؟ اب کی باری زیان مخاطب ہوا -- علشے نے اثبات "
میں سر ہلایا تھا --

آپ بولتی بھی ہیں ---؟؟ "ذیان کے اس سوال پر علشے نے نا سمجھی سے اس کی "
طرف دیکھا تھا ---

نہیں میرا مطلب تھا کہ آپ جب سے آئی ہیں ہاں -- نہ -- کے علاوہ ایک لفظ بھی "
نہیں بولا --- میں نے اس لئے پوچھا بس --- "ذیان نے جلدی سے صفائی دی ---

PDF NOVEL BANK

ارے ذیان تو بھی نہ ایک نمبر کا گدھا ہے۔۔۔۔۔ پاگل بھابھی شرماری ہی ہے۔۔ اتنا تو "سمجھا کر۔۔۔ نئی نئی شادی ہوئی ہے ان کی۔۔۔۔۔" حازم نے شرمائی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ عیشم جو بظاہر لائق بیٹھا تھا جبکہ دھیان پورا انہی کی طرف تھا۔۔ اس کی اس حرکت پر اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔ جبکہ روحی نے اس کی بات پر ہونٹنگ کی تھی۔۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔۔ "اور پھر اسی ہنسی مذاق اور عیشم خان کی گھوریوں ناشتہ کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔ اور " کچھ ہی دیر میں تینوں عائشے کے کمرے میں اسے گھیرے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔



عائشے اور عیشم کی شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔ اور عائشے کو تو معلوم ہی نہیں ہوا کہ یہ ایک ہفتہ کیسے گزر گیا۔۔۔ وہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔۔۔ عائشے کو یہاں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔۔۔ سب نے اسے پلکوں پر بٹھا رکھا تھا۔۔۔ سب اس پر دل و جان

PDF NOVEL BANK

سے فدا تھے۔۔۔ حازم کی بے تکی باتوں سے وہ ہر وقت ہنستی رہتی تھی جبکہ ذیان بھی اس کا خوب ساتھ دیتا تھا اور روحی کے ساتھ تو اس کی کافی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی اس کے ساتھ تو وقت کا پتا ہی نہیں چلتا تھا۔۔۔ اور یہی بات ہیشتم کی تو ہیشتم ایک بہت ہی کیئرنگ ہسبینڈ ثابت ہوا تھا وہ ہر طرح سے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ ان سب کی محبتوں پر وہ رب کی مشکور تھی۔۔۔۔ اور اب سب اپنی اپنی سابقہ روٹین میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔ ہیشتم خان صبح کا گیا رات کو لوٹتا تھا۔۔۔۔۔

علائے میں آنے والی تبدیلی کو وہ واضح طور پر محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

آج ہیشتم خان جیسے ہی واپس لوٹا تو علائے گل کو بے چینی سے ٹہلے ہوئے پایا۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ "ہیشتم خان نے معمول کی طرح سلام کیا تھا۔۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟ "اس کے اس سوال پر ہیشتم خان نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم ٹھیک ہیں علثے۔۔۔۔۔" ہیشم خان کی حیرانگی اب بھی قائم تھی۔۔۔ پچھلے دنوں کی "نسبت آج وہ اسے کافی بہتر لگی تھی۔۔۔ وہ حیران تھانے دنوں میں آج پہلی مرتبہ علثے نے خود اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔۔ سے کچھ بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔" کافی پل خاموشی سے "گزرنے کے بعد وہ گویا ہوئی۔۔۔۔۔

جی بولیں۔۔۔ ہم سن رہے ہیں۔۔۔" ہیشم خان پوری طرح اس کی جانب متوجہ "ہوا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔" اس نے ایک لمحے کے لئے پھر سے سوچا تھا کہیں ہیشم کو غصہ ہی نہ "آجائے۔۔۔ اور شاید وہ اس کی بات کبھی نہ مانے۔۔۔۔۔

"بولیئے علثے گل۔۔۔ کیا کہنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

PDF NOVEL BANK

وہ میں --- "اس سے بولا تک نہیں جا رہا تھا۔۔۔ وہ بے چینی سے بار بار ہاتھ مسل رہی" تھی کہ ہیشم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے شانوں سے تھام کر واپس اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔ صوفے کی بیک پر ہاتھ رکھے اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ پوری طرح اس کی جانب متوجہ تھا۔۔۔ اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ وہ تو اس کے یوں پاس بیٹھنے سے ہی گھبرا گئی تھی اب تو باقاعدہ پیشانی پر پسینے کی بوندیں واضح نظر آرہی تھیں۔۔۔

ہمارے درمیان اتنا گہرا اور مضبوط رشتہ ہے علٹے کہ آپکو ہم سے کوئی بھی بات کرنے میں جھجک محسوس نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ ہم جانتے ہیں آپ ابھی اس رشتے کو پوری طرح قبول نہیں کر پائیں آپکو جتنا ٹائم چاہیے آپ لے سکتی ہیں۔۔۔ مانتا ہوں جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا اس میں ایکدم یہ سب قبول کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔ پر ناممکن کچھ بھی نہیں ہے علٹے۔۔۔ اور اگر آپ ہم سے اپنی بات نہیں کریں گی تو کس سے کریں گی۔۔۔؟" وہ سر جھکائے لب کلٹتے ہوئے خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی جب

PDF NOVEL BANK

ہیشم نے اسکے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر اسے تسلی دی اور اپنے ساتھ کا یقین دلایا
تھا۔۔۔۔

"اب بتائیں۔۔؟ ایسی کیا بات ہے جو آپ بتانے میں اتنا جھجک رہی ہیں۔۔۔؟"

مجھے اماں بیگم کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ "علشے کا سر"
اب بھی جھکاتا تھا۔۔۔ جب کافی دیر تک ہیشم خان کچھ نہ بولا تو علشے نے نظریں اٹھا کر
اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جہاں بے زاری واضح تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد کافی سوچنے
کے بعد ہیشم گویا ہوا۔۔۔

ہم سمجھ سکتے ہیں علشے لیکن اس طرح زریاب خان آپکو نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔"
"لیکن اگر آپ چاہیں تو کال پر بات کر سکتی ہیں۔۔۔ لینڈ لائن پر۔۔۔"

کر لوں کیا۔۔؟ واقعی۔۔؟؟ "علشے نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

"جی کر لیں -- نمبر یاد ہے آپکو ---"

جی "ہیشم خان نے لینڈ لائن پر نمبر ملا کر فون علٹے کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔ جسے تھام" علٹے نے کان پر لگایا تھا۔۔۔ لیکن دوسری جانب سے ابھرنے والی آواز نے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ایک لمحے سے بھی پہلے لائن ڈسکنکٹ کی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ "ہیشم خان نے۔۔۔ اسے مسلسل خاموش دیکھ کر سوال کیا۔۔۔"

وہ۔۔۔۔۔ چچا۔۔۔ "علٹے گل کو لگا اس کے گلے میں کوئی نمکین گولا پھنس چکا ہے جسکی" وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اس نے پریشانی سے ہیشم کی طرف دیکھا جو ساری صورتحال سمجھ چکا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ صبح ٹرائی کر لینا۔۔۔ "ہیشم خان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھتی روحی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اسے

PDF NOVEL BANK

کچھ اسٹڈی کے حوالے سے مدد چاہیے تھی۔۔۔۔ جبکہ ہیشتم خان کے دماغ میں بہت سی سوچیں گردش کرنے لگیں۔۔۔ آج اس کی بیوی نے نئی فرمائش کی تھی جسے ناچاہتے ہوئے بھی اسے پورا کرنا تھا۔۔۔۔ عائشہ گل تو اب اس کی زندگی بن چکی تھی تو وہ کیسے اسے خفا دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔



روحی اور حازم ایک ہی کالج میں پڑھتے تھے جبکہ زیان کی یونیورسٹی کالج سے تھوڑا آگے ہی تھی اس لئے وہ روزانہ ان کو کالج چھوڑتا ہوا یونیورسٹی جاتا تھا اور چھٹی کا وقت چونکہ سیم ہی تھا تو واپسی پر بھی وہ تینوں ساتھ ہی لوٹتے تھے۔۔۔۔ روزانہ کی طرح آج بھی زیان لاؤنج میں کھڑے چلا رہا تھا۔۔۔۔

"روحی۔۔۔ آجاؤ یار۔۔۔ لیٹ ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔"

آگئی بس۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ "روحی ہاتھ پر واچ پہنتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی" تھی۔۔۔۔ اور اب وہ بھی زیان کے ساتھ چلانے میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم آجاؤ۔۔۔۔۔ کتنی دیر لگاتے ہو تیار ہونے میں۔۔۔ تم تو لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ چکے۔
 ہو۔۔۔۔۔ اور اگر اب تم ٹین تک کاؤنٹنگ کرنے تک نہ آئے تو ہم سے کوئی امید مت
 رکھنا۔۔۔۔۔" روحی نے معمول کی دھمکی دی تھی اور وہ بھی نائن کاؤنٹ ہونے تک الہ
 دین کے جن کی طرح حاضر ہوا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا ان سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ واقعی
 اسے چھوڑ کر چلے جاتے۔۔۔۔۔ جبکہ علٹے ان کو یوں دیکھ کر مسکرا دیا کرتی تھی۔۔۔۔۔ جان تھے
 وہ تینوں اس حویلی کی۔۔۔۔۔ علٹے ہی۔ جانتی تھی ان تینوں کے جانے کے بعد وہ ٹائم کیسے
 گزارتی تھی۔۔۔۔۔

علٹے کو اللہ حافظ کہتے وہ تینوں بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔ پورے راستے بھی
 حازم اور روحی کی طوطیوں میں جاری تھی۔۔۔۔۔ اللہ اللہ کر کے ان کا کلج آیا تھا اور ذیان
 نے شکر کا۔ کلمہ پڑھا تھا۔۔۔۔۔ کلج میں داخل ہوتے ہی روحی نے رباب کو اپنا منتظر
 پایا۔۔۔۔۔ حازم کو بائے کرتی وہ رباب کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ روحی کے ساتھ حازم کو دیکھ
 کر رباب نے نظریں چرائی تھیں۔۔۔۔۔ وہ حازم کی آنکھوں میں موجود مفہوم کو اچھے سے
 جانتی تھی لیکن وہ اپنے ساتھ ساتھ اسے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اسی

PDF NOVEL BANK

لئے روز کی طرح آج بھی اسے اگنور کرتی روحی کو لئے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔ اور روز کی۔ طرح آج بھی حازم کی امید ٹوٹی تھی لیکن وہ بھی ہار ملنے والوں میں سے نہیں تھا وہ بھی عزم کر چکا تھا رباب کو منا کر ہی رہے گا۔۔۔۔۔ دوبارہ وہ ہی عزم کرتا اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آج روحی کے پاس بہت سی باتیں تھیں رباب کو بتانے کے لئے اسی لئے کلاس ختم ہوتے ہی دونوں کالج کے وسیع لان میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔ پاس ہی پڑے چپس اور نمکو وغیرہ کے کاغذ اپنی آزادی پر جشن مناتے ہوا کے ساتھ ادھر ادھر اڑ رہے تھے۔۔۔۔۔ البتہ پیپسی کے کین ان کے کے ہاتھوں میں تھے جن سے وہ وقتاً فوقتاً گھونٹ بھر لیتیں۔۔۔۔۔ شہروں سے بے فکری چھلک رہی تھی وہ ایک دوسرے کی باتوں پر بلند و بالا قہقہے لگا رہی تھیں۔۔۔۔۔ روحی نے اسے علشے کے بارے میں ایک ایک بات بتائی تھی۔۔۔۔۔ روحی تو علشے کی تعریفیں کیے ہی نہیں تھک رہی تھی۔۔۔۔۔ اب بھی ان کی باتیں جاری تھیں کہ حازم ان کے پاس چلا آیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہو رہا ہے گرلز ---؟؟ "حازم نے بظاہر نارمل لہجے میں پوچھا تھا جبکہ نظریں رباب" پر ہی مرکوز تھیں ---

کچھ نہیں -- تم یہاں کیا کر رہے ہو --؟؟ "روحی نے تڑخ کر کہا ---"

میں نے کیا کرنا ہے بس آج سر چھٹی پر ہیں تو کلاس آف ہے تو سوچا تمہاری خیر خبر" ہی لے لوں --- "حازم نے جلدی سے بہانہ بنایا ---

میں اچھے سے جانتی ہوں کہ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں حازم کے بچے - سدھر" جاؤ --- "روحی نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا ---

میری پیاری بہن نہیں ہو تم --- "حازم نے مسکا لگایا تو اس نے ہاتھ میں پکڑا رجسٹر" کھینچ کر اس کے بازو پر مارا تو وہ غصے سے اسے گھورتا اپنا بازو سہلانے لگا اس کے اتنے

PDF NOVEL BANK

بھاری رجسٹر نے اسے ہلا ڈالا تھا کیونکہ وہ اس وار کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔۔۔ جبکہ رباب خاموش کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

روحی چھوڑو۔۔۔ چلو اب کلاس اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔ "رباب نے روحی کے" کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "ہاہاہاہاہا" ایکدم حازم کا فلک شکاف قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔ اس کے اس طرح ہنسنے پر روحی کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔

ارے۔۔۔ ایسے کیوں ہنس رہے ہو کوئی جوک مارا ہے کیا روبی نے۔۔۔ یا تم پاگل ہو گئے" "ہو۔۔۔؟؟"

کسی جوک سے کم بھی نہیں تھا۔۔۔ "چلو روحی کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے"۔۔۔ تم دونوں "کب سے پڑھنے لگیں۔۔۔ نالائق عوام۔۔۔" حازم نے رباب کا مذاق اڑاتے ہوئے استہزائیہ لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نالائق ہونگے آپ۔۔ اس لئے آپ کو باقی سب بھی ایسے دکھتے ہیں۔۔۔۔ دوسروں کا مذاق " اڑانے سے اچھا ہے اپنے اوپر دھیان دیں۔۔۔ " رباب نے تڑخ کر کہا۔۔۔ اور بغیر اس کے جواب کا انتظار کئے روحی کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی۔۔۔ روحی جاتے جاتے بھی ابرو اچکا کر اسے چڑانا نہیں بھولی تھی۔۔۔ اور پیچھے حازم کلس کر رہ گیا۔۔۔۔۔



بلیک کلر کی مرسدیز جسکے آگے پیچھے اور بھی بہت سی گاڑیاں تھیں۔۔ ساری گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے تیز رفتار سے اس کشادہ سڑک پر دوڑ رہی تھیں۔۔ جس میں بہت سے باڈی گارڈز الرٹ بیٹھے تھے۔۔۔ گاؤں سے نکل کر شہر کی حدود میں داخل ہوئیں۔۔۔ جو بھی دیکھتا دنگ رہ جاتا تھا۔۔۔ تمام گاڑیاں ایک سے بڑھ کر ایک ماڈل کی تھیں۔۔۔۔ اور ہمیشہ کے شان شایان شہر کی منہنگی ترین گاڑیاں تھیں۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

شہر کے مشہور و مہنگے ترین مال کے سامنے گاڑیوں کے چرچرائے --- اور گارڈز ایک لمحے سے بھی پہلے گاڑیوں سے نکلے --- اور جلدی سے ہیشتم خان کی گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

ہیشتم خان اپنی شاندار پرسنٹی لائے پوری شان سے گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس آنکھوں پر بلیک گلاسز لگائے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ آج عائشہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود ہیشتم اسے شاپنگ پر لایا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا عائشہ کبھی خود سے نہیں بتائے گی کہ اسے کس چیز کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی مخصوص چال چلتا ہوا گاڑی کی دوسری جانب آیا تھا۔۔۔ اور گارڈ جو عائشہ گل کی جانب کا دروازہ کھولنے کے لیے بڑھا ہی تھا ہیشتم خان کی آواز پر اس کا بڑھتا ہوا ہاتھ وہیں رکھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

رک جاؤ۔۔۔ ہم خود ہی کر لیں گے۔۔۔ "اتنا کہہ کر ہیشتم نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ اور" عائشہ کا ہاتھ تھام کر اسے نکلنے میں مدد دی تھی۔۔۔ ہیشتم کو گارڈ کا عائشہ کے لئے دروازہ کھولنا ناگوار گزرا تھا۔۔۔ عائشہ کو تو اس وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کہیں کی شہزادی ہو اور ہیشتم اسکا شہزادہ۔۔۔

گارڈز خاموش کھڑے حیرانگی سے ہیشتم کو یہ سب کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ انسان جس نے آج تک اپنا کوئی کام خود نہیں کیا تھا وہ اپنی بیوی کے لئے یہ سب کر سکتا ہے یہ کہاں کسی نے سوچا تھا۔۔۔۔۔

چلئے عائشہ گل۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان عائشہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو ادھر ادھر دیکھنے" میں مصروف تھی جبکہ چہرے پر خوف واضح تھا۔ پیشانی پسینے سے تر تھی۔۔۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔۔ ہیشتم خان کی آواز پر ایک دم ہڑبڑا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہ۔۔۔ہاں "علشے کی جانب سے ٹوٹا پھوٹا جواب آیا۔۔۔لجے میں گھبراہٹ واضح"
تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

کیا ہوا علشے۔۔۔؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی۔۔۔؟؟ "ہیشم نے فکر مندی سے پوچھا"
کیونکہ وہ اسے کہیں سے بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔مج۔۔۔مجھے بہت۔۔۔ڈ۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"اس کی نظریں اب بھی ارد گرد"
کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

کس بات کا ڈر علشے گل۔۔۔؟؟ "ہیشم نے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

و۔۔۔وہ آگ۔۔۔اگر پھر۔۔۔پھر سے کوئی م۔۔۔مجھے۔۔۔"ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں"
ہوئی تھی ہیشم نے اسے ٹوکا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسا کبھی نہیں ہو گا علثے گل۔۔۔ اور ہیشتم کے ہوتے ہوئے اگر کسی نے اس کی "علثے کو نظر اٹھا کر بھی دیکھا تو پھر وہ آنکھیں کبھی کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہیں گی۔۔۔۔" ہیشتم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔ اور اسے لیئے مال کے اندرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ ہیشتم کے ہاتھ تھامنے سے علثے کو کافی حوصلہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی ہیشتم اسکا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اسکا شکر ادا کرتی ہیشتم کے سنگ چل پڑی۔۔۔ ہیشتم کو دیکھتے ہی واچ مین جلدی سے مؤدب انداز میں کھڑا ہوا۔۔۔ اور کلنچ کا وہ بھاری دروازہ آگے بڑھ کر کھولا۔۔۔

ہیشتم خان کے مال میں داخل ہوتے ہی مسینجر نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔ جس کا جواب ہیشتم نے بہت عمدہ انداز میں دیا۔۔۔ جہاں سب کی نظریں ہیشتم کے آنے پر اٹھی تھیں وہیں اس کے ساتھ علثے کو دیکھ کر سب نظریں جھکا چکے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے ہیشتم خان کے گھر کی عورت پر نظر ڈالنے کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہیشم نے اپنی ہی پسند سے علشے کو سب لے کر دیا تھا وہ تو بس کسی روبوٹ کی مانند اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔ ہیشم خان اسے لئے ایک جیولری شاپ میں داخل ہوا۔۔۔ تب ہی اس کی نظر ایک بہت ہی حسین لاکٹ پر پڑی تھی۔۔۔۔

علشے۔۔۔ کیسا لگ رہا ہے یہ۔۔۔؟؟" ہیشم نے لاکٹ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔ بہت خوبصورت ہے۔۔۔" علشے نے اس نازک سے لاکٹ کو ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ اتنا کہہ کر اس نے نظر اٹھا کر ہیشم کی طرف دیکھا کہ اس کی نظر سامنے لگے شیشے میں نظر آتے چہرے پر پڑی اور تب ہی سامنے نظر آتے وجود کی نظریں بھی اس کی نظروں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔۔ اسی پل علشے کے ہاتھوں سے لاکٹ گر کر زمین کی نظر ہوا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو دوسرا رنگ جا رہا تھا۔۔۔۔ ہیشم خان نے ایک نظر ساتھ کھڑی علشے کو دیکھا اور لاکٹ اٹھانے کے لیے جھکا لیکن جب واپس نظر اٹھائی تو علشے کو نہ پا کر ہیشم کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔ علشے کو کھونے کا

PDF NOVEL BANK

سوچ کر ہی ہمیشہ کو اپنے اندر زندگی ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ ایک لمحے کی بھی دیر کئے بنا وہ عائشے کی تلاش میں شاپ سے فوراً نکلا اور اب اس کی نظریں عائشے کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ اتنا تو اسے پتا تھا مال سے باہر نہیں جا سکتی وہ کیونکہ باہر اس کے گارڈز کی پوری فوج نگرانی کے لئے موجود تھی۔۔۔



آج روحی کالج نہیں آئی تھی اس لئے رباب اکیلی ہی کالج کے لان میں بیٹھے آس پاس سے بے خبر کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی جب بھی کوئی کتاب پڑھنے بیٹھتی تو اس میں کھوسی جاتی تھی۔۔۔ اب بھی اسے نہیں پتا تھا اس کے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ "حازم کی آواز پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

وعلیکم السلام ---- "رباب نے جواب دیا ----"

کیسی ہیں آپ ---- "حازم نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا ----"

بہت بری ---- "رباب نے منہ بسورتے ہوئے کہا --"

وہ تو مجھے پتا ہے ---- طبیعت کا پوچھا ہے میں نے ---- "سامنے بھی پھر حازم تھا"
ڈھیٹوں کا سردار ----

میں آپکو بتانا ضروری نہیں سمجھتی ---- "رباب نے تڑخ کر کہا ----"

خیر کچھ پوچھنا تھا آپ سے ---- "حازم نے اس کی بات کو انور کرتے ہوئے کہا ----"

PDF NOVEL BANK

پر مجھے آپکو کچھ نہیں بتانا۔۔۔ سمجھے آپ۔۔؟ اب جا سکتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ "رباب نے"
رخ موڑ کر کہا۔۔۔

میں آج اپنی بات کا جواب لیے بنا نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔ "حازم نے بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا"
تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے مت جلیے۔۔ میں ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔ "رباب اتنا کہہ کر اٹھ کر جانے"
ہی لگی تھی کہ حازم نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا۔۔

صرف اتنا بتا دو۔۔۔۔۔ کہ اگنور کیوں کر رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔ جب بھی کوئی بات کرتا ہوں"
چلی جاتی ہو وہاں سے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔؟ "حازم نے بے بس لہجے میں کہا۔۔

میں آپکو بتانے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔ راستہ چھوڑیں میرا۔۔۔ ورنہ میں آپکی کمپلین کردوں"
گی پرنسپل سے۔۔۔۔۔ "رباب نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں چھوڑوں گا راستہ --- جس سے کہنا ہے کہ دو --- محبت کی ہے تم سے کوئی "
جرم نہیں کیا میں نے --- "حازم نے مضبوط لہجے میں کہا۔

جرم کیا ہے آپ نے حازم --- کس نے کہا تھا مجھ سے محبت کرنے کو --- کسی نے "
مجبور کیا تھا ---؟؟ "باب نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کوئی جرم نہیں کیا میں نے --- اور میرے دل نے محبت کی ہے تم سے اور ہمیشہ کرتا "
رہے گا۔ --- "حازم نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

بس کر دیں حازم --- یہ محبت و حبت کچھ نہیں ہوتی - یہ سب ایک جھوٹ ہے۔ "
ہے۔ --- اور اگر کہیں غلطی سے سچی محبت ہو جائے نا تو اسے منزل کبھی نہیں ملتی ---
اور یہ جو جدائی ہے نا اس کا محبت سے بہت پرانا یارانہ ہے جہاں یہ دیکھتی ہے محبت
نے بسیرا کر لیا ہے وہاں یہ محبت کہ گلے آ لگتی ہے اور اتنی زور سے گلے لگتی ہے نا حازم

PDF NOVEL BANK

کے محبت وہیں اپنا دم توڑ دیتی ہے وہ چاہ کر بھی سانس نہیں لے پاتی ---- کیوں آپ خود کو مشکل میں پھنسانا چاہتے ہیں -- میرے پاس کچھ نہیں ہے آپکو دینے کے لیے -- تو بہتر یہی ہے کہ بھول جائیں مجھے ---- "رباب نے اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے کہا جبکہ دل چیخ چیخ کر حازم کی محبت کا طلبگار تھا -- اسے لگا کہ کوئی نمکین گولا اس کے گلے میں پھنس گیا ہے وہ حازم کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی -- لیکن اب اس کی برداشت جواب دیتی جا رہی تھی -- اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر اور کھڑی رہی تو وہ رو دے گی اس لئے وہ جلد سے جلد یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی --

تم ایک دفعہ میری محبت کو قبول تو کرو رباب -- پھر دیکھنا ہم اپنی محبت کو وہاں لے جا" کر بسائیں گے -- جہاں جدائی اسے کبھی ڈھونڈ ہی نہیں پائے گی -- اور مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے بس تمہاری محبت چاہیے -- "حازم نے التجائیہ لہجے میں استفسار کیا --

PDF NOVEL BANK

حازم پلینز میں ریکوئسٹ کر رہی ہوں۔۔۔ پلینز میرا راستہ چھوڑ دو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔" رباب نے منت کرتے ہوئے کہا۔۔۔ کیونکہ اب وہ بے بس ہوتی جا رہی تھی حازم کے سامنے اور یہ غلطی وہ کب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جانا چاہتی ہونا جاؤ۔۔۔ پر دیکھنا ایک دن میری محبت کی شدت تمہیں مجبور کر دے گی میری محبت کو قبول کرنے پر۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے رباب ملک۔۔۔۔" حازم نے اس کا راستہ چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ الفاظ کی مضبوطی سے تو رباب بھی خائف ہو گئی تھی۔۔۔۔ نا جانے کیا ہو گا۔۔۔۔ یا اللہ پلینز۔۔۔۔" حازم کے دل سے میری محبت مٹا دے

۔۔۔ وہ دل میں دعا کرتی جلدی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔ حازم کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔ آج پھر ناکامی کو فخر سے اپنے کندھوں پر اٹھائے وہ اپنے آشیانے کی طرف لوٹا تھا۔۔۔۔ پر ارادوں میں پختگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



عادل خان کی بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔ اب بھی وہ پریشانی کے عالم میں کمرے میں یہاں سے وہاں ٹھل رہا تھا۔۔۔۔۔ جب نسرین بیگم اس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔۔۔۔ اور اسے یوں پریشان دیکھ کر فکر مند لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔ اتنا پریشان کیوں ہے۔۔۔؟؟"

یہ بات آپ لوگ مجھ سے نہ ہی پوچھیں تو اچھا ہے۔۔۔۔۔ آپ اچھے سے جانتی ہیں" میری اس حالت کے ذمے دار آپ لوگ ہی ہیں۔۔۔۔۔" عادل خان نے انہیں باور ک کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں جانتی ہوں میں --- تمہاری اس حالت کی ذمے دار صرف اور صرف وہ منحوس لڑکی " ہے۔۔ کیا حالت بنا دی ہے اس نے میرے بیٹے کی۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے اس کے بکھرے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے ہوئے نخوت سے کہا۔۔۔

بس کر دیں امی۔۔۔۔ اگر آپ یہاں علشے کو برا بھلا کہنے آئی ہیں تو میں آپ کے آگے " ہاتھ جوڑتا ہوں چلی جائیں یہاں سے کیونکہ میں نہیں چاہتا میں آپکے ساتھ بدتمیزی کروں لیکن اگر آپ نے اب علشے کے بارے میں کچھ اور برا کہا تو پھر مجھ سے لحاظ کی امید مت رکھیے گا۔۔۔۔ "عادل خان نے بے بس لہجے میں کہا لیکن وارن کرنا نہیں بھولا تھا۔۔۔

کتنا بدل گیا ہے تو عادل خان۔۔۔ آج اس دو کوڑی کی لڑکی کے لیے تو اپنی ماں کو " آنکھیں دکھا رہا۔۔۔ کیا یہی سکھایا ہے تجھے میری تربیت نے۔۔۔۔؟؟؟ "نسرین بیگم نے جذبات کا سہارا لے کر وار کیا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

دو کوڑی کی وہ نہیں بلکہ دو کوڑی کی آپ لوگوں کی سوچ ہے۔۔۔۔ کیا کچھ نہیں کیا تھا" آپ لوگوں نے اس کے ساتھ۔۔۔ کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے مجھ سے۔۔۔۔ کم از کم اور نہیں تو انسانیت کے ناطے ہی اچھا سلوک کر لیا ہوتا۔۔۔ پر یہاں انسانیت ہے کس میں۔۔۔؟؟؟" عادل خان نے انہیں صاف صاف آئینہ دکھا کر نخوت سے رخ موڑ لیا۔۔۔۔ نسرین بیگم کو عادل خان کے الفاظ تیر بن کر لگے تھے۔۔۔۔ اور اس کے رخ موڑ کر کھڑے ہونا انہیں مزید طیش دلا گیا۔۔۔

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی عادل۔۔۔۔ "اتنا کہہ کر نسرین بیگم پاؤں پٹختی جلتی کڑھتی" وہاں سے نکلتی چلی گئیں جبکہ عادل خان پھر سے عائشے کو واپس حویلی لانے کے منصوبے پر غور و فکر کرنے لگا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

وہ دونوں جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے روحی سامنے صوفے پر منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا روحی۔۔۔؟؟؟ منہ کیوں لٹکا رکھا ہے میری گڑیا نے۔۔۔" ذیان نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پیار سے پوچھا۔۔۔

بھائی وہ مجھے علشہ بھا بھی کی یاد آ رہی ہے پورے پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں انہیں" گئے۔۔۔" روحی نے معصومیت سے کہا۔۔۔

تو اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے شاپنگ پر ہی تو گئی ہیں آجائیں گی شام" تک۔۔۔" ذیان نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

حد ہو گئی روحی۔۔۔ میں تو سمجھنا نا جانے ایسا کیا ہو گیا جو ہاتھی جتنا منہ سجا رکھا ہے۔۔۔" ویسے میں جانتا تھا کہ کوئی فضول ہی بات ہوگی۔۔۔ چوہیا جتنا تو دل ہے تمہارا۔۔۔" اس

PDF NOVEL BANK

سے پہلے کہ روحی کچھ کہتی حازم جو بولنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا تھا اس نے بولنا لازمی سمجھا۔۔۔۔

اب اگر تم نے مجھے چوہیا کہا ناں تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔ "روحی اب سب دکھ درد بھلا" کرمیدان میں آچکی تھی وہ ایسی ہی تو تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جانے والی اور چھوٹی چھوٹی بات پر اداس ہو جانے والی۔۔۔۔ اور حازم یہی تو چاہتا تھا وہ اسے یوں اداس کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔ اسی سے تو رونق تھی اس بڑی سی حویلی میں۔۔۔۔ اور وہ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔ وہ ہمیشہ اسے ہنستے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ سب ہنسانا تو جانتا ہی تھا لیکن اپنے غموں کو چھپانے میں بھی اسے مہارت حاصل تھی۔۔۔۔

ہائے اس کا دور آگیا ہے لوگ اپنی اصلیت ملنے سے انکاری ہیں۔۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔۔ اب "چوہیا کو چوہیا نہ بولے تو کیا بولے بندہ۔۔۔۔؟" حازم نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کمال کی ایکٹنگ کی۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم --- اب تم پٹو گے مجھ سے --- چپ ہو جاؤ --- ہاں اب زیادہ ہو رہا " ہے --- "روحی نے شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے کہا ---

ہائی --- میں تو ڈر گیا --- "حازم نے ڈرنے کا ناک کیا ---"

بس کر دے حازم --- کیا ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے --- "ذیان نے ایک مکا اس کی" کمر پر رسید کرتے ہوئے کہا ---

کمر توڑے گا کیا --- خود کو دیکھ اور مجھے دیکھ کھا کھا کر پتا نہیں کتنے بقبے کی زمین پر قبضہ " کر چکا --- دن بدن پھیلتا جا رہا --- پھٹ مت جانا کسی دن --- "حازم نے اسکے کھانے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا جو اب بھی ہاتھ میں پکڑے سیب کے ساتھ انصاف کر رہا تھا ---

PDF NOVEL BANK

اتنا بھی موٹا نہیں ہوں میں۔۔۔ سمجھا۔۔۔ اب بندہ کھائے بھی نہ۔۔۔ "زیان نے خفا" ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

چل تو نے اتنا تو مانا کہ تو موٹا ہے۔۔۔ "حازم نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ اس" سے پہلے کہ یہ جنگ مزید بڑھتی جینی کی آواز پر تینوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

آجاؤ گاؤ۔۔۔ کھانا بن چکی ہے۔۔۔ "جینی کو اردو بولنا دنیا کا مشکل ترین کام لگتا" تھا۔۔۔ اور جب بھی بولتی تو ان تینوں کا قہقہہ ضرور بلند ہوتا تھا۔۔۔ پر جینی نے کبھی ان کی باتوں کا برا نہیں مانا۔۔۔ کیونکہ وہ تینوں اسکے دل کے بہت قریب تھے۔۔۔ اور اس کا ان کے علاوہ تھا ہی کون۔۔۔۔۔۔

آرہے ہیں جینی ڈارلنگ۔۔۔ "حازم نے اسے اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔ اور" تب ہی تینوں زور سے قہقہہ لگاتے ڈاننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے اور اب بھی ان میں سب سے آگے زیان ہی تھا۔۔۔ کھانے کا دیوانہ۔۔۔

PDF NOVEL BANK



ایشل یزدانی کو دیکھ کر علثے نے فوراً اس کا پیچھا کیا علثے کو اپنی جانب آتا دیکھ کر ایشل یزدانی ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بنا وہاں سے بھاگی۔۔۔

رک جاؤ ایشل۔۔۔"علثے نے اسے تیز آواز میں پکارا۔۔۔ ایشل اس کی آواز کو اگنور کر کے اور تیزی سے بھاگنے لگی۔۔۔ تب ہی وہ سامنے سے آتے کسی آدمی سے ٹکرائی۔۔۔ علثے نے اسی لمحے موقع کا فائدہ اٹھا کر اسے بازو سے پکڑ کر زور سے کھینچا۔۔۔

ہائیپی۔۔۔ علثے تم۔۔۔ کیا ہوا تمہارا تمہارے ساتھ۔۔۔؟ اور کون تمھے وہ "لوگ۔۔۔؟" ایشل نے انجان بننے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بظاہر فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم نہیں جانتی کہ کون تھے وہ لوگ ---- لیکن میں اچھے سے جانتی ہوں تم ان لوگوں " کے ساتھ ملی ہوئی تھی اور مجھے تم نے ہی اغوا کروایا تھا۔ کیوں صحیح کہہ رہی ہوں نا میں ----؟؟ "علشے نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

م۔م۔م۔ میں کیوں کرواؤں گی تمہیں اغوا ----؟؟؟ اور میں نہیں جانتی کون تھے وہ " لوگ ---- "ایشل ہکلاتے ہوئے بولی ----

چھوڑو مجھے ---- "ایشل علشے کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتی ہوئی " چلائی ----

ضرور چھوڑ دوں گی پہلے مجھے یہ بتاؤ۔۔ تم نے مجھے اغوا کیوں کروایا تھا؟؟۔۔ اور یہ " سب نائک مت کرو کیونکہ میں اس دن بے ہوش ہونے سے پہلے تمہارا چہرہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔ اور اگر تم نے یہ سب نہیں کروایا تھا تو مجھے دیکھ کر ڈر کر بھاگی

PDF NOVEL BANK

کیوں --- بولو ---؟؟؟ "علشے نے اس کے بازو پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے سوالیہ نظریں اس کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا۔۔

اس وقت علشے کی نظریں اس کے چہرے کا ہر تاثر نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔۔

م۔م۔ میں کہاں بھاگ رہی تھی۔۔۔۔؟ مجھے لگا کوئی اور ہے۔۔۔۔ "ایشل نے بودا سا" بہانہ گھڑا جبکہ پوری پیشانی پسینے سے تر تھی اس وقت تو اس کے الفاظ بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے شاید وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کہہ کیا رہی ہے۔۔۔۔

لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔ "اتنا کہہ کر علشے نے ایک زوردار تمپڑ اس کے منہ پر" مارا۔۔۔۔

شرم نہیں آتی نا تمہیں۔۔۔ کس قسم کی گھٹیا لڑکی ہو۔۔۔؟؟؟ خود ایک لڑکی ہوتے ہوئے "بھی ناجانے کتنی معصوم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسا چکی ہو۔۔۔۔؟؟؟ مجھے تو یہ سوچ کر ہی گھن آتی ہیں کہ زندگی میں ایک دوست بنائی وہ بھی تم جیسی گرمی ہوئی بدکردار

PDF NOVEL BANK

لڑکی ---- "علشے نے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے کہا جو کھا جانے والی نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی ----

تم نے مجھے تمہیڑ مارا -- ایشل یزدانی کو ---- اس کا بدلہ تو تمہیں چکانا ہی " پڑے ---- "ایشل نے گال پر ہاتھ رکھے اسے وارننگ دیتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ----

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے ایشل ---- تم تو اس سے بھی بری سزا ڈرو کرتی " ہو ---- "علشے نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا -- نا جانے آج اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی شاید جب لڑکی کے کردار پر بات آتی ہے تو ہر لڑکی شیرنی بن جاتی ہے ---- اس کا بازو اب بھی علشے کی گرفت میں تھا ----

علشے بہت غلط جگہ پنگا لے رہی ہو ---- اور تم جو اتنی دیر سے کھڑی مجھے کریکٹر لیس " کہہ رہی ہو تو خود کونسا نیک پروین ہو بھولو مت کہ تم جس کیچڑ سے نکل کر آئی ہو وہ

PDF NOVEL BANK

ایک ایسی جگہ سے جہاں اگر ایک دفعہ کوئی لڑکی چلی جائے تو یہ معاشرہ کبھی اسے قبول نہیں کرتا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ "ایشل یزدانی نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔"

اور تب ہی ایشل کی نظر سامنے سے آتے ہیشم خان پر پڑی۔۔۔۔۔ جس نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔ اس کی نظریں تو ارد گرد علشے کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔ علشے کی بھی اسکی جانب پیٹھ تھی وہ بھی ہیشم خان کو نہیں دیکھ پائی۔۔۔۔۔

وہ جو اتنی دیر سے مضبوط بنی کھڑی تھی ایشل کی باتوں سے لمحے میں کمزور پڑی تھی اور ایشل اسی لمحے کا فائدہ اٹھاتی اس کی ڈھیلی پڑی گرفت سے اپنا بازو چھڑوا کر بھاگی۔۔۔۔۔ کیونکہ زلیخا بائی سے وہ جان چکی تھی کہ ہیشم خان نے اسے خریدا ہے اور ہیشم جیسی معروف شخصیت کو کون نہیں جانتا تھا اور پھر علشے اور ہیشم کی شادی کی خبر بھی اسے مل چکی تھی اس لئے اسے دیکھتے ہی وہ لمحے کی بھی دیر کئے بنا وہاں سے فرار ہوئی۔۔۔۔۔ اسے پتا تھا کہ اگر وہ ایک دفعہ ہیشم خان کی پکڑ میں آگئی تو وہ اس کا کیا حال کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جب ہیشم خان نے سامنے دیکھا تو بھاگتا ہوا وہ علثے کے پاس پہنچا تھا اسے دیکھتے ہی اس کی جان مین جان آئی تھی۔۔۔ اس کے پاس پہنچتے ہی ہیشم نے زور سے اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں جب اسے یہ تسلی ہوئی کہ علثے اس کے پاس ہی ہے تو وہ ہوش میں لوٹا اور جگہ کا اندازہ ہوا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟ اور علثے تو اب بھی ایشل کی باتوں کے زیر اثر تھی۔۔۔۔

کیا ہوا علثے۔۔۔؟؟؟ آپ بھاگی کیوں وہاں سے۔۔۔؟؟؟ جانتی ہیں میں کتنا پریشان ہو گیا" تھا۔۔۔؟؟؟ سانس بند ہو رہا تھا ہمارا یہ سوچ کر بھی کہ کہیں ہم آپکو کھو نہ دیں۔۔۔۔" ہیشم نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے شدت جذبات سے کہا۔۔۔۔ جبکہ چہرے پر ایک خوف سا تھا۔۔۔ علثے تو گم صم سی اسے دیکھ رہی تھی کتنا اعلیٰ ظرف تھا اس انسان کا۔۔۔ اور کیسے وہ اس کے لیے فکر مند تھا۔۔۔ اسے تو اس کے لپٹوں نے چھوڑ دیا تھا اور یہ انسان اس پر دل و جان سے فدا تھا۔۔۔۔ لیکن کیوں۔۔۔؟؟؟ علثے نے خود سے سوال کیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے -- کیا ہو گیا -- کہاں گم ہیں --- ادھر دیکھیے ہماری طرف -- اور بتائیے کیا کسی کو " دیکھا تھا آپ نے --- یا کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے --؟؟ " ہیشتم نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے کہا --- اور تب ہی علشے ہوش کی دنیا میں آئی تھی ---

کیا ہم گھر چلیں ---؟؟؟ "علشے نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا اور ہیشتم جانتا تھا وہ ابھی " اسے کچھ نہیں بتائے گی --- اس لئے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے وہ اسے کندھوں سے تھامے ساتھ لیے مال کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا --- اور انہیں آتے دیکھ کر سب گارڈز الرٹ ہوئے --- ہیشتم نے علشے کو خود گاڑی میں بٹھایا اور ڈرائیور سے چابی لے کر ڈرائیو کرتا گاڑی گاؤں کی سڑکوں کی طرف مڑ دیں اب یہ ساری گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتیں گاؤں کی جانب بڑھ رہیں تھیں ---



PDF NOVEL BANK

یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ کبھی تصور تک نہیں کیا تھا کہ وہ اس طرح کبھی بے بس ہو جائے گی۔۔۔ وہ ہمیشہ اپنی دوستوں کو مضبوط بننے کا سبق دیا کرتی تھی اسے بے بسی سے سخت نفرت تھی اور آج خود ہی بے بس بنی بیٹھی تھی۔۔۔ اسے آج خود سے نفرت ہو رہی تھی اپنے آپ سے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ رو رہی تھی لیکن گھٹ گھٹ کر۔۔۔ جب اس کی وحشت حد سے بڑھنے لگی وہ سامنے نظر آتے آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اپنے ہی عکس کو کافی دیر تک دیکھتی رہی ایسا لگتا تھا جیسے خود کو کھوج رہی ہو سامنے آتا عکس تو اسے اپنا لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

نہیں یہ میں نہیں ہوں۔۔۔ یہ رباب ملک کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟ اسے تو بے بسی " سے نفرت تھی نا تو سامنے نظر آتا بے بسی کی عملی تفسیر بنا وہ عکس اس کا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ " اسکی پیشانی پر بہت سے بل نمودار ہوئے وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود سے ہی مخاطب ہوئی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ رباب ملک تم تو دوسروں کو بے بسی پر لیکچر دیتی پھرتی تھی۔۔۔ آج کیا" ہوا۔۔۔؟؟" اسے لگا سامنے نظر آتا عکس اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔۔۔ دل میں آتش فشاں ابل رہا تھا اسے لگتا تھا اس کا دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔

یہ آنسو تمہاری اپنی غلطی ہے رباب ملک۔۔۔۔۔ تمہیں کس نے کہا تھا حازم سے محبت" کرو۔۔۔ کیوں نہیں روک پائی خود کو۔۔۔ بولو خاموش کیوں ہو اب۔۔۔؟؟؟" رباب کے لب بالکل خاموش تھے لیکن اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا اسی کا ہی عکس اسکو لعن طعن کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں ہے نا تمہارے پاس۔۔۔ جاؤ بتادو اپنے باپ کو تم حازم سے محبت کرتی" ہو اور اسی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ جاؤ رباب۔۔۔۔۔" اسکے دماغ نے اسے تنبیہ کی دل میں ایک امید جاگی۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے باپ کا چہرہ نظروں میں گھوما۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں جانتی ہوں وہ کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔ وہ مجھے اور حازم کو زندہ تو گاڑھ دیں گے " لیکن حازم سے میرا نکاح کبھی نہیں کروائیں گے۔۔۔ اور میں اپنی وجہ سے حازم کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی۔۔۔ " آج وہ جیسے حازم کی محبت کو ٹھکرا کر آئی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔ اور گھر آتے ہی وہ کمرے میں بند ہو گئی اور زار و قطار رونے لگی۔۔۔۔ ابھی وہ خود کو سمجھا ہی رہی تھی کہ اسے ہاجرہ بیگم کی آواز سنائی دی۔۔۔۔ وہ جلدی سے خود پر قابو پاتے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

جی اماں۔۔۔ "ہاجرہ بیگم کو جواب دیتی وہ وہیں ان کے پاس بیٹھ گئی نظریں اٹھانے کی " غلطی نہیں کی اس نے۔۔۔۔

بیٹا۔۔ میری بات دھیان سے سنو۔۔۔ تمہارے باپ نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔ " دوسروں کی زندگیوں کو عذاب بنانے کے سوا اس انسان نے آج تک کچھ نہیں کیا۔۔۔ اور اب اپنی ہی بیٹی کو اپنے جیسے انسان کے ساتھ باندھ دیا۔۔۔ "ہاجرہ بیگم اس کی جانب دیکھ کر بولیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اماں۔۔۔۔ اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔ ابا کے فیصلے کو کون بدل سکتا ہے۔۔۔ "رباب" نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں چاہتی تھی میری بیٹی میری جیسی زندگی نہ گزارے۔۔ لیکن آج میں کچھ نہیں کر "پارہی بیٹا تیرے لئے۔۔" ہاجرہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔

میں جانتی ہوں اماں۔۔ آپ بے بس ہیں مجبور ہیں ابا کے سامنے۔۔ ناجانے اماں "سارے دکھ درد ہماری جھولی میں ہی کیوں آگئے۔۔۔؟؟" رباب نے تاسف سے ہاجرہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔ میں تیرے باپ کو کبھی ایسا نہیں کرنے دوں گی۔۔ میں اپنی بیٹی کو کبھی "اس گھٹیا انسان کے حوالے نہیں کروں گی۔۔۔" ہاجرہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ وہ بس ہولے سے مسکرا دی۔۔۔ وہ جانتی تھی وحید ملک ایک دفعہ جو

PDF NOVEL BANK

ٹھان لیں وہ کر کے ہی دم لیتے ہیں۔۔۔۔ اور شاید اب وہ بھی دوسری عورتوں کی طرح سمجھوتہ کر چکی تھی۔۔۔۔



زریاب خان کی حویلی میں سردمہری عروج پر تھی۔۔۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے کسی کو کسی سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔ اماں بیگم سارا سارا دن کمرے میں رہتی تھیں بہت کم ہی باہر نکلتی تھیں کھانا ان کو ملازمہ کمرے میں ہی دے آتی۔۔۔ عادل خان زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتا تھا کم ہی کسی کو بلاتا تھا۔۔۔ جبکہ نسرین بیگم کے اپنے سو بکھیرے تھے جنہیں نیٹاتے ان کا سارا دن باآسانی گزر جاتا تھا۔۔۔۔

زریاب خان اپنی سیاست میں مصروف تھے۔۔۔۔ منہل (زریاب خان کی چھوٹی بیٹی) وہ زیادہ تر شہر اپنی پھپھو کے گھر ہی رہتی تھی اس کا نکاح چھوٹی عمر میں ہی پھپھو زاد سے کر دیا گیا تھا اور بچپن سے ہی وہ اپنی پھپھو کے بہت قریب تھی۔۔۔۔ زویا (زریاب خان کی بڑی بیٹی) جسکا زیادہ ٹائم گھر سے باہر ہی گزرتا تھا۔۔۔ ان دنوں اس حویلی میں سب

PDF NOVEL BANK

اپنے ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی تھے۔۔۔۔۔ سب اپنی اپنی زندگی میں گم
یہ سفر طے کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اور زندگی کے اس سفر میں ایک بڑا طوفان اس حویلی کے
ملکینوں کے لیے تیار کھڑا تھا بہت جلد اس حویلی کے ملکین اس طوفان کی لپیٹ میں آنے
والے تھے جو ان کو دہلا کر رکھ چنے والا تھا۔۔



کھانا کھانے کے بعد وہ تینوں آسکریم کھانے آسکریم پارلر چل پڑے۔۔۔۔۔

کونسا فلیور کھاؤ گی رحاب۔۔۔؟؟ "ذیان نے روحی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

میں چاکلیٹ۔۔۔ ونیلا۔۔۔ پستہ۔۔۔ سب کھاؤنگی۔۔۔۔۔ "روحی نے انگلی پر گنتے ہوئے"
فلیورز کے نام بتائے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

روحی بن بھی آتی ہمیشہ ملٹی فلیورز مکس کروا کر اسپیشل آسکریم بنوا کر کھاتی تھی اور حازم ہمیشہ اس بات سے چڑتا تھا۔۔۔۔۔ "میں ونیلا فلیور کھاؤں گا۔۔۔۔۔" اس سے پہلے ذیان حازم سے پوچھتا حازم جھٹ سے پہلے ہی بول پڑا۔۔۔۔۔

اچھا ایک کام کرو تم لوگ بیٹھو میں ابھی آرڈر دے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ "ذیان انہیں بیٹھنے" کا کہہ کر خود کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ تب ہی ایک ٹیبل کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی نظر وہاں بیٹھی اس لڑکی پر گئی۔۔۔۔۔ نازیبا کپڑوں میں ملبوس چہرے پر ڈارک میک اپ کئے وہ لڑکی اسے عورت کے نام پر دھبہ لگی۔۔۔۔۔ پھر اسکی نظر اسکے ہاتھ میں پکڑے سگریٹ پر گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر ذیان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔۔۔ اور اس کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھا لڑکا جو اسے نہایت ہی غلیظ نظروں سے دیکھ رہا تھا ذیان کا دل کیا وہ اس لڑکے کی آنکھیں ہی نوچ لے کتنی گندگی تھی یہ بات اسے اندر تک سلگا گئی۔۔۔۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس لڑکی نے سگریٹ کا دھواں منہ سے نکالتے سگریٹ زمین پر پھینکتے اس اپنے جو گرز سے مسلا۔۔۔۔۔ شاید نظروں کی تپش تھی کہ اس لڑکی نے نظر اٹھا کر آس پاس دیکھا تو اس کی نظر ساکت کھڑے ذیان پر پڑی جو کسی بت کی

PDF NOVEL BANK

مانند کھڑا اس ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر لڑکی غصے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔۔۔

او ہیلو مسٹر۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا۔۔۔۔۔؟؟؟ "اس کے" چٹکی بجانے پر ذیان ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

لڑکیاں تو بہت دیکھی ہیں مس پر تم جیسی نہیں دیکھی۔۔۔۔۔ "ذیان نے اس جواب" دے کر منہ پھیر لیا جبکہ چہرے پر بے زاری واضح تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا میری جیسی سے۔۔۔۔۔ "اس لڑکی کو ذیان کا اس طرح منہ پھیرنا" گراں گزرا۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے غصے سے ذیان کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او مس۔۔۔۔ میرا مطلب تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔ اور یہ غلطی دوبارہ مت کرنا۔۔۔۔"

ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔" ذیان نے اپنے گریبان پر موجود اس کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور زور سے اس کے ہاتھوں کو جھٹکا۔۔۔۔

اچھا تو اب تمہارے ساتھ نہیں ہو گا اب دیکھنا میں کرتی کیا ہوں تمہارے ساتھ شاید"

جانتے نہیں ہو تم مجھے۔۔۔۔" اس لڑکی نے چلاتے ہوئے بدتمیزی سے کہا۔۔۔۔ وہ جو کہیں سے گزرتی تو لڑکے آنکھیں جھپکنا تک بھول جاتے تھے اور یہ لڑکائیوں اسے کھلے عام ذلیل کر رہا تھا۔۔۔۔ یہ بات اس لڑکی کو طیش دلا گئی۔۔۔۔

تمہیں کون نہیں جانتا ہو گا۔۔۔۔ تمہارا لباس تمہاری عکاسی کرتا ہے اور سونے پہ سہاگہ"

تمہاری یہ گھٹیا لینگویج جو سب کو چیخ چیخ کر بتاتی ہے کہ تم ایک نہایت ہی بدتمیز۔۔۔۔

کریکٹر لیس اور گری ہوئی لڑکی ہو جسے خود کی تو عزت کا پتا نہیں اور اپنے ماں باپ کو بھی بدنام کرتی پھر رہی ہو ہر جگہ۔۔۔۔" ذیان نے اسے آئینہ دکھایا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او مسٹر تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم مجھے جج کرو۔۔۔۔ اور کریکٹر لیس کسے کہا تم " نے۔۔۔؟" اس لڑکی نے بدتمیزی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں۔۔۔" اتنا کہہ کر ذیان جانے کے لئے پلٹ گیا۔۔۔"

او مسٹر لسن۔۔۔۔" اس لڑکی نے چلا کر اسے مخاطب کرنا چاہا لیکن وہ اگنور کیئے آگے " بڑھتا چلا گیا۔۔۔ اور یہی بات اسے تپا گئی۔۔۔

کام ڈاؤن۔۔۔۔ بے بی۔۔۔ اتنا غصہ ٹھیک نہیں۔۔۔ آؤ چلو چلیں ہم۔۔۔۔" ساتھ کھڑے " لڑکے نے اس کی کمر کے گرد بازو رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں اس لڑکے کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ جینا حرام کردوں گی اسکا۔۔۔ عزت کی بات " کرتا ہے نا ایسا بے عزت کروں گی نا اس کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا کسی کو۔۔۔" وہ لڑکی غصے میں اول فول بولتی اس لڑکے کے۔ ساتھ چلی گئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان جیسے ہی پلٹا آس پاس میں موجود لوگ جو یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے ان میں اسے حازم اور روحی بھی کھڑے نظر آئے ذیان کو اس بھیڑ سے نکلتے دیکھ کر حازم اور رحاب فوراً اس کی جانب بڑھے۔۔۔

پاگل ہو گیا تھا کیا ذیان۔۔۔ تجھے کیا ضرورت تھی اس سے پنگا لینے کی۔۔۔؟؟ "حازم" نے اس کے پاس پہنچ کر جھٹ سے سوال کیا۔۔۔

پنگا میں نے نہیں اس نے لیا تھا۔۔۔ "ذیان نے تپ کر کہا۔۔۔"

تجھے کیا ضرورت تھی اسے اتنا کچھ کہنے کی۔۔۔ وہ کچھ بھی پہنے کچھ بھی کرے یہ تیرا "ہیڈک نہیں تھا یار۔۔۔" حازم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جبکہ ذیان بھی خود کو کافی حد تک نارمل کر چکا تھا وہ کسی غیر لڑکی کے لئے اپنے ساتھ ساتھ ان دونوں کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چھوڑ حازم۔۔۔ شاید ہمیں اب جلدی سے آسکریم کھا کر گھر چلنا چاہیے کافی دیر ہو گئی۔
ہے بھابھی۔ اور بھائی آتے ہی ہونگے۔۔۔۔۔ "ذیان نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ہاں چلو۔۔۔۔۔ "رحاب نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔ اب ذیان نارمل ہو چکا تھا سو تینوں
نے جلدی جلدی آسکریم کھائی اور گھر کی جانب چل پڑے۔۔۔۔۔



پورے راستے عائشہ نے ایک لفظ تک نہیں بولا تھا۔۔۔ بس گم صم سی بیٹھی اپنی ہی سوچوں
میں گم تھی۔۔۔ گاڑی کے رکنے پر وہ ایک دم چونکی۔۔۔۔۔
ہیشم نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اترنے میں مدد دی اور اس کا ہاتھ تھام کر حویلی
کی اندرونی جانب بڑھ گیا۔۔۔ اسے اس حال میں دیکھ کر ہیشم کو خود بہت تکلیف ہو
رہی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آگئیں بھا بھی ---- "ہیشم اور عائشے کو آتے دیکھ کر رحاب زور سے چلا کر ان دونوں کی" طرف بڑھی ---

السلام علیکم بھائی --- "ان تینوں نے ایک ساتھ ہیشم کو سلام کیا۔۔۔ ہیشم ان تینوں" کو سلام کا جواب دے کر فریش ہونے کی غرض سے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جانتی ہیں بھا بھی --- کتنا مس کیا میں نے آپکو پتا ہے میرا بالکل بھی دل نہیں لگ رہا" تھا آپکے بغیر --- "رحاب لاڈ سے عائشے کے گلے میں بانہیں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔

میں نے بھی بہت مس کیا تمہیں کیوٹی۔ بالکل بھی مزہ نہیں آیا مجھے اکیلے شاپنگ" کرنے میں۔۔۔ "عائشے خود کو کافی حد تک نارمل کر چکی تھی۔۔۔۔۔ اسنے پیار بھرے لہجے میں رحاب کو جواب دیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو بھابھی۔ بہت سوٹ ہیں آپ۔۔ لیکن بھائی تو تھے نا آپکے ساتھ۔۔۔۔۔ اچھا اب " دکھائیں جلدی سے کیا لے کر آئی ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟ "رحاب نے کہا۔۔۔۔۔

اب بھابھی یہاں کھڑے ہو کر تو دکھانے سے رہیں۔۔۔ کم از کم اندر تو آنے دو " انہیں۔۔۔۔۔ "ذیان نے دروازے پر ہی رحاب کو شروع ہوتے دیکھ کر ٹوکا۔۔۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔۔۔ "روحی اپنی جلد بازی پر شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔۔"

کوئی نہیں گڑیا۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ چلو میں تمہیں سب دکھاتی ہوں۔۔۔۔۔ "علشے " پیار سے اس کا گال تھپتھپاتی اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ علشے کافی تھک چکی تھی اس لئے سب چیزیں ان کو دکھاتی ریسٹ کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔ جبکہ ان تینوں کی کبھی نہ ختم ہونے والی نوک جھوک ایک مرتبہ پھر سے شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

عائشے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی کمرہ بالکل خالی تھا۔۔۔ اس نے یہاں وہاں دیکھا لیکن ہیشتم کہیں نہیں تھا۔۔۔ تب ہی اسے ٹیرس پر تھوڑا کھٹکا محسوس ہوا تو وہ وہیں چلی آئی۔۔۔

زہے نصیب۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔؟؟؟ "ہیشتم کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس" نے گردن موڑ کر دیکھا اور عائشے گل کو دیکھ کر اسے۔ خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔

جی بس کچھ نہیں ایسے ہی۔۔۔ "عائشے نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔"

کہیں آپ ہمیں تلاش تو نہیں کر رہی تھیں نا عائشے گل۔۔۔۔ "عائشے اس کے صحیح" اندازے پر تھوڑا نوکھلائی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نن۔۔ نہی۔۔ نہیں تو میں بھلا آپ کو کیوں ڈھونڈوں گی۔۔۔؟؟؟ "علشے نے ٹوٹے"
پھوٹے لفظوں میں جواب دیا۔۔۔۔ اس کے جواب پر ہیشتم خان نے جاندار قہقہہ
لگایا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا وہ خالی کمرہ پا کر اسے ہی ڈھونڈتے ہوئے آئی ہے۔۔۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ "علشے نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔"

کچھ نہیں جان ہیشتم۔۔۔۔۔ بس ہم دیکھ رہے ہیں ہماری بیوی کو تو ٹھیک سے جھوٹ"
بولنا بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

میں نے کب جھوٹ بولا۔۔۔۔؟؟؟ "علشے نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے"
کہا۔۔۔۔

ابھی آپ نے کہا آپ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں نہیں آئیں تھیں جبکہ آپ یہاں"
ہمیں ہی ڈھونڈتے ہوئے آئی ہیں۔۔۔۔۔ جان ہیشتم۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے خوشگوار لہجے میں

PDF NOVEL BANK

کہا۔۔۔ اور علٹے کا تو خفگی کے مارے برا حال تھا۔۔۔ اس لیے چپ چاپ کھڑی رہی۔۔۔ اسے خاموش کھڑے دیکھ کر ہیشتم ہی اسے مخاطب کیا۔۔

کیا ایک کپ کافی مل سکتی ہے۔۔ "ہیشتم نے آج پہلی دفعہ اس سے کوئی فرمائش کی" تھی۔۔۔

جی۔۔۔ میں ابھی لے کر آتی ہوں۔۔۔ "علٹے حامی بھرتے ہوئے کافی بنانے چلی" گئی۔۔۔ ہیشتم کو انتظار کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن علٹے ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔ ہیشتم نے ابھی اسکے پیچھے جانے کے لئے قدم بڑھایا ہی تھا کہ علٹے ہاتھ میں کافی کے دو کپ لیے آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔ اور ایک کپ ہیشتم کی طرف بڑھایا۔۔۔ جسے ہیشتم نے فوراً تھام لیا۔۔۔

لگتا ہے بہت اسپیشل کافی بنائی ہے آپ نے پورا آدھا گھنٹہ لگا کر۔۔۔ "ہیشتم نے" اس کے اتنی دیر لگانے پر چوٹ کی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں بس۔۔۔وہ" اس سے پہلے عائشہ وضاحت دیتی ہیشتم بچ میں ہی بول پڑا۔۔۔"

کچھ نہیں ہوتا عائشہ گل۔۔۔آپ اتنا ڈرتی کیوں ہیں ہم سے۔۔۔؟ کیا ہماری شکل اتنی " بری ہے۔۔۔؟" ہیشتم کافی سائیڈ پر رکھ کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

ک۔۔۔کس ن۔۔۔نے کک۔۔۔کہا کہ میں آپ سے ڈرتی ہوں۔۔۔؟ میں کسی سے نہیں " ڈرتی "عائشہ نے مضبوط بنتے ہوئے کہا جبکہ زبان ساتھ چینے سے انکاری تھی۔۔۔۔۔

آپکی اس لڑکھڑاتی ہوئی زبان نے۔۔۔۔۔" ہیشتم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

اب آپ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔۔۔۔۔"عائشہ نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہائیپی۔۔۔ آپکو غصہ بھی آتا ہے۔۔۔؟؟؟ کریں غصہ ہمیں بھی تو پتا چلے کہ آپ غصہ " کیسے کرتی ہیں۔۔۔؟؟؟ "ہیشم نے اسے غصے میں آتے دیکھ کر مزید تپایا۔۔۔ اس وقت وہ دونوں کوئی اور ہی ہیشم علٹے لگ رہے تھے۔۔۔

اب میں آپکا منہ توڑ دوں گی۔۔ اگر آپ نے ایک لفظ اور کہا۔۔۔ علٹے نے غصے سے کہا " جبکہ اپنے لفظوں کا اندازہ ہوتے ہی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو بولنے سے روکا۔۔۔ اور آنکھیں زور سے بند کر لیں۔۔ اسے لگا کہ اب ہیشم خان اس کو نہیں چھوڑے گا۔۔ لیکن مسلسل خاموشی محسوس کر کے اس نے تھوڑی تھوڑی کر کے آنکھیں کھولیں تو سامنے ہیشم کھڑا مسکرا رہا تھا اور علٹے کو اس طرح دیکھتے ہوئے ہیشم کا فلک شگاف قہقہہ گونجا۔۔۔

کیا ہوا جان ہیشم۔۔۔ چپ کیوں ہو گئی۔۔۔ بولو۔۔۔ "ہیشم نے اسے ساکت کھڑے " دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کچھ بھی نہیں۔۔۔ مجھے لگا اب آپ کو غصہ آئے گا مجھ پر۔۔۔ مجھے ایسا نہیں بولنا چاہیے " تھا۔۔۔ "عائشہ نے جھکی نظروں سے کہا۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا عائشہ۔۔۔ ہمیں آپ پر پیار تو آسکتا ہے لیکن غصہ نہیں " آسکتا۔۔۔ "ہیشم نے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔ اور عائشہ تو جتنا بھی خود پر نازاں ہوتی کم تھا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ "عائشہ جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔ "

عائشہ گل۔۔۔ آج مال میں کیا ہوا تھا؟؟؟ "ہیشم نے یاد آنے پر اچانک سوال " کیا۔۔۔ اور عائشہ ایک دم اس سوال پر گھبرائی۔۔۔ ہیشم جانتا تھا اس سے عائشہ کو تکلیف ہو گی لیکن آئندہ کی تکلیفوں کو ختم کرنے کے لئے ضروری تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے گل بھروسہ ہے نا آپکو ہم پر --- بتائیے کیا آپ نے کسی کو دیکھا"
 تھا۔۔۔؟؟؟" ہیشم نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔
 علشے نے اس کی طرف آنسوؤں سے لبالب آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر
 ہلایا۔۔۔۔

وہ میں نے وہاں ایشل کو دیکھا تھا وہی لڑکی جس نے مجھے اغوا کروایا تھا۔۔۔ میں اس"
 کے پیچھے ہی بھاگی تھی۔۔۔" علشے اذیت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ اس کا کرب محسوس کر
 کے ہیشم نے تکلیف سے آنکھیں بند کیں۔۔۔

تو آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا علشے گل۔۔۔؟؟؟ اگر وہ لڑکی دوبارہ آپ کے ساتھ"
 کچھ کر دیتی تو۔۔۔؟؟؟" ہیشم نے اس کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھتے ہوئے
 پوچھا۔۔۔

وہ مجھے اس وقت کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔۔" علشے نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

آپ فکر مت کریں علٹے۔۔۔ اب اس لڑکی کو ہم سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔۔ "علٹے"
 کو حوصلہ دیتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔ ہیشتم کے لئے ایشل کو پکڑنا بائیں
 ہاتھ کا کھیل تھا اور وہ ماہر کھلاڑی اچھے سے جانتا تھا کہ اسے یہ کھیل کیسے کھیلنا ہے۔

کافی۔۔۔۔۔ "علٹے کو اچانک کافی کی یاد آنے پر وہ دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔"

اوہ ہاں آج ہماری پیاری بیوی نے اتنے پیار سے ہمارے لئے بنائی ہے اور ہم بھول"
 گئے۔۔۔ اور وجہ بھی تو ہماری بیوی ہی ہے۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے
 کہا۔۔۔۔۔"

میں نے کیا کیا۔۔۔؟ "علٹے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح"
 بولی۔۔۔۔۔ اور ہیشتم اس کے اس انداز پر مسکرایا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

آپ نے ڈاکا ڈالا ہے۔۔۔" ہیشم نے شرارت سے کہا۔۔۔"

میں نے کب کچھ چوری کیا ہے۔۔۔؟؟ میں چور نہیں ہوں۔۔۔" علشہ اپنی خوبصورت آنکھوں کو پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔

پھر کبھی بتائیں گے۔۔۔ آجائیں ابھی کافی تھک گئیں ہونگی آپ آج۔۔۔۔۔" ہیشم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن جب پیچھے دیکھا تو علشہ اب بھی اپنی جگہ پر ہی کھڑی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا ہو گیا کیا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟" ہیشم نے واپس اس کی طرف آتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ جب تک مجھے نہیں بتائیں گے میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔" علشہ نے غصے سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو ٹھیک ہے۔۔۔ ہم آپکو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔۔۔ "ہیشم اتنا کہہ کر آگے بڑھا ہی"۔
 تھا کہ علٹے جلدی سے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔۔ جبکہ پیچھے ہیشم کا فلک شکاف قہقہہ
 گونجتا تھا۔۔۔



انسان جب کسی سے سچی محبت کرتا ہے تو بڑی بے غرض محبت کرتا ہے اور ہمیشہ
 اس کی تکمیل کا خواہشمند ہوتا ہے۔۔۔ عادل خان سے تو پھر محبت اس کے حوالے کر
 کے چھینی گئی تھی تو اتنی آسانی سے کیسے بھول جاتا وہ۔۔۔؟؟ اور یہی تو ہماری محبت کا
 امتحان ہوتا ہے کہ ہم اپنی محبت کی پیمائش کر سکیں کہ ہماری محبت میں کتنی سچائی
 ہے۔۔۔ ان حالات میں یا تو ہم خود غرض بن جاتے ہیں کہ ہر حال میں ہم اس انسان
 کو پانا چاہتے ہیں بھلے وہ انسان خوش ہو یا نہ ہو۔۔۔ یا تو ہم اپنی محبت کی خوشی کے لیے
 اپنی خوشی قربان کر دیتے ہیں۔۔۔ عادل خان کسی بھی طرح سنبھل نہیں پا رہا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اسے چوٹ ہی ایسی لگی تھی کہ وہ سنبھل ہی نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی پوری زندگی تہس نہس ہو چکی تھی۔۔

اماں بیگم میرا سانس گھٹتا ہے اس کے بغیر۔۔۔ "عادل خان نے بے بسی سے کہا۔۔۔"

یہاں مجھے ہر جگہ عائشے کی یاد دلاتی ہے۔۔ اس کی ہنسی۔۔ اسکی باتیں۔۔۔ اس کا "رونا۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔۔۔" عادل کسی بھی طرح سنبھل نہیں پارہا تھا اور اس وقت وہ۔ کسی ضدی بچے کی طرح اماں بیگم کے پاس بیٹھا رو رہا تھا جیسے اس سے کسی نے اس کی کوئی چیز چھین لی ہو۔۔۔۔

میں جانتی ہوں بیٹا تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ پر بیٹا سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔ پوری "زندگی پڑی ہے آگے۔۔۔۔۔" اماں بیگم کو اسکا اس طرح رونا دکھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

پر میں جینا نہیں چاہتا اماں بیگم۔۔ میرا دل کرتا ہے میں خود کو ختم کر لوں۔۔۔ "عادل"
نے کرب سے کہا۔۔۔

یہ محبت بڑی ظالم ہوتی ہے اسکا دیا ہوا گھاؤ بہت گہرا ہوتا ہے یہ اچھے سے اچھے بڑے
سے بڑے انسان کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔۔ آج اس نے عادل خان کو بھی توڑ کر رکھ
دیا تھا۔۔۔۔

یوں خود کو کیوں برباد کر رہے ہو بیٹا۔۔۔ "اماں بیگم کے سوال پر اس نے چونک کر ان"
کی طرف دیکھا جیسے کچھ یاد آیا ہو۔۔۔

اماں بیگم میں ہیشم خان کی حویلی جاؤں گا اسے لینے۔۔۔۔ "عادل خان نے مضبوط لہجے"
میں کہا۔۔۔ اس کی بات پر اماں بیگم نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہو گیا بیٹا اسکا انجام جانتے بھی ہو کیا ہو سکتا ہے۔۔۔" اماں بیگم نے اسے خبردار " کیا۔۔۔

جو بھی ہو اماں بیگم میرے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔" عادل خان کے " لہجے کی مضبوطی اماں بیگم کو چونکا گئی۔۔۔

رک جاؤ بیٹا کیوں خود کو مشکل میں ڈال رہے ہو۔۔۔؟" اماں بیگم نے کمزور لہجے میں " کہا۔۔۔

اماں بیگم اگر میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔" عادل خان " نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

اسلام میرے بچے کی حفاظت کرے۔۔۔" اماں بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے " ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔۔۔؟؟ "عادل خان نے اپنا مضبوط ہاتھ انکے سامنے پھیلاتے " ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔ لیکن ایک شرط " "پر۔۔۔۔

کیسی شرط۔۔۔؟؟ "عادل نے اچھنبے سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

تم علشے کو کسی بھی چیز کے لئے مجبور نہیں کرو گے۔۔ اگر وہ وہیں رہنا چاہے تو تم " اسے زبردستی نہیں لاؤ گے یہاں۔۔۔۔ "اماں بیگم نے اپنی شرط اس کے سامنے رکھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اماں بیگم۔۔۔ میں علشے سے محبت کرتا ہوں اگر اسکی خوشی ہیشتم خان کے " ساتھ ہوئی تو میں کبھی اس کی زندگی خراب نہیں کروں گا میں اسے خوش دیکھنا چاہتا

PDF NOVEL BANK

ہوں ---- میں جا تو رہا ہوں اماں بیگم لیکن جس دن علٹے نے مجھے اپنی زندگی سے جانے کا کہا اس دن اگر مجھے خالی ہاتھ بھی لوٹنا پڑا تو میں لوٹ آؤں گا۔۔۔۔۔" یہ عادل بھی نہیں ہی جانتا تھا کہ وہ کیسے اس بات پر پورا اترے گا۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے بیٹا میں تیرے ساتھ ہوں ---" اماں بیگم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے "ہولے کہا۔۔۔۔۔

مجھ سے وعدہ کریں اماں بیگم آپ ابا جان کو نہیں بتائیں گی کہ میں علٹے گل کو لینے "ہیشم خان کی حویلی گیا ہوں۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ تو جا اور میری علٹے سے بات ضرور کروانا۔۔۔ نا جانے کس حال میں ہوگی "میری بچی۔۔۔۔۔" اماں بیگم نے نم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اپنا خیال رکھنا۔۔۔ میں انتظار کروں گی۔۔۔ تیرے لوٹنے کا۔۔۔ "اماں بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔"

جی اماں بیگم۔۔۔ انشاء اللہ اچھی خبر لے کر ہی لوٹوں گا۔۔۔۔۔ "عادل خان لنکے سر پر" بوسہ دیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور کچھ ضروری سامان پیک کر کے بنا کسی کو بتائے چپ چاپ حویلی سے نکل گیا۔۔۔۔۔



روحی اپنے کمرے میں بیٹھی اپنا کوئی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب حازم کمرے میں آیا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو روحی۔۔۔۔۔؟؟؟ "حازم نے اسے کام میں مصروف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

مینار پاکستان کی لمبائی ناپ رہی ہوں ---- نظر نہیں آ رہا کیا --؟؟ اسائنمنٹ بنا رہی " ہوں ---- "روحی نے اس کے دیکھنے کے باوجود سوال کرنے پر غصے سے کہا ----

اوہ سوری ---- "حازم اتنا کہہ کر اٹھ کر جانے لگا -- رحاب اس کے اتنے خاموش رہنے " پر حیران ہوئی وہ جو کب سے سر نیچے کئے اسائنمنٹ بنا رہی تھی اس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا ----

کیا ہو گیا --؟؟ خیر تو ہے آج لوگ اتنے خاموش کیسے ہیں --؟؟ "حازم کو جانا دیکھ کر" رحاب نے اسے سنانے کے لیے تیز آواز میں کہا ---- لیکن حازم جیسے ہی پلٹا اس کا چہرہ دیکھ کر رحاب کو شدید جھٹکا لگا -- متورم آنکھیں -- سرخ ناک اور پورے چہرے پر اداسی پنکھ پھیلائے بیٹھی تھی ----

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا حازم ----؟؟ "رحاب فکر مندی سے اس کی جانب " بڑھی --

PDF NOVEL BANK

ہاں ٹھیک ہوں میں --- مجھے کیا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔؟؟ "حازم نے چہرے پر"
مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔

لگ تو نہیں رہا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ انسانوں کی طرح بتا دو کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے "
کیا۔۔۔؟؟ "رحاب جانتی تھی وہ بات ٹال رہا ہے ضرور کوئی تو ایسی بات تھی جس نے اس
کا یہ حال کر دیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا روحی یار۔۔۔ بس ایسے ہی رات کو سویا نہیں ہوں نا اس لئے۔۔۔۔ "حازم"
نے پھر سے بات کو ٹالا۔۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھ سے چھپا لو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔ چھوٹی ضرور "
ہوں حازم پاگل نہیں ہوں۔۔۔۔ "روحی نے استفسار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جتنا بھی لڑتے تھے وہ۔۔ لیکن تینوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔۔۔۔۔ تو روحی
کیسے نا جان پاتی کہ حازم تکلیف میں ہے۔۔۔

پاگل تو تم ہو روجی ---- وہ الگ بات ہے کہ ہم نے آج تک کسی کو بتایا نہیں ورنہ "ابھی تک پاگل خانے والے تمہیں اٹھا کر لے گئے ہوتے ----" حازم نے مذاق کرتے ہوئے کہا ----

بات مت بدلو حازم۔۔۔ آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں ورنہ اب ہمیشہ بھائی کو بلا لوں گی۔
تمہاری یہ اتری ہوئی شکل کی وجہ پھر انہیں ہی بتانا۔۔۔۔۔" روحی نے اسے دھمکایا کہ
شاید وہ ایسے ہی بتا دے۔۔ حازم اب بالکل خاموش کھڑا تھا اس کے جواب میں اس نے
ایک لفظ بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔

او۔۔۔رکو۔۔۔رکو۔۔۔ایک منٹ کہیں اس سب کی وجہ رباب تو"

نہیں۔۔۔؟"روحی حازم کی رباب کے لئے فیلنگز سے اچھی طرح آشنا تھی۔۔۔اور اس

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بات سے بھی واقف تھی کہ رباب حازم کو کم و بیش ہی۔ لفٹ کرواتی تھی۔۔۔ روحی کے صحیح اندازے پر حازم نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

بولو اب کیوں بت بنے بیٹھے ہو۔۔۔۔؟" اسے مسلسل خاموش دیکھ کر روحی نے چڑ کر "کھا۔۔۔

تمہارا اندازہ بالکل درست ہے روحی۔۔۔ تم بات کرو نا اس سے۔۔۔ "حازم نے جلدی" سے اس کا ہاتھ پکڑ کر منت کرتے ہوئے کہا۔۔

ہائیلیپی حازم تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔۔؟؟ تو اب کیا مسئلہ "ہے۔۔۔؟؟" رحاب نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مسئلہ یہ ہے کہ وہ مان نہیں رہی ---- میں جانتا ہوں روحی وہ مجھ سے محبت کرتی " ہیں میں نے خود اس کی آنکھوں میں دیکھا ہے لیکن وہ مانتی نہیں ہے ---- "حازم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا -- اور پل بھر کی خاموشی کے بعد پھر سے بولا ----

وہ کہتی ہے اگر اس کے ابا کو یہ بات پتا چلی تو وہ اس کے ساتھ ساتھ مجھے بھی مار " دیں گے --- اور اس کے ابا نے اس کی نسبت اپنے ہی جیسے کسی بگڑے ہوئے نوبزادے سے طے کر دی اور اب وہ اسی سے ہی شادی کرے گی ---- "حازم کے لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی ----

اوہ --- تو اب کیا کیا جا سکتا ہے حازم ----؟؟ "روحی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے " پریشانی سے پوچھا --

PDF NOVEL BANK

تم بس اس سے بات کرو۔۔۔ اگر وہ راضی ہو جائے تو سب ہو جائے گا۔۔ لیٹ لیٹ " وہ میری محبت کو ایکسیپٹ تو کرے روحی۔۔۔ "حازم نے موقع دیکھ کر جلدی سے حل اس کے سامنے رکھا۔۔۔۔

اسے ایکسیپٹ تو کرنا ہی پڑے گا حازم۔۔۔ روحی کے بھائی نے محبت کی ہے اس سے " کوئی معمولی بات تھوڑی ہے یہ۔۔۔ "روحی نے شیخیاں بگھارنے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ روحی میں جانتا تھا تم میری ہیلپ ضرور کرو گی۔۔۔ "حازم نے اسے مشکور" " نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بس۔۔۔ زیادہ بڑنگ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے یہ بتاؤ یہ سب ہوا " کیسے۔۔۔؟؟؟ "روحی نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے کیا مطلب.... ہو گیا بس۔۔۔ "حازم نے تڑخ کر جواب دیا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ۔۔۔۔ مجھے بدلے میں کیلے گا۔۔۔۔" رحاب نے جلدی سے "پوچھا۔۔۔۔

ایک عدد بھابھی۔۔۔۔" حازم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔"

اس کے علاوہ۔۔۔۔؟؟" روحی نے منہ پھیر کر پوچھا۔۔۔۔"

اس کے علاوہ جو تم چاہو۔۔۔۔" حازم نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔"

تو ٹھیک ہے یاد رکھنا اس بات کو۔۔۔۔" روحی نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

ایک بات سوچ رہا تھا میں رحاب۔۔۔۔" حازم نے سنجیدہ لہجے میں کہا جبکہ آنکھوں میں "شرارت واضح تھی۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہاں بولو۔۔۔۔۔ ویسے میں بھی ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ "رحاب نے کنپٹی پر انگلی"
رکھ کر پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

کیا سوچ رہی تھی تم۔۔۔۔۔؟؟ "حازم نے جلدی سے پوچھا اسے لگا روحی کوئی خاص بات"
کرنے والی ہے۔۔۔۔۔

میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں کس کے دماغ پر ڈاکا ڈالا ہے تم نے ورنہ اپنا دماغ تو"
ہے نہیں تمہارے پاس کہ تم کچھ سوچو۔۔۔۔۔ "روحی نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ہائیپیپی ایک منٹ۔۔۔۔۔ "روحی کہہ کر جلدی سے اس کے پاؤں کے قریب"
جھکی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہو گیا ایسا کیا ہے میرے پاؤں میں؟؟؟ "حازم نے اسے عجیب حرکتیں کرتے دیکھ کر کہا۔۔۔"

یہ دیکھو۔۔۔ "روحی نے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

یہ کیا ہے روحی۔۔۔؟؟ "اس نے تپ کر کہا۔۔۔"

تمہارا دماغ۔۔۔ نیچے گر گیا تھا تو سوچا کہ اٹھا کر دے دوں۔۔۔۔ "روحی اتنا کہہ کر دروازے کی طرف بھاگی جانتی تھی اب حازم اسے چھوڑنے والا نہیں ہے۔۔۔"

کیا ہو گیا بھی۔۔۔۔ کیوں پیچھے پڑے ہو روحی کے۔۔۔؟؟ "عائشہ جو روحی کے کمرے کی طرف آرہی تھی روحی کو اس طرح بھاگتا دیکھ کر اس کے پیچھے آتے حازم سے پوچھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھابھی سمجھالیں اس کو۔۔۔۔" حازم نے روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

لیکن ہوا کیا ہے یہ بھی تو بتاؤ۔۔۔۔؟" علٹے نے متجسس ہوتے ہوئے۔۔۔"

ہونا کیا ہے بھابھی۔۔۔۔ بس کچھ لوگوں کا دماغ کر گیا تھا وہی اٹھا کر دیا ہے تو اتنا " غصہ آ رہا ہے ان کو۔۔۔ بھلائی کا تو دور ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔" روحی نے علٹے کو پوری بات بتائی جسے سن کر علٹے کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔۔۔ حازم ان دونوں کو اس طرح ہنستے ہوئے پاؤں پٹختا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ دونوں ہنستی ہوئی کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ان دنوں میں علشے اور ہیشتم میں کافی انڈر اسٹینڈنگ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ علشے اب ہیشتم سے ساری باتیں بے جھجک کر لیا کرتی تھی۔۔۔۔۔ اب بھی وہ روحی کے ساتھ کچن میں کھڑی اسکا پسندیدہ کھانا بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے گرلز۔۔۔۔۔ بڑی خوشبو آرہی ہے آج کچن سے کیا بن رہا ہے " اسپیشل۔۔۔۔۔؟ "ذیان نے کچن میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کھانے کا تو وہ ویسے ہی دیوانہ تھا۔۔۔۔۔

آج بھابھی بھائی کے لئے خاص اپنے ہاتھوں سے ڈنر بنا رہی ہیں۔۔۔۔۔ "جواب روحی کی" طرف سے آیا۔۔۔۔۔

واہ بھئی۔۔۔۔۔ آج تو بھائی کے عیش ہونے والے ہیں۔۔۔۔۔ "ذیان نے ہنستے ہوئے" کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ویسے بن کیا رہا ہے۔۔۔؟" حازم نے پوچھا۔۔۔۔۔"

یہ تو ڈاننگ ٹیبل پر ہی پتا چلے گا۔۔۔۔۔" اس سے پہلے علٹے بتاتی روحی نے جلدی سے " کہا۔۔۔۔۔

ذیان ذرا ہیشم سیے پوچھنا کب تک آئیں گے وہ۔۔۔۔۔" علٹے نے ذیان سے کہا۔۔۔۔۔"

اوووووہ۔۔۔۔۔ بڑا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔" ذیان نے علٹے کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کی " بات پر علٹے شرم سے سرخ ہو گئی۔۔۔۔۔

بھابھی بلش کر رہی ہیں روحی۔۔۔۔۔ ذرا دیکھو تو۔۔۔۔۔ اب تو اور بھی زیادہ حسین لگ رہی " ہیں۔۔۔۔۔" ذیان نے اسے شرم سے دوہرے ہوتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چلو --- باہر --- بہت شرارتی ہو تم لوگ ---- "علشے نے اسے باہر کی طرف دھکا دیتے" ہوئے کہا۔۔۔ پھر جلدی جلدی کھانا بنا کر ملازمہ کو کھانا ٹیبل پر لگانے کا کہہ کر علشے کپڑے چیلنج کرنے کے لئے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ ریڈی ہو کر وہ لاؤنج میں آگئی اور کچھ ہی دیر ہیشتم آگیا۔۔۔

آج ہیشتم کو بہت بھوک لگی تھی اور کھانے کی خوشبو اسکی بھوک کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔

ہیشتم نے جیسے ہی پہلا نوالہ لیا آج اسے کھانے کا ذائقہ تھوڑا الگ لگا تھا۔۔۔ اسے پتا چل گیا تھا آج کھانا علشے نے بنایا ہے کیونکہ اور تو کوئی تھا نہیں بنانے والا اور کچھ علشے اسے دیکھ اس طرح رہی تھی۔۔۔ علشے کو لگا وہ تعریف کرے گا لیکن وہ چپ چاپ کھانا کھاتا رہا۔۔۔ علشے کے چہرے کے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنتے دیکھ کر اسے بہت ہنسی آرہی تھی لیکن وہ کنٹرول کئے بیٹھا تھا۔۔۔ علشے کا چہرہ اس وقت غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ مشکل کھانا ختم کرتے وہ پاؤں پٹختی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔ اسکے جاتی ہی ہیشتم خان زور سے ہنسا جبکہ آس پاس بیٹھے وہ تینوں حیرانی سے ہیشتم کو اس طرح ہنستا

PDF NOVEL BANK

ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ انہیں اس طرح اپنی طرف دیکھتا پا کر ہیشتم نے جلدی سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کر کے کھانا کھانے لگا۔۔۔ وہ تینوں سمجھ چکے تھے کہ ہیشتم نے یہ سب علشے کو چڑانے کے لئے کیا ہے۔۔۔۔ کھانا ختم کر کے ہیشتم اٹھا ہی تھا کہ حازم جھٹ سے بولا۔۔۔۔

"بیسٹ آف لک بھائی۔۔۔۔"

تھینک یو حازم۔۔۔۔ "ہیشتم مسکرا کر جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔ اور وہ تینوں تو ہیشتم" کے بدلتے رویے کو دیکھ کر ایک مرتبہ پھر سکتے میں جا چکے تھے۔۔۔۔۔

ہیشتم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ سامنے بیڈ پر بیٹھی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔۔۔۔ اسے اس طرح روتے دیکھ کر ہیشتم جلدی سے اس کی طرف بڑھا جبکہ چہرے پر پریشانی واضح تھی۔۔۔۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ علشے اس کے مذاق کو اتنا سیریس لے لے گی ورنہ وہ ایسا مذاق کبھی نہ کرتا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہو گیا عائشہ۔۔۔؟ آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔؟" ہیشم نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے "ہوئے فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں بات مت کریں مجھ سے۔۔۔ کتنی محنت اور دل سے کھانا بنایا تھا میں نے آپ کے لئے۔۔۔۔ اور آپ نے ایک دفعہ تعریف تک نہیں کی۔۔۔" عائشہ نے ڈھیر سارے آنسو آنکھوں میں لئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے شکایت کی۔۔۔۔ ہیشم اس وقت اس کی آنکھوں میں اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

تو یہ بات ہے اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔ ہم تو آپ کو ایسے ہی تنگ کر رہے "تھے۔۔۔۔ کھانا بہت ہی اچھا بنا تھا ہمارا تو دل کر رہا تھا کہ بنانے والے کے ہاتھ ہی چوم لوں۔۔۔۔" ہیشم نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بس بس --- زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ میرا انعام کہاں " ہے۔۔۔؟ "علشے نے رونا دھونا بھول کر اس کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آپکا انعام --- ہمیں کہاں پتا تھا کہ آپ نے ہمارے لئے دُور بنایا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ہاں " ایک کام کریں یہ لاکٹ آپ اپنے پاس رکھ لیں -- یہ ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اسے کبھی خود سے الگ مت کریئے گا۔۔۔۔۔ "ہیشم نے اپنے گلے سے لاکٹ اتار کر اسے پہناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ یہ لاکٹ اس کی ماں نے اسے لے کر دیا تھا جو اب اس کے لئے ہر چیز سے زیادہ قیمتی تھا۔۔۔۔۔ اتنے میں ہی ہیشم خان کا فون بجاتا تھا۔۔۔۔۔ فون کان سے لگاتے ہوئے بھی وہ علشے کو دیکھ رہا تھا جو لاکٹ دیکھنے میں منہمک تھی۔۔۔۔۔ دوسری جانب سے ناجانے کیا کہا گیا تھا کہ غصے سے موبائل پر ہیشم خان کی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔ گردن کی نسیں دانت بھینچنے کی وجہ سے واضح ہو چکی تھیں۔۔۔ غصے کی شدت کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔ کال بند ہوتے ہی علشے کو سینے سے لگاتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ جبکہ علشے پریشان کھڑی اس کے رویے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔۔



آج یونیورسٹی میں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی۔۔۔ سب اسٹوڈنٹس کلاس کی تلاش میں یہاں وہاں گھوم رہے تھے۔۔۔۔۔ چونکہ ابھی نیو سیشن اسٹارٹ ہوا تھا ایڈمیشنز ہو رہے تھے تو کمو بیش ہی کلاسز ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ آج نیو سیمسٹر کی فرسٹ کلاس تھی زیان یونیورسٹی کا پرانا اسٹوڈنٹ تھا تو اسے کلاس ڈھونڈنے میں دشواری نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ ابھی وہ اپنی کلاس کی طرف جا ہی رہا تھا جب کوئی لڑکی زور سے آکر اس سے ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ گرتی زیان نے اسے تھام لیا۔۔۔۔۔ اور اگلے ہی پل جیسے ہی اس لڑکی نے چہرہ اٹھا کر زیان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اس کی نظریں آگ برسانے لگیں۔۔۔۔۔ زیان کی حالت بھی کچھ اس سے مختلف نہیں تھی اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی زیان نے فوراً اپنا ہاتھ اس کی کمر سے ہٹایا اور تھوڑی سی بھی پرواہ کئے بغیر اسے نیچے گرا دیا۔۔۔ اور ہاتھ جھاڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اور زویا زمین پر بیٹھے ارد گرد کھڑے اسٹوڈنٹس کو غصے سے دیکھ رہی تھی جو مضحکہ خیز نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں تو اپنی لمٹ میں ہوں مس۔۔ لمٹ کر اس تو تم کر چکی ہو بے حیائی میں۔۔۔۔۔"

تھوڑا تو خیال کر لو اپنے پیرنٹس کی عزت کا۔۔۔ تم جیسی ہی لڑکیاں ہوتی ہیں جو دعوت
نظارہ بھی خود پیش کرتی ہیں اور پھر اگر ان کے ساتھ کچھ ہو جائے تو عزت کا رونا
رونے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔ ارے کم از کم عورت جیسے پاکیزہ لفظ پر دھبہ تو مت
لگاؤ۔۔۔۔۔" ذیان نے اسے اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

یو بلڈی باسٹر۔۔۔ ایڈیٹ۔۔۔ ڈفر تم کون ہوتے ہو میری لائف میں انٹر فیئر کرنے"
والے۔۔۔۔۔؟؟؟" زویا کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑے
ذیان کو گولی سے اڑا دے۔۔۔۔۔

مائنڈ یور لینگویج میڈم۔۔۔۔۔ ایسے نازیبا الفاظ استعمال کر کے آپ حقیقت نہیں بدل
سکتیں۔۔۔ اور میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں دوسروں کی لائف میں انٹر فیئر کرتا
پھروں۔۔۔۔۔ اور تمہاری جیسی لڑکی کی لائف میں انٹر فیئر کرنا تو دور میں تو ان کے منہ
لگنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔" ذیان کو زویا کا اس طرح گالیاں دینا مزید تپا گیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

واٹ ہیپنڈ اسٹوڈنٹس۔۔۔۔۔؟؟ کیوں اس طرح تماشہ لگا رکھا ہے تم دونوں" نے۔۔۔۔۔؟؟" سر حمزہ جو کلاس کی طرف ہی جا رہے تھے اسٹوڈنٹس کا جھرمٹ لگا دیکھ کر اسی طرف آگئے اور اس طرح ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر غصے سے بولے۔۔۔۔۔

نہنگ سر۔۔۔۔۔ یہ مجھ سے بدتمیزی کر رہے تھے۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کے زیان بولتا" زویا جلدی سے بول پڑی۔۔۔۔۔ اس کی بات پر سر حمزہ نے تعجب سے زیان کی طرف دیکھا وہ جانتے تھے زیان ایک بہت ہی لائق اسٹوڈنٹ ہے۔۔ اور وہ ہر ایک سے بہت ہی ادب سے پیش آتا ہے۔۔۔۔۔

نو سر۔۔ میں نے ان کو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ یہ ہی مجھ سے بدتمیزی کر رہی" تھیں۔۔۔۔۔" زیان نے وضاحت دی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایک دوسرے کو بلیم کرنا بند کریں آپ دونوں یہ آپ لوگوں کے لئے فرسٹ اینڈ لاسٹ " وارننگ ہے --- آئندہ اگر آپ دونوں کی کمپلین آئی تو میں سیدھا آپ لوگوں کے پیرنٹس سے بات کروں گا --- انڈر اسٹینڈ ---؟؟ "سر حمزہ نے دونوں کو وااننگ جیتے ہوئے ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا ---

انڈر اسٹینڈ سر --- "دونوں نے ایک ساتھ کہا --- اور سر کے اشارے پر کلاس کی " طرف چل دیئے جبکہ زویا کی نظروں میں تنبیہ واضح تھی ---
 ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀ ♀

زویا ایک نہایت ہی بدتمیز لڑکی تھی --- لڑکوں سے دوستیاں --- کلب --- طرح طرح کے مشروبات --- آوارہ گھومنا پھرنا --- لڑکوں جیسے لباس زیب تن کرنا اس کے پسندیدہ مشغلے تھے --- اور ہٹ دھرمی تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی --- کچھ دولت اور حسن کا بھی غرور تھا --- زریاب خان جو اپنی تربیت پر اندھا اعتماد کیئے بیٹھا تھا اگر ایک دفعہ اپنی بیٹی کو اس طرح دیکھ لیتا تو ڈوب کر ہی مر جاتا --- لیکن کسی کو کیا

PDF NOVEL BANK

معلوم تھا کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔۔۔۔ اب بھی وہ اپنے کمرے میں چلے پیر کی بلی بن کر گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔ ذیان نے آج اس کو جس طرح بے عزت کیا تھا۔۔ اسکا بدلہ وہ ہر صورت میں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

بہت غرور ہے نہ تمہیں اپنی عزت پر۔۔۔۔۔ اگر اسے دو کوڑی کا کر کے نہ رکھ دیا تو "میرا نام بھی زویا زریاب خان نہیں۔۔۔۔۔ مجھے کریکٹر لیس کہا ہے نہ اگر تمہارا کریکٹر مشکوک کر کے نہ رکھ دیا تو کہنا۔۔۔۔۔ تم نے بہت غلط جگہ پنگا لیا ہے۔۔۔۔۔ اپنا وار تو تم نے کر لیا ذیان خان اب بس انتظار کرو اور دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔۔۔۔؟؟" وہ اپنے آپ سے ہی مخاطب تھی۔۔۔۔۔ چہرے پر کمینی ہنسی رقص کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اور خود ہی پلان بنا کر خود کو داد دیتی وہ زور سے ہنسی۔۔۔۔۔ نسرین بیگم جو کافی دیر سے دروازے پر کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں اب تو انہیں اس کی ذہنی حالت پر شک ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے " کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھا۔۔۔

میری طبیعت کو کیا ہونا ہے۔۔۔۔؟؟؟ "اس نے ان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بدتمیزی سے " کہا۔۔۔

بیٹا میں نے دیکھا تم اپنے آپ سے ہی باتیں کر کے ہنس رہی تھی خیریت تو ہے بیٹا " سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔؟؟؟ " انہوں نے اس کی بدتمیزی کو اگنور کرتے ہوئے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتیں۔۔۔۔؟؟؟ جب دیکھو میری زندگی میں میں انٹر " فیر کرتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔ میں کچھ بھی کروں۔۔۔؟؟؟ آپ کو اس سے کیا۔۔۔؟؟؟ ہنسوں روؤں آپکو اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔ "زویا نے بغیر بد لحاظی سے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تمیز سے بات کرو۔۔۔ میں تمہاری ماں ہوں۔۔۔۔ تم میری ماں نہیں ہو۔۔۔ اور کیوں " میں دخل اندازی نہ کروں تمہاری زندگی میں۔۔۔؟؟ "نسرین بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔

کیونکہ یہ میری لائف ہے اور میں اپنی لائف میں کچھ بھی کروں۔۔۔ کسی کو اس بات " سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔؟؟

سدھر جاؤ۔۔ اگر خان صاحب کو تمہاری حرکتوں کے بارے میں بھنک بھی پڑ گئی نہ تو " تمہاری ٹانگیں توڑ کر رکھ دیں گے وہ۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے اسے تنبیہ کی۔۔۔

ہو گیا آپ کا یا باقی ہے۔۔۔؟؟ اور اگر باقی ہے ابھی تو میں ابھی سننے کے موڈ میں بالکل " نہیں ہوں بہت تھک چکی ہوں میں اچھا ہوگا آپ چلی جائیں۔۔۔۔ "زویا نے روم کے بیرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں تو جا رہی ہوں۔۔۔۔ اگر تم باز نہیں آئی تو تم جانتی ہی ہو کیا ہوگا۔۔۔۔ "نسرین"
بیگم نے اسے وارننگ دیتیں باہر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔



ہیشم خان کے قدم تیزی سے تہہ خانے کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔ چہرہ غصے سے
سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔ دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے جوتے کی نوک سے زور سے
دروازے کو ٹھوک ماری اور اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔ دروازہ ٹھاہ کی آواز سے زور سے دوبارہ
بند ہوا۔۔۔۔

سامنے ہی بوسیدہ سے کمرے میں کوئی وجود رسیوں سے بری طرح جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔ ہیشم کو
آتا دیکھ کر ہیشم کا مخصوص آدمی اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سر کام ہو گیا۔۔۔۔۔ اسے ابھی بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا ہے جسکی وجہ سے ابھی یہ " بے ہوش ہے۔۔۔۔۔ " اس آدمی نے اس وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔ "ہیشم نے اسے باہر جانے کا حکم دیا۔۔۔۔۔ اور خود" بھاری قدم اٹھاتے ہوئے اس وجود کی جانب بڑھا۔۔۔ اور پانی سے بھری بالٹی اٹھا کر سارا پانی اس کے اوپر انڈیل دیا۔۔۔۔۔ جس سے وہ وجود بوکھلا کر ہوش میں آیا۔۔۔۔۔ اور سامنے کھڑے ہیشم کو دیکھ کر اس کو آسمان اپنے سر پر گرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ چہرہ خوف سے زرد پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ وجود پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہیشم خان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ وجود ایک دفعہ پھر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ ہیشم خان نے اب کی بار ٹھنڈا پانی اس وجود پر پھینکا۔۔۔۔۔ جس سے وہ دوبارہ بوکھلا کر ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا۔۔۔۔۔ ہم تمہیں چھوڑ دی گے۔۔۔۔۔؟؟ اب تم دیکھو ہم تمہارے ساتھ" کرتے کیا ہیں۔۔۔۔۔؟؟ ایسی سزا دیں گے تمہیں کہ آنے والی سات نسلیں یاد رکھیں

PDF NOVEL BANK

گی۔۔۔۔"ہیشم خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پتھریلے لہجے میں کہا۔۔۔۔ ایشل یزدانی کے چہرے پر خوف ہی خوف تھا۔۔۔۔ موت کا خوف۔۔۔۔ جسے ہیشم خان با آسانی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

نانانا۔۔۔۔ ہم تمہیں ابھی نہیں ماریں گے۔۔۔۔ ایشل یزدانی ڈرو مت۔۔۔۔ ہم تمہیں "اتنا مجبور کر دیں گے کہ تم خود موت مانگو گی۔۔۔۔ ترسو گی موت کے لئے۔۔۔۔ بہت مزہ آتا ہے نا تمہیں لڑکیوں کی زندگی کے ساتھ کھیلنے کا اب دیکھو ہم تمہارا کیا حشر کرتے ہیں۔۔۔۔" ہیشم خان نے نخوت سے اسے وارننگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ایشل نے بے بسی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا جسکی وجہ سے وہ بول نہیں پارہی تھی۔۔۔۔ ہیشم خان نے آگے بڑھ کر وہ کپڑا کھولا۔۔۔۔ تب ہی ایشل نے زور زور سے سانس لیا اور پانی مانگا۔۔۔۔

پانی چاہیے تمہیں۔۔۔۔ یہ لو۔۔۔۔" ہیشم خان نے اس کے منہ قریب پانی کا گلاس "الٹے ہوئے کہا۔۔۔۔ پانی اس کے منہ سے تھوڑی ہی دور تھا لیکن بندھے ہونے کی وجہ

PDF NOVEL BANK

سے کوشش کے باوجود بھی وہ ایک قطرہ تک نہیں پی پائی۔۔۔ حلق میں خشک ہونے کی وجہ سے کلٹے چبھ رہے تھے۔۔۔۔۔ اپنی بے بسی پر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔ جو عیشم خان کو دلی طور پر سکون دے رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ تو کچھ بھی نہیں ہے ایشل یزدانی۔۔۔۔۔ یہ تو صرف ٹریڈر تھا۔۔۔۔۔ پکچر تو ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔ لیکن آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔۔۔ ابھی جان عیشم میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔۔۔ "عیشم خان اس کے منہ پر دوبارہ پٹی باندھ کر مضحکہ خیز ہنسی ہنستا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اور وہ اپنی بے بسی پر ماتم کناں بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

رات کافی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ عیشم خان جب کمرے میں آیا تو عائشے سو چکی تھی چہرے پر تشنگی واضح تھی۔۔۔۔۔ عیشم خان مسلسل اسے ہی دیکھے جا رہا تھا نظریں تھیں کہ ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔۔ نا جانے کیا تھا شاید نظروں کی تپش تھی عائشے نے جھٹکے سے آنکھیں

PDF NOVEL BANK

کھولیں اور سامنے ہیشم کو کھڑا دیکھ کر پھر سے آنکھیں موند لیں۔۔۔ ہیشم اس کی نظروں میں ناراضگی دیکھ چکا تھا۔۔۔۔

عائشہ گل۔۔۔۔ "ہیشم نے اسے پکارا۔۔۔۔ لیکن جواب ندارد۔۔۔۔"

لگتا ہے سوچکی ہیں۔۔۔۔ چلو خیر یہ چاکلیٹس ہم ہی کھا لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ "عائشہ نے" اسے کل ہی بتایا تھا کہ وہ چو کلیٹ کی کس قدر دیوانی ہے۔۔۔۔ اس لئے آتے ہوئے اس کے لئے بہت ساری چاکلیٹس لے آیا تھا وہ جانتا تھا ایسی ضرورت ہوگی کیوں کہ دیر کافی ہو چکی تھی اور عائشہ اس سے خفا ہوگی۔۔۔۔۔۔ ہیشم نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔۔ اور چاکلیٹ کا سن کر اس نے فوراً آنکھیں کھولیں اور جلدی سے بیڈ سے اترتی اس کے پاس آکھڑی ہوئی۔۔۔۔

خبردار جو آپ نے میری چاکلیٹ کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔۔۔۔ "عائشہ نے غصے سے کہا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو۔۔۔؟؟" ہیشتم نے مسکراتے ہوئے پوچھا جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔۔۔۔۔"

تو کیا۔۔۔؟؟ کچھ نہیں۔۔۔۔۔" عائشہ نے اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ جھپٹنی چاہی جسکی وجہ " سے اس کا ناخن ہیشتم کی کلائی کو زخمی کر گیا۔۔۔۔۔"

ہائیٹی ہماری شیرنی۔۔۔۔۔ کیا جان لوگی ہماری ان معمولی چاکلیٹس کے " لئے۔۔۔۔۔؟؟" ہیشتم نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔۔ ورنہ ہیشتم جیسے مضبوط انسان کا اتنی سی چوٹ کیا بگاڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔

ہاں لے سکتی ہوں۔۔۔۔۔ اگر آپ نے مجھے یہ چاکلیٹس نہیں دیں۔۔۔۔۔" عائشہ نے " جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

ظالم لڑکی کتنی بے حس ہو۔۔۔۔۔ یہ لو پکڑو اپنی چاکلیٹس۔۔۔۔۔" ہیشتم خان خفگی سے کہتا " اسے چاکلیٹ دیتا واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اور چاکلیٹس لے کر عائشہ کی جان میں

PDF NOVEL BANK

جان آئی تھی۔۔۔ اور وہ خوش ہوتے ہوئے جلدی جلدی کھانے لگی۔۔۔۔۔ پھر اچانک اسے ہیشتم کی ناراضگی یاد آئی۔۔۔

اب میں کیا کروں۔۔۔ ہیشتم تو ناراض ہو گئے مجھ سے۔۔۔ اب کیا کروں "میں۔۔۔؟؟" اس نے معصومیت سے سوچا۔۔۔

ہیشتم خان فریش ہو کر آیا تو کمرہ خالی پڑا تھا۔۔۔۔۔
اب کہاں چلی گئیں علثے۔۔۔ "ہیشتم نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔ تب "ہی وہ روتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ اسے روتے دیکھ کر ہیشتم فوراً آگے بڑھا۔۔۔۔۔ اور اسے خود میں بھینچا۔۔۔

کیا ہوا علثے۔۔۔؟ کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ "ہیشتم نے پریشان ہوتے ہوئے "پوچھا۔۔۔ اسے لگا شاید علثے اس کی باتوں کی وجہ سے رو رہی ہے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔"اور تب ہی عائشہ نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ہیشتم نے اس کے ہنسنے پر"

اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں شرارات لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب --- آپ ہمیں پریشان کر رہی تھیں ---؟؟ "ہیشتم نے اس کی" طرف دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے پوچھا۔۔۔ جسکے جواب میں اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

جی۔۔۔ لیکن اگر اب آپ مجھ سے خفا ہوئے تو میں سچ میں رونے لگ جاؤں"

گی۔۔۔۔ "عائشے نے اسے شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا کیونکہ وہ جانتی تھی

ہیشم اس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

او کے جان ہیشتم۔۔۔۔۔ اب آپ سو جائیں۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ اور ہیلتھ کے ساتھ "کمپرومائز ہم آپکو بالکل بھی نہیں کرنے دیں گے۔۔۔" ہیشتم نے پیار سے اس کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں کوئی بچی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ "عائشہ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔"

بچی تو نہیں لیکن ہماری جان تو ہیں ناں۔۔۔۔۔ "ہیشتم کی آنکھوں میں محبت کا ایک "طوفان موجزن تھا۔۔۔۔۔"

بس بس۔۔۔ زیادہ نہ بولیں سو رہی ہوں میں۔۔۔۔۔ "عائشہ جلدی سے کہتی ہوئی بیڈ کی "طرف بڑھ گئی۔ اور لمبے کی بھی دیر کئے بنا آنکھیں بند کر کے سوتی بن گئی۔۔۔۔۔ اور ہیشتم اس کی اس حرکت پر زور سے ہنسا اور خود بھی سونے کے لئے بستر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔"



PDF NOVEL BANK

وہ دونوں لیکچر لے کر ابھی کلاس سے نکلی تھیں اور اب کینٹین کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔ اور اب باتوں کے ساتھ ساتھ سینڈوچز کے ساتھ انصاف کر رہی تھیں۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں رباب۔۔۔؟؟؟ "روحی نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے" ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں پوچھو۔۔۔۔۔ تمہیں کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی۔۔۔؟؟؟ "رباب نے دھیمی" مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ دراصل بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔۔ "رحاب نے الفاظ" ترتیب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسی بھی کیا بات ہے جو تم اتنا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟؟"رباب نے تجسس سے پوچھا۔۔۔"

ورنہ رحاب اس سے ہر بات بلا جھجک کر لیتی تھی۔۔

اچھا پہلے وعدہ کرو۔۔۔ تم مجھ سے خفا نہیں ہوگی۔۔۔۔۔"رحاب نے اس کے سامنے اپنا"

ہاتھ کرتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ اپنی اس پیاری سی دوست کو کھونا نہیں چاہتی

تھی۔۔۔۔۔

اچھا بابا بولو بھی اب۔۔۔۔۔"رباب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔"

تم حازم سے محبت کرتی ہونا۔۔۔؟؟؟"رحاب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ کہیں وہ"

ناراض نہ ہو جائے۔۔۔۔۔اسکی بات سن کر رباب اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ رحاب نے

اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم نے وعدہ کیا تھا تم ناراض نہیں ہوگی۔۔۔۔"روحی نے اسے یاد دلایا تو مجبور اسے "بیٹھنا ہی پڑا۔۔۔۔

بتاؤ ناروپی تم محبت کرتی ہونا اس سے۔۔۔۔؟؟"رحاب نے اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔"

کیا ہم کوئی اور بات کر سکتے ہیں روحی۔۔۔۔؟؟"رحاب نے اس کا سوال اگنور کرتے "ہوئے کہا۔۔۔۔

بہمہم۔۔۔۔"رحاب نے دوبارہ بات کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لئے وہ دوسرے ٹاپک پر "بات کرنے لگی۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

سورج اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ طلوع ہوا تھا۔۔۔ لیکن آج کا سورج جہاں بہت سے لوگوں کے لئے خوشیاں لے کر آیا تھا وہیں لاہور کی اس شاہی حویلی کے مکینوں کے لئے طوفان لے کر آیا تھا۔۔۔۔ اس وقت اس حویلی کے مکین اپنے اپنے کاموں مشغول معمول کے کام سرانجام دے رہے تھے۔۔۔۔۔ ہیشتم خان صبح جلدی ہی ڈیرے پر جا چکا تھا جبکہ باقی تینوں ابھی تیاری کر رہے تھے۔۔۔۔۔ علٹے جینی کو دوپہر کے کھانے کا بتا رہی تھی۔۔۔ جب روحی بھاگتی ہوئی علٹے کے پاس آئی۔۔۔

کیا ہوا روحی۔۔۔؟؟ "علٹے نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔"

بھا بھی آج بریانی بنوائے گالچ میں پلینز۔۔۔۔۔ "روحی نے اس کے گلے میں اپنی بانہیں" ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

او کے میری جان۔۔۔۔۔ "روحی نے پیار سے اس کا گال سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھابھی آپ دنیا کی سب سے اچھی بھابھی ہیں۔۔۔ ااا مہماں۔۔۔ "روحی نے کو فلائنگ"
کس پتے ہوئے کہا۔۔۔

بس بس باقی بڑنگ بعد میں کر لینا۔۔ ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ "حازم نے ان کی گفتگو"
سننے ہوئے کہا۔۔۔

بس بس۔۔۔ تم سڑتے ہی رہنا سڑیل۔۔۔۔ "روحی نے جوابی کاروٹی کی۔۔۔"

تم ہوگی سڑی ہوئی مرچ۔۔۔۔۔ "حازم نے چڑ کر کہا۔۔۔۔"

ٹھیک ہے تم دونوں لڑتے رہو میں جا رہا ہوں۔۔۔۔ "ذیان جو کب سے باہر کھڑا ان کا"
ویٹ کر رہا تھا اور اب انہیں ہی دیکھنے اندر آیا تھا ان دونوں کو لڑتے دیکھ کر چلایا۔۔۔
اس کی آواز سن علشے کو الوداعی کلمات کہہ کر دونوں نے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چونکہ اب حویلی میں اس کے اور جینی کے سوا کوئی نہیں تھا تو وہ ٹائم پاس کرنے کے لئے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے لگی۔۔۔۔ وہ منمک سی کوئی ہسٹوریکل مووی دیکھ رکھی تھی جب کسی نے اس کی آنکھوں پر پیچھے سے ہاتھ رکھا۔۔۔

ہیشم آپ۔۔۔ اتنی جلدی کیسے آگئے آج۔۔۔؟؟ "عائشے کو لگا کہ ہیشم ہی ہے جو اسے "تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔ لیکن جب اس شخص نے اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے تو سامنے نظر آنے والے وجود کو دیکھ کر عائشے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔



آپ۔۔۔؟؟ "عائشے نے سامنے کھڑے عادل کو دیکھ کر چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

ہاں میں۔۔۔۔ عائشے تم ٹھیک تو ہونا۔۔۔۔؟؟ میں جانتا ہوں ابا نے تمہارے ساتھ زیادتی "کی ہے۔۔ میں تمہیں بچانے آیا ہوں۔۔۔ اور دیکھنا میں تمہیں یہاں سے نکال کر ضرور لے

PDF NOVEL BANK

جاؤں گا۔۔۔۔" عادل نے ایک ہی سانس میں سب کہہ دیا۔۔۔۔ یہ تو وہی جانتا تھا کہ عائشے کو دیکھ کر اسے کتنا سکون ملا تھا۔۔۔ اور عائشے تو بس ساکت کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔ اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ سامنے کھڑا انسان عادل خان ہے۔۔۔۔ اسے لگا وہ کوئی خواب ہے وہ جیسے ہی آنکھ جھپکے گی وہ خواب پل بھر میں ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔ کہ تبی عادل نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔

عائشے میں جانتا ہوں تم بہت تکلیف میں ہو لیکن اب ڈرو نہیں میں آگیا ہوں اور" تمہیں اپنے ساتھ لے کر ہی جاؤں گا۔۔۔۔" عادل خان نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔ جبکہ ارادوں کی پختگی لہجے میں واضح تھی۔۔۔۔

لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔" عائشے نے اپنے کندھے پر رکھے اس کے " ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ عائشے کی بات سن کر عادل خان کو جھٹکا لگا تھا لیکن لگے ہی پل وہ خود کو سنبھالتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں جانتا ہوں اس انسان نے تمہیں ڈرایا ہوا اسلئے تم ایسا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔"عادل"
 خان نے پھر سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔اب کی بار
 علشے نے سختی سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا۔۔۔

آپ کو میری بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔؟؟جب میں نے کہہ دیا کہ میں یہاں سے کہیں"
 نہیں جاؤں گی تو مطلب کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔اور پلیزیوں بار بار ہمیں ہاتھ مت
 لگائیں کیونکہ اب میں کسی اور کی بیوی ہوں اس کی عزت ہوں۔۔۔اب میرا آپ سے
 کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔"علشے نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔علشے کے الفاظ تھے یا تیر
 تھے جو عادل کا سینہ چیر گئے تھے۔۔۔

میں جانتا ہوں علشے ہمیشہ خان سے تمہارا نکاح زبردستی کروایا گیا ہے۔۔۔تمہاری اس"
 میں کوئی رضامندی نہیں تھی۔۔۔"عادل خان نے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے کہا وہ
 اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اگر آپ اتنا کچھ جان ہی گئے ہیں تو یہ بھی جان لیجیئے کہ اب میں ہیشتم خان کے ساتھ " بہت خوش ہوں ---- "عائشے نے ترخ کر کہا۔۔۔

تم جھوٹ بول رہی ہو عائشے۔۔۔۔ "عادل نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اس " کی بات پر عائشے نے اس کے ارد گرد گھومتے ہوئے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ عادل خان واہ۔۔۔۔ ہمیشہ جو آپ لوگ بولتے ہیں وہ سچ ہوتا ہے اور اگر میں کچھ " بولوں تو وہ جھوٹ۔۔۔ اس دن میں آپکے ابا کو یقین دلاتی رہی اپنی پاکیزگی کا انہوں نے یقین نہیں کیا اور چونکہ انکی غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا تو وہ مجھے یہاں کسی غیر انسان کے آسرے پر چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ اور آج جب میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ میں ہیشتم خان کے ساتھ خوش ہوں تو آپ کیوں میری خوشیوں کو تباہ کرنے میں لگے ہیں۔۔۔۔ کیا کوئی کھلونا ہوں میں جس کا دل کیا اٹھا لیا اور جسکا دل کیا پھینک دیا۔۔۔۔۔ "عائشے نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں درد ہی درد تھا۔۔۔۔ چہرے پر پھیلا کرب عادل خان باآسانی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے۔۔۔ میری بات سنو۔۔ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔"
میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔" عادل خان نے اپنی بات کی وضاحت
دی۔۔۔

تو میں خوش ہوں ہیشم کے ساتھ آپکے۔۔۔ اور آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔ بہتر ہے"
کہ آپ چلے جائیں۔۔۔" علشے نے اتنا کہ کر منہ پھیر لیا۔۔ اور علشے کا یہ رویہ اسے بہت
تکلیف دے رہا تھا۔۔۔۔۔

تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔؟؟ میں وہی عادل ہوں جس سے تم محبت کرتی تھی۔۔۔"
اتنی جلدی کیسے بھول سکتی ہو تم۔۔۔؟؟؟" عادل نے اس کے سامنے آتے ہوئے بے بسی
سے پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔؟؟؟" عائشہ نے " غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔ محسوس کیا ہے۔۔۔۔" عادل خان نے لہجے میں نرمی لاتے " ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ غلط کہہ رہے ہیں ہیں عادل۔۔۔ میں آپ سے محبت نہیں آپکا احترام کرتی " تھی۔۔۔۔" عائشہ نے صاف گوئی سے کام لینا مناسب سمجھا۔۔۔۔

ایسے میرے جذلوں کو مت ٹھکراؤ۔۔۔ بس ایک دفعہ میرے ساتھ چلو واپس۔۔۔۔ ہیشتم " خان سے میں خود نیٹ لوں گا۔۔۔۔" عادل نے عائشہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں آپکے س۔۔۔ سا۔۔۔۔ تم۔۔۔" اس سے پہلے عائشہ اس سے آگے کچھ بولتی اس کی نظر " دروازے پر کھڑے ہیشتم خان پر پڑی جو کسی کام کے سلسلے میں جلدی آیا تھا۔۔۔۔۔ اس

PDF NOVEL BANK

وقت علٹے کو اپنے پاؤں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ علٹے کے چہرے پر غصے کی جگہ خوف پھیلا تھا کہ کہیں ہیشتم خان اسے غلط نہ سمجھ لے۔۔۔۔۔ علٹے کا ہاتھ اب بھی عادل کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔ عادل خان کی ہیشتم کی طرف پیٹھ تھی اس لئے وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان شعلہ برساتی نگاہوں سے علٹے کے ہاتھ کی طرف دیکھ رہا تھا جو عادل نے اب تک نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ اور تبھی وہ غصے کے عالم میں تیزی سے آگے بڑھا تھا اور علٹے ک ہاتھ زور سے پکڑ کر عادل کی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان کی گرفت اسکے ہاتھ پر بہت سخت تھی جسکی وجہ علٹے کے ہاتھ پر سرخ نشان پڑ چکا تھا اور وہ درد سے کراہی لیکن اسوقت ہیشتم کو ہوش کہاں تھا اسے یاد تھا تو صرف عادل خان کے ہاتھ میں علٹے کا ہاتھ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ عادل کچھ سمجھ پاتا ہیشتم خان نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارا۔۔۔۔۔ جسکی وجہ سے وہ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔ ہونٹ پھٹنے کی وجہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟ اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی علٹے گل کا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔۔۔ اب ہم "تمہارا ہاتھ ہی توڑ دیں گے جس ہاتھ سے تم نے علٹے گل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔۔" ہیشتم

PDF NOVEL BANK

خان غصے سے غرایا۔۔۔۔ اور ابھی عادل خان کو مارنے کے لئے دوبارہ آگے بڑھا ہی تھا کہ علّشے گل نے جلدی سے بازو سے پکڑ کر روکا۔۔۔۔

رکیں۔۔۔۔ مت ماریں انہیں۔۔۔۔ "علّشے گل کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے" تھے۔۔۔۔ اسکے جواب میں ہیشتم نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور اسے نظر انداز کرتا پھر سے عادل خان کی طرف بڑھا۔۔۔۔ جو زمین پر گر اپنے پھٹے ہونٹ سے بہتے خون کو صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

پلیز مت ماریں انہیں۔۔۔۔ اور اگر آپ نے انہیں مارا تو میں چلی جاؤں گی ان کے "ساتھ واپس۔۔۔ اور کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔" علّشے نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا اسے اس وقت اور کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا اسے روکنے کا۔۔۔۔ علّشے کی بات پر ہیشتم اچانک رکا اور علّشے کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔ اور علّشے کو پتا تھا کہ وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔ اس لئے لمحے کی بھی دیر کئے بنا بولی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

می۔۔۔ یہ عا۔۔۔ دل خان ہیں۔۔۔ میرے چچ۔۔۔ چچا کک۔۔۔ کے بیٹے۔۔۔۔۔ "علشے نے"

ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ رونے کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اور ہیشتم

خان کو اس کی بات سن کر جھٹکا لگا تھا۔۔۔ تب ہی اس نے ایک نظر عادل پر ڈالی اور

دوسری نظر علشے پر ڈالتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا وہ جانتا کہ وہ اگر کچھ

دیر اور ٹھہرا تو وہ عادل کا حشر بگاڑنے پر خود پر قابو نہیں رکھ پائے گا اور علشے کو وہ کسی

قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان کے جانے کے بعد علشے نے غصے سے

ہیشتم خان کی طرف دیکھا اور ملازم کو پکارا۔۔۔

انہیں مہمان خانے میں لے جائیے۔۔۔۔۔ "علشے ملازم سے کہہ کر عادل سے گویا"

ہوئی۔۔۔

آپکے لئے بہتر ہوگا کہ آپ گیسٹ روم میں ہی رہیں اور کل تک یہاں سے چلے"

جائیں۔۔۔۔۔ "اتنا کہہ کر علشے بنا اس کا جواب سنے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK



وہ جیسے ہی کلج پہنچی سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے قدم وہیں تھمے تھے۔۔۔۔۔ سامنے کلج کی چھت پر کھڑے حازم کو وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے لمحہ لگا تھا سب سمجھنے میں۔۔۔۔۔ تب ہی حازم کی نظر اس پر پڑی تو وہ چلایا۔۔۔۔۔

آئی لو یو رباب۔۔۔۔۔ "رباب یوں کھلے عام اظہار پر گڑبڑا گئی۔۔۔۔۔ روحی نے اس دن رباب" والی پوری بات اسے بتائی تھی کہ رباب کسی بھی طرح نہیں مان رہی۔۔۔۔۔ اس کے بعد بھی حازم نے کئی بار کوشش کی تھی لیکن رباب نے تو جیسے قسم کھائی تھی نہ ملنے کی تو مجبوراً حازم کو یہ قدم اٹھانا پڑا ایسی گھٹیا عاشقوں والی حرکت کرتے ہوئے اسے خود بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ مان بھی تو نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔ اگر بات صرف اس کی اپنی زندگی کی ہوتی تو وہ شاید کبھی ایسا نہ کرتا لیکن رباب اس گھٹیا انسان سے شادی کر کے اپنی خود کی زندگی داؤ پر لگا رہی تھی وہ یہ بات کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ تو مجبوراً اسے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔۔۔ اس نے رحاب سے پہلے ہی بول دیا تھا رباب کو جلدی کلج بلانے کا

PDF NOVEL BANK

کیونکہ اس وقت کم ہی اسٹوڈنٹس ہوتے تھے اور ابھی ٹیچرز کے آنے میں بھی کافی ٹائم تھا۔۔۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں رباب۔۔۔۔۔ اور میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔ میں نے اتنی دفع کوشش کی لیکن تم کسی طور نہیں مانی جسکی وجہ سے مجبوراً مجھے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔۔۔ اور اگر آج تم نہیں مانی تو میں یہاں سے چھلانگ لگا دوں گا۔۔۔۔۔" حازم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

حازم یہ پاگلوں والی حرکتیں مت کرو۔ نیچے آؤ۔۔۔" رباب نے فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔۔۔" لیکن اسے مایوسی ہوئی تھی اس نے کبھی ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا کہ حازم ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں رباب میں تب تک نہیں آؤں گا جب تک تم میری محبت کو قبول نہیں" کروگی۔۔۔۔" حازم نے پختہ لہجے میں کہا۔۔۔۔ وہ آج کسی بھی طرح ہارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے کوڈ جاؤ۔۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ ایسے سب کے سامنے تماشہ کر کے تم مجھ سے قبول کروا لو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔۔" رباب نے ترخ کر کہا۔۔۔۔ اسے لگا کہ حازم بس اسے منانے کے لئے یہ سب کر رہا ہے اسلئے بظاہر بے حسی سے بولی لیکن دل میں کہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ سچ میں ہی چھلانگ نہ لگا دے۔۔۔۔ حازم کو اس کے الفاظ دل پر لگے تھے۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے رباب۔۔۔۔ گڈ بائے اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔" حازم نے اتنا کہہ کر ایک قدم بڑھایا ہی تھا کہ رباب چلائی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

[illegible]

ایک دفعہ بولو رباب کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔" حازم نے چلاتے ہوئے " کہا۔۔۔۔۔

ہہ۔۔۔ہاں میں بھی تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔اب پلیز آجاؤ۔۔۔۔"رباب نے ہار
ملتے ہوئے کہا۔۔۔اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر حازم بھگتے ہوئے نیچے آیا۔۔۔

تھینک یو رہا۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی آج تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی۔
ہے۔۔۔۔" حازم نے اس کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن حازم مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔" رباب نے مایوس لہجے میں کہا۔۔۔"

سوری رباب میں خود ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔"حازم اپنی حرکت پر شرمندہ لہجے "میں جھکی نظروں سے کہا۔۔۔

اچھا ابھی تو بڑے بہادر بنے مجھے پرپوز کر رہے تھے اور مرنے کی دھمکیاں دے رہے " تمھے۔۔۔ اور اب بزدلوں کی طرح نظریں جھکائے کھڑے ہو۔۔۔۔۔" رباب کو اس کا یوں شرمندہ ہونا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"جب بھی ملو تو نظریں اٹھا کر ملا کرو۔۔۔۔۔"

"مجھے پسند ہے تمہاری نظروں میں اپنا آپ دیکھنا۔"

رباب نے اسے دیکھتے ہوئے شعر عرض کیا۔۔۔ اور اس کے شعر پر حازم نے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر اسکی طرف شرارت سے دیکھا۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

واہ بھئی لوگ تو اب شاعری بھی کرنے لگے ہیں۔۔۔ ہمیں تو پتا ہی نہیں "تمہا۔۔۔۔" حازم نے شوخی سے کہا۔۔۔ اور اس کی بات پر رباب نے قہقہہ لگایا۔۔۔ اور حازم تو بس اس کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور تب ہی روحی کی آواز پر ان دونوں نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اہمسم اہمسم۔۔۔ اہمسم۔۔۔ بس کر دو اب تم دونوں۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے مر رہے تھے "اور اب پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو۔۔۔۔" روحی کی بات پر دونوں نے ٹھٹک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ اور پھر دونوں نے دوبارہ زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔ روحی ان کے اس طرح ہنسنے پر خفا نظروں کو دیکھنے لگی۔۔۔ جب رباب نے اس کے سر پر ہلکی سی چپٹ لگائی۔۔۔۔

بعد میں خفا ہونا۔۔۔ چلو اب کلاس اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔۔ "رباب اس کا ہاتھ" پکڑ کر جانے لگی جب حازم منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تسی جارے او۔۔۔۔۔ (آپ جارہے ہیں)۔۔۔۔۔؟؟ "رباب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔"

تسی نہ جاؤ۔۔۔۔۔ (آپ نہیں جائیں۔۔۔۔۔)؟؟ "حازم نے بچوں کی طرح ایکٹنگ کرتے" ہوئے کہا۔۔۔۔۔

او بس کر دو ڈرامے کی دکان۔۔۔۔۔ صبر کرو ہیشتم بھائی کو بتاؤں گی کی کلج میں کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔۔۔۔ "روحی نے اسے دھمکی دی اور اس سے پہلے حازم کوئی جواب دیتا کلج کی بیل بجی تھی تو اسے اشارے سے وارن کرتا اپنی کلاس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ وہ دونوں بھی ہلکی پھلکی گپ شپ کرتیں کلاس کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔"



PDF NOVEL BANK

کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا۔۔۔ ذیان گھڑی پر ٹائم دیکھتا کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ابھی وہ سیڑھیوں سے اوپر جا ہی رہا تھا کہ سامنے سے آتی اپنے بیگ کو سنبھالتی ہاتھ میں جوس کا ڈبہ لئے زویا اس سے ٹکرائی جس کی وجہ سے ہاتھ میں پکڑا جوس ذیان کی شرٹ پر گرا۔۔۔۔

اندھی ہو۔۔۔۔ یہ آنکھیں تمہیں کس لئے دیں ہیں اللہ نے۔۔۔۔؟ اگر تمہیں ان کا استعمال کرنا نہیں آتا تو کسی اندھے کو ہی ڈونیٹ کر دو۔۔۔ کم از کم اس کا بھلا ہو جائے گا۔۔۔۔" ذیان اپنی شرٹ پر لگے جوس کے نشان کو دیکھ کر اے کاٹ کھانے کو دوڑا۔۔۔۔ زویا انگلی اٹھا کر کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ رک گئی۔۔۔ اس کے لئے ضبط کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔ مگر اپنا پلان سوچتے ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کر گئی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔" زویا نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔" جبکہ دماغ شیطانی چال چلنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان حیران پریشان کھڑا اسے ساکت نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کا بدلتا رویہ ذیان کو شش و پنج میں مبتلا کر گیا۔۔۔

میں شرمندہ ہوں اپنے رویے پر۔۔۔ مجھے اس دن آپ سے بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے " تھی۔۔ مائی نیم از زویا خان۔۔۔۔ "اس نے ذیان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ذیان خواب کی سی کیفیت میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اتنی بگڑی ہوئی لڑکی اچانک اتنا کیسے بدل سکتی ہے۔۔۔۔

سوری میں گرلز سے دوستی نہیں کرتا۔۔۔۔ "ذیان اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اگنور کر" کے واشروم کی جانب بڑھ گیا تاکہ شرٹ پر لگا جو س کا نشان صاف کر سکے۔۔۔ زویا نے اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کو غصے سے دیکھا۔۔۔ ذیان جا چکا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آج تک کسی نے میری بے عزتی نہیں کی۔۔۔۔۔" اس نے غصے سے مٹھیاں "بھینچی۔۔۔۔۔" اس کا بدلہ تو تمہیں چکانا ہی پڑے گا مسٹر ذیان "وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔ غصے کی شدت کی وجہ سے اس کا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اپنے غصے کو ضبط کرتی وہ کلاس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔



ہیشم خان غصے سے یہاں وہاں ٹھل رہا تھا غصہ تھا کہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ عادل خان واپس آچکا تھا اور زریاب خان نے کہا تھا کہ علثے اس سے محبت کرتی ہے اور اگر علثے اسے چھوڑ کر چلی گئی تو وہ کیا کرے گا وہ کیسے رہے گا اس کے بغیر یہ سوچ اسے کسی طور چین لینے نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔ تب ہی علثے کمرے میں داخل ہوئی اور ہیشم خان کو غصے سے یوں ٹھلتا دیکھ کر اسے ڈر لگ رہا تھا کہ پتا نہیں اب وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔۔ پھر بھی تھوڑی ہمت مجتمع کرتے ہوئے اس نے ہیشم کو پکارا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بات سنیں۔۔۔۔"ہیشم نے اس کے پکارنے پر اس کی طرف انگارہ برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔ اور اس کو یوں دیکھ کر علشہ تھوڑا گھبرائی۔۔۔۔

جی بولے۔۔۔۔"علشہ کو یوں خود سے ڈرتا دیکھ کر ہیشم نے بمشکل اپنے غصے پر قابو کیا۔۔۔۔

و۔۔ وہ میں پوچھ رہی تھی کک۔ کہ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔۔؟؟"علشہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے علشہ۔۔۔۔؟؟"ہیشم نے خفا نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ جیسی آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔ وہ سب جو آپ نے دیکھا وہ سچ " نہیں تھا۔۔۔۔ "علشے نے اس کا شک دور کرنا چاہا۔۔۔۔

ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے دو ٹوک لہجے میں " کہا اور کمرے سے باہر جانے کے لئے قدم بڑھائے ہی تھے کہ علشے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔۔ جسے ہیشم خان نے جھٹک دیا۔۔۔۔ اس کے یوں ہاتھ جھٹکنے پر علشے درد سے کراہی۔۔۔۔ اس کے کمرے پر ہیشم نے فوراً اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا جس پر سرخ نشان کسی کی سنگدلی کا ثبوت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا علشے گل۔۔۔۔؟؟ "ہیشم نے اپنی ناراضگی بالائے طاق رکھتی ہوئے فکر مند لہجے " میں پوچھا۔۔۔۔۔ وہ غصے میں یہ بھی بھول چکا تھا کہ یہ زخم اس کا خود کا ہی دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کچھ نہیں بس ایسے ہی چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔" عائشے اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی "تھی وہ جانتی تھی یہ سب انجانے میں ہوا ہے ورنہ ہیشتم خان تو اس کو سوئی تک نہ چھنے دے۔۔۔"

کتنی دفعہ کہا ہے اپنا خیال رکھا کریں نہیں آپکو ہماری بات سمجھ کہاں آتی ہے۔۔۔ آپ "کو تو بس وہی کرنا ہے نا جو آپ کا دل کرے گا۔۔ اگر اب آپ۔۔۔۔۔" ہیشتم ابھی اسے ڈانٹتے ڈانٹتے اچانک کچھ یاد آنے پر چپ ہوا۔۔۔ عائشے جو لبوں پر مسکان سجائے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اس سے خفا تھا اور اب اسکی تکلیف پر کیسے تڑپ رہا تھا۔۔۔ عائشے گل کو اپنی قسمت پر رشک ہوا تھا۔۔۔۔۔ ایک دم چپ ہونے پر عائشے نے اچھنے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ چوٹ ہم نے آپ کو دی ہے نا۔۔۔۔۔؟؟ "ہیشتم خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے "پوچھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔۔" اس سے پہلے کہ علثے پھر سے کہانی گھڑتی ہیشتم نے اس کے لبوں پر انگلی " رکھ کر اسے چپ کروایا۔۔۔

جھوٹ مت بولئے علثے۔۔۔ ہمیں یاد آگیا ہے۔۔۔ ہمیں معاف کر دیجئے۔۔۔" ہیشتم خان " نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا کہ اس نے علثے گل کو تکلیف کیوں دی۔۔۔

ایک شرط پر معافی ملے گی۔۔۔" علثے نے موقع دیکھتے ہی فوراً اس کا فائدہ اٹھایا۔۔۔

کیسی شرط۔۔۔؟؟" ہیشتم خان نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

"آپ مجھ سے خفا نہیں ہونگے۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ٹھیک ہے پر آپ بھی ہم سے ایک وعدہ کریں۔۔۔" ہیشتم خان نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسا وعدہ۔۔۔؟؟" اب کی بار عائشہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔"

آپ اب کبھی ہم سے دور جانے کی بات نہیں کریں گی۔۔۔۔" یہ بات کرتے ہوئے ہیشتم خان کے چہرے پر کرب ہی کرب تھا۔۔۔۔

پرامس۔۔۔" عائشہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ دونوں نے مسکراتی نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اچھا اب ہم جارہے ہیں۔۔۔ کچھ کام تھا اس لئے آئے تھے۔۔۔۔ روحی حازم آتے ہی ہونگے۔۔۔ اپنا خیال رکھئے گا۔۔۔۔" معمول کی تاکید کرتا وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔ عائشہ

PDF NOVEL BANK

کی ہیشتم کے لئے محبت میں اور اضافہ ہوا تھا۔۔۔ وہ شخص اس کی نظروں میں اور معزز ہوا تھا۔۔۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کبھی اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔۔۔۔



ذیان کے اسکی دوستی کے ٹھکرانے کے بعد زویا نے خود کو بدلنے کا نائک شروع کر دیا۔۔۔ اب وہ مشرقی سوٹ میں یونی آنے لگی۔۔۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنا گیٹ اپ بالکل چینج کر لیا جو بھی اسے دیکھتا حیران رہ جاتا۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ ذیان کے سامنے اچھا بننے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔ اب وہ اکثر ہی ذیان کے سامنے کسی کی مدد کرتی ہوئی پائی جانے لگی۔۔۔ اب ذیان کو اپنے رویے پر افسوس ہونے لگا کہ جو بات اس نے زویا کو سخت لہجے میں سمجھائی تھی وہ آرام سے بھی سمجھا سکتا تھا۔۔۔ وہ اتنی بری بھی نہیں تھی جتنا میں نے اسے سمجھ لیا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اب بھی وہ کینٹین میں بیٹھی برگر کھانے میں مصروف تھی جب ذیان اس کے پاس آیا۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔۔"ذیان نے شرمندگی سے کہا لیکن زویا اس کو اگنور کرتی اپنا بیگ" اٹھاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔اسکے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔۔

لگے دن ذیان اسٹڈی روم میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔۔جب زویا آکر اس کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔ذیان نے ٹھٹک کر اسے دیکھا اور دوبارہ خود کو کتاب پڑھنے میں مصروف ظاہر کرنے لگا۔۔۔

مسٹر ذیان لسن می۔۔۔۔(میری بات سنو۔۔۔۔)۔۔۔۔"زویا کے پکارنے پر ذیان نے" حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔وائٹ اور پنک کلر کے سوٹ میں ملبوس چہرہ اسکارف کے ہالے میں قید کئے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ذیان نے جلدی سے نظریں چرا کر پھر سے کتاب کھولی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔"زویان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مشرقی لڑکیوں کی " طرح ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ لیکن سامنے بھی تو ذیان تھا۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔؟؟"ذیان نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

میں سچ کہہ رہی ہوں میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں میں تمہارے بغیر جینے کا تصور " بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔"زویا نے ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تب ہی ذیان کا ہاتھ اٹھا تھا اور زویا کے منہ پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

آئندہ میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اس سے بھی برا حشر کروں " گا۔۔۔۔"ذیان انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔ اور وہاں موجود اسٹوڈنٹس سنن کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ زویا نے گال پر ہاتھ رکھے ایک غصیلی نظر ارد گرد

PDF NOVEL BANK

کھڑے اسٹوڈنٹس پر ڈالی جو مضحکہ خیز نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ اور
غصے میں ٹیبل کو ٹانگ مارتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔



جب علّے نے ہیشتم کو ایشل یزدانی کے بارے میں بتایا تو ہیشتم نے اسکی ساری
انفارمیشن نکلوالی۔۔ اور اسے پکڑنا تو ہیشتم خان کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔ ہیشتم
خان نے اپنے مخصوص بندوں کو اس کو تلاش کرنے کے لئے مختص کر دیا اور ایک ہفتے
کے اندر اندر وہ ہیشتم خان کی قید میں تھی۔۔۔۔۔۔ ہیشتم ڈیرے سے حویلی آیا تو علّے
کے پاس جانے کے بجائے اس نے قدم تہہ خانے کی طرف بڑھا دیئے۔۔۔ اسکی پیشانی
پر بل نمودار ہو چکے تھے۔۔

PDF NOVEL BANK

سامنے ہی کرسی پر ایشل یزدانی بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ ہیشتم اسکی حالت پر طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے آگے بڑھا اور آج پھر پانی کی بالٹی اٹھا کر ایک جھٹکے سے سارا پانی اس کے منہ پر پھینکا۔۔۔

پانی چہرے پر لگتے ہی اس نے ہڑبڑا کر چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں۔۔۔ ہیشتم خان اس کے سامنے کرسی رکھ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔۔۔ اور اسے دیکھ کر استہزائیہ ہنسی ہنسا۔۔۔ پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس کے ہونٹوں پر خشکی کی وجہ سے اس کے ہونٹوں پر پیرپی جمی تھی۔۔۔ آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے پڑچکے تھے آنکھیں اندر تک دھنس چکی تھیں۔۔۔ اس کے دماغ کی تمام حسیں بند ہو چکی تھیں۔۔۔ اسے کئی دنوں سے کھانا تک نہیں دیا گیا تھا۔۔۔ ہیشتم خان اسے روز کوئی نئی افیت دیتا تھا جو اسے اندر سے کھوکھلا کر رہا تھا۔۔۔ لیکن ہیشتم خان کو اس پر ذرہ برابر ترس نہیں آتا تھا۔۔۔

کیسی ہو ایشل یزدانی۔۔۔ آئی ہوپ بہت مزہ آرہا ہوگا تمہیں۔۔۔ "اتنا کہہ کر ہیشتم نے" زور دار قہقہہ لگایا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اسکے اس طرح ہنسنے پر اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔ اس کے آنسو دیکھ کر ہیشتم اٹھ کر اس کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

نا۔نا۔نا ایشل یزدانی ابھی نہیں۔۔۔ اتنی جلدی ہار نہیں مانی۔۔۔۔ ابھی تو شروعات " ہے۔۔۔۔ اگر یہ آنسو تم نے ابھی بہا دیئے تو بعد میں کیا کرو گی۔۔۔۔؟؟؟ " ہیشتم خان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔ ایشل کا بھوک کے مارے برا حال تھا نقاہت کے مارے اس سے آنکھیں بھی نہیں کھولی جا رہی تھیں۔۔۔۔

اچھا چلو ایک کام کرتے ہیں۔۔۔۔ تمہیں مار کر تمہارا قصہ ہی ختم کر دیتے " ہیں۔۔۔۔ " ہیشتم خان نے گن نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اسکی بات پر ایشل نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔ آنکھوں میں چمک ابھری تھی جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔۔۔۔۔ ہیشتم نے گن اس کی کنپٹی پر رکھی۔۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ جب ہیشتم نے گنتی شروع کی۔۔۔۔



کام کی مصروفیات کی وجہ سے ہیشتم آج کافی لیٹ آیا تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی کمرے میں آیا۔۔۔ علٹے جائے نماز پر بیٹھی اپنے رب سے ہمکلام تھی۔۔۔ دونوں ہاتھ اسکی بارگاہ میں اٹھے ہوئے تھے۔۔۔ آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔۔۔ جبکہ لب اللہ کے حضور فریاد کرنے میں مشغول تھے۔۔۔ اسکی ہچکیوں کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔ ہیشتم مہبوت سا کھڑا علٹے کو دیکھے جا رہا تھا کہ کتنا یقین تھا اسے اپنے رب پر اور ہیشتم کو تو یہ یاد بھی نہیں تھا کہ آخری دفعہ کب وہ اللہ کے حضور حاضر ہوا تھا۔۔۔؟؟؟ کب اس نے آخری دفعہ اپنے رب کے آگے سجدہ کیا تھا۔۔۔؟؟؟ کب اس نے اس پاک ذات سے کچھ مانگا تھا۔۔۔؟؟؟ اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔ وہ بس یک ٹک علٹے کو دیکھے جا رہا تھا جو اب دونوں ہاتھ منہ پر پھیرتے جائے نماز تہہ کرتی اپنا بھیکا چہرہ صاف کر رہی تھی۔۔۔ تبھی اس کی نظر دائیں طرف ساکت سے کھڑے ہیشتم خان پر گئی۔۔۔۔۔ علٹے اسے یوں ساکت کھڑے دیکھ کر حیران ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

السلام علیکم۔۔۔۔۔" علشے کی آواز پر ہیشتم خان چونکا۔۔۔۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔" ہیشتم نے خود کو نارمل کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔"

یہ آپ کیا مانگ رہی تھیں اللہ سے۔۔۔۔۔؟؟ ہم ہیں ناں۔۔۔ ہم آپکو سب دے سکتے ہیں۔۔۔ کیا ہم نے اپنی ذمہ داری اٹھانے میں کوئی کوتاہی کر دی تھی جو آپ اللہ کے سامنے اتنا رو رہی تھیں۔۔۔؟؟؟" ہیشتم خان نے فکر مند لہجے میں کہتے ہوئے اسکی پلکوں پر ٹھہرا موتی اپنی پوروں پر چن لیا تھا۔۔۔ وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا کہ علشے کی آنکھوں میں آنسو آئیں۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے ہیشتم۔۔۔۔۔ بے شک آپ مجھے سب دے سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اس کے پیچھے عطا کرنے والا بھی وہ رب ہی ہے۔۔۔ اس نے آپ کو اتنی قوت دی ہے تبھی آپ کسی کو کچھ پینے کے قابل ہوئے ہیں۔۔۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آپ یہاں سے ہلنے پر بھی قدرت نہیں رکھتے۔۔۔ ہم انسان تو بے بس ہیں۔۔۔ ہماری بے بسی کی انتہا تو

PDF NOVEL BANK

اللہ پاک نے قرآن پاک میں بھی بیان کی ہے کہ اگر انسان سے کوئی مکھی بھی کچھ چھین کر لے جائے تو انسان اتنا بے بس ہے کہ وہ اس سے کھینچ کر بھی نہیں اپنی چیز نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔ حالانکہ ہم انسان جنہیں اشرف المخلوقات کا مرتبہ دیا گیا اس مکھی کا ہم سے کوئی مقابلہ نہیں پھر بھی ہم اس سے وہ چیز نہیں چھین سکتے۔۔۔ تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں ہم کسی کو کچھ چنے یا لینے پر قادر ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟ "عائشہ نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔ "ہیشم بے دھیانی سے اس کی بات سنتا واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ کچھ ہی" دیر میں وہ ڈھیلے ڈھالے نائٹ ڈریس میں باہر آیا تھا۔۔۔ عائشہ تب تک کھانا لگا چکی تھی۔۔۔ ہیشم نے پوری رغبت سے کھانا کھایا کیونکہ آج کام زیادہ ہونے کی وجہ سے اس نے لچ بھی نہیں کیا تھا اور اس وقت کھانا بھی بہت لذیذ بنا تھا۔۔۔ تبھی وہ ضرورت سے زیادہ کھا گیا تھا۔۔۔ عائشہ اس کے سامنے بیٹھی مسلسل اسے منتظر نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہیشم اس کے اس طرح دیکھنے سے ہی جان گیا تھا کہ آج کھانا عائشہ نے بنایا ہے اور اب وہ تعریف سننے کو بے چین ہے۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کھانا بہت مزے دار بنا ہے علشے۔۔۔" ہیشم نے علشے کی تعریف کرتے ہوئے کہا " کیونکہ پہلے وہ اس کے کھانے کی تعریف نہ کرنے کی سزا بھگت چکا تھا۔۔۔۔

واقعی۔۔۔" علشے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ آج اس نے سارا کھانا ہیشم کی پسند کا " بنایا تھا۔۔۔۔ ہیشم نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔ ہیشم نے کھانا ختم کر کے ہاتھ صاف کئے ہی تھے کہ علشے جھٹ سے اس کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

میرا انعام۔۔۔۔؟؟؟" علشے کو آج کا یہ انعام کتنا مہنگا پڑنے والا تھا یہ اسے کچھ ہی دیر " میں پتا چلنے والا تھا۔۔۔۔ ہیشم نے علشے کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما اور اس پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔۔ علشے کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔۔

ی۔۔۔ یہ ک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟" علشے نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

یہ آپکا انعام تھا۔۔۔ کیا دوبارہ سے دوں۔۔۔؟؟" ہیشتم نے شرارت سے چمکتی " آنکھوں سے اس کا ہاتھ پھر سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ عائشہ نے سٹپٹاتے ہوئے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن ہیشتم کی گرفت کافی مضبوط تھی۔۔۔ وہ اس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہو رہا تھا پھر وہ عائشہ کا ہاتھ تھام کر اس کے مقابل آکھڑا ہوا۔۔۔۔۔ عائشہ نے بوکھلا کر ہیشتم کی طرف دیکھا۔۔۔ جسکی آنکھوں میں اس وقت جذبات کا ایک سمندر موجزن تھا۔۔۔۔۔ عائشہ کی پیشانی پر مارے گھبراہٹ کے پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگیں۔۔۔۔۔ دل کی دھڑکن نے الگ شور مچا رکھا تھا ایسا لگتا تھا کہ اس کا دھڑکتا مچلتا دل ابھی پہلو سے نکل کر باہر آجائے گا۔۔۔۔۔ عائشہ اس کے اتنا زیادہ قریب آنے پر بری طرح بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔ اسکی پلکیں بری طرح لرز رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کی معصومیت ہیشتم کے جذبات میں تلاطم برپا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ سامنے کھڑی یہ لڑکی ہی تو تھی جو اس کے جینے کی وجہ بن چکی تھی ورنہ اس نے تو کب کا خود کے لئے جینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم دو قدم اور اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔ عائشہ نے جب ہیشتم کی آنکھوں میں مچلتے منہ زور

PDF NOVEL BANK

جذباتوں کو دیکھا تو اسکی جان حلق میں آگئی تھی۔۔۔۔ گھبراہٹ اور شرم سے اس کا برا حال تھا اسے لگا کہ اب وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔ وہ سخت بے بس ہو گئی تھی۔۔ کوئی راہ فرار ناپاکر اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی صورت بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔ ہیشتم نے جب اسے یوں روتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک گیا تھا۔۔۔۔ اس کی خوبصورت مسکراہٹ تھم سی گئی تھی۔۔۔۔ اس نے بغور روتی ہوئی علشہ کو دیکھا۔۔۔۔ کیا وہ اسکے قریب آنے پر رو رہی تھی۔۔۔۔؟؟؟ ہیشتم کو اس کا رویہ تھوڑا عجیب لگا تھا۔۔۔۔ مگر یہ شاید علشہ کا بھی قصور نہیں تھا۔۔۔۔ ان کے رشتے میں اب تک بنی ہوئی دوری ہی علشہ کی گھبراہٹ کا باعث تھی۔۔۔۔ تبھی ہیشتم نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج رات ان دوریوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا۔۔۔۔

وہ اب اپنے جذبات کا مزید قتل نہیں کرنا چاہتا تھا ویسے بھی بظاہر ایسی کوئی بڑی رکاوٹ ان دونوں کے بیچ موجود نہیں تھی جو حق رکھنے کے باوجود وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلہ قائم رکھتے --- ان کے بیچ یہ دوریاں صرف بنا کسی وجہ کے تھیں ---

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہیشم بس علٹے کو اس رشتے کو سمجھنے کے لئے تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا اور اب اسے لگتا تھا کہ علٹے اسے اور اپنے رشتے کو کافی حد تک قبول کر چکی ہے اسی لئے ہیشم نے ان دوریوں کو ختم کرنے کی ٹھان لی تھی۔۔۔ اور ایک بار دوبارہ سے مسکراتے ہوئے جھک کر اسکی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔۔ علٹے ابھی بھی رونے میں مصروف تھی۔۔۔ مگر ہیشم نے بہت نرمی سے اس کے چہرے پر بہتے آنسوؤں کو اپنے پوروں پر چنا تھا۔۔۔ ہیشم نے اچھی طرح اس کی گھبراہٹ کو محسوس کیا تھا اور اسے کندھوں سے تھام کر پاس پڑے صوفے پر بٹھا دیا تھا اور خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

بس کر دیں اب مزید کتنا روئیں گی علٹے۔۔۔۔؟؟؟ دیکھیں ذرا آپکی خوبصورت آنکھیں " بالکل لال مرچ جیسی ہو گئیں ہیں۔۔۔۔ ویسے ہمیں ایک بات بتائیں گی آپ۔۔۔؟؟ کیا ہماری قربت آپ کو اتنی بری لگتی ہے کہ آپ ہم سے بے زار ہو کر یوں رونا شروع کر دیں۔۔۔؟؟ " ہیشم نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اور علٹے اس کی بات سن کر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار شکایت اتر آئی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ بہت بہت برے ہیں ہیشم --- "علثے نے روتے ہوئے اس کے سینے پر مکے" مارنے شروع کر دیئے تھے --- اسے ہیشم سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اس کی شرم و جھلک کو کچھ اور معنی دے گا ---

ہم نے ایسا کیا برا کیا ہے علثے ---؟؟؟ ہم تو بس آپکو آپکا انعام ہی دے رہے تھے مگر " آپ نے رونا شروع کر دیا --- کیا ہم دکھنے میں اتنے برے ہیں کہ آپ ہمیں دیکھ کر ڈر کے مارے رونے لگیں ---؟؟؟ " ہیشم نے شرارت سے کہا --- جبکہ علثے نے اس کی بات پر رونا دھونا بھول کر ایک بار پھر سے شکوہ کناں نگاہوں سے ہیشم کو گھور کر دیکھا

میں نے کب کہا آپ ڈراؤنے دکھتے ہیں ---؟؟؟ آپ تو بہت ہی زیادہ ہینڈسم " ہیں --- میں تو بس آپ کے یوں قریب آنے پر شرم سے --- "علثے روائی سے بولتے

PDF NOVEL BANK

ہوئے اچانک رکی تھی کیونکہ محشم کی شرارتی آنکھیں اس کی بات سنتے ہی مسکرانے لگی تھیں۔۔۔۔ اور وہ زوردار قہقہہ لگا بیٹھا تھا۔۔۔

بہت بگڑ گئے ہیں آپ ہیشم۔۔۔۔ "عائشہ نے معصومیت سے اپنے گال پھلاتے ہوئے" کہا اور صوفے سے اٹھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ محشم کی شرارتی نظروں کو خود پر مرکوز پا کر بوکھلاتے ہوئے بیڈروم سے فرار ہونا چاہ رہی تھی۔۔۔ مگر تبھی ہیشم لپک کر دروازے تک پہنچا تھا اور اس نے دروازے کو لاک کرتے ہوئے عائشہ کی فرار کی راہیں مسدود کر دی تھیں۔۔۔

تو آپ سدھار دیجئے ناں۔۔۔ ویسے ابھی تک تو ہم نے ایسے کوئی کام نہیں کئے جس سے "آپ ہمیں بگڑا ہوا سمجھنے لگیں۔۔۔ اور یہ کہاں جانے کی تیاری ہے اب آپ کہیں نہیں جائیں گی۔۔۔۔ ہم سے دور تو قطعی نہیں۔۔۔" ہیشم نے اسے تھام کر ایک جھٹکے سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے معنی خیزی سے جواب دیا۔۔ جبکہ وہ ہیشم کی بات سن کر عائشہ کانوں کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے --- آپ ہماری بن چکی ہیں --- ہماری زندگی میں شامل ہو چکی ہیں مگر " ہمارے بچ دوریاں آج بھی ہنوز قائم ہیں -- یہ دوریاں اب ہمارے لئے عذاب بنتی جا رہی ہیں جنہیں آج ہم ختم کرنا چاہتے ہیں --- " ہیشم کے لہجے کے تقاضے علشے کی جان ہلکان کئے دے رہے تھے --- اس کے حواس گم ہوتے جا رہے تھے --- اسی لئے وہ اپنی نظریں جھکائے خاموشی سے ہیشم کی بانہوں کے حصار میں کھڑی لرز رہی تھی پھر اس سے پہلے کہ وہ چکرا کر گرتی ہیشم اسے تھام چکا تھا ---

آج سے اکیلے آپ کی اس بیڈ پر اجارہ داری ختم ہوئی --- اب سے نا آپ اس بیڈ پر " اکیلی ہوں گی اور نا ہی ہم اسڈی کے صوفے کو اپنا بیڈ بنا کر اس پر سوتے ہوئے آپ کے قرب کے لئے تڑپیں گے --- آج سے ہم اور آپ دونوں اسی بیڈ پر ہی سوئیں گے --- " ہیشم نے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معنی خیزی سے کہا ---

علشے کی زبان تالو سے چپکی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہیشم کو کیا جواب " دے --- لیکن اگر وہ چاہتی بھی تو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ اس کی زبان نے ہلنے

PDF NOVEL BANK

سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔ علٹے کا پورا چہرہ شرم سے سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔ تبھی علٹے نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں مگر پورے روم میں اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔

علثے اب ہم آپ کو آپ کے بنائے ہوئے مزے دار کھانے کا اصلی "انعام" پینے " والے ہیں۔۔۔" ہیشتم نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے مخمور لہجے میں کہا تھا۔۔۔ عالثے نے بھی خاموشی سے خود کو اس کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔۔



آج زویا یونی نہیں آئی تھی۔۔۔ ذیان نے ناجانے کیوں یہ بات نوٹ کی تھی حالانکہ زویا کے یونی ورسٹی آنے یا نہ آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ بلکہ اس نے شکر کیا تھا کہ اچھی بات ہے وہ یونیورسٹی نہیں آئی کیوں کہ ذیان کے مطابق وہ لڑکی اس کی زندگی کو اجیرن بنا چکی تھی۔۔۔ لیکن جب زویا لگے تین دن تک یونی نہیں آئی تو ذیان کو پریشانی ہونے لگی۔۔۔ کہیں اس نے اسے تھپڑ مار غلط تو نہیں کیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں کچھ غلط نہیں کیا وہ لڑکی یہی ڈیزرو کرتی تھی۔۔" اس کے دماغ نے دل کی نفی " کی۔۔۔

لیکن اگر اس نے پریوز کر بھی دیا تھا تو یوں اسے تھپڑ مارنے کی کیا ضرورت " تھی۔۔۔؟ "اسکے ضمیر نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔۔" ہاں وہ جب بھی یونی آئے گی وہ اس سے معافی مانگ لے گا۔۔۔" وہ دل میں پختہ ارادہ کرتے ہوئے خود سے مخاطب تھا۔۔۔ اور اپنے ارادے پر عمل کرنے کا سوچ کر کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

لگے دن ذیان جیسے ہی یونیورسٹی آیا سلمنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر چکرایا۔۔ اور ایک لمحے سے بھی پہلے وہ اسے پہچان چکا تھا۔۔۔۔ اب اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔۔۔ سلمنے زویا بلیو جینز اور بلیو ہی ٹی شرٹ میں ملبوس اسکارف مفرل کی مانند گلے میں ڈالے آنکھوں پر گلاسز لگائے اس ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ذیان کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ چکی تھی۔۔۔۔۔ تبھی وہ غصے

PDF NOVEL BANK

سے ذیان کی طرف آئی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ذیان نے مضحکہ خیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

آگئی نا اپنی اصلیت پر۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا تم یہ سب گھٹیا حرکتیں کر کے میری نظر میں "اچھی بن جاؤ گی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مس زویا خان۔۔۔۔۔ یہ تمہاری غلط فہمی تھی۔۔۔۔۔ میں جانتا تھا تم یہ سب صرف دکھاوا کر رہی ہو مجھے بیوقوف بنا رہی ہو۔۔۔۔۔ تم جیسی بد تمیز لڑکیاں کبھی نہیں بدل سکتیں کیونکہ وہ بے حیائی کی کھائی میں اس حد تک گر چکی ہوتی ہیں کہ ان کے لئے اس میں سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ اگر سنوارنا ہے نا تو پہلے اپنے باطن کو سنوارو پھر دیکھنا تمہارا ظاہر خود بدلتا چلا جائے گا۔۔۔۔۔ بے شک اللہ دلوں کے حال جانتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں یہ باتیں کہاں سمجھ آئیں گی کیونکہ تمہارے دماغ پر تو بس تمہارا غرور چڑھے بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ اس غرور کو اتارو اور دیکھو کہ زندگی کی حقیقت کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟" اس دفعہ ذیان نے اپنا لہجہ تھوڑا نرم رکھا تھا کہ شاید وہ اس طرح سمجھ جائے لیکن ذیان کو کون سمجھائے بدلتے وہ ہیں جنہیں خود میں عیب نظر آتا ہے زویا تو خود کو ایک پرفیکٹ لڑکی سمجھتی تھی۔۔۔۔۔ تو

PDF NOVEL BANK

وہ کیسے بدلے گی خود کو۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ذیان کی باتوں پر اس نے نخرے سے آنکھیں گھمائیں تھیں۔۔۔اسکے چہرے پر بیزاریت واضح تھی جو اس بات کا ثبوت تھی کہ اسے ذیان کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔

ابھی تم نے میری اصلیت دیکھی کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ یہ تو صرف ایک جھلک ہے۔۔۔۔۔اب بس انتظار کرو اور دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔۔۔۔بہت نفرت ہے نا تمہیں مجھ سے اب دیکھو یہ نفرت کس طرح برباد کرتی ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔اور یہ جو دو کوڑی کی عزت کا تاج سر پر سجائے پھرتے ہونا یہ تاج اپنے ہی پاؤں کے نیچے مسل کر رکھ دوں گی۔۔۔۔۔تمہارا کردار اتنا مشکوک کر دوں گی کہ تم چاہ کر بھی وہ شک دور نہیں کر پاؤ گے۔۔۔ذلیل کر کے رکھ دوں گی تمہیں۔۔۔"زویا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اس سے بھی زیادہ گری ہوئی ہو۔۔۔۔۔اور تم مجھے کیا ذلیل کرو گی" عزت اور ذلت پینے والا تو اللہ ہی ہے۔۔۔۔۔اور وہ ظاہر اور چھپی ہوئی ہر بات کو جانتا

PDF NOVEL BANK

ہے۔۔۔۔ اور میں جانتا ہوں میرا رب مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔۔۔۔ "ذیان نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔ زویا کے لئے اس کی آنکھوں میں حقارت ہی حقارت تھی اور یہی چیز تو زویا کے غصے کو بھڑکاتی تھی۔۔۔۔

یہ تو وقت بتائے گا مسٹر ذیان۔۔ سو بی کئیر فل۔۔۔ لینڈ ویٹ لینڈ واچ۔۔۔ "زویا اس کو" محتاط رہنے کا کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔ جبکہ ذیان اس کی باتوں سے تھوڑا ٹھٹھکا تو تمہا لیکن ساری سوچوں کو ذہن سے جھٹکتا وہ بھی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔



کیا بات ہے آج بہت خوش نظر آرہی ہو۔۔۔؟؟ "روحی نے رباب کے کھلے چہرے کی " طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ ویسے ہی ہوں۔۔۔۔ جیسے روز ہوتی ہوں۔۔۔۔ "رباب نے دھیمی مسکراہٹ"
چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ لیکن مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ محبت کے رنگ ہیں جو آج اس پیارے"
سے چہرے پر کھلے ہیں۔۔۔۔ "روحی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور اس کی بات پر
رباب تھوڑا شرمائی تھی۔۔۔۔

اللہ پاک تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔ تم ہمیشہ یونہی ہنستی رہو۔۔۔۔ "روحی نے اسے"
دعا دی۔۔۔۔

آمین۔۔۔۔ دادی اماں۔۔۔۔ "رباب نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

میں تمہیں دادی اماں نظر آتی ہوں۔۔۔۔ حد ہو گئی کچھ بھی۔۔۔۔ تم سے تو دو تین سال"
چھوٹی ہی ہونگی۔۔۔۔ "روحی نے اس کی طرف خفا نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ارے بابا اب خفامت ہونا۔۔۔ میں تو بس یونہی مذاق کر رہی تھی۔۔۔۔۔" رباب نے "اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جب عقب سے حازم کی آواز آئی۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو رباب۔۔۔۔۔ یہ ایسے ہی ڈرامے بازی کرتی ہے۔۔۔۔۔" حازم اپنی بات "کرتے ہوئے ان کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔۔۔ رباب اسے یک ٹک دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ بلیک پینٹ اور ریڈ شرٹ میں ملبوس وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ کلون کی دلفریب مہک جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔۔۔۔۔ وہ ستائشی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا مانا کہ میں ہینڈسم ہوں۔۔۔۔۔ کیا اب نظر لگاؤ گی۔۔۔۔۔؟؟؟ "حازم کی بات پر وہ "جھینپ سی گئی۔۔۔۔۔ اور اپنی بے ساختگی پر نظریں چرا گئی۔۔۔۔۔

ایک نمبر کے کسی تھرد کلاس سرکس میں کھڑے جو کر لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ اور باتیں "دیکھو۔۔۔۔۔ کیا نظر لگاؤ گی؟؟؟۔۔۔۔۔ تمہیں کس کی نظر لگ سکتی ہے بھلا۔۔۔۔۔؟؟؟ حد ہو گئی

PDF NOVEL BANK

کبھی تو بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔۔۔۔"روحی نے اس کی نقل اتارتے ہوئے تپ کر کہا۔۔۔۔

میں سوچ کر نہیں بولتا اور جو تم ہر وقت پڑ پڑ کرتی رہتی ہو چڑیل وہ کم ہے " کیا۔۔۔؟ "حازم نے حساب برابر کیا۔۔۔۔

چڑیل ہوگی تمہاری فیوچر وائف۔۔۔"روحی کی زبان سے جلدی میں پھسلا اسے یاد ہی " نہیں رہا کہ اس وقت رباب بھی ان ہی کے ساتھ ہے۔۔۔۔ رباب نے اس کی بات پر خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا اس کے اس طرح دیکھنے پر روحی نے انگلی دانتوں میں دبائی۔۔۔۔

ہاں تم کہہ تو ٹھیک ہی رہی ہو۔۔۔ ہے تو وہ چڑیل ہی کسی وقت پیچھا نہیں چھوڑتیہر " وقت دماغ پر بسیرا ڈالے رکھتی ہے۔۔۔ "حازم نے رباب کو مزید تپایا۔۔۔۔ اور اب وہ

PDF NOVEL BANK

غصے سے حازم کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اور رباب ہنس ہنس کر ادھ موئی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

حازم گم کر لو اپنی شکل میری نظروں سے ورنہ یہ چڑیل تمہاری جان لے لے گی۔۔۔۔" رباب نے اس کو وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لے لیجئے محترمہ۔۔۔۔ آپکا حق ہے۔۔۔۔" حازم نے اپنی گردن اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اب یہ فضول عاشقوں والے گھسے پٹے ڈائیلوگ مت مارو میرے سامنے۔۔۔۔" رباب کو اس کی ڈھٹائی پر خوب غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں اس حسینہ کے سامنے مار آتا ہوں دو چار ڈائلاگ۔۔۔۔۔" حازم نے "سامنے سے جاتی کسی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

خبردار جو تم نے ایسی ویسی کوئی حرکت ورنہ --- "رباب بولتے بولتے رکی ---"

ورنہ ---؟؟؟ "حازم نے بات کو ادھورا چھوڑنے پر سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے" کہا ---

ورنہ کلج کی سب لڑکیاں تمہارا وہ حشر کریں گی کہ خود کو بھی پہچان نہیں پاؤ گے --- "چلو اب اپنا یہ پیارا سا فضول چہرہ یہاں سے لے کر چلتے بنو کلاس شروع ہونے والی ہے ---" جواب روحی کی طرف سے آیا ---

کیا میں جاؤں ---؟؟؟ "اس نے رباب کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے پوچھا ---"

تو کیا تمہارے پاؤں پکڑے وہ --- پہلے ہی بہت دماغ خراب کر چکے ہو --- "روحی" نے تڑخ کر کہا ---

PDF NOVEL BANK

ہمیشہ کباب میں ہڈی بنا کر و تم --- کوئی اور کام تو ہوتا نہیں ہے تمہارے "
پاس --- "حازم نے اس کے پیچ پر بولنے پر چوٹ کی ---

ہاں ہاں یہ مت بھولو کہ یہ کباب بنایا کس نے ہے --- "روحی نے اسے وارن کرتی "
نظروں سے دیکھتے ہوئے بمشکل چہرے پر ہنسی لاتے ہوئے کہا --- اور رباب نے ان کی
اس عجیب بات پر دونوں کو باری باری دیکھا تھا ---

یہ تم دونوں کس بارے میں بات کر رہے ہو ---؟؟ "رباب نے بھنویں اچکاتے "
ہوئے کہا ---

نہیں کچھ نہیں --- ہم تو بس ایسے ہی --- کچھ بھی بول دیتے ہیں --- بین نا "
روحی ---؟؟ "حازم نے گڑبڑاتے ہوئے کہا --- اور التجائیہ نظروں سے روحی کی طرف

PDF NOVEL BANK

دیکھا۔۔۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں رباب کو پتا نہ چل جائے کہ وہ کل سوسائٹیڈ والا سب
ڈرامہ تھا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔ ہم پاگل جو ٹھہرے۔۔۔ "روحی نے معنی خیزی سے اس کی طرف"
دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا میں اب جا رہا ہوں کلاس اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔۔۔ "حازم جلدی سے جان بچا"
کر بھاگا۔۔۔۔۔

اسے کیا ہو گیا اچانک۔۔۔؟ "رباب نے روحی کی طرف متحیر نظروں سے دیکھتے ہوئے"
پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ آؤ لائبریری چلتے ہیں کچھ کتابیں لینی ہیں میں نے۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے"
رباب مزید چھان بین کرتی روحی اس کا ہاتھ تھام کر لائبریری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



زریاب خان کی بے چینی دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ عادل خان اب تک نہیں لوٹا تھا۔۔۔ یہ بات ان کو کسی طور چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔ کہیں کچھ غلط ہونے کا احساس انہیں ہر پل رہتا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ نسرین بیگم کو تو زویا کی پریشانی لاحق تھی۔۔۔۔۔ اب بھی وہ لاؤنج میں ٹہلتی زویا کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ یونی کی چھٹی تو دوپہر میں ہو چکی تھی اور اب شام ہونے کو آئی تھی اور اب زریاب خان کے لوٹنے کا وقت بھی ہونے والا تھا تو وہ چاہتی تھیں کہ زویا ان کے آنے سے پہلے ہی لوٹ آئے۔۔۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں گھری تھیں کہ بیرونی دروازے سے آتی زویا پر ان کی نظر پڑی۔۔۔ تو وہ جلدی سے اس کی جانب بڑھیں۔۔۔

تمہیں پتا بھی ہے کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ "انہوں نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔ لیکن اس" کے قریب جاتے ہی انہیں اس سے سگریٹ کی بو محسوس ہوئی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا تم نے سگریٹ پیا ہے۔۔۔؟؟؟ "انہوں نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ جو چہرے " پر بیزاری سجائے قطعی جواب دینے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

جی پیا ہے۔۔۔ آپکو کوئی مسئلہ۔۔۔؟؟؟ "اس نے بھنویں اچکا کر بدتمیزی سے کہا۔۔۔"

ہاں ہے مسئلہ۔۔۔ کیوں خود کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔؟؟؟ تم جانتی بھی ہو کہ یہ " سگریٹ کس قدر نقصان پہنچا سکتا ہے تمہیں۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

برباد کون ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ میں۔۔۔ تو آپ کے سامنے میں ہاتھ جوڑتی ہوں میرا بچھا " چھوڑ دیں۔۔۔ میں اپنی لائف اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں۔۔۔ "زویا نے انکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کے جواب میں نسرین بیگم نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اب اگر اگلی دفعہ بدتمیزی کی تو اس سے بھی برا پیش آؤں گی۔۔۔ سمجھی۔
تم۔۔۔"نسرین بیگم نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔؟؟"زویا نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔"

جاؤ جا کر اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔"نسرین بیگم اس کے سوال کو انور کرتیں اسے تاکید کرتیں وہاں سے نکلتی چلی گئیں اسکی غصیلی نظروں نے دور تک انکا پیچھا کیا تھا۔۔۔ اور پھر پاؤں پٹختی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔



صبح سورج کی شعاعیں جیسے ہی علشے کے چہرے پڑیں تو اس نے کسمسا کر اپنی آنکھیں واں کیں۔۔۔ تبھی کچھ یاد آنے پر اس نے جھٹکے سے پوری آنکھیں کھولیں تو خود کو عیشم کی بانہوں کے حصار میں پایا تھا۔۔۔ پھر اسے گزری رات کا ایک ایک لمحہ یاد آنے لگا تو

PDF NOVEL BANK

اسکے لبوں پر شرمیلی سی مسکان دوڑ گئی۔۔۔ اس نے آہستگی سے ہیشتم کے بازوؤں سے خود کو آزاد کروایا۔۔۔ اور گھڑی پر نظر پڑتے ہی وہ جلدی سے اٹھی اور واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ جیسے ہی وہ فریش ہو کر نکلی۔۔۔۔۔ تب تک ہیشتم بھی جاگ چکا تھا۔۔۔ شاید وہ علشے کے جاتے ہی اٹھ گیا تھا۔۔۔ اور واش روم کے دروازے کے آگے کھڑی علشے کے پاس آیا۔۔۔ جو اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر اپنی جگہ ہی تھم کر رہ گئی تھی۔۔۔

گڈ مارنگ سویٹ ہارٹ۔۔۔ "ہیشتم نے جھجھکتی شرماتی علشے کو اپنی نظروں کے حصار" میں لے کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

گڈ مارنگ ٹو۔۔۔ "وہ ہیشتم کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر جھجھکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔" اس کی جھجھکتی ہوئی آواز سن کر ہیشتم مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ شرما کیوں رہی ہیں۔۔۔۔؟؟" ہیشتم نے شرارت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔
اسکی اس حالت سے ہیشتم بہت محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میں کہاں شرما رہی ہوں۔۔۔ اور آپ اب تک یہاں کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ حد ہو گئی کتنے"
لیزی ہیں آپ۔۔۔ جائیں فریش ہو جائیں ویسے ہی کافی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔" علٹے نے
اسے واشروم کی جانب دھکا پتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور جلدی تیار ہو جائیں۔۔۔ ہم آپ کے ساتھ ہی ناشتہ کریں گے۔۔۔۔۔ "وہ علٹے کو"
تاکید کرتا ساتھ ہی واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس کے جاتے ہی علٹے بھی
مسکراتی ہوئی ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر اپنے بال سلجھانے لگی تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں
ہیشتم نہا کر باتھ روم سے باہر آیا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بیٹھی علٹے جلدی سے
اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اب وہ جلدی جلدی اپنے بالوں میں برش پھرتا خود پر پرفیوم کی
بوچھا کر رہا تھا پھر شرارت سے اس نے وہی پرفیوم اپنے پاس کھڑی علٹے پر بھی ڈال
دیا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم چاہتے ہیں آپ سے بھی ہماری ہی خوشبو آئے۔۔۔" وہ علشے کو دیکھ کر شرارت " سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ بولا تھا اور پھر علشے کے بالوں کو چھیرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ہم نیچے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں علشے۔۔۔ جلدی آئیں مگر ہاں نیچے آنے سے پہلے ہماری " علشے بن کر آئیے گا۔۔۔ ہم آپ کو آج اپنے لئے ہار سنگھار کرتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ بالکل اپنی پسند کے مطابق۔۔۔۔" ہیشم باہر نکلنے سے پہلے بولا تھا اور اس کی خواہش سن کر علشے نے بھی شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

پھر وہ اس کی خواہش کے مطابق خوب دل لگا کر تیار ہوئی تھی۔۔۔ بھر بھر کر ہاتھوں میں سوٹ کی میچنگ چوڑیاں۔۔۔۔ گلے اور کانوں میں سونے کا نازک سا سیٹ اور انگلیوں میں رنگز پہننے کے بعد اس نے آنکھوں میں کاجل اور آئی لائٹر لگایا تھا۔۔۔۔ ہونٹوں پر شوخ رنگ کی لپ اسٹک کا کوٹ پھیرتے ہوئے وہ لمبے کھلے بالوں کے ساتھ ہیشم کی

PDF NOVEL BANK

علشے کا روپ دھار چکی تھی۔۔ ابھی وہ خود کو ہر اینگل سے آئینے میں دیکھتی ہوئی باہر جا ہی رہی تھی کہ یکدم بیڈروم کا دروازہ دھڑ سے کھلا اور ہیشتم خان کسی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوا۔۔ وہ تیزی سے چلتا علشے اور اپنے درمیان۔ موجود فاصلہ طے کرتا ہوا علشے کے پاس پہنچا تھا اور اس کی نازک کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔ اس کی جارحانہ گرفت پر علشے کے ہاتھ میں پڑی کتنی ہی چوڑیاں ٹوٹ کر فرش پر بکھرتی چلی گئی تھیں مگر وہ ہر چیز سے لاپرواہ بس علشے کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ علشے کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک ہیشتم کو کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟؟ وہ اس اچانک افتاد پر بری طرح گھبرا گئی تھی اور نا سمجھی سے ہیشتم کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔۔ ہیشتم کا چہرہ اس وقت غصے کی زیادتی سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ گردن کی نسیں تنی ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی گرفت علشے کی کلائی پر کافی مضبوط تھی جسکی وجہ سے اسکی کلائی کی مزید چوڑیاں ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں کھپ گئی تھیں اور اس بار اس کی کلائی سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ بے حد تکلیف۔۔۔ جس کی شدت سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔ لیکن ہیشتم خان پر تو نجانے کونسا جنون سوار تھا جس نے ایک بار بھی علشے کی

PDF NOVEL BANK

طرف دیکھنے کی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔ پھر لاؤنج میں لا کر ہی ہیشتم خان نے جھٹکے سے
عائشہ کی کلائی کو آزاد کیا۔۔۔۔۔

یہ انسان یہاں کیا کر رہا ہے عائشہ۔۔۔۔۔؟؟؟ "سامنے کھڑے عادل کو دیکھ کر ہیشتم غصے سے
غرایا۔۔۔ اور اب عائشہ کو ہیشتم کے غصے کی وجہ سمجھ میں آئی تھی۔۔۔

وہ انہیں چوٹ لگ گئی تھی تو میں نے انہیں یہی روک کر گیسٹ روم میں بھیج دیا۔۔۔۔۔
عائشہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔ تکلیف کی
شدت کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی اسے گیسٹ روم میں بھیجنے کی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ آپ نے کس سے
پوچھ کر اسے یہاں روکا ہے۔۔۔؟؟؟ آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ ہمیں یہ انسان بالکل
بھی پسند نہیں ہے تو آپ نے اسے کل ہی جانے کے لئے کیوں نہیں کہا۔۔۔؟؟؟ "ہیشتم

PDF NOVEL BANK

خان غصے سے علثے کی طرف دیکھتے ہوئے چلا کر کہا اور علثے اس کے یوں چلانے پر ہی سم کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ انہیں چوٹ لگ گئی ت۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تو م۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میں ن۔۔۔۔۔" نے۔۔۔ "علثے ہکلاتے ہوئے کہہ رہی تھی جب ہیشتم خان دوبارہ گرج اٹھا تھا۔۔۔۔۔

یہ ہمارا گھر ہے علثے کوئی ہاسپٹل نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور ہماری بلا سے کہ اسے چوٹ لگی" تھی یا یہ مر رہا تھا آپ نے اسے ہمارے گھر میں کیوں ٹھہرایا۔۔۔؟؟؟ اس کے ساتھ کچھ بھی ہو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور آپکو بھی اب اس سے بالکل فرق نہیں پڑنا چاہیئے۔۔۔ ہم اس انسان کو اپنے گھر میں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔ اور آپ نے اسے پوری رات یہاں پر روکے رکھا۔۔۔۔۔؟؟؟ آپ نے ٹھیک نہیں کیا علثے۔۔۔۔۔ ہمیں آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ ہمارے سامنے ہی ہماری مخالفت کریں گی۔۔۔۔۔ اسے یہاں سے جلد سے جلد دفع کریں ورنہ ہم اس کو زندہ نہیں چھوڑیں سمجھیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟ اب یہ شخص دوبارہ یہاں نہیں آنا چاہیئے۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے اپنی انگارہ برساتی نظروں سے علثے کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔۔ وہ اپنے غصے

PDF NOVEL BANK

میں یہ تک بھول چکا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کوئی اور نہیں اسکی بیوی علٹے ہے جس سے وہ ٹوٹ کر محبت کرتا تھا اور کل رات ہی وہ اس کو اچھی طرح یہ باور کروا چکا تھا کہ وہ اسے کتنی شدتوں کے ساتھ چاہتا تھا۔۔۔ وہ کل رات اس پر اپنی جان تک لٹا دینے کو تیار تھا۔۔۔ مگر اس وقت کیسے اجنبی بنا ہوا تھا اور علٹے کے ساتھ اس طرح پیش آ رہا تھا جیسے وہ ہیشتم کی خریدی ہوئی کوئی کنیز ہے اور جس کے ساتھ کسی غیر شخص کے سامنے یہ توہین آمیز سلوک کرتے ہوئے بھی ہیشتم کو ذرا سی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی تھی اور اسے تو یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے رویے سے علٹے کو کس بری طرح ہرٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔ علٹے کو اس کا انداز بہت تکلیف دے رہا تھا۔۔۔ تکلیف سے زیادہ شرمندگی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ کل ہیشتم خان کی محبت اسے دور کہیں آسمانوں کی سیر کروا کر لائی تھی اور اب اسی محبت کرنے والے شخص نے اسے اتنی بری طرح زمین پر پٹھا گیا تھا کہ وہ ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔ ہیشتم نے اسے عادل جیسے انسان کے سامنے ذلیل کیا تھا جس کے سامنے وہ کتنے دھڑلے سے خوش ہونے کا دعوہ کر چکی تھی۔۔۔ کتنا مان تھا اسے ہیشتم خان کی محبت پر لیکن ہیشتم نے

PDF NOVEL BANK

اسے عادل کے سامنے ہی رسوا کر دیا تھا۔۔۔ آج وہ بری طرح اس کے دل کو توڑ چکا تھا۔۔۔۔

میں کیا کہہ رہا ہوں آپ سے سنائی دے رہا ہے آپ کو۔۔۔؟؟؟" ہیشتم کی دھاڑتی آواز پر قہ زور سے وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھی۔۔۔

ج۔۔۔جی۔۔۔ ٹھیک ہے اب ایسا نہیں ہوگا۔۔۔ "علشے نے ڈبڈباتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے صرف اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

اگر یہ انسان دوبارہ ہمیں اس حویلی میں نظر آیا تو ہم اسے اس علاقے تو دور دنیا میں بھی رہنے نہیں دیں گے۔۔۔۔ اگر یہ اپنی سلامتی چاہتا ہے تو اسے کہیئے کہ دوبارہ اس علاقے میں آس پاس بھی نظر نہ آئے ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہیشم خان عائشے کو تنبیہ کرتے ہوئے قہر بھری نظروں سے عادل کو دیکھ کر لمبے لمبے
دُک بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور عائشے کی شکوہ کناں نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا
تھا۔۔۔

عادل خان جو کب سے چپ کھڑا پوری کارروائی دیکھ رہا تھا ہیشم کے جاتے ہی وہ عائشے
کی طرف مضحکہ خیز نظروں سے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔
آپ کو سمجھ نہیں آتی نامیری بات۔۔۔؟؟ جب میں نے آپ سے کہا تھا صبح ہوتے "
ہی یہاں سے چلے جائیے گا تو کیوں نہیں گئے آپ۔۔۔؟؟" عائشے نے غصے سے اپنے
سامنے کھڑے عادل کو دیکھا اور چلاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں اس جہنم میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا۔۔۔""
عادل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اپنی زبان کو لگام دیں۔۔۔ یہ بکواس کرنے سے پہلے اپنے ذہن میں یہ بات اچھے سے "بٹھالیں کہ میں ہیشتم خان کی بیوی ہوں۔۔۔ یہ گھر جسے آپ جہنم کہہ رہے ہیں یہ میرے لئے کسی جنت سے کم نہیں ہے۔۔۔ اور الحمد للہ میں اپنی اس جنت میں بہت خوش ہوں۔۔۔ آپکو کس نے کہا ہے میری فکر کرنے کے لئے۔۔۔؟؟" عائشہ نے تڑخ کر کہا۔۔۔

لگائیں تو میں ڈال ہی لوں گا عائشہ۔۔ اور جس جنت میں خوش رہنے کی تم بات کر رہی "ہو وہ تو میں ابھی دیکھ ہی چکا ہوں۔۔۔۔" عادل خان کے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا دیکھ چکے ہیں آپ۔۔؟؟ ابھی یہاں جو سب ڈرامہ ہوا ہے اس کے ذمہ دار بھی آپ "ہیں۔۔۔ ورنہ غصہ تو دور میرے ہیشتم تو کبھی مجھ سے اونچی آواز میں بھی بات نہیں کرتے۔۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔ اور میں بھی ہیشتم کی سنگت میں بہت خوش ہوں۔۔ کیونکہ ہیشتم خان ہی وہ انسان ہیں جس نے مجھے عزت کی زندگی دی

PDF NOVEL BANK

ہے۔۔۔ مجھے ذلیل و خوار ہونے اور موت سے بھی بدتر زندگی گزارنے سے بچایا ہے۔۔۔ اس کوٹھے سے لانے کے بعد بھی ہمیشہ مجھے بہت عزت دیتے ہیں۔۔۔ الٹا آپ کے والد صاحب مجھے گھٹیا اور گرا ہوا سمجھتے ہیں اور اب آپ آگئے ہیں جو میری زندگی کو عذاب بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔۔۔۔ "عائشہ نے تلخی سے کہا۔۔۔۔"

جھوٹ مت بولو عائشہ میں جانتا ہوں تم خوش نہیں ہو۔۔۔ میں پھر سے کہہ رہا ہوں "اس کے احسان کے لئے اپنی زندگی داؤ پر مت لگاؤ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔" عادل نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا مگر عائشہ اس کے ہاتھ تھامنے پر یوں اچھلی جیسے اسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔۔۔ اس نے جھٹکے سے عادل سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا اور پھر اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور عادل کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا۔۔۔

اگر دوبارہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گی۔۔۔ ایک بات "ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ اب میں عائشہ ہمیشہ خان بن چکی ہوں اور اس وقت آپ جس سے

PDF NOVEL BANK

مخاطب ہیں وہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ ہیشتم خان کی بیوی ہے۔۔۔ سو بی کیئر
فل۔۔۔" علٹے نے اسے اپنے اور ہیشتم کے مابین موجود پاکیزہ رشتے سے آگاہ کرتے
ہوئے کہا جبکہ عادل اس ڈری سہمی سی علٹے کی ہمت دیکھ کر ہی شکڈ رہ گیا تھا۔۔۔۔۔
کتنا بدل گئی تھی وہ۔۔۔ کہاں وہ دبو سی چپ چپ سی رہنی والی علٹے اور کہاں یہ سامنے
کھڑی پر اعتماد لڑکی۔۔۔

اب ایک احسان کریں مجھ پر۔۔۔ یہاں سے چلے جائیں اور دوبارہ کبھی پلٹ کر غلطی"
سے بھی یہاں مت آئیے گا۔۔۔" علٹے اس کے سامنے غصے سے ہاتھ جوڑ کر بولی
تھی۔۔۔

تمہیں میرا ہونا ہی پڑے گا علٹے۔۔۔ تم میرے جذبات کا اس طرح قتل نہیں"
کر سکتی میں تمہیں اپنا بنا کر ہی رہوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔۔۔۔" عادل اپنے
سرخ ہوتے گال پر ہاتھ رکھ کر بڑبڑایا جہاں اب بھی علٹے کے مارے گئے تھپڑ سے اسے
جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔



عادل صبح کے ہنگامے کے بعد حویلی سے جا چکا تھا۔۔ اس کے جانے کے بعد علشہ بھی کچھ پرسکون ہوئی تھی مگر ساتھ ہی ہیشتم کا سلوک یاد کر کے وہ صبح سے ملول و دلگرفتہ سی تھی۔۔۔ پھر رات کا کھانا کھائے بنا وہ اپنے روم میں بند ہو گئی تھی۔۔۔ ہیشتم بھی صبح سے گھر سے لپٹے تھا۔۔ حجاب نے کئی بار علشہ کو کھانا کھانے کے لئے فورس کیا تھا مگر وہ طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر اسے ٹلتے ہوئے اپنے بیڈ روم میں چلی آئی تھی اور کمرے میں آتے ہی ایک بار پھر اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔ تبھی اس نے چینج کر کے بیڈ پر لیٹتے ہوئے سر سے پیر تک خود کو کمفرٹر میں چھپایا تھا اور تکیے میں منہ چھپاتے ہوئے گھٹ گھٹ کر رونے لگی تھی۔۔ کم مائیگی کے احساس کے ساتھ ساتھ دل میں اٹھتا درد بھی اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔۔ وہ آنکھیں موندے اس ستم گر کے صبح کے رویے کو سوچ سوچ کر روتی جا رہی تھی پھر پتہ نہیں کب روتے روتے اس کی آنکھ لگی تھی اور پھر کچھ ہی دیر بعد اس کی نیند کسی احساس کے تحت خراب ہوئی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اسے لگا کوئی اسے بہت دھیمی آواز میں پکار رہا ہے۔۔۔ اس کا دماغ دھیرے دھیرے
 بے دار ہو رہا تھا۔۔۔ علّشے نے سخت بے چینی محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی
 تھیں۔۔۔ ہیشم اس کے قریب کھڑا اسے بہت محبت سے پکار رہا تھا۔۔۔
 تبھی علّشے ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی بلکہ جلدی سے بیڈ سے بھی اتر کر اٹھ کھڑی
 ہوئی تھی۔۔۔ ہیشم نے چونک کر اس کا یہ گریز دیکھا تھا۔۔۔

علّشے کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔۔۔؟؟؟ رحاب نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ کی "
 طبیعت خراب ہے۔۔۔" ہیشم بولتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں خان۔۔۔ آپ کے لئے کھانا لے کر آتی ہوں۔۔۔ "علّشے بنا اس کی "
 طرف دیکھے بولی تھی۔۔۔ اور اس کی زبانی "ہیشم" کی جگہ "خان" سن کر ہیشم کو اندازہ
 ہو گیا تھا کہ علّشے اس سے کس حد تک خفا ہے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے ہم صبح کے روئے کے لئے آپ سے معذرت کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ غصے میں ہم آپ " سے کچھ زیادہ ہی لاؤڈ ہو گئے تھے۔۔۔ " اب غصہ اترتا تھا تو اسے اپنا صبح والا سلوک بھی یاد آیا تھا۔۔۔ تبھی جب وہ بولا تو اس کا لہجہ بہت نرم اور دھیمّا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں خان۔۔۔ خریدی ہوئی عورتوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا " ہے۔۔۔ میں کونسا آپ کی زندگی میں عزت کے ساتھ داخل ہوئی ہوں۔۔۔ کوٹھے سے خرید کر لائے تھے آپ مجھے۔۔۔ یہ شادی آپ کے لئے مجبوری کا سودا تھی تو میرے لئے عزت کے ساتھ جینے کا واحد حل۔۔۔ اسی لئے آپ شرمندہ مت ہوں۔۔۔ " علشے کے الفاظ نہیں وہ نوکیلے تیر تھے جو لمحوں میں ہیشتم کا سینہ چھلنی کر گئے تھے تبھی وہ تڑپ کر رہ گیا تھا۔۔۔

علشے یہ۔۔۔ یہ سب کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟ آپ ہماری بیوی ہیں۔۔۔ ہیشتم خان کی " بیوی۔۔۔ پھر خود کے لئے اتنے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنے کی ہمت کیسے ہوئی آپ کی۔۔۔؟؟؟ " ہیشتم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں یہی میں آپ کو سمجھانا چاہتی ہوں کہ میں بیوی ہوں آپ کی جس کے ساتھ آپ " نے کسی تیسرے بندے کی موجودگی میں یہ سلوک کیا --- "علشے نے اپنی زخمی کلائی ہیشتم کے سامنے کی تھی --- ہیشتم نے چونک کر اس کی کلائیوں کو دیکھا تھا۔۔ بائیں ہاتھ کی کلائی پر چوڑیاں لٹنے کی وجہ سے کئی سارے زخم بنے ہوئے تھے --- دن میں سب کی موجودگی کی وجہ سے علشے نے اپنے زخمی ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی چوڑیاں اتار پورا کور کر لیا تھا تاکہ اس کے زخموں پر کسی کی نظر نا پڑے مگر ابھی سونے سے پہلے اس نے اپنے ہاتھوں کو چوڑیوں سے آزاد کر لیا تھا اور اب اس کی بائیں زخمی پڑی بائیں کلائی دیکھ کر ہیشتم کو خود پر جی بھر کر غصہ آیا تھا۔۔ اس نے علشے کی بائیں کلائی کو نرمی سے تھاما مگر تبھی علشے نے تڑپ کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔۔

اس سب کی ضرورت نہیں خان میں کھانا لے کر آتی ہوں --- " وہ کترا کر بولتی ہوئی " بیڈروم سے باہر جانے لگی تھی مگر ہیشتم نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا تھا اور اسے لئے بیڈ پر آ بیٹھا تھا --- پھر فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے ہاتھ کی بینڈج

PDF NOVEL BANK

کرنے لگا۔۔۔ مگر علٹے کو اب اس شخص کی مسیحا کی ضرورت نہیں تھی جس نے صبح اسے زخم پینے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ تبھی بینڈیج کے بعد وہ خاموشی سے اٹھ کر ہیشتم کے لئے کھانا لینے چلی گئی تھی۔۔۔ پھر کھانے کی ٹرے لئے وہ جب واپس بیڈروم میں آئی تھی تب تک ہیشتم بھی چینج کر چکا تھا اور اس کے انتظار میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔ علٹے نے کھانا لاکر ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔

آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں علٹے۔۔۔ "ہیشتم صوفے کی طرف بڑھتا ہوا بولا مگر" علٹے کو نفی میں سر ہلاتے دیکھ کر وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لئے صوفے پر چلا آیا تھا اور اپنے ہاتھ سے علٹے کو کھانا کھلانے لگا تھا۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے خان۔۔۔ "علٹے نے دو نوالے کھانے کے بعد کہا تھا۔۔۔"

مگر ہمیں بہت تیز بھوک لگی ہے اور اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہم کھانا کھائیں تو چپ چاپ" آپ ہمارے ساتھ کھاتی جائیں۔۔۔ "ہیشتم نے اس کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر کہا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ پھر اس نے عائشہ کو کھلا کر خود نام کے لئے ہی کھایا تھا۔۔۔ اس دوران عائشہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھتی رہی تھی۔۔۔ پھر وہ سارے برتن سمیٹ کر جب کچن میں گئی تھی تو اس کے لئے دودھ کا گلاس لئے چلی آئی تھی کیونکہ اسے کھلانے کے چکر میں ہمیشہ خود بھوکا رہ گیا تھا۔۔۔

آپ نے کھانا نہیں کھایا اس لئے یہ دودھ پی لیں۔۔۔" وہ گلاس بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی تبھی ہمیشہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

آئی ایم ریٹلی ویری سوری۔۔۔ کب تک خفا رہیں گی۔۔۔؟؟؟" وہ اس کا چہرہ اپنی جانب "موڑتا ہوا بولا۔۔۔

مجھے آپ سے خفا ہونے کا کوئی حق نہیں خان۔۔۔۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

"پھر کسے حق ہے خان کی جان ---؟؟؟"

ہیشم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں قید کر کے محبت سے پوچھا۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ اور چھوڑیں مجھے کیوں اتنا پیار آ رہا ہے اب۔۔۔ صبح تو ایسے بی ہیو کر"

رہے تھے جیسے مجھے جانتے بھی نا ہو۔۔ "عائشہ نے اس کے حصار سے خود کو آزاد کروا کر منہ موڑتے ہوئے کہا۔۔

اس کا روایتی بیویوں جیسا انداز اور لہجہ دیکھ کر ہیشم محفوظ سے انداز میں مسکرا دیا تھا۔۔۔

صبح کا غصہ یاد ہے رات کا پیار بھول گئیں۔۔۔ "ہیشم شرارتی مسکراہٹ لبوں پر"

سجاتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کی بات سن کر عائشہ کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا

تھا۔۔۔

ہیشم پلیر زرز۔۔۔ "اس سے بچنے کے لئے عائشہ نے وہی صبح والے انداز میں مہمنائے"

ہوئے کہا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علٹے پلیرز۔۔۔ "ہیشم نے علٹے کے انداز میں کہا۔۔۔ اب وہ دوبارہ "خان" سے "ہیشم" بن چکا تھا اور یہی لفظ ہیشم کو سمجھانے کو کافی تھے کہ وہ اپنی علٹے کی ناراضگی دور کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔

آئندہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپکو۔۔۔ "اس نے ہیشم" خان کو وارن کیا۔۔۔

اوکے جان ہیشم۔۔۔ جو آپکا حکم۔۔۔ "ہیشم نے اس کے سامنے سر خم کرتے ہوئے کہا" جیسے وہ کہیں کی شہزادی ہو۔۔۔ ہیشم خان کے اس انداز پر اس نے قہقہہ لگایا۔۔۔ اور ہیشم خان کے کشادہ سینے سے لگ گئی۔۔۔ اور ہیشم خان کو تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔۔۔ وہ علٹے کو خود سے خفا کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اب اسے علٹے کو یہ یقین بھی دلانا تھا کہ ہیشم خان کا وہ لمحاتی غصہ اس محبت سے زیادہ برتر نہیں تھا جو ہیشم خان کے دل میں اپنی بیوی کے لئے موجود تھی۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ذیان اور زویا کا آمنہ سامنا اب کم ہی ہوتا تھا یا شاید زویا ہی ذیان کے سامنے آنے سے گریز کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ زویا سب کچھ بھول چکی تھی بلکہ اس خاموشی کے پیچھے بھی بہت بڑا طوفان تھا۔۔۔ جسکی لپیٹ میں ذیان کو آنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ محبت اندھی ہوتی ہے اسی طرح یہ نفرت بھی انسان کو اندھی کھائی میں پھینک دیتی ہے اور اس کھائی کے خوفناک اندھیرے میں انسان اس حد تک گم ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح اور غلط کی تمیز ہی نہیں کر پاتا۔۔۔۔۔ اس کے اندر نفرت کی آگ اس حد تک بھڑک چکی ہوتی ہے کہ وہ اس انسان کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور اس آگ میں وہ انسان تنہا نہیں جلتا بلکہ اس کی تپش میں بہت سے لوگ آتے ہیں۔۔۔۔۔ اس وقت زویا کا بھی یہی حال تھا شاید اسے خود اندازہ نہیں تھا کہ جو کھیل وہ کھیلنے جا رہی ہے وہ خود اسے کس طرح تباہ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ اس وقت تو زویا کے ذہن پر بس ایک ہی چیز حاوی تھی اور وہ تھی ذیان سے بدلہ لینا۔۔۔۔۔ زویا نے مسلسل ذیان پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ذیان کا رخ لائبریری کی جانب تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ جا ہی رہا تھا جب کسی احساس کے تحت اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا لیکن تب

PDF NOVEL BANK

تک زویا چھپ چکی تھی۔۔۔ ذیان اسے اپنا وہم سمجھتا پھر سے چلنے لگا زویا پھر سے اس کا تعاقب کرنے لگی۔۔۔۔ ذیان جب لائبریری پہنچا تو لائبریری بالکل خالی پڑی تھی۔۔۔ اس وقت لائبریری میں کم وبیش ہی اسٹوڈنٹس ہوتے تھے۔۔۔ ابھی وہ لائبریری میں داخل ہوا ہی تھا جب کلک کی آواز پر ذیان نے مڑ کر دروازے کی سمت دیکھا۔۔۔ اور سامنے کھڑی زویا کو دیکھ کر اسے حیرانی کا شدید جھٹکا لگا اور اس کے دروازہ بند کرنے والی حرکت پر اسے سخت غصہ آیا اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کا منہ ہی توڑ دے۔۔۔۔۔ زویا ذیان کے لائبریری میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر چکی تھی اور اب دروازے پر ہی ہاتھ باندھ کر کھڑی اسکی طرف دیکھ کر شاطرانہ ہنسی ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔ ذیان کو کچھ غلط ہونے کا احساس گھیر چکا تھا۔۔۔۔۔

تم نے دروازہ کیوں بند کیا ہے؟؟ "ذیان نے اس کے مقابل آتے ہوئے چلاتے"

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا۔۔۔؟ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟ مسٹر ذیان بند دروازے سے ہی ڈگئے۔۔۔؟ "زویا" نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم کرنا کیا چاہتی ہو۔ اور یہ دروازہ بند کرنے کا کیا مقصد ہے۔۔۔؟ تمہیں اندازہ بھی "ایسے کوئی کیا سوچ سکتا ہے ہمارے بارے میں۔۔۔۔؟؟ ذیان نے تڑخ کر پوچھا۔۔۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ بس میں تم سے بدلہ لینا چاہتی ہوں اپنی ہر بے عزتی کا بدلہ۔۔۔۔" سمجھے تم۔۔۔۔؟؟ اور کوئی کیا سوچے گا اس بات کی ٹینشن زویا نے کبھی نہیں لی کیونکہ لوگوں کا کام ہی بھونکنا ہوتا ہے "زویا نے چلاتے ہوئے بدتمیزی سے کہا۔۔۔۔ آنکھوں میں نفرت کی آگ واضح تھی۔۔۔۔

یہ تم بہت غلط کر رہی ہو۔۔۔ اس میں سراسر تمہارا نقصان ہے۔۔۔۔ مجھے پتا نہیں "تھا کہ تم اس حد تک گر سکتی ہو کہ اپنی عزت تک داؤ پہ لگا دو گی۔۔۔۔ اگر تھوڑی سی

PDF NOVEL BANK

بھی شرم باقی ہے تم میں تو یہ دروازہ کھول دو۔۔۔۔۔" ذیان نے اسے اس کی غلطی کی سنگینی کا احساس دلانا چاہا۔۔۔۔۔

اس وقت تم اپنی عزت کی فکر کرو مسٹر ذیان۔۔۔۔۔" زویا نے مضحکہ خیز ہنسی ہنستے " ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔ مجھے اپنے رب پر بھروسہ ہے تم جیسی بے حیا لڑکی میرا کچھ " نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔ میرا رب میری پاکیزگی ثابت کرے گا۔۔۔ تم کون ہوتی ہو مجھے ذلیل کرنے والی وہ اللہ ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر کے رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔" ذیان نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔ اور دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن زویا نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ روک لیا۔۔۔۔۔

کہاں بھاگے جارہے ہیں مسٹر ذیان۔۔۔۔۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟ "زویا نے " اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہٹو سامنے سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ تم مجھے کچھ ایسا کرنے پر مجبور مت کرو جو میں " نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔" ذیان نے اسے وارننگ دی۔۔۔۔۔

کرو۔۔۔ جو کرنا ہے کر لو لیکن جو جال میں نے بچھایا ہے تم چاہ کر بھی اس میں سے " نہیں نکل سکتے۔۔۔۔۔" زویا نے کمینی ہنسی اپنی لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے اس جال میں تم مجھے جکڑ چکی ہو لیکن شاید تمہیں خود بھی " اس بات کا اندازہ نہیں کہ تم نے نفرت کی آگ میں جو یہ جال بچھایا ہے تم خود اس سے کتنا بڑا نقصان اٹھا سکتی ہو۔۔۔۔۔" ذیان نے ایک دفعہ پھر اسے آگاہ کیا لیکن اس وقت زویا ہمیشہ کی طرح کسی کی سن کہاں رہی تھی وہ تو ہمیشہ سے من مرضی کرنے کی عادی تھی۔۔۔۔۔ اب بھی اس پر ذیان کی باتوں کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔ زویا خان اگر کسی سے بدلہ لینے کا سوچ لے تو پھر وہ کبھی اپنے " ارادے سے پیچھے نہیں ہٹتی چاہے اسے بڑے سے بڑا نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔۔ "زویا نے نخوت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ ذیان اس وقت اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑی اس لڑکی کو گولیوں سے اڑا دے۔۔۔۔

میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔۔ ہٹ جاؤ دروازے کے سامنے سے۔۔۔ "اس نے چلاتے " ہوئے کہا۔۔۔ ذیان کی نظروں میں اس کے لئے حقارت ہی حقارت تھی جبکہ چہرے پر نفرت پورے حق سے ڈیرہ ڈالے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ غصہ آرہا ہے نا۔۔۔ ابھی اور بھی آئے گا۔۔۔ صبر رکھو۔۔۔ مجھے کیا مارو " گے۔۔۔ ابھی جو ہونے والا ہے نا تمہارے ساتھ اس کے بعد تمہارا خود کہیں ڈوب مرنے کا دل کرے گا۔۔۔ "زویا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اس کی بات پر ذیان کو مزید طیش آیا تھا اب اس کا خون کھولنے لگا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اگر تم نے ایسا ویسا کچھ کیا تو یقین جانو میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تمہاری روح تک " کانپ جائے گی۔۔۔" ذیان نے اس کا بازو دبوچ کر اسے دروازے سے ہٹا کر زور سے دھکا دیا جسکی وجہ سے وہ زمین بوس ہو گئی۔۔۔

یو بلڈی باسٹرڈ۔۔۔ تم نے مجھے دھکا دیا اب بس تماشہ دیکھو۔۔۔" اس کی طرف غصے سے " دیکھ کر زویا نے زور زور سے چلانا شروع کیا اور ساتھ ہی اپنا حلیہ بگاڑنا شروع کر دیا۔۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔۔ پلیز ایسا مت کرو میرے ساتھ۔۔۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔۔۔؟؟؟ " کیوں تم میری زندگی برباد کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔" ذیان نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا جو زمین پر بیٹھی زور زور سے چلا رہی تھی۔۔۔ ذیان کو اس کی اداکاری پر حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ کتنی مہارت سے وہ اداکاری کر رہی تھی۔۔۔ ذیان نے اس کے پاس آکر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروانا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر جلدی سے دروازے کی جانب لپکی اور زور زور سے دروازہ بجاتے ہوئے چلانے لگی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ کوئی آتا ذیان نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔
 لیکن وہ کہاں باز آنے والی تھی۔۔۔۔۔ اب تو باہر سے بھی دروازہ پیٹا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ ذیان کو
 سخت پریشانی نے گھیر لیا تھا۔۔۔۔۔ اس عالم میں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا
 کرے۔۔۔۔۔ اس نے زویا کا بازو پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اتنے میں وہ
 دروازے کا لاک کھول چکی تھی۔۔۔۔۔ اور سامنے اتنے سارے اسٹوڈنٹس اور سر حمزہ کو دیکھ
 کر ذیان کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔۔۔۔۔ زویا کا بازو اب بھی ذیان کی مضبوط گرفت میں
 تھا۔۔۔۔۔ اور موقع کا فائدہ اٹھا کر زویا نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور جلدی سے باہر
 کی جانب لپکی۔۔۔۔۔ اور مس زبینہ کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔ ذیان تو بس
 ساکت کھڑا اس کو یہ سب ڈرامہ کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی
 اتنا کیسے گر سکتا ہے کہ اپنی عزت کی بھی پرواہ نہ کرے۔۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ بیٹا کیا ہوا۔۔۔۔۔؟ کیا ہوا بتاؤ ہمیں۔۔۔۔۔؟ "مس زبینہ نے زویا کو تسلی دیتے"
 ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اس۔۔۔نن۔۔۔نے م۔۔۔میری عزت ک۔۔۔ک۔۔۔کے۔۔۔سس۔۔۔ساتھ۔۔۔"رک رک اتنا"
 کہہ کر وہ پھر سے زور زور سے رونے لگی اور ذیان تو اس کے الفاظ سن کر ہی ہکا بکا رہ
 گیا۔۔۔جبکہ اب سب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔سب کی آنکھوں میں
 اس کے لئے بے یقینی تھی۔۔۔وہ لڑکی سب کی نظر میں اس کے کردار کو مشکوک کر چکی
 تھی۔۔۔

یہ جھوٹ بول رہی ہے سر۔۔۔میں نے اس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔یہ سب"
 اس کی پلاننگ ہے۔۔۔"ذیان نے اس کی بات کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔سس۔۔۔سر میں سچ کک۔کہہ رہی ہوں یہ سب اس نے مجھ سے بدلہ لینے کے"
 لئے کیا ہے۔۔۔"زویا جلدی سے بولی کہ کہیں سر اس کی باتوں کا یقین نہ کر لیں۔۔۔۔۔
 ذیان کیونکہ شروع سے ایک بہترین اسٹوڈنٹ کی لسٹ میں شامل تھا۔۔۔کسی کے ساتھ
 یہ سب کرنا تو دور وہ کسی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا۔۔۔لیکن اس وقت زویا کی
 حالت دیکھ کر سب اس پر یقین کرنے پر مجبور تھے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہمیں تم سے یہ امید نہیں تھی زیان۔۔۔ ہم نہیں جانتے تھے تمہارے اس معصوم "چہرے کے پیچھے ایسے ارادے ہیں۔۔" سر حمزہ نے تاسف سے کہا۔۔۔

سر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔ آپ لوگوں کو جو نظر آ رہا ہے وہ بالکل بھی سچ "نہیں ہے۔۔۔ آپ لوگ میری بات کا یقین کیوں نہیں کر رہے۔۔۔؟؟" اس نے بے بسی سے کہا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اپنی پاکیزگی کا یقین دلائے۔۔۔

اسٹوڈنٹس آپ سب جائیں اپنی اپنی ورکنگ کریں۔۔۔ اور مس آپ زویا کو اسٹاف روم "میں لے جائیں اسے حوصلہ دیں اسکا حال درست کروائیں۔۔۔۔ اور تم۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔" اسٹوڈنٹس اور ٹیچرز کو تاکید کرتے انہوں نے زیان کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ جاتا زویا اسے دیکھ کر خباثت سے مسکرائی اور فتح نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور زیان کو آج پہلی مرتبہ کسی سے اتنی نفرت محسوس ہوئی

PDF NOVEL BANK

تھی۔۔۔۔ اس نے نخوت سے آنکھیں پھیر لیں اور سر حمزہ کے تعاقب میں چلنے لگا جنکا رخ اب ہیڈ آفس کی طرف تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ پرنسپل کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔ چاہنے کے باوجود وہ سچ ثابت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔

آج جو تم نے کیا ہے ذیان تم نے ہمارا سر شرم سے جھکا دیا۔۔ اتنا گھٹیا کام تم کر سکتے ہو ہم نے یہ سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ خیر اب ہم ہیشتم خان کے سامنے ہی بات کریں گے۔۔۔۔" پرنسپل نے غصے سے کہتے ہوئے ہیشتم خان کو کال کی اور اسے یونی آنے کا کہا اور کچھ ہی دیر میں ہیشتم خان اپنی تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر ان کے سامنے موجود تھا۔۔۔ پرنسپل صاحب اس سے بہت مؤدب انداز سے ملے۔۔۔ اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اور اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔ ہیشتم خان جیسے جیسے ان کی بات سن رہا تھا غصے کی شدت مزید بڑھ رہی تھی۔۔ غصے سے اس نے مٹھیاں بھینچیں چہرہ غصے کی شدت کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔ اس نے بے یقین نظروں سے ذیان کی طرف

PDF NOVEL BANK

دیکھا۔۔۔۔۔ جو پوری امید سے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کوئی یقین کرے نہ کرے ہیشتم خان کبھی میرے کردار پر کوئی شک نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

سوری ہیشتم خان۔۔۔۔۔ اب ہم ذیان اسماعیل خان کو مزید یہاں نہیں رکھ سکتے۔۔۔۔۔"
کیونکہ یہ ہماری یونیورسٹی کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا اس طرح ہماری یونیورسٹی کا نام خراب ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔" پرنسپل نے ہیشتم خان سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چلو ذیان۔۔۔۔۔" ہیشتم خان غصے سے کھڑے ہوتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر " آفس سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ ذیان جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔

بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔ میں نے اس " کے ساتھ کچھ نہیں کیا بلکہ سب کی نظروں میں مجھے گرانے کے لئے اس نے یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔" ذیان نے ہیشتم خان کا بازو تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان آج تک ہیشتم خان جو ہمیشہ سر اٹھا کر چلتا تھا آج تم نے اسے سر جھکانے پر "مجبور کر دیا۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے تاسف سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے بازو پر رکھا اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔۔ اس کے اس عمل پر ذیان کو شدید قسم کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ ہیشتم خان کی آنکھوں میں اپنے لئے بے یقینی دیکھ کر اسکی نیچی کچی ہمت بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو باہر آنے کو بے تاب تھے لیکن اس نے سختی سے آنکھیں میچیں اور سر جھکا کر خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا جیسے اپنی ہار تسلیم کر چکا ہو۔۔۔۔۔

اور اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب گامزن تھے۔۔۔۔۔



رباب بیٹا۔۔۔ کیا بات ہے آج کل میری نیچی بہت خوش نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔؟؟ "ہاجرہ" نے اس کے خوشی سے ٹمٹاتے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کچھ نہیں اماں --- کیا آپکی بیٹی خوش نہیں ہو سکتی۔۔؟؟ "اس نے ان کے جواب " میں الٹا سوال داغا۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتی۔۔۔ رب سوہنا میری بچی کو ہمیشہ خوش رکھے اور نظر بد سے " بچائے۔۔۔۔ آمین۔۔۔ "ہاجرہ بیگم نے اسے دعا پتے ہوئے کہا جبکہ چہرے پر الجھن واضح تھی انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اسے یہ خبر سنائیں۔۔۔ انکے چہرے پر موجود پریشانی رباب بھانپ چکی تھی۔۔۔ تب ہی فکر مندی سے گویا ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا اماں۔۔ کوئی بات ہے کیا۔۔۔؟؟"

ہاں بیٹا بات تو ہے لیکن میں سمجھ نہیں پا رہی کہ کیسے بتاؤں تجھے۔۔۔؟؟ "انہوں نے " پریشانی سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اماں آپ کو مجھ سے بات کرنے کے لئے تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ "مجھے بتائیں ہوا کیا ہے۔۔۔؟؟" اس نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

بیٹا وہ تمہارے ابا نے اس مہینے کے آخری ہفتے میں تمہاری شادی کی تاریخ فلکس کر دی ہے۔۔۔ "انہوں نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اماں۔۔۔؟؟ ایسے کیسے۔۔۔؟؟ وہ بھی اتنی جلدی۔۔۔؟؟ "زویا کو لگا" جیسے کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سسیہ ڈال دیا ہو۔۔۔۔

بیٹا میں خود بہت پریشان ہوں کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا کیا کروں۔۔۔؟؟؟ "ہاجرہ بیگم" نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اماں آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں یہ تو نصیب کے کھیل ہیں۔۔۔ کیا آپ کو اپنے رب سوہنے پر یقین نہیں۔۔۔۔ اگر وہ شخص میرے نصیب میں ہے تو ضرور کچھ بہتری رکھی ہوگی

PDF NOVEL BANK

اللہ نے میرے لئے۔۔۔ اور مجھے پورا بھروسہ ہے اگر وہ شخص میرے نصیب میں نہ ہوا تو ابا جو مرضی کر لیں وہ میرا نصیب کبھی نہیں بن سکتا۔۔۔" رباب نے ان کو تسلی دیتے ہوئے سمجھایا۔۔۔۔

تو ٹھیک کہتی ہے بیٹا اپنے رب سے دعا مانگنے کے سوا ہم کیا کسکتے ہیں۔۔۔؟؟؟ "ہاجرہ" بیگم کی آنکھوں میں نمی اور چہرے پر بے بسی واضح تھی۔۔۔

تو میری پیاری اماں ہمیں اس کے سوا کچھ کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ "بس ہمیں کامل یقین سے دعا مانگنی ہے۔۔۔ اور دیکھیں اماں آپ میری ماں ہیں اتنی محبت کرتی ہیں مجھ سے اور مجھے دکھی نہیں دیکھ سکتیں تو وہ رب جو مجھے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ کیسے مجھے تنہا یا دکھی چھوڑ سکتا ہے۔۔۔؟؟؟" رباب نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ ہاجرہ بیگم کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لئے خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے اندر ایک طوفان برپا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو ٹھیک کہہ رہی ہے بیٹا۔۔۔ کتنی سمجھدار ہو گئی ہے میری بچی کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے تو میری ماں ہے میں تیری ماں نہیں ہوں۔۔۔۔" ہاجرہ بیگم نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ان کی بات پر اس نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔ جبکہ آنسوؤں کہ چند قطروں نے پلکوں کی باڑ توڑی تھی مگر وہ بہت ہی مہارت سے انہیں اپنی پوروں پر چن گئی۔۔۔۔۔ اس کی نظروں میں حازم کا مسکراتا چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔۔ وہ اسے کیسے بتائے گی یہ سوچ اسے مزید پریشان کر گئی۔۔۔۔



"حازم سنو میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ۔۔۔۔"

میں جانتا ہوں رحاب تم کبھی کبھی ہی سوچتی ہو۔۔۔" حازم نے اس کی بات کو اچکتے ہوئے اس کی طرف شرارت سے دیکھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو تم کونسا مفکر پاکستان ہو۔۔۔ اگر میں ان پڑھ جاہل ہوں۔۔۔؟؟ "رحاب اسکی طرف"
خونخوار نظروں سے دیکھتی چڑ کر بولی۔۔۔

تھینک گاڈ۔۔۔۔ مجھے لگا اب مجھے ہی تمہیں تمہاری حقیقت سے روشناس کروانا پڑے "
گا۔۔۔ مگر میں متعرف ہوں تم اپنے بارے میں کتنے اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔ واہ
بھئی۔۔۔۔ "اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر شکر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اگر مجھ میں اتنی خامیاں ہیں تو تم کونسا خوبیوں کی مورت ہو۔۔۔۔؟؟ "روحی نے"
تپتے ہوئے کہا۔۔۔۔

الحمد للہ بس اللہ کسی چڑیل کی نظر بد سے بچائے۔۔۔۔ "حازم نے فرضی کالر جھاڑتے"
ہوئے چڑیل پر زور پتے ہوئے کہا۔۔۔۔ وہ دونوں اس وقت کلج کے گراؤنڈ میں کھڑے
ایک دوسرے کو آئینہ دکھا رہے تھے۔۔۔۔ پاس سے گزرتے اسٹوڈنٹس بس انہیں ایک نظر

PDF NOVEL BANK

تعجب سے دیکھتے اور گزر جاتے کیونکہ یہ انکا معمول کا ہی کام تھا۔۔۔۔ اس کی بات سن کر روحی نے غصے سے ہاتھ میں پکڑا رجسٹر زور سے اس کے کندھے پر مارا۔۔۔

ہائے اللہ میں مر گیا۔۔۔ ظالم لڑکی۔ کیسی بہن ہو تم۔۔ "وہ اپنے کندھے کو پکڑ کر زور زور" سے چیخنے لگا۔۔۔

چلاتے رہو اور زور سے چلاؤ۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔ "اسکے واویلے کی پرواہ کئے بغیر اس" نے قدم آگے بڑھا دیئے۔۔۔۔

ہائے میری کندھے کی ہڈی توڑ دی۔۔۔ میرا بازو کام نہیں کر رہا۔۔۔ "سلمنے سے رباب" کو اتنا دیکھ کر اس نے اور زور سے واویلا کرنا شروع کر دیا اور تب ہی رحاب نے اس کی طرف فکر مندی سے دیکھا جو بھی تھا وہ اس کا بھائی تھا۔۔ روحی کو لگا کہ شاید اس نے زیادہ ہی زور سے مار دیا ہے۔۔۔۔۔ قریب پہنچ کر رباب نے اس کے یوں رونے دھونے پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور رحاب سے گویا ہوئی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

"اسے کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

اس لڑکی نے تمہیں آج بیوہ کرنے کا ٹھان لیا تھا لیکن وہ تو میں ہی جان بچا کر نکل گیا۔۔۔" روحی جو اپنے مارنے پر شرمندہ تھی حازم کی بات پر اس کی شرمندگی لمحے میں غائب ہوئی تھی۔۔۔ لیکن رباب نے اس کی بات پر کوئی رسپانس نہیں دیا تھا بلکہ چپ چاپ نظریں جھکا گئی۔۔۔

شرم کر لو تھوڑی سی۔۔۔ کیسے کیسے الفاظ منہ سے نکال رہے ہو۔۔۔۔۔" رباب تڑخ کر کہتی رباب کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ اور اس کی متورم آنکھیں دیکھ کر اسے پریشانی نے گھیر لیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہو گیا رباب --- تمہاری آنکھیں کیوں سوچی ہوئی ہیں ---؟؟ تمہاری طبیعت تو "ٹھیک ہے نا ---" رباب نے فکر مندی سے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چیک کرتے ہوئے کہا ---

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس ایسے ہی رات دیر تک پڑھائی کرتی رہی تو شاید اس لئے تمہیں "لگ رہا ہے۔۔۔۔" رباب نے جھوٹا بہانہ گھڑا۔۔۔ لیکن نظریں چراگئی۔۔۔۔۔ حازم کو تو وہ بالکل نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔۔ اور حازم نے اس کی انکوائری کو شدت سے فیل کیا تھا۔۔۔۔۔ اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔ وہ خاموش کھڑا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو نوٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

رباب اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم جھوٹ بول کر اپنی جان چھڑوا لو گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم ہم سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔۔" رباب نے نرمی سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں رباب روحی ٹھیک کہہ رہی ہے بتاؤ کیا پریشانی ہے۔۔۔؟؟ ہم تینوں مل کر اس کا "حل ڈھونڈیں گے۔۔۔۔" حازم نے بھی رحاب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ انکی محبت کے آگے رباب زیادہ دیر تک خود کو نہیں روک پائی۔۔۔۔ اس نے نظریں اٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا جو فکر مندی سے اسی کی طرف متوجہ تھے اور اب اس کے بولنے کے منتظر تھے۔۔۔۔ ان کو اپنے لئے اتنا متفکر دیکھ کر اس آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔۔۔ اور اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تو جیسے حازم کی جان پر ہی بن آئی۔۔۔۔

رباب کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟؟ کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔؟؟ "حازم کو اس کی خاموشی پر اب غصہ" آنے لگا تھا۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔۔ ادھر بیٹھو۔۔۔ اور بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔؟؟ کون سی بات میری پیاری سی "دوست کو تنگ کر رہی ہے۔۔۔۔؟؟" رحاب نے اسے سامنے پڑے بینچ پر بٹھاتے ہوئے اس کے چہرے پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔۔ رباب نے ایک نظر حازم کے متفکر چہرے کی طرف دیکھا اور پھر رحاب کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

و۔۔۔ وہ۔۔۔ ابا نے میری شادی کی ڈیٹ فلکس کر دی ہے اس منٹھ کے لاسٹ " میں۔۔۔۔۔ "اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے بتائے لیکن بتانا تو تھا ہی اس لئے نظریں جھکا کر جلدی سے بولی۔۔۔۔۔ اور اپنی بات ختم کر کے اس نے نظریں اٹھا کر رحاب کی طرف دیکھا جو مورت بنی ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ نظر کے ٹکراؤ پر رحاب ہوش میں آئی۔۔۔۔۔ جبکی حازم اب بھی شکڈ میں تھا۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ ایسے اچانک کیسے کر سکتے ہیں تمہارے اب۔۔۔۔۔؟؟ "رحاب" نے متفکر لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

میں خود نہیں جانتی کہ ابا نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔؟؟ "رباب نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟ "حازم نے اس کی طرف دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں" پوچھا۔۔۔ اس کے سوال پر رباب نے خاموشی سے نظریں چرا لیں۔۔ جب وہ کافی دیر تک کچھ نہ بولی تو حازم دوبارہ گویا ہوا۔۔

تو تمہاری خاموشی کا مطلب میں یہ سمجھوں کہ تم کچھ نہیں کر سکتی اور چپ چاپ تم" اس گھٹیا انسان کی زندگی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو۔۔۔ "حازم نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔ رباب تو بس منہ کھولے حازم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حازم اتنا سیریس بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

جی۔۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں اگر میں نے انکار کیا تو ابا مجھے جان سے مار دیں گے۔۔۔۔" پلیز آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور خود کو مشکل میں مت ڈالیں۔۔۔۔ "رباب نے بے بسی سے کہا جبکہ آنسو اب بھی بہہ رہے تھے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو ٹھیک ہے تم کچھ مت کرو۔۔۔۔۔ تم ضرور اپنے ابا کے سامنے مجبور بے بس ہو لیکن " میں مجبور نہیں ہوں۔۔۔۔۔ میں تمہیں پانے کے لئے آخری حد تک جاؤں گا۔۔۔۔۔ میں نے تم سے سچی محبت کی ہے مذاق نہیں کیا۔۔۔۔۔ اور اپنی محبت کو تکمیل تک میں ضرور پہنچاؤں گا۔۔۔۔۔ " حازم نے اپنے ارادوں سے اسے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم کیا کرو گے۔۔۔؟ پلینز خود کو مصیبت میں مت ڈالو۔۔۔۔۔ " رباب کو اس کے مضبوط " ارادوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس لئے جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ تو رباب ڈیئر تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ " بس مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔ اور اپنا خیال رکھو۔۔۔۔۔ اور اب ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہئیں۔۔۔۔۔ شاباش جلدی سے ہنس کر دکھاؤ۔۔۔۔۔ " حازم نے اس کی جانب ٹشو بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کی اتنی محبت پر رباب دھیمسا مسکرا دی۔۔۔۔۔ اب حازم رباب کی جانب متوجہ ہوا تھا اور اسکے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔۔۔ اس کے چٹکی بجانے پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔

چڑیل کسے کہا تم نے۔۔۔؟؟ "روحی نے پاؤں پختے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اب بس تم دونوں شروع مت ہو جانا پھر سے ---- روحی چلو دیر ہو رہی ہے پہلے ہی " کافی ٹائم ویسٹ ہو گیا ہے ---- " رباب نے کلائی پر بندھی واچ کی جنب دیکھتے ہوئے اسے آگاہ کیا ----

ہاں چلو -- اس نمونے سے تو میں چھٹی میں نمٹوں گی ---- "روحی نے حازم کو دیکھتے " ہوئے غصے سے کہا اور رباب کے ساتھ کلاس کی جانب بڑھ گئی ---- حازم کی نظروں نے دور تک ان دونوں کا پیچھا کیا تھا ---- انکے جاتے ہی اسکو مختلف سوچوں نے گھیر لیا رباب کو تو وہ تسلی دے چکا تھا لیکن خود پریشان ہو گیا تھا کہ وہ کیا کرے گا ---- کیسے اس شادی کو روکے گا ---- تب ہی کلاس کی بیل بجی تھی وہ سب سوچوں کو جھٹکتا کلاس کی جانب بڑھ گیا ----



PDF NOVEL BANK

بھائی۔۔ رکیں میری بات تو سنیں۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان گاڑی سے اتر کر تیزی سے حویلی کے اندرونی دروازے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔ اور ذیان اس کو آوازیں دیتا اس کے پیچھے آرہا تھا۔۔۔ لیکن ہیشتم خان کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان پر تھا وہ ذیان کی بات سننا تو دور دیکھنے کا بھی رواداد نہیں تھا۔۔۔ لاونج میں پہنچ کر ذیان نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔۔۔

بھائی وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔ وہ لڑکی بہتان باندھ رہی ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ "ذیان نے اسے رکتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔۔۔

ذیان ہمارا بازو چھوڑو۔۔۔۔۔ "ہیشتم غرایا۔۔۔۔۔"

"بھائی پلیز۔۔۔۔۔"

ذیان ہم نے کہا ہمارا بازو چھوڑو۔۔۔۔۔ "ہیشتم غصے سے غرایا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں اس گھٹیا لڑکی نے یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کے لئے کیا ہے " آپ نہیں جانتے کہ وہ کتنی گرمی ہوئی لڑکی ہے۔۔۔۔۔" اسکی بات پر ہیشتم نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور ایک زوردار تمپھڑ اس کے منہ پر مارا۔۔

کسی لڑکی کے لئے اتنے گرمی ہوئے الفاظ استعمال کرنے سے پہلے یہ یاد رکھا کرو کہ " تمہاری بھی ایک بہن ہے۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے غصے سے تیز آواز سے کہا۔۔۔ لاؤنج سے کسی کے تیز تیز بولنے پر علشے بھی لاؤنج میں بھاگتی ہوئی آئی کہ ناجانے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔۔۔۔۔ ذیان اپنے گال پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا



PDF NOVEL BANK

موبائل کی مسلسل بھتی گھنٹی نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا تھا۔۔۔ کسلمندی سے ہلتے بند آنکھوں سے اس نے بستر ٹولنا شروع کر دیا۔۔۔ مگر موبائل وہاں ہوتا تو ملتا۔۔۔ چیختی بیل سے تنگ آکر اس نے نیند سے بھری آنکھیں مشکل کھول کر اپنے اطراف میں نظریں دوڑائیں اور سائیڈ ٹیبل کے کنارے وائبریٹ ہوتے نیچے گرنے کو تیار موبائل کو اٹھا لیا۔۔۔

کیا تکلیف ہے صبح صبح۔۔۔؟؟ "اس نے بغیر نمبر دیکھے چنگھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

خدا کا خوف کر۔۔۔ دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں اور تو اسے صبح کہہ رہا ہے۔۔۔؟؟ آدھا "دن نکل چکا ہے یہاں۔۔۔۔۔" ذیان کی آواز سنتے ہی دانیال شروع ہو چکا تھا۔۔۔ دانیال کی بات سن کر ذیان نے گھڑی کی طرف دیکھا اور گھڑی کو بارہ بجاتے دیکھ کر اپنے بکھرے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اب اپنی بکواس بند کر اور بتا میرا کام ہوا یا نہیں۔۔؟؟ "ذیان نے اسے مسلسل بولتے" دیکھ کر تپ کر کہا۔۔

ہاں ہاں کام تو تیرا ہو گیا ہے لیکن ایک اور بار سوچ لے تو۔۔۔۔ "دانیال نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تجھے جتنا کہا ہے اتنا کر۔۔۔ مجھے اچھے سے پتا ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔" سمجھا تو۔۔۔ اور آئندہ میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ "ذیان نے تڑخ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ جب تو نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کون ہوتا ہوں دخل اندازی کرنے والا۔۔۔۔ "دانیال نے بجھتے لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں چل ٹھیک ہے۔۔ اللہ حافظ ملتے ہیں دو دنوں میں۔۔۔۔۔ "ذیان نے الوداعی کلمات" کہتے ہوئے کہا۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔ "دانیال نے بے دلی سے فون رکھا۔۔ ذیان جو کرنے جا رہا تھا وہ کس قدر" خطرناک ثابت ہو سکتا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔ دانیال کا فون بند ہوتے ہی ذیان فریش ہونے کے لئے واشروم کی جانب بڑھ گیا اور کچھ ہی دیر میں وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔۔ نئے سوٹ میں ملبوس آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے بال سنوار رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر خود پر پرفیوم کی بوچھاڑ کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا اور اپنے کپڑے اور ضرورت کی کچھ اشیاء بیگ میں ڈالتے بیگ کی زپ کو بند کیا اور بیگ تھامے کمرے کے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

عائشے اور رحاب لاؤنج میں بیٹھے ذیان کے ہی بارے میں بات کر رہی تھیں جب رحاب کی نظر سیڑھیاں اترتے ذیان کے چہرے سے ہوتے اس کے ہاتھ میں پکڑے ٹریول بیگ پر پڑی تو وہ ٹھٹک کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ عائشے نے اسے یوں کھڑے

PDF NOVEL BANK

ہوتے دیکھ کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کے تاثر بھی روحی سے مختلف نہ تھے۔۔۔ وہ فکر مندی سے آگے بڑھی۔۔

کیا ہوا ذیان کہیں جارہے ہو تم۔۔؟؟" اسکی آنکھیں رات بھر رونے اور زیادہ دیر تک " سونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں اور پپوٹے سو جے ہوئے تھے جو اس کی حالت کی عکاسی کر رہیں تھیں بظاہر تو اس نے تیار ہو کر اپنی حالت چھپانے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن عائشے نے اسکی متورم آنکھیں دیکھ کر پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔ کچھ دن پہلے ہی ایک دوست کے توسط سے دبئی میں جاب کی آفر ہوئی " تھی تو سوچا جوائن کر لوں۔۔ یونیورسٹی میں تو اب ایڈمیشن ملنے سے رہا تو فارغ رہ کر کیا کروں گا۔۔۔۔ "ذیان نے بظاہر اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن اسکے چہرے پر موجود کرب کے آثار اس کی کوشش کو ناکام بنا رہے تھے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو یہیں کہیں اپلائی کر لو ذیان۔۔۔ اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔؟؟ اور تمہیں "جواب کی کیا ضرورت ہے کوئی کورس وغیرہ کر لو۔۔۔" عائشے نے اسے روکنے کی کمزور سی کوشش کی۔۔۔

نہیں بھا بھی۔۔۔ میرا جانا ضروری ہے۔۔۔ کچھ ضروری کام بھی تو نمٹانے ہیں۔۔۔ ان "شاء اللہ بہت جلدی لوٹوں گا۔۔۔" ذیان نے لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

بھائی مت جلیئے ناں۔۔۔ "روحی جو اس کے جانے کا ہی سن کر غمگین ہو گئی تھی" آنکھوں میں نمی لئے گویا ہوئی۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔ رو مت۔۔۔ کہا ناں بہت جلدی واپس آجاؤں گا۔۔۔ اور میری روحی تو "بہت بہادر ہے اپنا خیال رکھنا۔۔۔" ذیان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی بھائی۔۔۔۔"رحاب نے آنکھوں میں آنسو لئے بے بسی سے کہا۔۔۔"

اولے۔۔ کہاں جا رہا ہے تو۔۔۔؟؟"اپنے روم سے نکلتے حازم نے بغیر موقع کی نزاکت کو" سمجھے شوخی سے کہا۔۔۔

تیرا بھائی چلا دبئی۔۔۔۔"ذیان نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔۔"

تو جانتا ہے مجھے مذاق بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔"حازم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔اور اس" کی بات پر رحاب بے ساختہ ہنسی تھی۔۔۔

بس بس پتا ہے ہمیں تو کتنا سنجیدہ ہے۔۔۔ لیکن ابھی میں بالکل مذاق نہیں کر رہا چل" آگے لگ جا دیر ہو رہی ہے۔۔ فلائٹ مس ہو جائے گی میری۔۔"ذیان نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یار نہ کر کیسے رہوں گا میں تیرے بغیر۔۔۔" حازم نے اس کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔"

بہت جلد لوٹے گا تیرا بھائی۔۔ میں بھی بہت یاد کروں گا تجھے۔۔۔۔۔" ذیان نے اس کے گرد اپنے بازوؤں ک حلقہ مضبوط کرتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔۔۔" ہیشم نے بیرونی دروازے سے اندر آتے ہوئے کہا حازم اور ذیان کے مابین ہونے والی گفتگو سن چکا تھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔ بہت یاد آئے گی آپ کی۔۔۔" ذیان نے ہیشم کی جانب مڑتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے کہنے کے لئے۔۔۔ بس اتنا کہہ کر وہ بے ساختہ ہیشم کے گلے لگا تھا۔۔۔ کوشش کرنے کے باوجود وہ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پایا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ لیکن مہارت سے انہیں پونچھ ضرور لیا تھا۔۔۔ دل شدت سے خواہش کر رہا تھا کہ کاش ہمیشہ ایک دفعہ روک لے اسے لیکن اس کی خواہش خواہش ہی رہ گئی۔۔۔

تمہیں اب جانا چاہیے۔۔۔ "ذیان جب کافی دیر تک الگ نہ ہوا تو ہمیشہ نے سخت لہجے" میں کہا۔۔۔ اس کے کہنے پر ذیان اس سے چونکا تھا اور اس سے الگ ہوتے ہوئے سب پر الوداعی نظر ڈالتے دروازے کی چوکھٹ عبور کر گیا۔۔۔ اور ہمیشہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جو بھی تھا ذیان اس کا بھائی تھا ایک باپ کی جگہ پر رہ کر ان کی کفالت کی تھی۔۔۔ جان بستی تھی اس کی اپنے تینوں بہن بھائیوں میں ماں باپ کی ڈیٹھ کے بعد وہ ان تینوں کے لئے ہی تو جی رہا تھا۔۔۔ بس آج حالات نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ ہمیشہ خان اتنا سنگدل تو کبھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی نمی علشے کی نظروں سے چھپ نہیں پائی تھی۔۔۔ اس لئے رحاب کے آنسو پونچھتی وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

تو آپ نے روکا کیوں نہیں اسے۔۔؟؟ ہیشتم بیڈ پر بیٹھاپنے آنسو چھپانے کی ناکام
کوشش کرنے میں مصروف تھا جب علثے نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ علثے
کو دیکھ کر ہیشتم نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے"
کہا۔۔۔۔۔

کیا بہتر تھا اس میں کیا آپ بتا سکتے ہیں ہیشتم۔۔۔۔۔؟؟ "علثے نے اس کے سامنے"
کھڑے ہو کر سوال کیا۔۔۔۔۔

ہم اپنے سامنے ایک ایسے انسان کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے جو اتنی گھٹیا حرکت کر کے"
آیا ہو۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے اس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اپنے دل سے پوچھئے ہیشم --- کیا زیان ایسا کر سکتا ہے۔۔؟؟ "علشے نے لہجے کو دھیمیا "
رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

ایسے معاملوں میں دل کی نہیں سنی جاتی علشے۔۔۔ "ہیشم نے آنکھیں چراتے ہوئے کہا "
۔۔ کیونکہ اس کا دل تو چیخ چیخ کر ذیان کی پاکیزگی کی گواہی دے رہا تھا۔۔ لیکن حالات اسے
یقین کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔

مجھے پتا ہے سچویشن ایسی تھی کہ آپ کو یقین کرنا پڑا لیکن ایک بات بتائیں ہیشم کیا "
اتنے سال جو ذیان نے آپ کے ساتھ گزارے کیا وہ کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔۔؟؟ کیا اگر
کوئی بھی اگر اس کے بارے میں کچھ بھی بولے گا تو آپ یقین کر لیں گے۔۔۔؟؟ "علشے
نے اس سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم کچھ نہیں جانتے علٹے۔۔۔ بس ہم اتنا جانتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کی ریسپیکٹ " میں کوئی کمپر وائز نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ "ہیشتم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

مجھے فخر ہے ہیشتم کہ میں ایک ایسے انسان کی بیوی ہوں جو اپنے گھر کی نہیں بلکہ ہر ایک عورت کی عزت کا محافظ ہے۔۔۔ لیکن ہیشتم یہاں بات آپ کے اصول کی نہیں بلکہ آپ کے یقین کی ہے۔۔۔۔۔ "علٹے نے لہجے کو نرم رکھنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔

علٹے۔۔۔ ہم جانتے ہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں لیکن۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا جب موبائل کی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔ اور پھر موبائل کان سے لگاتا علٹے کی پیشانی پر بوسہ دیتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔ جبکہ علٹے سوچنے لگی کہ وہ ہیشتم کو کیسے قائل کرے۔۔۔؟؟



PDF NOVEL BANK

ناجانے کب یہ الیکشن ختم ہونگے۔۔۔؟؟ اور مجھے آزادی نصیب ہوگی۔۔۔۔۔" رحاب نے "چہرے ہر بیچارگی لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ چونکہ الیکشن شروع ہونے والے تھے تو رحاب کو کم و بیش ہی باہر جانے دیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ عیشتم خان نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مخالف اس کی فیملی کو کوئی نقصان پہنچائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سیاست میں موجود میمبرز اسے نیچا دکھانے کے لئے کسی بھی حد تک گر سکتے ہیں تو اس نے احتیاطی طور پر رحاب اور عائشہ کو باہر نکلنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔۔

ابھی کونسا کسی جیل میں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟ "حازم نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔"

تم تو چپ ہی رہو تو اچھا ہے۔۔۔ پہلے ہی میرا موڈ بہت خراب ہے۔۔۔۔۔" رحاب جانتی "تھی کہ اب ضرور وہ کچھ فضول ہی بولنے والا ہے اس لئے تڑخ کر بولی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

او کے -- ایزووش ---- لیکن تمہارا موڈ کیوں خراب ہے ---؟ آئی نوکہ کوئی فضول " ہی وجہ ہوگی لیکن پھر بھی بتادو میں سننے کے لئے تیار ہوں ---- " حازم نے شرارتی لہجے میں کہا --

آئی مس ذیان بھائی --- مجھے ان کی بہت یاد آرہی ہے --- " رحاب نے رونی صورت " بناتے ہوئے کہا --

کیا ہو گیا ہے روحی -- ابھی اسے گئے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا اور تمہارا ابھی سے " یہ حال ہے -- رحم کرو اس بیچارے پر ---- " حازم نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا ---- جبکہ اس کے آخری جملے پر اس نے آنکھیں پٹپٹا کر اس کی طرف دیکھ کر گویا ہوئی --

"کیا مطلب ہے تمہارا ----؟؟"

PDF NOVEL BANK

کچھ نہیں میں کیا کہہ سکتا ہوں بھلا۔۔۔ اسے یاد کرنے سے اچھا ہے اپنا کوئی لیسن یاد" کر لو۔۔۔ پھر پیپرز میں میرا دماغ کھاتی ہو۔۔۔۔ "حازم نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔۔۔ اس کی بات پر رحاب نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تم -- اور مجھے تیاری کرواتے ہو۔۔۔۔ وہ بھی پیپر زکی۔۔۔۔ ہاہاہاہاہاہاہا۔۔ کیا جوک مارا " ہے تم نے حازم۔۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیسے ہنسوں۔۔۔۔؟؟ "رحاب نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بس زیادہ فری ہونے کی ضرور نہیں ہے۔۔۔۔" حازم نے اس کے ہنسنے پر تپ "کرم منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔

PDF NOVEL BANK

اچھا چلو کر دیتی ہوں بس۔۔۔۔۔ پر ایک بات تو بتاؤ۔۔۔۔۔ یہ جو تم رباب کے سامنے "سلمان خان بنے پھر رہے تھے کرنے کیا والے ہو۔۔۔۔۔؟؟" روحی نے ابرو اچکاتے ہوئے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ بھائی سے بات کروں گا۔۔۔ اور مجھے پوری امید ہے کہ وہ میری بات ضرور "سمجھیں گے۔۔۔۔۔" حازم نے اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے وہ مان جائیں گے۔۔۔۔۔؟؟" رحاب نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے "ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں مانیں گے بھائی۔۔۔ اور جانتی ہو اس کام میں ہمارا ساتھ کون دے "گا۔۔۔۔۔؟؟" حازم نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

کون دے گا۔۔۔۔۔؟؟" رحاب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے بھابھی۔۔۔۔"حازم نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔۔"

اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گی۔۔۔۔"رحاب نے اسے پر جوش ہوتے دیکھ کر پوچھا۔۔"

جی ضرور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ میرا ساتھ ضرور دیں گی۔۔۔۔وہ ایک بہت ہی اچھے "دل کی مالک ہیں۔۔۔۔ویسے ایک راز کی بات ہے۔۔۔۔"حازم نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

ہماری قسمت بہت اچھی ہے کہ ہمیں علشے بھابھی جیسی بھابھی ملیں۔۔۔۔"

اور۔۔۔۔۔"حازم نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اور۔۔۔؟؟"رحاب نے متجسس لہجے میں کہا۔۔"

اور ناجانے وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جب تم ہمیں ملی۔۔۔"حازم اتنا کہہ کر وہاں سے اٹھ چکا تھا۔۔۔۔

تمہیں میں بتاتی ہوں کہ وہ کون سی گھڑی تھی۔۔۔"اتنا کہہ کر رحاب اسکے پیچھے بھاگی "تھی اور وہ اس ک ارادہ بھانپ کر پہلے ہی نو دو گیارہ ہو چکا تھا۔۔۔ اب حویلی میں تین کے بجائے دو نفوس کے قہقہے گونج رہے تھے اور اس بات کو کچن کے دروازے پر کھڑی جینی نے شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ہیشم خان کو وحید ملک کے آنے کی خبر مل چکی تھی اس لئے وہ وقت ضائع کئے بغیر
ڈیرے پر چلا آیا۔۔۔

السلام علیکم ہیشم خان۔۔۔ "سامنے سے آتے ہیشم خان کو دیکھ کر وحید ملک نے"
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ تم یہاں کیسے وحید ملک۔۔۔؟؟ "ہیشم خان نے لہجہ دھیمارکھتے ہوئے"
کہا۔۔۔ الیکشن شروع ہونے والے تھے وہ فلحال کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔ وہ
جانتا تھا کہ وحید ملک کس قدر گھٹیا انسان ہے اس لئے وہ کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا
تھا جو سوشل میڈیا کی زینت بن جاتی کیونکہ اس طرح اس کی کرسی کو نقصان پہنچ سکتا
تھا۔۔۔ سو اس نے احتیاط سے کام لیا۔۔۔

میں یہاں تمہیں مبارک باد دینے آیا تھا ہیشم خان۔۔۔ لو منہ میٹھا کرو۔۔۔ "وحید ملک نے"
مٹھائی کا ڈبہ ہیشم خان کی جانب بڑھایا جو اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیسی مبارک -- ابھی تو ہمارے جیتنے میں تھوڑا وقت باقی ہے۔۔۔ "ہیشم خان نا" سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

فکر کیوں کرتے ہوئے ہیشم خان۔۔۔ تب بھی لاؤں گا۔۔ فی الحال تو یہ تمہاری شادی " کی خوشی میں لایا ہوں ہو۔۔۔ بڑے چھپے رستم نکلے تم۔۔۔ ہوا تک نہیں لگنے دی۔۔۔ اتنا نیک کام کیا ہے کسی صحافی کو بھی خبر نہیں ہوئی کیا۔۔۔؟؟ قسم سے اتنا نیک کام کیا ہے اس خبر نے تو دھوم مچا دی تھی ایک بار پھر سارے کے سارے ووٹ تمہارے نام ہونے تھے۔۔۔ "وحید ملک نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ اسکی بات پر ہیشم خان کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو تم۔۔۔؟؟ "ہیشم خان اس دفعہ اپنا لہجہ دھیمیا نہیں رکھ پایا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھئی اتنا نیک کام کیا ہے تم نے۔۔۔ فخر ہے مجھے تم پر۔۔۔ بہت بڑا دل ہے تمہارا۔۔۔"

تعریف تو بنتی ہے کیا سازش رچی ہے تم نے جیتنے کے لئے۔۔۔۔۔ ورنہ کس کے پاس اتنا بڑا دل ہوتا ہے کہ وہ ایک طوائف سے شادی کر لے۔۔۔۔۔" وہ مزے سے مٹھائی منہ میں رکھتا ہیشتم خان کو اچھا خاصہ تپا گیا۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو۔۔۔۔۔" ہیشتم خان غصے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔"

یقین کرو ہیشتم خان۔۔۔ اتنا نیک کام تاریخ میں کسی نے نہیں کیا ہوگا۔۔۔ جو تم نے کیا"

ہے۔۔۔۔۔ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی جو بد قسمتی سے کوٹھے کی زینت بن چکی تھی پہلے اسے خریدا اور پھر اس سے نکاح کر لیا۔۔۔ کیا محبت کی داستان ہے۔۔۔ واہ بھئی۔۔۔ مزا آگیا۔۔۔۔۔" وحید ملک نے خباثت سے قمقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔" ہیشتم خان غرایا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

یہ خبر تو اخبار میں آنی چاہیے ہیشتم خان --- ملک کے مشہور نامور سیاستدان ہیشتم "اسماعیل خان کی ملک میں ایک بہترین تبدیلی --- کیا کہتے ہو ہیشتم خان تو ہو جائیں کل "کی اخبار کی سرخیاں تمہارے نام ---؟؟

ہم نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے --- "ہیشتم خان نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں ---"

حوصلہ رکھو ہیشتم خان --- الیکشن بھی تو جیتنا ہے ابھی --- اگر ساری طاقت چلانے "میں ضائع کر دو گے تو تب کیا کرو گے پھر ---؟؟ یہ مٹھائی ضرور کھانا اور اب میں چلتا ہوں کہیں دفتر ہی نہ بند ہو جائیں سب --- اپنا خیال رکھنا ہیشتم خان --- "وہ ایک مکار مسکراہٹ ہیشتم خان کی طرف اچھالتا وہاں سے نکل گیا --- اور اسکے جاتے ہی ہیشتم خان نے اپنے خاص بندے کو بلایا ---

کل کی اخبار میں ہمارے یا علشے کے بارے میں کچھ نہیں چھپنا چاہیے --- گاؤں کے "جتنے بھی دفاتر ہیں سب کو آگاہ کر دو جو جتنے پیسے مانگتا ہے اس کا منہ بھر دو لیکن اگر

PDF NOVEL BANK

میرے خلاف کوئی خبر آئی تو خبر چھپنے والا زندہ نہیں بچے گا بتا دینا انکو۔۔۔" وہ کھولتے دماغ سے حکم دیتا گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وحید ملک ایک نہایت ہی جھگڑالو انسان تھا۔۔۔ اور اب جب اسے خبر ملی کہ زریاب خان کی بھتیجی ہیشتم خان کی بیوی بن چکی ہے تو وہ آگ لگانے ہیشتم خان کے ڈیرے پر چلا آیا۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ زریاب خان اپنی بھتیجی کا نکاح کر آیا ہے لیکن ہیشتم خان کے ساتھ نکاح کیا گیا ہے وہ اس سے بے خبر تھا۔۔۔۔۔ چونکہ الیکشن قریب تھے اور وہ جانتا تھا کہ اس بات کو وہ ہیشتم خان کے خلاف کیسے استعمال کر سکتا ہے تو موقع کی نزاکت کا فائدہ اٹھانے میں اس نے دیر نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ اور ہیشتم خان سے تو اس کا اللہ واسطے کا بیر تھا پہلے بھی کئی دفعہ وہ ہیشتم خان کے خلاف بہت کچھ کرنے کی کوشش چکا تھا لیکن ہر دفعہ اپنی کوشش میں ناکام رہا تھا۔۔۔۔۔ اور اب اس کے نکاح کی خبر سنتے ہی وہ اس کے ڈیرے پر چلا آیا۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

وہ رات کافی دیر تک حویلی لوٹا تھا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سلمنے بیڈ پر سوئی علشے پر گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پھیلا اضطراب بتا رہا تھا کہ وہ کافی دیر تک اس کے انتظار میں جاگتی رہی ہے۔۔۔ وہ بغیر اس کو ڈسٹرب کئے کھولتے دماغ کے ساتھ ٹیرس پر چلا آیا۔۔۔ رات آہستہ آہستہ بیت رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وحید ملک کو کیسے اس سب کی بھنک پڑ گئی۔۔۔ یہ بات تو صاف واضح تھی کہ وہ اب اس خبر کو اس کے خلاف استعمال کرے گا۔۔۔

ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔ صبح ناشتے کی ٹیبل پر ہر کوئی خاموش تھا لیکن ہیشم خان بے چینی سے اخبار ک انتظار کر رہا تھا حالانکہ اس کا مخصوص آدمی اسے یہ یقین دلا چکا تھا کہ وہ منہ مانگی قیمت دے آیا ہے۔۔۔ اب کسی اخبار میں انکے خلاف کوئی خبر نہیں آئے گی لیکن ہیشم خان کو کسی طور چین نہیں آ رہا تھا اس کا دل کچھ غلط ہونے کی خبر اسے چیخ چیخ کر دے رہا تھا۔۔۔

کرم بخش۔۔۔ کرم بخش اب تک اخبار نہیں آیا کیا۔۔۔؟؟ "ہیشم خان کا کہنا ہی تھا کہ" ایک ملازم ہاتھ میں اخبار لئے بھاگتے ہوئے آیا۔۔۔ اس نے جلدی سے اخبار کے صفحات

PDF NOVEL BANK

الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیئے۔۔ اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات پر باقی تینوں نفوس چونکے تھے۔۔۔ جب کافی دیر تک وہ کچھ نہ بولا تو علشے نے ہمت کر کر پوچھا۔۔۔

کیا ہوا ہیشتم۔۔ کیا آج کوئی خاص خبر آئی ہے جو آپ اتنے بے چین تھے آج کے نیوز پیپر کے لئے۔۔۔؟" ہیشتم نے زور سے اخبار اٹھا کر ٹیبل پر پٹخا۔۔۔

یہ دیکھیں لوگ کیا کیا بکواس کر رہے ہیں ہمارے بارے میں وہ لوگ جنہوں نے آج" تک نظر اٹھا کر ہم سے بات نہیں کی۔۔ ناجانے کیا کیا بکواس کر رہے ہیں وہ لوگ۔۔۔۔" ہیشتم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ سارے ملازم کونوں میں کھڑے ہیشتم خان کو چلاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ حازم سر جھکائے نیوز پیپر پڑھ رہا تھا جسمیں ہیشتم خان کے ایک طوائف سے شادی کرنے کے قدم کو بہت سراہا گیا تھا وہ بات جو آج تک اس نے اپنی فیملی میں کسی کو معلوم نہیں ہونے دی تھی وہ بات اب شہر بھر میں کھلے عام اچھالی جا رہی تھی۔۔۔ حازم کے ساتھ بیٹھی رحاب بھی سب

PDF NOVEL BANK

کچھ پڑھ چکی تھی اور اب وہ دونوں سوالیہ نظروں سے ہیشتم کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔
ہیشتم خان نے انکو انور کر کے اپنے مخصوص بندے کو کال کی۔۔

کس کو دے آئے تھے پیسے۔۔؟ ساری۔ بکواس لکھ دی انہوں نے میرے خلاف۔۔۔۔۔"
میں نے کہا تھا کہ ہر دفتر میں فون کر دو۔۔ کیا نیند میں فون کیا تھا تم نے۔۔۔۔؟؟" ہیشتم
نے غرایا۔۔۔

بلیو می خان۔۔ میں خود ہر اخبار کے دفتر کے مالک سے ملا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ جس"
جس کو پیسہ دیا تھا وہ گفتگو بھی میں نے ریکارڈ کی تھی۔۔۔ مجھے خود سمجھ۔۔۔۔۔" اسکی بات
پوری ہونے سے پہلے ہی ہیشتم نے فون کاٹ کر ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔۔ اب فون پر دھڑا
دھڑ کالز اور میسیجز آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے غصے سے فون اٹھا کر سلمنے دیوار پر
مار دیا۔۔۔۔ تب ہی حازم کا فون بجاتا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں سب ٹھیک ہیں۔۔۔ یہ کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔؟ کون سے چینل پر۔۔۔؟ "حازم نے" موبائل کان سے ہی لگائے آگے بڑھ کر دیوار میں نصب ایل ای ڈی آن کی۔۔۔ اور جلدی سے نیوز چینل لگایا۔۔۔

ناظرین تازہ ترین خبر کے ساتھ ہم حاضر ہیں مختلف ذرائع کے مطابق خبر ملی ہے کہ "ملک کے نامور سیاستدان۔۔۔ ہیشتم اسماعیل خان جنہوں نے حال ہی میں نکاح کیا ہے مخالف پارٹیز کے سربراہان کا کہنا ہے کہ ہیشتم خان کی بیوی ایک طوائف تھی جسے ہیشتم خان نے کوٹھے سے خرید کر اس سے نکاح کیا۔۔۔ کیا وہ لڑکی واقعی ایک طوائف ہے یا "نہیں اس بارے میں اب تک ہمیں کوئی اپ ڈیٹ موصول نہیں ہوئی۔۔۔"

جی ناظرین ہم موجود ہیں ہیشتم خان کی اس شاندار حویلی کے باہر۔۔۔ اب وہی ہمیں بتا "سکتے ہیں کہ کیا وہ لڑکی واقعی ایک طوائف ہے یا ہمیشہ کی طرح مخالف پارٹیز کا انہیں زیر کرنے کا ایک منصوبہ۔۔۔۔۔؟؟ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں ہیشتم خان سے ساری حقائق معلوم کرنے کی لیکن فلحال ان سے کوئی بات نہیں ہو سکی۔۔۔ اپ ڈیٹ

PDF NOVEL BANK

موصول ہوتے ہی ہم پھر سے آپ سے ملاقات کرتے ہیں تب تک ہم لیتے ہیں ایک چھوٹا سا بریک ---- "سامنے ایل ای ڈی پر چلتی خبر سن کر عائشے کو اپنے پاؤں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی ایسا لگتا تھا کوئی پگھلا ہوا سیسہ تھا جو اس کے کانوں میں اندیلا جا رہا تھا۔۔۔ بہت سے آنسوؤں نے اس کی آنکھوں میں پناہ لی تھی اور پھر پلکوں کی باڑ توڑتے آنکھوں سے آزاد ہو گئے۔۔۔ وہ دھندلائی نظروں سے ہیشتم خان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور پھر اچانک اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی ہیشتم نے اسے تھام لیا۔۔۔

عائشے کیا ہوا آپکو۔۔۔؟ آنکھیں کھولیں۔۔۔ عائشے۔۔۔ "ہیشتم اپنے بازوؤں میں گرمی اس" نازک سی لڑکی کو مسلسل جگا رہا تھا لیکن وہ کسی طور آنکھیں کھولنے پر راضی نہیں تھی لیکن اگلے ہی لمحے چہرے پر پڑتے پانی کے چھینٹوں نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔ اس کی پلکیں لرزنے لگی تھیں اور پھر آہستہ آہستہ وہ اپنی پوری آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔ وہ اب بھی ہیشتم خان کی بانہوں میں تھی ہیشتم خان اسے یوں ہی اپنے بازوؤں میں اٹھاتا روم تک لے گیا اور بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ کو آرام کی ضرورت ہے علٹے۔۔ آپ آرام کریں۔۔۔ روحی علٹے گل کا خیال رکھئے۔"
 گا ہمیں ضروری کام ہے اس لئے ہمیں جانا پڑے گا۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان رحاب کو علٹے
 کے پاس چھوڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

لاؤنج سے گزرتے وہ ایک دفعہ پھر سے ایل ای ڈی پر چلتی خبر کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

ناظرین آپکو ایک دفعہ پھر تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کرتے چلیں ہیشتم خان کی بیوی "
 کے طوائف ہونے کی خبر منظر عام پر آچکی ہے۔۔۔۔۔ ملک کے نامور سیاستدان ہیشتم خان
 کا ملک میں تبدیلی کی جانب ایک مثبت قدم۔۔۔۔۔ مخالف پارٹیز کے سربراہان کے مختلف
 "بیانات سامنے آرہے ہیں۔۔۔۔۔

وحید ملک کا کہنا ہے کہ ہیشتم خان کے اس قدم سے انہیں بہت خوشی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ "
 ملک میں موجود تمام انسان برابر ہیں۔۔۔ ہر اچھے سیاستدان کو چاہیے کہ وہ اسٹیٹس سے

PDF NOVEL BANK

ہٹ کر ہر فرد کو دیکھے۔۔۔ ایک طوائف سے نکاح کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ ہیشتم خان نے آنے والی نسل کے لئے ایک بہترین مثال قائم کی ہے۔۔۔۔

ناظرین آپکو بتاتے چلیں کہ وحید ملک نے ہیشتم خان کے اس قدم کو بے حد سراہا " ہے۔۔۔ "مختلف نیوز چینلز بھی بڑھا چڑھا کر اس نیوز کو پیش کر رہے تھے۔۔۔ ہیشتم خان ایک مضبوط شخصیت کا مالک تھا۔۔۔ اس کا ذہن اس وقت آنے والے لمحات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ اتنے میں ہی ہیشتم خان کا خاص بندہ بھگتے ہوئے آیا۔۔۔

خان باہر سب میڈیا والے جمع ہیں اور زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں " "چوکیدار نے مشکل دروازہ بند کر کے انہیں روکا ہے۔۔۔۔۔

تم ایک کام کرو ان سب کو باہر اکٹھا کرو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔ " اتنا کہہ کر وہ پھر سے " ایل امی ڈی کی جانب متوجہ ہوا۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں تو ناظرین اس وقت ہم ہیشتم خان کی حویلی کے باہر موجود ہیں اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں اندر جانے سے روکا جا رہا ہے۔۔۔۔" کسی نیوز اینکر نے خبر کو مزید ترکا لگایا۔۔۔۔

حازم تم یہاں سب سنبھالو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔" حازم کو تاکید کرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ ہیشتم خان کو دیکھتے ہی پورا مجمع ہیشتم خان کی جانب بڑھا تھا۔۔ اور اب بڑھ چڑھ کر ہیشتم خان سے سوال کئے جا رہے تھے۔۔۔

ناظرین آپ دیکھ سکتے ہیں ہیشتم خان اس وقت ہمارے ساتھ موجود ہیں۔۔۔ جی بتائیے "سر کیا واقعی آپ کی بیوی آپکی طوائف ہے۔۔۔؟ کیا واقعی آپ انکو کوٹھے سے بھاری رقم کے عوض خرید کر لائے ہیں۔۔۔۔؟؟؟" نیوز اینکر کے سوالات ہیشتم خان کو سخت طیش دلا رہے تھے۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑے اس لڑکے کا حشر بگاڑ دے۔۔۔ لیکن یہ وقت جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا تھا اس نے مشکل خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ایسا کر کے ہمیشہ کی طرح مخالفین نے اپنی اوقات دکھائی " ہے۔۔۔ سیاست کو سیاست تک ہی محدود رکھا جائے تو بہتر ہے۔۔۔ اس طرح ہماری فیملی کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلانے پر ہم ان پر قانونی کارروائی بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ آج ہمیں یہ سب دیکھ کر بہت افسوس ہو رہا ہے کہ ہمیں زیر کرنے کے لئے مخالفین کس قدر گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔۔۔ " ہیشم خان نے اپنا لہجہ نارمل ہی رکھا تھا۔۔۔

یعنی کہ آپ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب کیا دھرا مخالفین کا ہے۔۔۔ لیکن اس سب سے " انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ " مجمع میں موجود نیوز اینکر نے ایک اور سوال اٹھایا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

دیکھئے ظاہر سی بات ہے یہ سب کر کر وہ مجھے غصے میں لانا چاہتے ہیں تاکہ جوش ہم "جوش کوئی ایسا قدم اٹھائیں جو ہماری ناکامی کا سبب بنے اور ان کے لئے کامیابی کا پیغام لائے۔۔۔" ہیشتم خان نے مہرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

تو آج کے بارے میں ہونے والے واقعے کے بارے میں آپ مخالفین سے کیا کہنا چاہیں "گے۔۔۔؟" نیوز اینکر نے مزید سوال اٹھایا۔۔۔

آج مخالفین نے جو گھٹیا حرکت کی ہے اس کے لئے ہم کورٹ میں جائیں گے اور ان پر "قانونی کارروائی کریں گے۔۔۔ سیاست کے مسائل کو سیاست تک ہی رکھا جاتا تو بہتر تھا اس طرح میری نجی زندگی میں دخل اندازی کر کے انہوں نے اپنے لئے ہی مصیبت کھڑی کی ہے۔۔۔ اس جرم کی سزا انہیں ضرور ملے گی۔۔۔ ہم ان کی طرح کوئی گھٹیا حرکت نہیں کریں گے۔۔۔ لیکن انکو ان کی اس حرکت کی سزا ضرور ملے گی تاکہ آئندہ ایسا کرنے سے پہلے وہ سو بار سوچیں۔۔۔ ہمارا خیال ہے آپ کے سوالوں کا جواب آپ کو مل چکا ہو گا اب ہیں اجازت دیجئے۔۔۔ تھینک یو۔۔۔" رپورٹرز دھڑا دھڑا لکھ رہے تھے۔۔۔ ہیشتم نے

PDF NOVEL BANK

ان کے ہر سوال کا جواب ٹھنڈے لہجے میں دیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی زندگی میں ایسی سچویشن پہلی دفعہ نہیں آئی تھی۔۔ سیاست میں کوئی نہ کوئی اونچ نیچ آتی رہتی تھی۔۔۔ اور وہ اچھے سے انہیں فیس کرنا جانتا تھا۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی وہ مخالفین کی اس چال کو ناکام کر چکا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اپنے سنگ روم میں بیٹھے وحید ملک نے ٹی وی اسکرین پر چلتے ہیشتم خان کے بیان سن کر پاس پڑا گلاس زور سے دیوار پر مارا تھا۔۔۔

واہ ہیشتم خان واہ۔۔۔ کیا ماہر کھلاڑی ہو تم۔۔۔ کتنی مہارت سے اس لڑکی کی حقیقت "چھپا گئے۔۔۔ لیکن میں اس دفعہ اتنی آسانی سے تمہیں اس سیٹ پر قبضہ نہیں کرنے دوں گا اس دفعہ تو سیاست میرے ہی قبضے میں ہوگی۔۔۔۔۔" وحید ملک ہیشتم خان کے سچویشن کو اتنی آسانی سے ہینڈل کرنے پر اچھا بھلا تپ چکا تھا۔۔۔ اور اب غصے کے مارے بس کلس کر ہی رہ گیا۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

مجھے معاف کر دیجیئے انکل۔۔۔ میں اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ میں ایسا کچھ " نہیں کرنا چاہتا تھا نا جانے ایسا کیسے ہو گیا۔۔۔۔ "زریاب خان کے سامنے وہ ہاتھ جوڑے اپنے کئے پر معافی مانگ رہا تھا اور زریاب خان کا غصہ تو ساتویں آسمان پر تھا۔۔۔۔ دانیال جو اس کا کلاس میٹ تھا اس کی مدد سے وہ یونی سے زویا کا پورا ڈیٹا نکلا چکا تھا۔۔۔۔ اور اس وقت وہ زریاب خان کی حویلی میں موجود تھا۔۔۔۔

لڑکے تم یہاں آکر بہت بڑی غلطی کر چکے ہو۔۔۔ اب میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ " تمہاری روح تک کانپ جائے گی۔۔۔۔ "زریاب خان غرایا۔۔۔

نہیں انکل پلیز بس ایک دفعہ معاف کر دیں۔۔۔ میں بہت بے چین ہوں میری روح " کو کسی طور سکون نہیں آ رہا۔۔ میں زویا سے بھی معافی مانگنے کو تیار ہوں آپ بلائیے اسے۔۔۔ اگر مجھے اس کے پاؤں بھی پڑنا پڑا تو پڑوں گا بس مجھے معافی چاہیے۔۔۔ "ذیان نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے معافی مانگنے سے میری بیٹی کے دامن پر لگا داغ مٹ جائے گا۔۔۔؟؟ تمہاری وجہ سے میری بیٹی کی معصومیت پر دھبا لگ چکا ہے۔۔۔۔۔ بولو لڑکے اب کون شریف لڑکا میری بیٹی سے شادی کرے گا۔۔۔؟؟ اس کا مستقبل برباد کر کے رکھ دیا ہے تم نے۔۔۔" زریاب خان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

انکل میں نے اس کی زندگی تباہ کی ہے نا۔۔۔ اب میں ہی اس کی زندگی سنواروں گا۔۔۔" میں شادی کروں گا اس سے۔۔۔" ذیان نے جلدی سے کہا یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔۔

ایسے کیسے شادی کر لو گے تم اس کے ساتھ۔۔۔ اپنے والدین کو لے کر آؤ سب کچھ ایک طریقے سے کیا ہوگا۔۔۔" زریاب خان کی تو دلی مراد بر آئی تھی۔۔۔ انکی بیٹی کی عزت اس طرح محفوظ ہو سکتی تھی تو وہ کیونکر نہ ملتے۔۔۔۔

ٹھیک ہے انکل۔۔۔ کل میں اپنے والدین کو لے کر آؤں گا۔۔۔ بہت بہت شکریہ انکل۔۔۔ آپ نے مجھے ایک موقع دیا۔۔۔ ان شاء اللہ میں آپ کو مایوس نہیں کروں

PDF NOVEL BANK

گا۔۔۔" ذیان نے آنکھوں میں آئے مصنوعی آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔
 بظاہر ذیان کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی ریگستان میں بھٹکے ہوئے پیاسے مسافر کو
 پانی کا کنواں مل گیا ہو۔۔۔۔۔ اتنا کہہ کر دل میں اپنی پہلی کامیابی پر خود کو داد دیتا وہ حویلی
 سے باہر نکل آیا جہاں دانیال اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔



اب کیا کرنا ہے ذیان۔۔۔؟؟؟" زریاب خان کی حویلی سے نکلتے ذیان سے اندر ہوئی"
 ساری گفتگو جاننے کے بعد دانیال نے سوال کیا۔۔۔

بات۔۔۔" ذیان نے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔"

کس سے۔۔۔؟؟؟" دانیال نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

انکل انٹی یعنی تیرے اماں ابا سے۔۔۔" ذیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"

میرے اماں ابا سے کیا کہے گا تو؟ اور چل کیا رہا ہے تیرے دماغ میں۔۔۔؟؟؟" دانیال
اب بھی اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا کہ ناجانے اس کے ذہن میں کیا چل رہا
ہے۔۔۔۔

میں یہ کہہ رہا اب سے تیرے اماں ابا میرے اماں ابا۔۔۔۔" ذیان نے ہنستے ہوئے کہا
اس کی بات پر دانیال نے بھی قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ اور پھر ذیان اسے سب سمجھاتا اسکے گھر
کی جانب چل پڑا۔۔۔



دانیال کے والدین ایک مؤدب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے دانیال کے والد یورپ کے
مشہور بزنس ٹائیکون میں سے تھے۔۔۔۔ انکا بزنس یورپ میں سیٹل تھا۔۔ فیملی کی یاد میں

PDF NOVEL BANK

وہ کچھ عرصے کے لئے پاکستان چلے آئے اور ذیان کی بات انہوں نے پوری توجہ سے سنی تھی۔۔۔ ذیان نے انہیں پوری صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے مدد کی درخواست کی تھی۔۔۔ انہیں منانے میں ذیان کو زیادہ مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔ اس وقت وہ انکے ساتھ زریاب خان کی حویلی کے مہمان خانے میں موجود تھا۔۔۔ جہاں اب تک دونوں طرف خاموشی تھی جسے مسٹر لغاری (دانیال کے والد) نے توڑا تھا۔۔۔

ہم شرمندہ ہیں آپ سے۔۔ ہمارے بیٹے سے جو غلطی ہو گئی ہم اسے مٹا تو نہیں سکتے۔
"لیکن اسے سدھار ضرور سکتے ہیں۔۔۔"

اگر آپ کا بیٹا اپنے کئے پر شرمندہ نہ ہوتا تو آج یہ آپ کے سامنے موجود نہیں ہوتا بلکہ کسی اسپتال میں پڑا ہوتا۔۔۔ "زریاب خان نے تڑخ کر کہا۔۔ مسٹر لغاری کی شخصیت سے تو وہ آل ریڈی متاثر ہو چکے تھے لیکن انا آڑے آگئی۔۔۔ زریاب خان نے مصنوعی اکر دکھانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ اپنی جگہ ٹھیک ہیں اگر آپ کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تو شاید یہی کرتا۔۔۔ ہم نے " اس کی تربیت ایسی تو نہیں کی تھی۔۔۔ لیکن آج اس نے ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔ "مسٹر لغاری نے مایوس لہجے میں کہا۔۔۔ جبکہ ذیان کسی مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ اور دل ہی دل میں مسٹر لغاری کو انکی بھرپور ایکٹنگ پر داد دی۔۔۔

آپ کیونکہ ایک عزت دار انسان معلوم ہوتے ہیں اس لئے میں اپنی بیٹی آپکے حوالے کر " رہا ہوں ورنہ۔۔۔ "زریاب خان نے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔۔

جی آپ کا بہت بہت شکریہ ہم آپ کے دل سے مشکور ہیں کیا ہم اب زویا بیٹی سے " مل سکتے ہیں۔۔۔؟؟ "مسٹر لغاری نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔

جی۔۔۔ نسرین بیگم زویا کو بلائیے۔۔۔ "زریاب خان نے قریب ہی صوفے پر بیٹھیں نسرین " بیگم سے کہا۔۔۔ وہ زریاب خان کے حکم پر اثبات میں سر ہلاتیں وہاں سے نکلتی چلی

PDF NOVEL BANK

گئیں جبکہ زریاب خان مسٹر لغاری سے انکے بزنس کے سلسلے میں مچو گفتگو تھے اور مسٹر لغاری کے بزنس سے کافی مرعوب نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔ ذیان آگے کا پلان ترتیب دے رہا تھا۔۔۔۔۔



ہیشم جیسے ہی کمرے میں آیا وہ پریشان سی بیڈ کے سرہانے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔
ہیشم دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے پاس آیا تھا اور اس کے بالکل ساتھ لگ کر سرہانے کی طرف نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔

آئی ایم سوری علٹے۔۔۔ یہ میڈیا والے تو کچھ بھی بولتے ہیں ان کی عادت ہوتی ہے رائی"
کا پہاڑ بنانے کی۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔۔" ہیشم نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے اسے تسلی دی تھی ساتھ ہی وہ اس کے کھلے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا جو اس کی پشت پر کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے واپس چھوڑ آئیں ہیشتم --- آپ کب تک میرے لئے اسٹینڈ لیتے رہیں گے۔۔۔؟؟؟

اتنا کہتے ہی علشے کی آنکھوں سے کب سے ٹھہرے آنسو گال پر پھسل کر ہیشتم کے گریبان میں جذب ہونے لگے تھے۔۔۔ تبھی ہیشتم علشے کو تھام کر فوراً سیدھا ہوا تھا۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے سے علشے کے آنسو صاف کئے اور جھک کر اس کی پیشانی کا بوسہ لیا تھا۔۔۔

علشے زندگی بھر کا ساتھ جوڑا ہے ہم نے آپ کے ساتھ۔۔۔ شوہر ہیں ہم آپ کے۔۔۔

آپ کے محافظ۔۔۔ تو اسٹینڈ بھی ہم ہی لیں گے نا۔۔۔؟؟؟ ہمارے ہوتے ہوئے کوئی آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

"ہیشتم خان نے والہانہ انداز میں کہا۔۔۔

ہیشتم پلیزززز۔۔۔ آپ سب سمجھ نہیں رہے گھر والوں کو بھی سب پتہ چل گیا"

ہے۔۔۔ اس کا اندازہ تو تھا مجھے کہ ایک نا ایک دن یہ ہونا ہے۔۔۔ مگر گھر کے باہر بھی

PDF NOVEL BANK

اس بارے میں خبر پھیل چکی ہے ہیشم --- آپ کی ریپوٹیشن بھی میری وجہ سے خراب ہو رہی ہے -- بات میڈیا تک پہنچ گئی ہے -- آپ کا نام اچھالا جا رہا ہے اور اس سب کی وجہ میں ہوں -- یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے -- میں خود پر ہزار تہمتیں برداشت کر سکتی ہوں مگر آپ کا نام میری وجہ خراب ہو یہ میں نہیں دیکھ سکتی -- آپ پلیزز مجھے کسی دوسرے شہر کے دارالامان میں چھوڑ آئیں -- باہر لوگوں کو بتادیں کہ علٹے مر گئی ہے --- " وہ اس وقت شدید جذباتی ہو رہی تھی ہیشم کے دل کو اس کی بات سن کر سخت دھچکا لگا تھا ---

واٹ ر بشششش --- کیا بلواس کر رہی ہیں آپ ---؟؟؟ آپ کو -- اپنی زندگی کو خود " سے دور کر دیں --؟؟؟ دوسرے شہر بھیج دیں --؟؟؟ دارالامان میں چھوڑ آئیں ---؟؟؟ آپ --- آپ --- علٹے آپ یہ سب کیسے کہہ سکتی ہیں ---؟؟؟ آپ ہیشم خان کی بیوی ہیں -- کوئی ان چاہا بوجھ نہیں جسے جب دل چاہا سر سے اتار کر پھینک دیا -- آپ یہ سب کہہ بھی کیسے سکتی ہیں --؟؟؟ آپ کو ہم کہیں نہیں جانے دیں گے بھاڑ بھی گئی دنیا اور جہنم میں گئے لوگ --- جب تک ہماری سانسیں چل رہی

PDF NOVEL BANK

ہیں ہم آپ کو خود سے کبھی جدا نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ مرنے کی بات کرتی ہیں آپ۔۔۔؟؟ مرنے کی بات کرتی ہیں۔۔۔؟؟ ہماری طرف دیکھیں ادھر ہمیں دیکھیں علشے۔۔۔ کیا آپ ہم سے جدا ہو کر رہ سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟ "ہیشم نے اسے کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے تیز آواز میں پوچھا۔۔۔ ہیشم کی آنکھوں میں پھیلی وحشت و جنون نے علشے کی زبان کو تالو سے چپکا دیا تھا۔۔۔

آپ ہم سے دور ہونے کی سوچ سکتی ہیں مگر ہم آپ کے بنا ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتے اور نا ہی آپ کو خود سے دور ہونے دیں گے۔۔۔ آپ کے لئے بھلے ہی دنیا ہم سے زیادہ امپورٹنٹ ہو مگر ہمارے لئے ہماری زندگی کی سب سے پہلی ترجیح ہی آپ ہیں۔۔۔ آپ ساتھ ہو تو ہم دنیا سے لڑ لیں گے مگر آپ کے بنا ہم ٹوٹ جائیں گے علشے۔۔۔ اس لئے آئندہ یہ سب کہہ کر ہمارا دل مت دکھائیے گا۔۔۔ "ہیشم بولتے ہوئے خاموشی سے سر جھکا کر بیٹھ گیا تھا تبھی نادم سے بیٹھی علشے نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھا کر برہم سے بیٹھے ہیشم کو دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔

PDF NOVEL BANK

آئم سوری ہیشتم میرا ارادہ آپ کا دل دکھانے کا نہیں تھا۔۔۔ پلیزز مجھے معاف کر دیں" آئندہ میں ایسی کوئی بات نہیں کرونگی۔۔۔ بس اس بار مجھے معاف کر دیں۔۔۔" وہ ہیشتم کے سینے سے لگی زوروشور سے رونے لگی تھی۔۔

یہ اچھا ہے۔۔ پہلے دل دکھاتی ہیں بعد میں یوں بارشیں برسا کر کتنی آسانی سے ہمیں" منا بھی لیتی ہیں۔۔۔ چلیں اب رونا بند کریں ورنہ پھر ہمیں اپنے طریقے سے آپ کو چپ کروانا پڑے گا۔۔ پھر بھاگتی مت پھرئیے گا۔۔۔" ہیشتم نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔ عائشے اسکی بات پر رونا دھونا بھول کر بوکھلا گئی تھی۔۔

ہیشتم یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟" عائشے نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

ابھی سمجھانا ہوں۔۔۔ مسز اب آپ ہم سے بچ کر کہاں جائیں گی۔۔۔؟؟" ہیشتم نے بولتے ہوئے اس کی فرار کی ساری راہیں مسدود کر دی تھیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اس نے علشے کے خدشات -- اس کے ڈر -- اس کی پریشانیوں کو اپنی محبت کے حصار میں قید کر کے علشے کو پرسکون کر دیا تھا۔۔۔ وہ اس کا ہمسفر تھی۔۔ اس کی زندگی کی ساتھی۔۔ علشے کی محبت نے عیشم خان کو جینا سکھایا تھا۔۔ اس کے ساتھ نے عیشم خان کی تشنہ ذات کو سیراب کر دیا تھا۔۔۔ اس کی ادھوری نامکمل زندگی کو مکمل کر دیا تھا۔۔۔ تو اب یہ اس کا بھی فرض بنتا تھا کہ وہ علشے کی ہر طرح سے نا صرف حفاظت کرتا بلکہ اس کی ذات تک آنے والی ہر پریشانی اور دکھ کے بیچ وہ خود آکھڑا ہوتا اور اسے تحفظ کے ساتھ ذہنی آسودگی فراہم کرتا۔۔۔ تبھی اس وقت بھی وہ علشے کو اپنی ذات میں گم کر کے اس اہم ترین مسئلے سے اس کا دھیان ہٹانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔



روحی اب اگر تم چپ نہیں ہوئی تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گا۔۔۔۔ "حازم نے دانت" پیستے ہوئے روحی کی جانب دیکھا جس کے دانت اندر جانے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔ راہداری سے گزرتے حازم نے نامحسوس انداز میں اپنے ملتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا جو روحی کی باریک نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او حازم کے بچے تمہارے تو ابھی سے پسینے چھوٹ گئے ہیں۔۔۔۔۔ یہ نا ہو کہ ہیشتم بھائی کو"
 "سامنے دیکھ کر تم بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو جاؤ۔۔۔۔۔
 روحی نے چمک کر کہا۔

تم میری بہن ہو یا دشمن؟؟ تم سے تو دشمن زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ "روحی کو"
 ہنستے دیکھ حازم نے چڑ کر کہا۔۔۔۔۔

اچھاااا۔۔۔ میرے پیارے بھائی ناراض تو مت ہو۔۔۔۔۔ دیکھو محبت میں تو لوگ کیا سے "
 کیا کر گزر جاتے ہیں یہ تو بس چھوٹی سی بات ہے۔۔۔۔۔ تم نے بس ہیشتم بھائی کے
 پاس جانا ہے اور کہنا ہے کہ "بھائی ایک لڑکی ہے رباب۔۔۔۔۔ جو میری زندگی اور آپکی
 ہونے والی فیوچر بھابھی ہے۔۔۔۔۔ لیکن بھابھی بنانے کے لیئے آپ کو میرے ساتھ اس
 کے گھر رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔۔۔ سمپل۔۔۔۔۔ "روحی نے چٹکی بجا کر آرام سے حل پیش
 کرتے ہوئے کہا۔

PDF NOVEL BANK

جتنا آسان یہ لگ رہا ہے، اتنا ہے نہیں۔۔۔۔ بھائی نے کھڑے کھڑے ہی میری جان "لے لینی ہے۔۔۔۔"

حازم نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اف حازم۔۔۔۔ تم تو لڑکیوں کی طرح ڈر رہے ہیں۔۔۔۔ مرد ہو مرد بنو۔۔۔۔ مرد اگر کسی "سے سچی محبت کرتا ہے تو ایسے ڈرتا نہیں ہے۔۔۔۔" بیشم بھائی کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔ اور اگر انہیں غصہ آیا بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ تمہارا سر ہی پھاڑیں گے یا پھر تمہیں گھر سے بے دخل کر دیں گے۔۔۔۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کریں گے۔۔۔۔" روحی نے انگلی چہرے پر ٹکا کر پر سوچ انداز میں کہا۔

روحی کی بات سن کر حازم نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اب چلو بھی۔۔۔۔" بیشم کے کمرے کے باہر حازم کو رکتا دیکھ روحی نے چڑ کر کہا۔"

PDF NOVEL BANK

یار اگر بھائی ناراض ہو گئے تو؟ اور اگر انہوں نے صاف انکار کر دیا تو۔۔۔؟؟ "حازم نے" دل میں آئے خدشات کو ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حازم کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ تمہارے اندر کا شیر کہاں گیا ہے۔۔۔۔ کیوں اتنا گھبرا رہے " ہو۔۔۔۔ محبت کرتے ہو نا رباب سے۔۔۔۔ تو بس پھر گھبرانے کی بھی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ " اور تم کون سا ناجائز طریقہ اختیار کر رہے ہو۔۔۔۔

روحی نے کہہ کر بغیر حازم کو سنبھلنے کا موقع دیئے اسے اندر کمرے میں دھکا دیا اور خود بھی داخل ہو گئی۔

روحی کی حرکت پر حازم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے مڑ کر دیکھا۔

PDF NOVEL BANK

علشے جو الماری میں کپڑے رکھ رہی تھی --- کھٹکے کی آواز پر اسنے دروازے کی جانب دیکھا
جہاں حازم اور روحی کھڑے تھے --- اور حازم غصے اسے دیکھ رہا تھا --- جبکہ وہ ڈھیٹ
بنی کھڑی تھی ---

بھابھی --- بھائی کہاں ہیں؟؟؟
ہیشتم کو کمرے میں موجود ناپا کر روحی نے علشے سے پوچھا۔

وہ تو کسی کام سے ڈیرے پر گئے ہیں --- کیوں کیا ہو گیا ایسا جو ہٹلر بھائی کی یاد آگئی تم "
لوگوں کو --- "علشے نے متجسس لہجے میں کہا۔

"آ۔۔۔ وہ --- نہیں بھابھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"
حازم تھوڑا کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ضرور کوئی نا کوئی بات ہے۔۔۔ کیونکہ آج تو تمہارے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے ہیں۔۔۔ کیا چھپا رہے ہو مجھ سے۔۔۔؟؟ "عائشے نے مصنوعی طور پر گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

بھابھی یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔ بات تو ہے۔۔۔ اور وہ بھی بہت اہم اور مجھے "یقین ہے کہ آپ ہماری مدد ضرور کریں گی۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ حازم کچھ کہتا روحی جھٹ سے بولی۔۔۔ روحی کی بات سن کر عائشے نے سوالیہ نظروں سے حازم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ بھابھی دراصل میرے کالج میں ایک لڑکی ہے۔۔۔ رباب اور میں اسے پسند۔۔۔ نہیں " بلکہ اس سے محبت کرتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔ "حازم نے پر سوچ انداز میں بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

"لیکن کیا۔۔۔۔۔؟؟؟"

PDF NOVEL BANK

حازم کو خاموش ہوتے دیکھ روجی نے تجسس سے پوچھا۔

لیکن اسکے فادر اسکی شادی کہیں اور کر رہے ہیں۔۔ اور رباب بھی ایگری نہیں " ہے۔۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ میرا رشتہ لے جائیں اس کے لیئے۔۔۔۔۔ بھابھی میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں اور اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ اور شاید میں مر کر ہی جی لیتا اس کے بغیر اگر وہ لڑکا رباب کے قابل ہوتا۔۔۔۔۔ پلیز آپ بھائی کو منالیں۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالیں گے۔۔۔۔۔ "حازم نے چہرے پر مسکینیت سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں کیوں لگتا ہے کہ وہ اسے خوش نہیں رکھے گا۔۔۔۔۔؟؟ "علشے نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

بھابھی وہ لڑکا ایک نمبر کا آوارہ۔۔ بگڑا ہوا لڑکا ہے۔۔۔۔۔ "حازم نے نخوت سے کہا۔۔۔۔۔

لیکن اگر ہمیشہ میری بات نہ مانے تو۔۔۔۔۔؟؟ "علشے نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مان جائیں گے مجھے پورا یقین ہے۔۔۔" حازم نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔"

ہمممم۔۔ ٹھیک ہے میں بات کروں گی لیکن فلحال میں تم سے خفا ہوں۔۔۔۔۔" علشہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

کیوں بھابھی۔۔۔ پلیز جو بھی ریزن ہے خفا مت ہوں۔۔۔ ورنہ۔۔۔" حازم نے جلدی سے کہا۔۔۔

ورنہ بھائی سے بات کون کرے گا۔۔۔۔۔ مجھے پتا تھا ایک نمبر کے خود غرض انسان ہو۔۔۔۔۔" روحی نے تنقید کرتے ہوئے اس کی ادھوری بات کو پورا کیا۔۔۔

خود غرض ہوگی تم۔۔۔ چڑیل۔۔۔" حازم نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بس بس اب لڑومت تم دونوں۔۔۔۔ میں کسی سے خفا نہیں ہوں۔۔۔۔ بس۔۔۔؟"

خوش۔۔۔؟ اور حازم تم شروع ہو جاؤ اور الف سے می تک اپنی داستان محبت سناؤ

مجھے۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ دونوں پھر سے شروع ہوتے علٹے انہیں روکتی ہوئی حازم

سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔ اور حازم کو تو بس موقع چاہیے تھا بولنے کا اور اب موقع ملتے ہی وہ

شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

روحی تو بس اسکے انداز پر ہی غش کھا اٹھی۔۔۔۔۔



واٹ۔۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔؟" نسرين بیگم کی بات پر وہ جھٹکے سے بولی۔۔۔۔"

وہی جو تم سن رہی ہو۔۔۔۔ اب جلدی سے کپڑے بدل لو۔۔۔۔۔" نسرين بیگم نے اس"

کے کپڑوں پر تنقید کی۔۔۔۔ اس وقت وہ جینز ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں ہرگز ایسا نہیں کرنے والی۔۔۔ میں اس سے کبھی شادی نہیں کروں گی۔۔۔ "زویا" نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

تو پھر بیٹھی رہنا پوری زندگی یہاں اپنے دامن پر داغ لگوائے۔۔۔ جیسی تمہاری حرکتیں "ہیں کوئی نہیں آئے گا تمہیں بیہوشے۔۔۔" نسرین بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔

کیا آپ نجومی ہیں۔۔۔؟؟ نہیں نا۔۔۔ تو اپنی باتیں اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔ اور آپ کو "کوئی حق نہیں ہے میری زندگی میں دخل اندازی کرنے کا۔۔۔" زویا نے ہمیشہ کی طرح بدتمیزی سے کہا۔۔۔

تم ویسے ہی پاگل ہو چکی ہو۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ اپنی عزت کا تو خیال "نہیں ہے تمہیں ماں باپ کی ہی عزت کا خیال کر لو۔۔۔" نسرین بیگم نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کون سے ماں باپ کی بات کر رہی ہیں آپ --؟؟ وہ جن کی محبت کے لئے میں بچپن سے "ترستی آئی ہوں۔۔۔۔۔ جنکے پاس اپنی اولاد کے لئے ہی ٹائم نہیں تھا۔۔۔۔۔ میرے پاپا جنہیں اپنی سیاست سے ہی فرصت نہیں تھی یا وہ ماں جو ہمیشہ فیشن پر اپنی جان قربان کرتی آئی ہیں۔۔۔۔۔ تب کہاں تھے آپ دونوں۔۔۔۔۔؟؟ تب آپکو اپنی اولاد کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔۔ اور آج اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے چلے آئے ہیں۔۔۔۔۔" زویا نے نفرت سے کہہ کر منہ پھیرا۔۔۔۔۔

اپنی زبان بند رکھو۔۔۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ اب خان ہی تمہیں سمجھائیں "گے۔۔۔۔۔" نسرین بیگم نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔ جو کرنا ہے کر لیں لیکن میں آپ کی بات ہرگز نہیں مانوں "گی۔۔۔۔۔" زویا نے چلاتے ہوئے کہا جب اس کی نظر دروازے پر کھڑے ذیان پر پڑی۔۔۔۔۔ اور وہ غصے سے اسکی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیوں آئے ہو یہاں ---- چین نہیں ملا تمہیں وہ سب کر کے اور اب یہاں چلے میری۔"
زندگی اجیرن بنانے۔۔۔"زویا نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے غصے سے بولی۔۔

زویا کیا کر رہی ہو چھوڑو اسے۔۔۔۔"نسرین بیگم نے ذیان کا گریبان چھڑواتے ہوئے"
کہا۔۔۔

مسز خان بی ان یور لمٹ۔۔۔۔آپ دور ہی رہیں تو اچھا ہے۔۔۔ورنہ میں لحاظ نہیں"
کروں گی آپکا۔۔۔"زویا نے تمام تر لحاظ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا۔۔اور تبھی مسز خان
کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس سے پہلے کہ اس کے چہرے پر نشان چھوڑتا ذیان نے مسز خان کا
ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

رک جلیئے۔۔۔یہ آپ کیا کر رہی ہیں آنٹی۔۔۔؟؟"ذیان نے سوال کیا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تم نہیں جانتے بیٹا کتنی بگڑ چکی ہے یہ۔۔۔ اسے ذرا خیال نہیں ہے اپنے ماں باپ "کا۔۔۔" نسرین بیگم نے ذیان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے ترخ کر کہا۔۔۔

یہ سب آپ لوگوں کے توجہ نہ دینے کا ہی نتیجہ ہے۔۔۔ اور اب یہ صرف آپ کی بیٹی "ہی نہیں بلکہ میری ہونے والی بیوی بھی ہے۔۔۔ اور میں آپکو بالکل بھی حق نہیں دیتا کہ آپ اس کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کریں۔۔۔ کیا آپ کا سڈلی کچھ وقت مجھے زویا سے اکیلے میں بات کرنے کی اجازت دے سکتی ہیں۔۔۔؟؟؟" ذیان نے سخت الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے لہجے کو نرم رکھا تھا۔۔۔

کر لو بیٹا۔۔۔ اور یہ جو تم اتنی اس کی طرف داری کر رہے ہو نا تمہیں خود ہی سمجھ آ جائے "گا۔۔۔" نسرین بیگم کہتیں کمرے سے نکلتی چلی گئیں۔۔۔

او ہیلو۔۔۔ ایکسیوز می۔۔۔۔۔ کس نے کہا ہے تمہیں کہ میں تم سے شادی کروں "گی۔۔۔؟؟؟" زویا نے تلخی سے پوچھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسا مت کہو۔۔۔ میں یہاں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں میں نے تم سے بہت روڈ رویہ " اختیار کیا۔۔۔ میں نے تمہاری سیلف ریسپیکٹ کو ہرٹ کیا تھا تب ہی تم نے یہ سب کیا۔۔۔ میں جانتا ہوں اگر تم نے وہ سب کیا تو وجہ خود میں ہی تھا۔۔۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ "ذیان نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے مصنوعی آنسو بہاتے ہوئے کہا جبکہ زویا تو کایا پلٹنے پر ہی ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

پلیز بس ایک موقع دے دو میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ دل و جان سے تم سے " محبت کرتا ہوں۔۔۔ یقین کرو جب سے مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے میری زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے کسی پل بھی سکون نہیں آرہا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ ہمیشہ تمہارا غلام بن کر رہوں گا۔۔۔ جو تم کہو گی وہی کروں گا۔۔۔ بس میری زندگی میں آجاؤ۔۔۔ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔ "ذیان نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں کیسے مان لوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔؟؟ یہ سب ڈرامہ بھی تو ہو سکتا"
ہے مجھ سے بدلہ لینے کے لئے۔۔۔؟؟"زویا نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا نہیں ہے زویا یقین کرو میرا۔۔۔۔اچھا تمہیں ثبوت چاہیے نا میری محبت کا تو بولو کیا"
ثبوت دوں میں تمہیں۔۔۔۔؟؟کیسے یقین دلاؤں تمہیں اپنی محبت کا۔۔۔؟؟"ذیان نے
بے بسی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جو میں کہوں گی وہ کرو گے۔۔۔؟؟"زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

ہاں بولو جو کہو گی کروں گا۔۔۔اگر جان بھی مانگو گی تو دے دوں گا۔۔۔"ذیان نے جلدی"
سے کہا۔۔۔جیسے اب نہیں تو کبھی نہیں ملے گا یہ موقع۔۔۔

تو ٹھیک ہے دے دو اپنی جان۔۔۔۔یہ لو زہر پی لو اسے۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔۔"

لیکن میں جانتی ہوں تم ایسا کبھی نہیں کرو گے کیونکہ تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہی

PDF NOVEL BANK

نہیں یہ صرف ڈرامہ ہے۔۔۔" زویا نے چیلنج کرتے ہوئے پاس ہی ڈریسنگ کے دراز میں پڑا پوائزن نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

اور اگر میں نے ایسا کر لیا تو۔۔۔؟؟؟" ذیان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے "پوچھا۔۔۔

تو میں تم سے شادی کر لوں گی۔۔۔" زویا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اور اگر تم مکر گئی تو۔۔۔؟؟؟" ذیان نے رسک لینے سے پہلے اس کا ارادہ بھانپنا چاہا۔۔۔

زویا زریاب خان کبھی اپنی بات سے نہیں مکر تتی۔۔۔" زویا نے مغرور مسکراہٹ لبوں "پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور ذیان دل ہی دل میں اس پر ہنسا تھا وہ جانتا تھا زویا کبھی بھی اسے زہر پینے نہیں دے گی۔۔۔ اور اگر پی بھی لیا تو وہ اسے مرنے نہیں

PDF NOVEL BANK

دے گی۔۔۔ اس وقت تو ذیان کو بس اپنا بدلہ لینا تھا اس کے لئے چاہے اسے موت کے منہ تک کیوں نہ جانا پڑتا۔۔۔۔



تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں اپنی محبت کو ثابت کرنے کے لیئے یہ زہر ضرور پیوں"

گا۔۔۔" ذیان نے اس کے ہاتھ سے زہر کی بوتل پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ اور بغیر لمحے کی دیر کیئے وہ بوتل اپنے لبوں سے لگائی تھی۔۔۔۔ اور اسے زہر اپنے حلق میں اتارتے دیکھ کر زویا کی جان تک حلق میں آگئی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے ذیان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جواب بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں اس کے مسکراتے لب سمٹے تھے اور منہ سے جھاگ نکلنے لگی تھی۔۔۔ زویا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے ذیان کو اس طرح دیکھ کر ہی اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ ذیان نیچے گرتا زویا نے اسے تھاما تھا اور وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔ اس کی آنکھیں اب بند ہو رہی تھیں۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان --- اٹھوپلیز --- ذیان - مجھے پتا ہے تم یہ سب ڈرامہ کر رہے ہو۔۔۔۔۔ "زویا اسکا"
 گال تھپتھپاتے ہوئے چلائی۔۔۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے دل تو
 اب بس کانپ رہا تھا۔۔۔ جو بھی تھا وہ خود کو برباد کر سکتی تھی۔۔۔ سب کچھ سکتی تھی
 لیکن کسی کی جان وہ کیسے لے سکتی تھی۔۔۔

ا۔۔۔ اب ت۔۔۔ تو۔۔۔ می۔۔۔ یقین۔۔۔ آگ۔۔۔ گیا۔۔۔ نن۔۔۔ نا تمہیں۔۔۔؟؟ "ذیان کی"
 آنکھیں بند ہو رہیں تھیں اس کے حواس اسکا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔ بمشکل اس نے
 زویا سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں پوچھا تھا۔۔۔

ذیان یہ سب باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔ آنکھیں بند مت
 کرنا بس۔۔۔۔۔ "زویا نے اس کی آنکھیں بند ہوتی دیکھ کر جلدی سے کہا۔۔۔۔۔ لیکن زہر
 کی وجہ سے وہ آنکھیں کھول ہی نہیں پا رہا تھا زہر اب اسکی پوری باڈی میں پھیلتا جا رہا
 تھا کوشش کے باوجود ذیان زیادہ دیر تک آنکھیں کھلی نہیں رکھ پایا تھا اب دھیرے
 دھیرے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ دنیا و ما فیہا

PDF NOVEL BANK

سے بیگانہ بے سدھ زمین پر پڑا تھا۔۔۔ زویا اسکی بگڑتی حالت دیکھ کر ڈرائنگ روم کی جانب بھاگی جہاں دونوں گھرانوں کے سربراہ ان دونوں کے ہی منتظر بیٹھے تھے۔۔۔ جب ہانپتی کانپتی زویا ڈرائنگ روم میں پہنچی تھی۔۔۔

ڈ۔۔۔ ڈیڈ وہ زیان نے ز۔۔۔ زہر پی لیا ہے۔۔۔ "زویا نے لڑھکتی زبان سے لفظ ادا کیئے۔۔۔" اور اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر سب فوراً زویا کے کمرے کی طرف بھاگے۔۔۔ اور زیان کو اس طرح بے ہوش دیکھ کر انکے ہوش اڑے تھے۔۔۔۔۔ اور پل بھر کی بھی دیر کیئے بغیر مسٹر لغاری اسے لے کر ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔۔۔ اسے فوراً آئی سی یو میں لے جایا گیا۔۔۔۔۔ مسٹر لغاری اور زریاب خان بے چینی سے کوریڈور میں ٹہل رہے تھے۔ دانیال کو بھی مسٹر لغاری انفارم کر چکے تھے۔۔ اور یہ خبر سنتے ہی وہ سب کام بالائے طاق رکھ کر بھاگتے ہوئے ہو سپتال پہنچا تھا۔۔۔

جبکہ زویا کا تو برا حال تھا۔۔۔ "اگر زیان کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟؟" یہی سوچ اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔ وہ پریشان سی کوریڈور میں رکھی چیئرز پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

دانیال نے اسے دیکھ کر نخت سے منہ پھیرا تھا۔۔۔۔۔ ذیان کی سانسیں اکھڑ رہیں تھیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ز کے ہاتھ مزید تیزی سے کام کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔ لیکن زہر پوری باڈی میں پھیلنے کی وجہ سے اس کی حالت پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ دانیال اسے اس حالت میں دیکھ کر خود کو کوس رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں ذیان --- اس حد تک جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ تو بدلہ لینے کے لیے اپنی جان تک داؤ پر لگا دے گا تو میں تجھے کبھی ایسا نہ کرنے دیتا۔۔۔۔۔" دانیال دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔ اسے رہ رہ کر زویا پر غصہ آرہا تھا۔۔۔ وہ غصے میں بے ساختہ چیئر پر بیٹھی زویا کی جانب بڑھا اور اس کی کہنی کو زور سے اپنے ہاتھ کے مضبوط شکنجے میں جکڑا۔۔۔ اور زویا تو اس اچانک افتاد پر بوکھلا ہی گئی تھی۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اگر ذیان کو کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔۔ اس سب کی ذمہ دار" صرف اور صرف تم ہو۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔؟؟" دانیال نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کو اس کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔ بازو چھوڑو میرا۔۔۔۔" زویا درد سے کراہی۔۔۔۔ اسکی گرفت کافی" مضبوط تھی۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ درد ہو رہا ہے۔۔۔۔؟؟ جو درد تم نے ذیان کو دیا ہے اسکے سامنے تو یہ" کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔" دانیال نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔ جبکہ اب اسکی انگلیاں اس کے بازو میں دھنس رہی تھیں۔۔ اور درد کی شدت کی وجہ سے اب زویا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔ جب مسٹر لغاری جلدی سے آگے بڑھے۔۔۔۔

لیو ہر دانیال۔۔۔۔ (چھوڑو اسے دانیال۔۔۔۔) پاگل ہو گئے ہو کیا۔۔۔۔؟؟ ہوش سے کام لو" بیٹا۔۔۔۔" مسٹر لغاری نے اس کی گرفت سے زویا کا بازو آزاد کروایا زریاب خان اس وقت

PDF NOVEL BANK

کسی کام سے کہیں گئے ہوئے تھے۔۔۔ ورنہ شاید وہ دانیال کو سلامت نہ چھوڑتا۔۔۔ مسٹر لغاری نے جلدی سے پوری سچویشن کو ہینڈل کیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ غصے میں دانیال کے منہ سے کچھ ایسا نکل جائے جو ذیان کے سب کیئے کرائے پر پانی پھیر دے۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ بات مزید آگے بڑھتی جب ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آیا تھا اور دانیال سب کچھ چھوڑ کر ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ اب کیسا ہے ذیان۔۔۔؟ کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے نا۔۔۔؟؟ "دانیال" نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

کام ڈاؤن بیٹا۔۔۔۔"

His condition was very critical. For a moment we thought that we would not be able to save him but maybe the God had just written more about

PDF NOVEL BANK

his life. Now he is out of danger. He was shifted to another room. Can meet them ... thanks

اس کی حالت کافی نازک تھی لمحے کے لیے ہمیں لگا کہ ہم اسے نہیں بچا پائیں گے) لیکن شاید رب نے ابھی انکا مزید جینا لکھا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ خطرے سے باہر ہیں انہیں (دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا۔۔۔ پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔ "ڈاکٹر دانیال کا کندھا تھپتھپاتے آگے بڑھ گیا۔۔۔ جبکہ دانیال کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ذیان کو نہیں اسے زندگی مل گئی ہو اس نے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔۔ زویا نے بھی کب سے رکی اپنی سانس بحال کی تھی۔۔۔۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں ذیان کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا۔۔۔۔۔ اور سب سے پہلے دانیال اس سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔

کیسا ہے تو۔۔۔؟؟ "دانیال نے خفگی سے کہا۔۔۔"

میں تو ٹھیک ہوں۔۔۔ "ذیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تو مجھ سے بات نہ ہی کر تو اچھا۔۔۔۔۔ تو ایک بدلے کے لئے اس حد تک چلا جائے گا۔۔۔۔۔"

مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی ذیان تو نے سوچا ہے اگر تجھے کچھ ہو جانا تو۔؟؟"دانیال نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں جانتا تھا مجھے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ اتنی آسان موت نہیں مروں گا۔۔۔۔۔"ذیان نے"

نم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔ اگر ایک لفظ بھی تو نے اور کہا تو میں ابھی کے ابھی چلا جاؤں"

گا۔۔۔۔۔"دانیال اسکی بات سن کر چلایا اور بے ساختہ اس کے گلے لگ گیا۔۔۔۔۔ جب ذیان کی نظر دروازے سے اندر آتی زویا پر پڑی۔۔۔۔۔ اس نے دانیال کو خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔ جب دانیال نے اس کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔ اور تب ہی وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا دروازے کی جانب بڑھا لیکن ذیان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔۔ اور اس کا ہاتھ دبا کر اسے کچھ بھی بولنے سے منع کیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آجاؤ زویا کیسی ہو۔۔۔؟؟؟ "ذیان نے نرمی سے کہا۔۔۔"

آئی ایم فائن۔۔۔۔ تم کیسے ہو۔۔۔؟؟؟ "زویا نے جھجکتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔ جبکہ "ذیان تو اسے یوں نظریں جھکائے دیکھ کر ہی حیران رہ گیا۔۔۔"

می ٹو۔۔۔۔ اب تو تمہیں یقین آگیا ہوگا میری محبت پر۔۔۔؟؟؟ "ذیان بظاہر مسکرتے "ہوئے کہا۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔ میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔۔ "زویا نے حامی بھرتے "ہوئے کہا۔۔۔۔"

تھینک یو زویا۔۔۔۔۔ تھینک یو سوچ۔۔۔۔۔ "ذیان نے خوش ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کی "تھی۔۔۔۔۔ جیسے اسے کون سا خزانہ مل گیا ہو۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اب مجھے جانا ہوگا۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔ ٹیک کیئر۔۔۔ "زویا الوداعی کلمات کہتے ہوئے باہر کی" جانب بڑھی۔۔ اس کے باہر نکلتے ہی ذیان کے لبوں کو فاتح مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔۔۔

اب دیکھو مس زویا۔۔۔ میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ اب تم الٹی گنتی گننا شروع" کر دو۔۔۔۔ "ذیان کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔۔۔



جلیے نا بھابی۔۔۔ پلیز آپ اپنے کیوٹ۔۔۔ معصوم اور بیوٹیفل دیور کے لئے اتنا تو کر سکتی" ہیں نا۔۔۔۔ "حازم نے علشے کی منتیں کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جو کنفیوز سی کھڑی یہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے بات کرے گی ہیشتم سے۔۔۔۔

لیکن اگر۔۔۔ "علشے نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا جب حازم نے اس کی بات" کاٹی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن ویکن کچھ نہیں بھا بھی۔۔۔۔ بس آپ بات کر رہی ہیں ابھی کے ابھی۔۔۔۔ "حازم" نے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

اب تم مجھے آرڈر دو گے۔۔۔؟؟ "علشے نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔۔۔"

نومائی سوئیٹ بھا بھی۔۔۔ میں آپ کو آرڈر کیسے دے سکتا ہوں میں تو بس آپ سے "ریکویسٹ کر رہا ہوں۔۔۔ آپ تو میری پیاری بھا بھی ہیں نا۔۔۔ اور آج تو آپ کتنی بیوٹیفل لگ رہی ہیں۔۔۔۔ "حازم نے مکھن لگایا۔۔۔

نوبٹرنگ حازم۔۔۔۔ "علشے نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔ جبکہ اس نے اپنی "مسکراہٹ بمشکل کنٹرول کی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں ہاں بھابھی یہ اپنے مطلب کے لیئے آپ کو مکھن لگا رہا ہے۔۔ ایک نمبر کا خود غرض " ہے یہ۔۔۔۔۔ "رحاب نے اپنا حصہ ڈالنا لازمی سمجھا۔۔۔۔۔

او چڑیلوں کی مہارانی۔۔۔۔۔ جب دو بڑے بات کر رہے ہوں تو چھوٹوں کو بیچ میں نہیں " بولنا چاہیے۔۔۔۔۔ "حازم نے تپ کر کہا۔۔۔۔۔

او بھوتوں کے سردار۔۔۔۔۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم مجھ سے بڑے ہو۔۔۔۔۔ شکل " دیکھی ہے اپنی۔۔۔۔۔ انسان کی سوچ بڑی ہونی چاہیئے اور تمہارے مقابلے میں میری سوچ تمہاری سوچ سے لمبائی چوڑائی ہر لحاظ سے بڑی ہے۔۔۔۔۔ تو یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ تم مجھ سے بڑے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "رحاب نے اپنی تعریف خود کرتے ہوئے فرضی کالر جھاڑا۔۔۔۔۔

منہ ساتھ چاہیئے۔۔۔۔۔؟؟ "حازم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر رحاب " نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

"واٹ یومین۔۔۔؟؟ (کیا مطلب)۔۔۔"

میرا مطلب ہے اب اگر تم نے فضول میں اپنا منہ کھولا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا انڈر"
اسٹینڈ۔۔۔؟؟ اور اگر نہیں سمجھی تو عمل کر کے سمجھانے کی سہولت بھی موجود ہے
میرے پاس۔۔۔۔" حازم نے مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے پلکیں جھپکاتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

یو۔۔۔۔ حازم کے بچے۔۔۔۔ اب تم آؤ میرے پاس۔۔۔۔ پھر بتاؤں گی۔۔۔۔ اور تم جیسے"
پاگل کو کیا پتا ہو اس خوبصورت چہرے کی قیمت۔۔۔۔؟؟ "رحاب نے تپتے ہوئے کہا جبکہ
حازم اس کی بات پر زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

اب یوں ہنس کر اپنے پاگل ہونے کا ثبوت تو مت دو۔۔۔۔۔" رحاب نے چمکتے ہوئے"
کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم نے بات ہی ایسی کی ہے۔۔۔ کیوں اپنا مذاق خود بنواتی ہو۔۔۔ آٹھ آنے دیکھے ہیں " کبھی۔۔۔؟؟ وہ قیمت بھی بہت زیادہ ہے۔۔۔ "حازم نے حساب برابر کیا اور عائشے تو بس انجوائے کر رہی تھی ان دونوں کی باتوں کو۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔۔۔ حازم تم نے مجھے بتا دیا۔۔۔ ورنہ تو مجھے پتا ہی نہیں چلتا " کبھی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے تمہارا احسان اتاروں۔۔۔ "روحی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

فلحال ایک احسان کرو۔۔۔ اپنا منہ بند کر لو۔۔۔ "حازم نے آنکھیں گھماتے ہوئے " کہا۔۔۔۔۔

بس حازم کیوں میری کیوٹ سی پرنسز کو تنگ کر رہے ہو۔۔۔؟؟ اب اگر تم نے اسے " کچھ کہا تو میں تمہارا کوئی کام نہیں کروں گی۔۔۔ "عائشے نے اسے مصنوعی طور پر دھمکایا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اوہ۔۔۔ پلیز بھابھی ایسا تو مت کہیں۔۔۔ آئی رئیلی لو یو بھابھی۔۔۔ آئی نو آپ یہ ظلم " نہیں کریں گی۔۔۔ "حازم نے پل میں شیر سے بھگی بلی کا روپ دھارا تھا۔۔

او کے۔۔ لو میں چلی۔۔ شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے۔۔ فالو می۔۔ "علشے نے اپنے کمرے" کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ اب علشے آگے آگے تھی اور وہ دونوں پیچھے پیچھے۔۔ کمرے کا دروازہ بند ہی تھا۔۔ ایک لمحے کے لئے علشے کمرے کے باہر کی تھی اور پھر آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔ جبکہ وہ دونوں کمرے کے باہر کی کان لگائے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

ہیشم خان محو سا صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا۔۔ علشے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ہیشم کے پاس چلی آئی اور صوفے پر ہی بیٹھ گئی۔۔ ہیشم خان نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔ اور علشے اس کی

PDF NOVEL BANK

اس حرکت پر تلملا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ وہ خفا نظر اس پر ڈالتی صوفے سے اٹھنے ہی لگی تھی جب ہیشتم نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔

کیا ہوا جان ہیشتم۔۔ کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ "ہیشتم کی نظریں اب بھی لیپ ٹاپ" پر تھیں وہ جان چکا تھا کہ علشے کو اس طرح غصہ آرہا ہے تو وہ اب اسے مزید تپانے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

بھاڑ میں۔۔۔۔۔ "علشے نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔"

واقعی۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات ہمیں سمجھ نہیں آئی کبھی کہ آخر بھاڑ ایسی کون سی حسین" جگہ ہے کہ اب تک کافی لوگ وہاں جا چکے ہیں۔۔ اور اگر آپ وہاں جا ہی رہی ہیں تو پلیز ہمیں بھی لے جائیں بہت شوق ہے ہمیں اس جگہ کو دیکھنے کا۔۔ ضرور کوئی تو خاص بات ہوگی وہاں۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو آپ چلے جائیں۔۔۔ اور ویسے بھی آپکی وہاں بہت ضرورت ہے۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں " ہے آپکے ساتھ کہیں جانے کا۔۔۔۔ "عائشہ نے غصے سے کہا۔۔۔۔

جانا تو آپکو ہمارے ساتھ ہی پڑے گا۔۔۔ جان ہیشتم۔۔۔ "ہیشتم نے محبت بھری نظروں " سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مت کہیئے مجھے جان۔۔۔۔ ٹائم تو ہے نہیں آپکے پاس میرے لئے۔۔۔ اگر اتنی ہی محبت " "تھی اس لیپ ٹاپ سے تو اسی سے شادی کر لیتے۔۔۔۔

واقعی عائشہ۔۔۔۔ آپ اس لیپ ٹاپ سے جیلپس ہو رہی ہیں۔۔۔؟؟ "ہیشتم نے حیرانگی " سے پوچھتے ہوئے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے جیلیس ہونے کی۔۔۔ چھوڑیے میرا ہاتھ۔۔۔ جا رہی ہوں۔۔۔
میں۔۔۔" عائشہ نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جب اس کی نظر ہنس
ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے دروازے کے باہر کھڑے رحاب اور حازم پر گئی۔۔۔۔۔

چھڑوا لیجیئے۔۔۔ ویسے زہے نصیب آج آپ خود ہم سے وقت مانگ رہی ہیں ضرور کوئی " خاص بات ہوگی۔۔۔۔ " عیشم لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

جی وہ مجھے حازم کے بارے میں بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔ "عائشہ نے سنجیدگی سے"

کہا۔۔۔۔

پہلے وعدہ کریں آپ غصہ نہیں کریں گے۔۔۔" عائشہ نے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا۔۔۔ اثبات میں سر ہلاتے ہیشتم خان نے اس کی نازک ہتھیلی پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ حازم کلج میں ایک رباب نامی لڑکی کو پسند کرتا ہے اور اس سے نکاح کرنا چاہتا۔
ہے۔۔۔۔۔ تو اسکی خواہش ہے کہ آپ اس لڑکی کے گھر رشتہ لے کر جائیں۔۔۔۔۔" عائشہ کی
بات ہمیشہ خان نے پوری توجہ سے سن رہا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ ایک دم چونکا تھا۔۔۔۔۔

"کیا کہا آپ نے --؟؟ کیا نام بتایا ہے اس لڑکی کے والد کا۔۔۔۔؟؟؟"

وحید ملک۔۔۔"عائشے نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔اور یہ نام سن کر ہیشتم خان غصے سے "کھڑا ہوا تھا۔۔۔اور زور سے غرایا۔۔۔"

حازم ---- اندر آؤ۔۔۔ "حازم اور روحی دروازے کے باہر کھڑے ہیں یہ بات وہ پہلے۔۔۔"
 ہی جان چکا تھا لیکن علّٰشے کو محسوس نہیں ہونے دیا۔۔۔۔۔ ہیشتم کی آواز پر حازم ڈرتے
 ڈرتے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیا نام ہے اس لڑکی کا۔۔۔۔؟؟؟" ہیشتم نے اُس کے کمرے میں قدم رکھتے ہی کڑے "تیوروں سے دھاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ز۔ زویا وحید ملک۔۔۔۔" حازم دروازے کے باہر کھڑا پہلے ہی پوری بات سن چکا تھا "اس لیے اس نے دُرتے ہوئے پورا نام بتانا مناسب سمجھا۔۔۔۔

"کہاں رہتی ہے یہ لڑکی۔۔۔؟؟؟" اُسی انداز میں پھر استفسار کیا گیا تھا پتا نہیں بھائی۔۔۔۔" حازم نے کبھی پوچھا ہی نہیں تھا اس سے۔۔۔۔ مسمناتے ہوئے "اطلاع دی گئی۔۔۔۔

کال کرو اس لڑکی کو۔۔۔ اور پوچھو کہ اس کے والد کیا کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟" ہیشتم نے سخت "لجے میں حکم دیا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ج۔۔۔ جی بھائی۔۔۔ "حازم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رباب کو کال کی۔۔۔"

دوسری جانب سے پہلی ہی بیل پر کال ریسیدو کر لی گئی۔۔۔

رباب وحید انکل کیا کام کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟ "اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے اُس نے سلام"

دعا کے بعد ڈائریکٹ سوال کیا۔۔۔

ابا سیاست میں انوالو ہیں اور اس دفعہ الیکشنز میں بھی کھڑے ہیں۔۔۔ لیکن تم اچانک یہ "

سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔؟؟؟ "رباب نے ٹھٹکتے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ جبکہ حازم

ہیشم کے اشارے پر کال ڈسکنکٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا حازم۔۔۔ بھول جاؤ اسے۔۔۔ "ہیشم خان نے رعب دارلجے "

میں باور کروایا۔۔۔

لیکن کیوں بھائی۔۔۔؟؟؟ "حازم نے بے چارگی سے استفسار کیا"

PDF NOVEL BANK

جلتے ہو۔۔۔ یہ وحید ملک کون ہے۔۔۔؟؟ "ہیشتم خان نے گرجتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اور"
 .پھر خود ہی جواب دیا۔۔ غصے سے رگیں تنی ہوئیں تھیں

وحید ملک ایک نہایت ہی گھٹیا انسان ہے۔۔۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سوشل میڈیا"
 پر ہماری عزت کو نیلام کرنا چاہا۔۔۔۔ اور تم چاہتے ہو کہ میں اس کے گھر تمہارا رشتہ لے
 کر جاؤں۔۔۔؟؟ "ہیشتم نے چلاتے ہوئے حازم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔
 جبکہ حازم تو ہیشتم خان کی بات سن کر ہی شکڈ رہ گیا۔۔۔۔ اسنے کبھی رباب کے بیک
 گراؤنڈ کے بارے میں جلنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا
 وہ کیلکے۔۔۔۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں حازم۔۔۔ "اسے یوں ساکت کھڑے دیکھ کر ہیشتم نے تیز"
 .آواز سے اپنی طرف متوجہ کیا

PDF NOVEL BANK

جی بھائی سن رہا ہوں۔۔ میں رباب سے بہت محبت کرتا ہوں لیکن میں آپ سے اس " سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔۔۔ آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گا۔۔۔۔ "حازم نے آنسو حلق میں اتارتے چہرہ نیچے جھکاتے شائستگی سے کہا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہیشتم اس کی آنکھوں کی نمی دیکھے۔۔۔ کوئی نمکین گولا تھا جو اسے اپنے حلق میں پھنسا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اگر ایک طرف محبت تھی تو دوسری طرف وہ بھائی تھا جس نے ان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔۔ تو وہ اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

محبوب پر بھائی کو فوقیت دی گئی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتا تھا حازم۔۔ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔۔ لیکن۔۔۔ "ہیشتم نے اس کے " کندھے پر ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔۔۔ حازم کے آنسو وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔ ہیشتم خان اسکی حالت کو اچھے سے سمجھ سکتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر فلحال ہیشتم اس کے گھر رشتہ لینے چلا بھی گیا تو وحید ملک کبھی نہیں مانے گا۔۔۔ اور جو گھٹیا حرکت اس نے کی تھی اس کی سزا ہیشتم خان اسے ضرور دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن کیا بھائی۔۔۔۔؟؟ "حازم نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف" دیکھا۔۔۔

لیکن میں بھی تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔۔۔ فلحال میں یہ سب نہیں کر سکتا لیکن" میرا وعدہ ہے تم سے کہ میں رباب کی شادی اس لڑکے سے نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے اسے یقین دلایا۔۔۔۔۔ ہیشم خان کی بات سے حازم تھوڑا پرسکون ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ہیشم نے کہا ہے تو وہ ایسا ضرور کرے گا اور اس وقت اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔۔۔ کہ اس کا بھائی اس سے خفا نہیں تھا اور جلد یا بدیر وہ اپنی محبت بھی حاصل کر لے گا جب ہیشم خان جیسا بھائی اُس کے ساتھ ہے تو وہ مایوس کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

تھینک یو بھائی۔۔۔۔۔ "حازم نے مشکور لہجے میں کہتا دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر" سجائے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اس کے جاتے ہی ہیشم عائشے کی جانب متوجہ ہوا جو منہ پھلائے کھڑی خفا نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا عائشے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔؟؟" ہیشتم نے خود کو نارمل کرتے اس کے " گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔" عائشے نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

اچھا جی۔۔۔۔ لیکن آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔" ہیشتم نے اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر " اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔ دور رہیئے۔۔۔۔" عائشے نے ہیشتم کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور یہ بات " ہیشتم کو سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔۔ اس نے عائشے کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آئندہ اس طرح خود سے دور مت کرئیے گا۔۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں نا ہیشم "عائشہ کے بغیر نامکمل ہے۔۔۔۔ آئی لو یو عائشہ۔۔۔۔ آئی ریٹی لو یو۔۔۔۔" جبکہ عائشہ تو ہیشم کی دن بدن بڑھتی جنونیت سے ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

تو آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ غصہ نہیں کریں گے۔۔۔ لیکن کیسے بیچارے "حازم پر برس رہے تھے۔۔۔۔" عائشہ خفا لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

پتا نہیں وہ بات ہی ایسی تھی۔۔۔۔ وحید ملک کا نام سنتے ہی ہمیں اتنا غصہ آگیا تھا کہ "ہم خود پر کنٹرول ہی نہیں کر پائے۔ سوری آئندہ کوشش کریں گے ہم کہ ایسا نہ ہو۔۔۔۔" ہیشم نے آہستگی سے اس خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُس اوکے۔۔۔۔ آخری دفعہ معاف کر رہی ہوں بس۔۔۔۔ "عائشہ نے وارن کیا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

او کے جان ہیشم۔۔۔۔"ہیشم نے اس کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کرتے ہوئے اسے "یقین دلایا۔۔۔۔ اسے عائشے کی یہی عادت تو پسند تھی وہ اس سے زیادہ دیر تک خفا نہیں رہتی تھی۔۔۔۔ اب عائشے ہی اس کی مکمل کائنات تھی۔۔۔۔



حازم جیسے ہی کمرے سے باہر آیا رحاب نے اسے دیکھ کر زور سے قمقہ لگایا۔۔۔

یہ بتیسی کی نمائش کی وجہ۔۔۔؟؟؟؟"حازم نے تپتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

وجہ ہو تم کیسے ڈر رہے تھے تم بھائی سے۔۔۔۔ دیکھنے والا سین تھا۔۔۔۔۔"روحی اب "بھی ہنس رہی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اچھا میری چھوڑو یہ بتاؤ۔۔۔ ذیان سے بات ہوئی۔۔۔؟؟ "حازم نے فکر مندی سے"
پوچھا۔۔۔ آج صبح سے اسے بار بار ذیان کا خیال آ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ انکا فون سوچ آف جا رہا ہے۔۔۔۔۔ "رحاب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"

ناجانے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی مصیبت میں ہے ذیان بہت ٹینشن ہو رہی"
ہے مجھے اس کی۔۔۔۔۔ پتا نہیں کہاں غائب ہے۔۔۔؟؟ "ذیان نے فکر مند لہجے میں
کہا۔۔۔۔۔"

بہمبھم۔۔۔ اللہ کرے وہ ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے انکی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔ "رحاب نے"
نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔۔ روحی کو روتے دیکھ کر حازم اپنی پریشانی کو چھپانا جلدی سے
بولے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بس روتی رہا کرو بس۔۔۔۔۔ کچھ آنسو اپنی رخصتی کے لئے بھی بچا لو۔۔۔۔۔ یا اپنے آنسوؤں "
"کے اس دریا میں ہمیں ہی ڈبونا ہے۔۔۔۔۔"

ویسے بھی جیسی تمہاری حرکتیں ہی اس دریا میں ڈوب مرنا چاہیے۔۔۔۔۔ "رحاب نے اپنے "
آنسوؤں پونچھ کر تڑخ کر بولی۔۔۔۔۔"

کچھ تو رحم کر لو اپنی ہونے والی بھابھی پر کیونکہ اس کو بیوہ کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ "حازم "
نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ رحاب اپنا رونا دھونا بھول چکی تھی۔۔۔۔۔"

رحم نہیں ترس آتا ہے مجھے تو تمہاری ہونے والی بیوی پر۔۔۔۔۔ چچ چچ چچ۔۔۔۔۔ بیچاری "
کس الو کے پلے پڑے گی۔۔۔۔۔ "رحاب نے بھی پورا بدلہ لیا تھا۔۔۔۔۔"

اور مجھے تو فخر ہوگا اس مہمان انسان پر جس کے پلے تم پڑو گی۔۔۔۔۔ تمہیں جھیلنا کوئی "
آسان کام ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ "روحی کے لہجے میں ہی جواب دیا گیا۔۔۔۔۔ اور اس کا جواب سنکر

PDF NOVEL BANK

رحاب اسکو مارنے کے لئے آگے بڑھی تھی لیکن وہ موقع پا کر پہلے ہی فرار ہو چکا تھا۔۔۔

اب اس حویلی کے درودیوار ان دونوں کی آوازوں سے گونج رہے تھے۔۔۔۔



ذیان اور زویا کا نکاح دو دن بعد ہی رکھا گیا تھا۔۔۔ دونوں طرف تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔۔۔۔ جو بھی تھا زویا تھی تو اک لڑکی ہی نا وہ بھی دل میں بہت سے ارمان لیے پر جوش ہو کر تیاری میں مگن تھی اس نے ہر چیز اپنی پسند سے لی تھی۔۔۔۔ اس وقت وہ خود کو بہت ہی خوش قسمت تصور کر رہی تھی ہر چیز من چاہی تھی۔۔ محبت کرنے والا شریک حیات مل رہا تھا تو وہ کیسے فخر نہ کرتی۔۔۔۔۔۔ دو دن ناجانے کیسے گزر گئے اسے خبر ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔ ذیان کے نام کی مہندی وہ ہاتھوں پر لگائے دل میں بہت سے ارمان لیئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔ بیوٹیشن اس کے چہرے پر بڑی مہارت سے ہاتھ چلا رہی تھی۔۔۔ زویا کے لبوں پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔۔ لڑکیاں بار بار اسے ذیان کے نام سے چھیڑتی ہیں تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیتی۔۔۔ دوسری طرف ذیان بھی

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

خوب دل لگا کر تیار ہوا تھا۔۔۔ آج تو اس کی جیت کا دن تھا۔۔۔ اس کا بدلہ آج پورا ہو رہا تھا تو وہ کیوں نہ خوش ہوتا۔۔۔۔۔۔



تو یہ ٹھیک نہیں کر رہا ذیان۔۔۔ "دانیال نے مایوس لہجے میں کہا۔۔۔ وہ کافی دیر سے " اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ذیان پر ذرہ برابر بھی اس کی باتوں کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں دانیال۔۔۔۔۔ "جواب ہٹ دھرمی سے دیا گیا۔۔۔۔۔"

کیا ٹھیک ہے اس میں۔۔۔؟؟ تو ایک لڑکی کی زندگی تباہ کر رہا ہے۔۔۔ مانا اس نے تیرے " ساتھ جو کچھ کیا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ لیکن اس طرح بدلہ لینا بھی زیادتی کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔۔۔ "دانیال نے سخت لہجے میں اسفسار کیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا غلط ہے۔۔؟؟ وہ لڑکی اس نے میری زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا۔۔۔ میرے کردار" کو سوالیہ نشان بن کر رکھ دیا۔۔۔ آج میرا بھائی مجھ پر یقین نہیں کر رہا۔۔۔ یونی سے مجھے نکال دیا گیا۔۔۔۔۔ اور تو کہہ رہا ہے یہ زیادتی ہے۔۔۔؟؟ "ذیان نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

تو اتنا سخت دل کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ یا وہ لڑکی کہاں جائے گی۔۔۔؟؟ اگر تو نے "میں سب ہی کرنا ہے اس کے ساتھ تو شادی ہی مت کر اس سے۔۔۔ چھوڑ دے اسے اس کے حال پر۔۔۔۔۔" دانیال نے خفگی سے کہا۔۔۔

تجھے بڑا رحم آرہا ہے اس پر۔۔۔؟؟ "ذیان نے تڑخ کر کہا۔۔۔ اسکی بات سن کر دانیال کو "شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے رحم نہیں آ رہا اس پر۔۔۔ بلکہ افسوس ہو رہا ہے تجھ پر تیری سوچ پر۔۔۔ تو ایسا کیسے کر سکتا ہے یا۔۔۔؟؟ یہ کیسا بدلہ ہے کہ تو ایک لڑکی کی زندگی تباہ کر کے رکھ دے۔۔۔ یہ ظلم ہوگا اس کے ساتھ۔۔۔" دانیال نے تاسف سے کہا۔۔۔

میری سوچ پر ترس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تجھے۔۔۔ میں غلط لگ رہا ہوں نا" تجھے جا چلا جا یہاں سے مت دے میرا ساتھ۔۔۔" ذیان نے اپنی شیروانی کے بٹن بند کرتے ہوئے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے نچوٹ سے کہا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا ذیان یہ جس بدلے کی آگ میں جل کر تو یہ سب کر رہا ہے نا یہ آگ" تجھے بھی جلا کر رکھ دے گی۔۔۔ ہمیشہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا جاتا۔۔۔" دانیال کے لہجے میں مایوسی واضح تھی۔۔۔

تو میرا دوست ہے یا دشمن۔۔۔؟؟" ذیان نے خود پر فیوم کی بوچھاڑ کرتے ہوئے مڑ کر سوال کیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں تیرا دوست ہوں تبھی تجھے سمجھا رہا ہوں۔۔۔ چاہتا ہوں کہ تو اس گناہ سے بچ جائے۔۔۔ ٹھیک ہے تو بدلہ لینا چاہتا ہے نا تو برابر کا بدلہ لے۔۔ تو یہ جو کرنے جا رہا ہے یہ سراسر زیادتی ہے۔۔ اور تجھے اس کا جواب آخرت میں دینا پڑے گا۔۔۔۔۔" لہجے میں تھکن واضح تھی وہ تھک چکا تھا اسے سمجھا سمجھا کر اب اس کی ہمت جواب دینے لگی تھی۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ انکل انٹی انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا" ہے۔۔۔" ذیان اپنی تیاری پر طائرانہ نظر ڈال کر اس کی بات کو انور کرتے دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جب تو نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کر جو کرنا ہے۔۔ لیکن یاد رکھنا مکافات" عمل بھی ایک چیز ہے۔۔۔" دانیال نے آخری کوشش کی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔۔؟؟ "ذیان غصے سے واپس پلٹا تھا۔۔۔۔"

کچھ نہیں چل واقعی کافی دیر ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ "دانیال اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا" اسے ساتھ لیئے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ جبکہ ذیان جو کچھ بولنے ہی والا تھا اس کے بات کو یوں ٹلنے پر تپ کر رہ گیا۔۔۔۔ اور ناراض نظر دانیال پر ڈالتا خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیا۔۔۔۔۔



زریاب خان کی حویلی میں اس وقت کافی گہما گہمی تھی ہر کوئی یہاں سے وہاں دوڑتا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔ حویلی کے ہال میں ہی سب انتظامات کئے گئے تھے۔۔۔ مہمانوں کے نام پر چند ایک لوگ ہی مدعو کئے گئے تھے۔۔۔۔۔ زریاب خان نوکروں کے سر پر کھڑے اپنی مرضی کے عین مطابق کام کر رہے تھے جب ایک ملازم نے آکر بارات کے آنے کی خبر دی تھی۔۔۔ بارات کے نام پر بس مسٹر اینڈ مسز لغاری۔۔۔ دانیال اور اسکی بہن

PDF NOVEL BANK

حورم ہی شامل تھے۔۔۔ بارات کا استقبال بہت ہی اچھے طریقے سے کیا گیا تھا۔۔۔ دانیال
 ذیان کے ساتھ ہی اسٹیج کی جانب بڑھ گیا جبکہ مسٹر اینڈ مسز لغاری اور حورم بارات کے
 لئے مختص کئے گئے صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔۔۔ ہال کو اصلی پھولوں کی مدد سے بہت ہی
 خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ زریاب خان اور نسرین بیگم بہت اچھے سے مسٹر اینڈ مسٹر
 لغاری سے ملے تھے۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا تھا۔۔۔۔۔ نکاح کے
 بعد سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد تھی۔۔۔۔۔ نکاح کے بعد ذیان دانیال سے باتوں
 میں مصروف تھا جب اس کی نظر سامنے سے آتی سچ سچ کر چلتی زویا پر پڑی تھی۔ لمحے
 کے لئے تو وہ اس کی ذات میں ہی گم ہو چکا تھا لیکن اپنا انتقام یاد آتے ہی نظروں کا
 زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔۔ ذیان اسٹیج کے پاس کھڑی زویا کو آگے بڑھ کر ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے
 میں مدد دی تھی اور اس کا ہاتھ تھامتا دھیرے دھیرے چلتا اپنے پہلو میں بٹھاتا خود بھی
 اس کے برابر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اس وقت وہ دونوں ایک مکمل کیل لگ رہے تھے۔۔۔۔۔ ان کی
 جوڑی بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ ذیان کے لبوں پر مسکان مسلسل رقص کر
 رہی تھی۔۔۔۔۔ اور اس وقت گھبرائی سی شرمائی سی زویا کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ
 وہی پر اعتماد۔۔۔۔۔ بدتمیز لڑکی ہے۔۔۔۔۔ وہ سرخ رنگ کے عروسی لباس میں موجود مہارت

PDF NOVEL BANK

سے کئے گئے میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ تمام رسوم و رواج کے بعد یہ فنکشن اختتام کو پہنچا تھا اور زویا ذیان کے سنگ رخصت ہو گئی۔۔۔ کون جانتا تھا کہ اب زویا کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔۔؟؟



وہ جیسے ہی بیڈ سے کھڑی ایک دم اس کا سر گھوما تھا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔ آئینے کے سامنے کھڑا بال بنانا ہیشم آئینے میں سے اسے دیکھ چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی ہیشم نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔۔۔۔

عاشے کیا ہو گیا آپکو۔۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ "ہیشم نے فکر مندی سے اس کا گال" تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن عاشے ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی۔۔۔۔۔ ہیشم خان نے جلدی سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔۔ اور فوراً ڈاکٹر کو کال تھی۔۔۔۔۔ اور پاس پڑے جگ سے پانی ہتھیلی میں لے کر اس کے چہرے پر چھینٹے

PDF NOVEL BANK

مارے تھے۔۔ پانی چہرے پر لگنے کی وجہ سے عائشے کی آنکھوں میں جنبش پیدا ہوئی۔۔۔۔۔
اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں تھیں جب ہیشتم کو خود پر جھکا پایا۔۔۔۔۔ اسے
آنکھیں کھولتے دیکھ کر ہیشتم کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔۔

شکر ہے عائشے آپ نے آنکھیں کھول لیں ورنہ ہم بہت ڈر گئے تھے۔ آپ جانتی ہیں نا ہم "
آپ کو کبھی کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔۔" ہیشتم نے اس کا ہاتھ
تھام کر مشکور لہجے میں کہا۔۔۔ اور عائشے تو بس اس کی محبت پر نازاں تھی وہ جتنا رب کا
شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔ بھلے اس نے پوری زندگی محبت کے لئے ترستے ہوئے گزاری تھی
لیکن ہیشتم خان کی محبت نے اس ساری کمی کو پورا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ہیشتم نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے لبوں کو لگایا تھا اور وہ بھی پورا پانی ایک ہی
دفعہ میں پی چکی تھی۔۔۔ اتنے میں ہی ڈاکٹر آچکی تھی اور جو خوشخبری ڈاکٹر نے اسے
سنائی تھی ہیشتم کو اپنا آپ آسمان میں اڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان باپ جیسے
عظیم مرتبے پر فائز ہونے جا رہا تھا یہ جان کر ہیشتم کو ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا میں
اک وہ ہی ایک ایسا انسان ہے جسے یہ خوشی نصیب ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ پھولے نہیں

PDF NOVEL BANK

سما رہا تھا وہ خوشی سے علشے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ ابھی اس نے اس کا ہاتھ تھاما ہی تھا جب ڈاکٹر کے ہونے کا احساس ہوتے ہی اپنی حرکت پر نادام ہوا تھا۔۔۔ ڈاکٹر اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور پھر میڈیسن لکھ کر دیتی خیال رکھنے کی تاکید کرتی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ اور اس کے جاتے ہی ہیشتم نے علشے کو بازوؤں میں بھر کر خوشی سے گول گھمایا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سوچ علشے آج ہم بہت خوش ہیں۔۔۔۔ "ہیشتم" نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔۔۔

حد ہو گئی ہیشتم یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟ نیچے اتاریں ہمیں۔۔۔۔ "علشے نے" خفت سے سرخ ہوتے چہرے کو جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں آج ہم آپکو بتا نہیں سکتے کہ کتنے خوش ہیں۔۔۔ آج اگر آپ ہم سے کچھ بھی مانگ لیں ہم آپکو دیں گے۔۔۔ ہمیں سمجھ نہیں آرہا ہم کیسے آپکا شکریہ ادا کریں۔۔۔۔۔" ہیشتم خوشی سے پاگل ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیساری ایکٹ کرے۔۔۔۔۔

جو میں آپ سے مانگوں گی آپ وہ مجھے دیں گے۔۔۔؟؟" عائشہ نے معنی خیزی سے "پوچھا۔۔۔۔۔

جی ضرور دیں گے۔۔۔ بس جان مت مانگیئے گا۔۔ کیونکہ ہماری جان تو عائشہ میں بستی ہے۔۔۔۔۔" ہیشتم نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ایشل کو چھوڑ دیجیے۔۔۔۔۔" عائشہ نے سنجیدگی سے کہتے اس کے چہرے کے تاثر جانچے "تھے۔۔۔۔۔ اس کی بات پر ہیشتم اچانک شاکڈ ہوا تھا اس نے عائشہ کو جھٹکے سے نیچے اتارا تھا۔۔۔۔۔ وہ اچنبھے سے عائشہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ عائشہ اس کی آنکھوں میں موجود سوال کو پڑھ چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ جان گئی تھی کہ ہیشتم کیا جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ یہی سوچ رہے ہیں ناکہ مجھے کیسے پتا چلا۔۔۔؟؟ "علشے نے اس کی آنکھوں میں" دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ہیشتم نے پرسوچ انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

وہ جس دن آپ کو کسی کی کال آئی تھی اس دن آپ جلدی میں تھے اس لئے اپنا والٹ " یہیں بھول گئے تھے مجھے لگا آپ کو ضرورت ہوگی لیکن جب میں آپ کے پیچھے پیچھے گئی تو آپ کا رخ تہہ خانے کی طرف تھانا جانے کس سوچ کے تحت میں آپکے پیچھے پیچھے چلتی گئی اور پھر وہ سب جو ایشل کے ساتھ آپ نے کیا وہ میں دیکھ چکی تھی۔۔ تو میں آپ سے پہلے ہی واپس آگئی تھی۔۔۔ اور یہ بات میں نے آپ سے چھپائی میں ٹھیک موقع پر آپ سے یہ بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ اب بہت ہو گیا ہیشتم اب آپ اسے چھوڑ دیں۔۔۔۔ آپ اسے پولیس کے حوالے کر دیں پلیز وہ خود سزا دیں گے اس کو۔۔۔۔ "علشے نے پوری بات بتاتے ہوئے التجا کی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن علٹے اس نے وہ سب آپکے ساتھ۔۔۔۔۔"اس سے پہلے ہیشتم اپنی بات مکمل کرتا"
علٹے نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں ہیشتم۔۔۔۔۔اور یہ بھی جانتی ہوں کہ اس لڑکی نے صرف میری ہی نہیں"
بہت سی لڑکیوں کی زندگی تباہ کی ہوگی اس لئے میں نے آپ سے کہا ہے کہ اسے پولیس
کے حوالے کر دیں۔۔۔۔۔"علٹے نے اپنی بات کی وضاحت کی۔۔۔۔۔

پر علٹے آپ میری۔۔۔۔۔"اس نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔"

پر ور کچھ نہیں۔۔۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ آپ آج مجھے وہ چیز دیں گے جو میں مانگوں"
گی۔۔۔۔۔اب آپ اپنی بات سے مکر رہے ہیں۔۔۔۔۔"علٹے نے خفگی سے چہرہ پھیرتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

۔"او کے جان ہیشتم۔۔۔ آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔" ہیشتم نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے معمولی سا سر خم کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔ اور اس کی اس حرکت پر عائشہ کھلکھلا کر ہنسی تھی جب دروازے پر ہونے والی دستک نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔ اور ہیشتم نے دروازے پر کھڑے رحاب اور حازم کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کیا ہوا بھائی۔۔۔ بہت خوش نظر آرہے ہیں آپ دونوں۔۔۔؟؟؟" حازم نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا بتائیں حازم۔۔۔؟؟؟ آج ہم بہت خوش ہیں۔۔۔ تم چلو بننے والے ہو۔۔۔۔۔" ہیشتم نے خوشی سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی بات پر حازم آگے بڑھ کر اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

مبارک ہو بھائی۔۔۔۔۔ بہت خوشی کی بات ہے یہ تو۔۔۔۔۔" حازم کے چہرے پر چمک واضح تھی۔۔۔ جبکہ روحی نے بھی بھاگ کر عائشہ کے گلے میں بانہیں ڈالی تھیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کتنا مزا آئے گا نا بھابھی۔۔۔ میں پھپھو بن جاؤں گی یہیےےےے "روحی نے"
 چمکتے ہوئے کہا۔۔۔ ان چاروں کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ سب بہت
 ایکساٹڈ تھے اس نئے آنے والے مہمان کے لئے۔۔۔۔۔



گلاب کے پھولوں سے سبھی یہ گاڑی اب انجان راستوں پر دوڑ رہی تھی۔۔۔ گاڑی میں
 صرف ذیان اور زویا ہی موجود تھے۔۔۔ جبکہ تیسری شخصیت ڈرائیور کی تھی جو ڈرائیو کرنے
 میں مصروف تھا۔۔۔ کافی دیر ہو گئی تھی لیکن سفر ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا
 تھا۔۔۔ بھاری بھر کم لہنگے اور زیورات میں ملبوس زویا جو کب سے بمشکل کمر اکڑائے بیٹھی
 اب اسے مزید بیٹھنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔ اب اس کی ہمت جواب دے رہی تھی جب
 وہ دھیمی آوازیں ساتھ بیٹھے ذیان گویا ہوئی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان کتنی دیر لگی گی اور اب میرے لئے بیٹھنا ناممکن ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ "اسکی آواز میں "تھکن واضح تھی۔۔۔ جبکہ آنکھیں نیند اور تھکاوٹ کی وجہ سے بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔

بس کچھ دیر اور لگے گی۔۔۔ ایک کام کر تم میرے کندھے پر سر رکھ کر تھوڑی دیر آرام "کر لو بہتر محسوس کرو گی۔۔۔۔" ذیان نے دنیا جہاں کی نرمی لہجے میں سماتے ہوئے کہا۔۔۔ زویا تھوڑا جھجکی تھی لیکن پھر اپنی حالت کا سوچ کر اس کے مضبوط کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد ذیان نے اسے دھیمی آواز میں پکارا۔۔۔

زویا۔۔۔ "لیکن جواب ندارد۔۔۔ جواب نہ ملنے پر ذیان نے ذرا سا جھک کر اسکی جانب "دیکھا تھا۔۔۔ جو اس وقت بالکل دنیا سے بے خبر اس کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔ ذیان اس کی طرف دیکھ کر ہنسا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سو جاؤ آخری دفعہ سکون کی نیند زویا خان۔۔۔ اب تم کبھی چین کی نیند نہیں سو سکو" گی۔۔ اب میں تمہارے سکون کی دھجیاں اڑا دوں گا۔۔۔ "ذیان مسمناتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں گاڑی اپنی منزل پر رکی تھی۔۔۔ اور گاڑی رکنے پر زویا کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔ جب ذیان نے اسے پکارا۔۔۔

چلیں۔۔۔ "اس کے پکارنے پر زویا جلدی سے اپنا لہنگا سنبھالتی گاڑی سے اتری" تھی۔۔۔ اور ذیان کا ہاتھ تھامتی سامنے خوبصورت سے بنے اس گھر گھر میں داخل ہوئی۔۔۔ اب وہ خود کو کافی حد تک فریش فیل کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ ذیان فتح کے نشے میں چورپنے لبوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتے ہوئے گھر کے اندرونی طرف داخل ہو گیا۔۔۔

ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔۔ وہ اسے ساتھ لیئے لاؤنج میں آیا جہاں ہر طرف گلاب ہی گلاب تھے۔۔۔ پورے لاؤنج میں مدہم سی روشنی کے علاوہ کوئی روشنی نہ تھی عجب مگر دل کت چھو جانے والے منظر تھا۔۔۔ زویا مبہوت سی یہ سب دیکھ رہی تھی وہ

PDF NOVEL BANK

سب کچھ بھول چکی تھی یاد تھا تو صرف اتنا کہ یہ سب اس کے لیئے کیا گیا ہے۔۔ کیا وہ کسی کے لئے اتنی امپورٹنٹ بھی ہو سکتی تھی۔۔؟؟ اسکے لبوں پر پیاری سی مدہم مسکان دوڑ گئی آنکھوں میں چمک لیئے وہ ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر موجود چمک دیکھ کر زیان محظوظ ہوا تھا وہ کافی حد تک اپنے پلان میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ زیان نے اس کی طرف جتلاتی نظروں سے دیکھا تھا لیکن زویا اس وقت اس کی آنکھوں کے تاثر کو محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔ زویا کا ہاتھ اب بھی زیان کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔ وہ اب اسے لیئے روم کی جنب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ اسکا روم نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ کھوئی کھوئی سی یہ سب دیکھنے میں گم تھی جب زیان کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔۔۔۔۔

پسند آیا تمہیں یہ سب۔۔۔۔۔؟؟ "زیان نے محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے" کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بہت زیادہ۔۔ کیا تم نے میرے لئے یہ سب کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ "زویا نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

ہاں بالکل۔۔۔۔ لیکن یہ سب میری محبت کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ "ذیان نے تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ زویا تھوڑی کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔۔ شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔ لرزتی پلکوں کو اوپر اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔ زویا اس وقت کوئی اور لڑکی ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔"

لیکن یہ سب بھی بہت حسین ہے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے یہ سب صرف اور "صرف میرے لئے کیا ہے۔۔۔۔" "زویا نے چمکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ پل میں اس کی ساری شرم جھجک غائب ہوئی تھی۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

یہ سب تمہارے حسن کے سامنے کچھ بھی نہیں۔۔ میری نظر سے دیکھو اس وقت تم "دنیا کی حسین ترین لڑکی لگ رہی ہو۔۔۔" ذیان نے محبت پاش نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے معاف کر دو ذیان میں نے اس وقت جو سب کیا مجھے نہیں کرنا چاہیے "تمہا۔۔۔" زویا نے شرمندگی سے کہا۔۔۔ میری زندگی کے معنی بدل کر رکھ دیئے تم نے اور اب معافی مانگ رہی ہو۔۔۔ لیکن میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے کہ میں تمہیں معاف کر دو ذیان دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوا۔۔۔

چھوڑو جانم۔۔۔ یہ سب باتیں کرنے کے لئے پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔ اُج رات میں "صرف تمہیں یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ تم کتنی امپورٹنٹ ہو میری لائف میں۔۔۔ میں چاہتا ہوں آج تم بس مجھے محسوس کرو۔۔۔ مجھے جانو۔۔۔" ذیان نے مزید اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اس کی اتنی محبت پر زویا کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دو موتی گال پر لڑھکے تھے۔۔۔ وہ کہاں عادی تھی اتنی محبتوں کی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نو جانم آج نہیں۔۔۔ پوری زندگی پڑی ہے اس کے لئے۔۔۔۔۔ "ذیان نے اسکے آنسوؤں کو" اپنے پوروں پر چنتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر زویا نے اچنبھے سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ زویا کچھ کہتی یا سمجھ پاتی ذیان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔ زویا جو کچھ دیر پہلے اس کی بات پر ٹھٹھکی تھی۔۔۔ اب اسے بھلائے بس اتنی محبتوں پر نازاں اس کے سینے سے سرٹکائے دل سے اسکی مشکور ہوئی تھی۔۔۔ اور اس رات زویا سب کچھ ذیان کے حوالے کر چکی تھی اور ذیان نے پوری محبت سے اپنے حقوق لیئے تھے۔۔۔۔۔ وہ رات شاید زویا کی زندگی میں سکون کی آخری اور حسین رات تھی۔۔۔۔۔ جو اس چاندنی رات میں اس حسین جوڑے کی محبت کی امین ہوئی تھی۔۔۔۔۔



الیکشنز کے دن شروع ہو چکے تھے ووٹ ڈالے جا چکے تھے۔۔۔ اب بس فیصلہ ہونا باقی تھا۔ اور ہمیشہ کو پورا یقین تھا کہ ہر سال کی طرح۔۔۔ اب علشے کا بہت زیادہ خیال رکھا

PDF NOVEL BANK

جارہا تھا۔۔۔ ہیشم کا بس چلتا تو وہ اسے زمین پر ہی قدم نہ رکھنے دیتا۔۔۔ عائشہ کے کہنے پر وہ ایشل یزدانی کو پولیس کے حوالے کر چکا تھا۔۔۔ چونکہ الیکشنز کی وجہ سے ہیشم نے رحاب اور حازم کو کلج جانے سے منع کیا ہوا تھا تو آجکل وہ دونوں گھر پر ہی ہوتے تھے۔۔۔ اور ہر وقت اس حویلی کی دیواریں ان کی نوک جھونک سے مہکتی رہتی تھیں۔۔۔ اب بھی ان کی تکرار جاری تھی۔۔۔

اب میں تمہارا قتل کردوں گی حازم۔۔۔ اگر تم نے ایک اور لفظ کہا۔۔۔۔ "روحی نے" صوفے پر پڑا کشن اسے مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں پتا نہیں کب ہماری جان چھوڑو گی۔۔۔؟؟؟ "حازم نے گردن" اکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کبھی نہیں چھوڑوں گی اگر اتنے ہی تنگ آگئے ہو مجھ سے تو تم چلے جاؤ۔۔۔ کیونکہ میں تو" یہیں رہوں گی ہمیشہ۔۔۔ "روحی نے رونے والی شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

زہر لگتی ہیں مجھے وہ لڑکیاں جن کے دل میں تو شادی کے نام پر لڈو پھوٹ رہے ہیں
ہوتے ہیں اور اوپر سے کہتی ہیں۔۔ میں تو ہمیشہ اپنے ماما پاپا کے ساتھ رہوں گی۔۔۔ میں
ان کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤنگی۔۔۔ مجھے نہیں پسند ایسی منافقت۔۔۔۔ "حازم نے
بے زاریت سے کہا۔۔۔"

یو مین ہم گرلز کے ڈبل فیس ہوتے ہیں۔۔؟؟ "رحاب نے غصے سے پوچھا۔۔"

جی بالکل میرا یہی مطلب ہے۔۔۔ "حازم نے فرضی کالر جھاڑا۔۔"

تم لڑکے کون سے دودھ کے دھلے ہوتے ہو۔۔ فلرٹ کرنا تو کوئی تم لوگوں سے سیکھے۔۔
دھوکے باز کہیں کے۔۔ "رحاب نے تڑخ کر جواب دیا۔۔۔"

او ہیلو۔۔۔ تم لڑکیاں ہوتی ہو دھوکے باز۔۔۔ "حازم نے حتمی لہجے میں جواب دیا۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

"بوائٹز۔۔۔"

"گرلز۔۔۔"

بوائٹز۔۔۔ بوائٹز۔۔۔ بوائٹز۔۔۔ "رحاب غصے سے بولی۔۔۔"

گرلز گرلز گرلز۔۔۔ "سامنے بھی پھر حازم تھا اسی کے لہجے میں جواب دیا گیا۔۔۔"

کیا ہے بھئی اب کس بات پر بحث ہو رہی ہے۔۔۔؟؟ "لاؤنج میں داخل ہوتی علشے نے"
ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بھابھی یہ کہہ رہا ہے لڑکیاں دھوکے باز ہوتی ہیں۔۔۔۔ "جواب رحاب کی طرف سے آیا"
تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کس نے کہا ہے کہ لڑکیاں یا لڑکے دھوکے باز ہوتے ہیں۔۔۔ وفا کا تعلق کبھی بھی "جنس سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق تو جسم کے سب سے خوبصورت حصے دل سے ہوتا ہے۔ سمجھے تم دونوں۔۔۔؟؟" عائشہ نے دھیمے لہجے میں سمجھایا۔۔۔

جی بھابھی یہ ہی فضول میں بحث کرتی ہے۔۔۔ لڑکی بڑی ہو گئی ہے اب کوئی رشتہ "ڈھونڈیں اس کے لئے اور چلتا کریں اسے ویسے بھی اب اس کی عمر نکلتی جا رہی ہے۔۔۔۔" حازم نے بمشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جبکہ روحی نے اب سامنے ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھایا تھا اسے مارنے کے لئے۔۔۔۔ جب وہ آگے بھاگا تھا۔۔۔۔ اس کے پیچھے بھگتے رحاب نے گلدان اس کو مارا تھا اور وہ بڑی مہارت سے جان بچا گیا جبکہ آنے والی شخصیت اس گلدان کا نشانہ بن چکی تھی۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

واز آنے والے کے کندھے سے ٹکرایا تھا ورنہ شیشے کا واز اب تک اندر آنے والے دانیال کا سر کھول چکا ہوتا۔۔۔ واز زمین پر بکھرا پڑا اپنے ساتھ ہوئی اس زیادتی پر ماتم کناں تھا۔۔۔ اور دانیال اب اپنا کندھا پکڑے کھڑا درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ رحاب انگلی دانتوں میں دبائے شکڈ سی دانیال کو دیکھ رہی تھی کہ ناجانے اب وہ کیا کرے گا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ حازم جلدی سے دانیال کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔۔ غلطی سے لگ گیا آپ کو۔۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں لگی آپکو۔۔۔؟؟ "حازم نے" شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے آپکو سوری کرنے کی۔۔۔ اُس اوکے۔۔۔ آئی ایم "فائن۔۔۔ سوری تو انہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اتنا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔۔" دانیال نے روحی کی طرف ایک نظر دیکھ کر معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ --- آپ اس چڑیل کی بات کر رہے ہیں --- یہ ایسے ہی نمونے کام کرتی ہے --- اور "اپنی غلطی تو یہ مانے گی نہیں تو سوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ لیکن میں اس کی طرف سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔" حازم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

او بھوت نگری کے مہاراجہ مجھے تمہارا کوئی احسان نہیں چاہیئے --- اور ویسے بھی غلطی "تمہاری تھی تمہیں سامنے سے نہیں ہٹنا چاہیئے تھا۔۔۔۔" رحاب نے تڑخ کر کہا۔۔۔ جبکہ دانیال تو بس اپنی پوری توجہ رحاب پر مرکوز کیے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ اسے یہ پیاری سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ اس کے چہرے سے معصومیت جھلک رہی تھی جبکہ چہرہ میک اپ سے بالکل عاری تھا وہ اس سادہ سے حلیے میں بھی دانیال کو بہت خاص لگی تھی۔۔۔

او ہیلو مسٹر ایکس وائی زیڈ۔۔۔۔ میں آپ کو سوری ہرگز نہیں بولوں گی کیونکہ مجھے کوئی "الہام نہیں ہوا تھا کہ آپ آنے والے ہیں --- غلطی آپ کی ہے آپ غلط وقت پر کیوں

PDF NOVEL BANK

آئے تھے۔۔۔ انڈر اسٹینڈ۔۔۔؟؟؟ "دانیال جو گم صم سا اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی آواز پر چونکا تھا۔۔۔"

رئی۔۔۔ ویسے شاید آپ واقعی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ "دانیال نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔" جبکہ حازم پریشان سا کھڑا روحی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

روحی پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟؟؟ پہلے ان سے یہ تو پوچھنے دو کہ یہ ہیں کون۔۔۔؟؟؟ بس "تمہیں تو پٹر پٹر بولنا ہے بھلے سامنے کوئی بھی ہو۔۔۔۔۔ کسی کا تو لحاظ کر لیا کرو کم از کم۔۔۔" رحاب نے ابھی بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب حازم نے اسے ٹوکا۔۔۔ اور اس کے یوں ٹوکنے پر روحی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ اس کی آنکھوں سے آنسو باہر نکلتے وہ غصے سے حازم کو دیکھتی دانیال پر ایک شکوہ کناں نظر ڈالتی گال پھلاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ دانیال کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں ٹھہری نمی دیکھ چکا تھا تب ہی حازم سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اُس اوکے حازم --- تم نے اسے ایسے ہی ڈانٹ دیا۔۔۔۔۔ "جبکہ حازم اس کے اسے"
 حازم کہہ کر پکارنے پر حیران ہوا تھا کیونکہ وہ تو آج تک دانیال سے ملا ہی نہیں تھا تو وہ
 اسے کیسے جانتا تھا۔۔۔؟؟ یہ بات حازم کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں
 حیرانگی دیکھ کر دانیال سمجھ چکا تھا کہ وہ کیوں ایسا ری ایکٹ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اوہ سوری۔۔ میں اپنا انٹروڈکشن کروانا تو بھول ہی گیا۔۔۔ سو۔۔۔ آئی ایم دانیال"
 لغاری۔۔۔۔۔ زیان کا کلاس میٹ پلس فرینڈ۔۔۔۔۔ "دانیال نے جلدی سے اپنا تعارف
 کروایا۔۔۔۔۔

لیکن زیان نے تو کبھی نہیں بتایا آپ کے بارے میں۔۔۔۔۔ "حازم نے اچنبھے سے کہا۔۔۔۔۔"

ہو سکتا ہے نہ بتایا ہو اور ویسے بھی ہماری دوستی ابھی ہی کچھ ٹائم پہلے ہوئی"
 تھی۔۔۔۔۔ "دانیال جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اوہ اچھا۔۔۔ آپ ذیان سے ملنے آئے ہیں لیکن وہ تو ابھی گھر پر نہیں ہے۔۔۔ وہ جاب " کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری گیا ہوا ہے۔۔۔ "حازم نے تاسف سے کہا۔۔۔

آئی نو حازم۔۔۔ وہ کہیں بھی آؤٹ آف کنٹری نہیں نہیں گیا بلکہ وہ اب بھی پاکستان " میں ہی ہے۔۔۔ "دانیال کا لہجہ اب بھی دھیمہ تھا۔۔۔ اس کی بات پر حازم نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟ "اسکی بات پر حازم شرمندہ ہوا تھا ان سب " چکروں میں وہ اسے اندر بلانا تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔

شیور آئیے میرے ساتھ۔۔۔ "حازم اسے ساتھ لئے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تھینکس۔۔۔ "دانیال نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی کیا کہہ رہے تھے آپ --؟؟ "ڈرائنگ روم میں پہنچ کر صوفے پر براجمان ہوتے" ہوئے حازم نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔ اور پھر دانیال ایک ایک کر کے اسے سب بتاتا چلا گیا۔۔۔

میرا تمہیں یہ سب بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اسے روکو" ایسا کرنے سے۔۔۔ اگر اس نے زویا سے شادی کر ہی لی ہے تو اسے اپنی بیوی ہونے کے سارے حق دے بلکہ اسے پوری عزت کے ساتھ اپنے ساتھ اس گھر میں رکھے۔۔۔ یہ سب جو وہ کر رہا ہے یہ بہت غلط ہے۔۔۔ وہ اس کی محبت پر یقین کر چکی ہے تو اس طرح کسی کو محبت کا یقین دلا کر دھوکا دینا سراسر گناہ ہے۔۔۔۔۔ "دانیال نے پوری بات ختم کرتے ہوئے اپنا مقصد بیان کیا۔۔۔۔۔ جبکہ حازم تو اس کی باتیں سن کر اب بھی ساکت بیٹھا بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایسا کیسے کر سکتا ہے زیان۔۔۔۔۔ اسے کوئی حق نہیں ہے کسی کے جذبات سے اس" طرح کھیلنے کا۔۔۔۔۔ میں اسے سمجھاؤں گا اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ میری بات ضرور

PDF NOVEL BANK

مانے گا۔۔۔ کیا آپ مجھے وہاں لے کر جا سکتے ہیں؟؟ "حازم نے فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

ہاں ضرور لیکن ہمیں ابھی نکلنا ہوگا۔۔۔ یہ نہ ہو کہ ہمیں دیر ہو جائے۔۔۔۔۔ "دانیال" نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے چلئے۔۔ میں بس بھا بھی کو انفارم کر دوں۔۔۔۔۔ "حازم نے گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ڈن۔۔۔ میں باہر گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ "دانیال نے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے اور اپنی گاڑی کا لاک کھولتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے حازم کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں حازم آچکا تھا۔۔۔ دانیال نے اس کے بیٹھتے ہی گاڑی شہر جانے والی سڑک پر ڈال دی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



اتنی خوبصورت رات کے بعد صبح کا سورج اس کے لئے اتنا بڑا طوفان لاسکتا ہے یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا سورج کی کرنیں چہرے پر پڑتے ہی اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ پہلے تو وہ انجانی نظروں سے پورے کمرے کو دیکھتی رہی پھر جیسے اچانک اسے سب یاد آگیا۔۔۔ کل کا دن اس کے لئے کسی خوبصورت خواب سے کم نہیں تھا ایک ایک کر کے سب کچھ اس کے ذہن میں گھومنے لگا۔۔۔ زویا کل کے ذیان کے محبت بھرے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس کے لبوں پر شرمیلی سی مسکان دوڑ گئی۔۔۔۔ اور پھر اچانک کچھ یاد آنے پر اس نے گردن موڑ کر بیڈ کے دوسری جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جواب خالی پڑی تھی۔۔۔۔۔ ذیان پہلے ہی اٹھ چکا تھا یہ سوچ کر اسے اپنے اتنی دیر سونے پر شرمندگی نے آگھیرا۔۔۔۔۔ لیکن پورے کمرے اس وقت خالی تھا۔۔۔۔۔ اسے ذیان کہیں نظر نہیں آیا تو وہ جوتی پاؤں میں اڑستی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی کہ شاید ذیان واشروم میں ہو لیکن جب اس نے واشروم کا دروازہ بجایا تو وہ اپنے آپ کھلتا چلا گیا ذیان واشروم میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ اب وہ پورا گھر چیک کر چکی

PDF NOVEL BANK

تھی لیکن ذیان کہیں نہیں تھا جب وہ اسے فون کرنے کا سوچ کر واپس روم میں چلی آئی۔ اسے اب طرح طرح کے وسوسوں نے آگھیرا لیکن وہ سب خیالوں کو ذہن سے جھٹکتی ذیان کو کال کرنے لگی۔۔۔ ابھی اس نے ذیان کا نمبر نکالا ہی تھا جب اسکرین پر بلنک ہوتا ذیان کالنگ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔ کال ریسپونڈ کرتے ہی اس نے موبائل کان سے لگایا تھا۔ تھا۔۔۔ اور فوراً بولنے لگی۔۔۔

ذیان کہاں چلے گئے تم۔۔۔ کم از کم بتا کر تو جاتے جہاں بھی جانا تھا۔۔۔ کتنا ڈر گئی تھی "میں۔۔۔ مجھے تو یہاں کا ٹھیک سے اتا پتا بھی نہیں ہے۔۔۔ جلتے ہو آتکھ کھلتے ہی تمہیں نہ پا کر کیسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہی تھی میں۔۔۔ کب تک آؤ گے واپس۔۔۔؟؟" زویا ایک ہی سانس میں سب بولتی چلی گئی جبکہ دوسری طرف سے فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔ زویا نے موبائل کان سے ہٹا کر ایک طائرانہ نظر اس پر ڈالتے دوبارہ کان سے لگایا تھا اسے ذیان کی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔

میں کبھی واپس نہیں آؤں گا۔۔۔ "ذیان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیوں مذاق کر رہے ہو صبح صبح۔۔۔ پلیز جلدی آجاؤ مجھے ڈر لگ رہا ہے اکیلے پورے گھر"
میں۔۔۔۔"زویا نے اس کی بات کو ٹلتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ سب مذاق نہیں ہے زویا خان میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ میں اب کبھی لوٹ کر نہیں"
آؤں گا۔۔۔ تمہیں کیا لگا کہ تم میری زندگی برباد کر کے رکھ دو گی اور میں تمہیں معاف
کر دوں گا۔۔۔ نہیں جانم یہ سب میں نے صرف تم سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے۔۔۔ تم
نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ ذیان اسماعیل خان تمہیں ایسے ہی چھوڑ دے گا تم نے
میرے کیریئر کو سب کی نظروں میں سوالیہ نشان بنا کر رکھ دیا۔۔۔ تمہاری وجہ سے
میرے بھائی نے مجھ پر یقین نہیں کیا۔۔۔ تمہاری وجہ سے میری ایجوکیشنل لائف تباہ
ہو کر رہ گئی۔۔۔۔ اور تمہیں لگا میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا۔۔۔۔؟؟؟"ذیان نے نفرت
سے کہا۔۔۔ اس کی بات پر زویا کو آسمان اپنے سر پر گرتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو وہ سب جو کل رات تم نے مجھ سے محبت کے دعوے کیئے۔۔۔؟؟ "زویا نے بمشکل" اپنے حلق سے آواز نکالتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ سب ایک جھوٹ تھا۔۔۔ دھوکا تھا۔۔۔ ڈرامہ تھا۔۔۔ میں نے زہر بھی صرف اس لئے "پیا تھا تاکہ تمہیں مجھ پر تھوڑا سا بھی شک نہ ہو۔۔۔ میں جانتا تھا تم مجھے مرنے نہیں دوگی۔۔۔ تو بس اپنی جھوٹی محبت کو سچا ثابت کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا۔۔۔ میں چاہتا تھا تم پوری زندگی میرے نام پر بیٹھی رہو۔۔۔ میں چاہتا تو تمہیں طلاق بھی دے سکتا تھا لیکن میں ایسی بیوقوفی کیوں کرتا بھلا۔۔۔ اب تم پوری زندگی میرا انتظار کرتی رہو۔۔۔ اور میں کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔" ذیان نے سر شارلجے میں کہا۔۔۔ وہ خوش تھا بہت خوش۔۔۔ آج تو اس کی فتح کا دن تھا وہ آج کامیاب ہو چکا تھا ایک حوا کی بیٹی کی زندگی تباہ کرنے میں۔۔۔۔۔ زویا کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم نے یہ سب کیوں کیا ذیان ----؟؟ میری روح تو پہلے ہی محبت کے لئے ترسی ہوئی "تمھی --- کیوں تم نے محبت سے ہی مارنے کا انتخاب کیا --؟؟ اگر تم مجھ سے اتنی ہی نفرت کرتے تھے تو ویسے ہی جان سے مار دیا ہوتا لیکن اس طرح محبت کا سہارا تو نہ لیتے --- تم نے میری روح کو زخمی کر کے رکھ دیا ہے میرے اعتبار کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں کیوں ذیان کیوں ----؟؟ "زویا نے چلاتے ہوئے پوچھا ----

کیونکہ تم اسی قابل تھی -- میں تمہیں ایسی تکلیف دینا چاہتا تھا کہ تمہیں خود ہی اپنی "زندگی سے نفرت ہو جائے -- تم پل پل مرو -- تم خود اپنے لئے موت مانگو ---- اب پتا چلا کہ تکلیف کیا ہوتی ہے --؟؟ یہ اسی درد کا بدلہ ہے جو تم نے مجھے دیا تھا ---- "ذیان نے بے لچک لہجے میں کہا ----

پلیز ذیان لوٹ آؤ نا -- تم جو بولو گے میں وہ کروں گی -- پر پلیزیوں مجھے چھوڑ کر تو "مت جاؤ نا -- میں اس انجان جگہ پر کہاں جاؤں گی --؟؟ تمہیں نفرت کرنی ہے نا مجھ سے ٹھیک ہے تم جتنی چاہے نفرت کر لینا مجھ سے ---- لیکن پلیز لوٹ آؤ -- اس طرح

PDF NOVEL BANK

میں کیسے جیوں گی۔۔؟ تم اتنے سنگدل کیسے ہو سکتے ہو ذیان۔۔۔۔؟؟" ملتجی لہجے میں کہتے ہوئے وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا سب کچھ تھس تھس کر دے۔۔ وہ انسان جس نے کل رات ہی اسے اپنا ہونے کا یقین دلایا تھا اور آج کیسے اس کی دنیا ہلا کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ایسا کبھی نہیں ہوگا زویا میں کبھی نہیں آؤں گا واپس۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔ "ذیان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا زویا کا اس طرح رونا چلانا اسے سکون دے رہا تھا۔۔۔۔

ذیان پلیز ایسا مت کرو۔۔۔ ذیا۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ کہتی دوسری طرف سے "لائن ڈسکنکٹ کی جا چکی تھی۔۔۔ اس کے کال کٹتے ہی زویا نے فون زور سے دیوار پر مارا تھا اور زور سے چلائی تھی۔۔۔۔

ذیان۔۔۔۔۔ "اس کا دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر روئے۔۔۔۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا "لیمپ زور سے اٹھا کر پوری قوت سے سامنے لگے شیشے پر مارا تھا جسکی وجہ سے شیشہ

PDF NOVEL BANK

کرچی کرچی ہو کر زمین پر گرا تھا۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑیں تمام چیزیں اس نے ایک ہاتھ مار کر سب نیچے پھینکی تھیں۔۔۔ اور اب خود زمین پر بیٹھی زور زور سے رو رہی تھی کون کہہ سکتا تھا یہ ایک دن کی دلہن ہے۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کمرے میں موجود ہر چیز اس پر ہنس رہی ہے۔۔۔

کیا ہوا زویا اب کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟ آج پتا چلا تمہیں درد کیا ہوتا" ہے۔۔۔؟؟؟" اسے اپنے عقب سے آواز آئی تھی لیکن جب اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں ذیان کھڑا اس پر ہنس رہا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھی تھی لیکن ذیان ہوتا تو پھر تمہانا وہ تو اس کا عکس تھا جو اگلے ہی لمحے غائب ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔ وہ تو اپنے ارمانوں کا خون ہونے پر رو رہی تھی۔۔۔ ماتم منا رہی تھی۔۔۔ وہ جو ابھی ٹھیک سے بسی بھی نہ تھی پہلی ہی لٹ چکی تھی۔۔۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی لیکن وہاں اس کی سننے والا کوئی نہ تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم نے میری زندگی کو برباد کر کے رکھ دیا زیان --- اب میں کہاں جاؤں گی کیا کروں "

گی --- میں نے تو تم سے معافی بھی مانگی تھی زیان --- اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر معافی مانگنے سے تو رب بھی معاف کر دیتا ہے زیان پھر تم اس کے بندے ہوتے ہوئے کیوں معاف نہ کر سکے زیان --- ؟؟ کیوں اتنے سنگدل ہو گئے --- ؟؟ کیوں مجھے محبت سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا --- ؟؟ نکاح جیسے پاکیزہ رشتے کا مذاق بنا کر رکھ دیا تم نے --- میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی --- " رب کرے اب تمہیں زندگی میں ایک پل چین نصیب نہ ہو --- تمہارا ضمیر تمہیں کچھ کے لگتا رہے --- تم نے میرا چین چھینا ہے نا --- رب کرے تم بھی سکون کے لئے ترس جاؤ --- میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی --- کبھی نہیں --- " وہ زور سے چلائی تھی --- تم نے زویا کو توڑنا چاہا تھا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا زویا ایک مضبوط لڑکی ہے وہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتی --- " اسنے خود کو دلاسہ دیا تھا --- تم مجھے چھوڑ کر گئے ہونا میرا دل کہتا ہے تم ایک دن ضرور لوٹو گے اور اس دن کا میں شدت سے انتظار کروں گی اور اس دن میں تم سے ہر ذیادتی کا حساب لوں گی --- اس نے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے تھے لیکن آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے شاید اب یہ آنسو اس کا مقدر بن چکے تھے --- اس دن زویا چیخ چیخ کر

PDF NOVEL BANK

روئی تھی۔۔۔۔ اور اس کمرے کے درودیوار اور ہر چیز اس کے آنسوؤں کی گواہ بن گئی تھی۔۔۔ وہ خود کو ہی تسلیاں دیتی اور خود ہی رونے لگ جاتی۔۔۔۔

"سنو ایسا نہیں کرتے۔۔۔۔"

"کہ ہم جیسے لوگوں سے ابجھا نہیں کرتے۔۔"

"جس سے محبت ہو اسکو دنیا میں۔۔"

"یوں رسوا کیا نہیں کرتے۔۔۔"

"جو نہ نبھا سکے وعدہ اس سے۔۔۔"

"شکوہ کیا نہیں کرتے۔۔"

"لفظوں سے کسی اپنے کا دل۔۔۔"

"دکھایا نہیں کرتے۔۔"

"محبت میں کسی کو یوں۔۔۔"

"آزمایا نہیں کرتے۔۔۔"

"جو آپ کو دے پیار میں زخم۔۔"

PDF NOVEL BANK

"اس سے کبھی بدلہ لیا نہیں کرتے۔۔"

"محبت میں کسی سے۔۔۔"

"مقابلہ کیا نہیں کرتے۔۔"

"سنو۔۔۔ ایسا نہیں کرتے۔۔۔"

"کہ ہم جیسے لوگوں سے۔۔۔"

"الجھا نہیں کرتے۔۔۔"



دانیال اور حازم اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ کافی دیر دروازہ بجانے کے بعد بھی جب دروازہ نہیں کھولا گیا تو وہ دروازے کا لاک توڑ کر اندر داخل ہوئے۔۔۔ پورے گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئے کسی آواز نے انکے پاؤں کو جکڑا دیا۔۔۔ ہاں وہ کسی کے رونے کی آواز تھی وہ دونوں جلدی سے اس آواز کی سمت معلوم کرتے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ اور کمرے کی حالت دیکھ کر ساکت رہ گئے۔۔۔ ہر

PDF NOVEL BANK

چیز بکھری پڑی تھی۔۔۔ کمرے کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔۔ جبکہ وہ بیڈ کی ٹیک کے ساتھ اپنی پشت ٹکائے گھٹنوں میں سر دیئے سسک رہی تھی۔۔۔ اسے اس حال میں دیکھ کر حازم کو بری طرح جھٹکا لگا تھا۔۔۔ دانیال نے دھیمی سی آواز میں اسے پکارا تھا۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔ "کسی مانوس آواز پر زویا نے سر اٹھا کر دانیال کی طرف دیکھا تھا اور جھٹکے " سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

دانیال تم۔۔۔ کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔؟؟؟ "زویا کی آواز بھی دھیمی ہی تھی۔۔۔ اور آنکھیں " رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔ پپوٹے سو جے ہوئے تھے۔۔۔

بھابھی ذیان کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟ "کمرے کا حلیہ اور زویا کی حالت اسے چیخ چیخ کر سب " بتا رہی تھی لیکن دانیال نے پوچھنا لازمی سمجھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

و۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا دانیال۔۔۔ وہ کہتا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا اس نے "م۔ مجھ سے بدلہ لینے کے لئے یہ سب کیا تھا۔ اسے بولو نہ آجائے واپس۔۔۔ مم۔ مم۔ میں اس سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔ لیکن یوں چھوڑ کر نہ جائے اسے بولو نہ دانیال۔۔۔۔۔" زویا نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا۔۔۔ دانیال کو اس وقت زویا پر ترس آرہا تھا۔۔۔ اور حازم تو بس بے یقین سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ تب ہی حازم اور دانیال کی مایوس نگاہیں ٹکرائی تھیں۔۔۔ وہ لوگ ذیانکو روکنے آئے تھے لیکن وہ تو پہلے ہی جا چکا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی یہ کیا حال بنا رکھا ہے آپ نے اپنا۔۔۔ آئیے چلیے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔" اب کی بار" حازم بولا تھا۔۔۔ اس کے بولنے پر زویا نے بیگانگی سے حازم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بھابھی یہ حازم ہے۔۔۔ ذیان کا چھوٹا بھائی۔۔۔۔۔" دانیال نے اس نرمی سے بتایا۔۔۔ اور" زویا کو اس کی بات سنکر جھٹکا لگا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ل۔ ل۔ لیکن وہ تو تمہارا بھائی ہے نا دانیال۔۔۔" زویا نے دانیال کی طرف سوالیہ " نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بھابھی زیان نے آپ لوگوں سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔ وہ میرا بھائی نہیں ہے۔۔۔ بلکہ " میرا تو کوئی بھی بھائی نہیں ہے۔۔ اور نہ ہی مسٹر اینڈ مسز لغاری اس کے پیرنٹس ہیں وہ میرے پیرنٹس ہیں۔۔۔" دانیال نے نظریں جھکاتے ہوئے اسے سچائی بتائی وہ زویا سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ بھی اس کی اس حالت کا ذمے دار تھا۔۔۔ زویا نے اس کی بات پر خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تم کیوں نظریں جھکا رہے ہو۔۔۔؟؟ تمہیں شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں " ہے۔۔۔ اس سب کا ذمے دار صرف اور صرف وہ ہی انسان ہے تم نے تو وہی سب کیا جو اس نے تمہیں کرنے کو کہا۔۔۔" زویا نے اسے نظریں جھکائے کھڑے دیکھ کر کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سوری بھا بھی۔۔ میں جانتا ہوں میں معافی کے قابل نہیں ہوں پر پلیز مجھے معاف کر"
دبجے۔۔۔"دانیال کی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

میرے دل میں تمہارے لئے کوئی میل نہیں ہے دانیال اگر پھر بھی تمہیں میرے الفاظ"
تسلی دیتے ہیں تو ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔"زویا کا انداز اب بھی وہی
تھا۔۔۔

بھا بھی چلیں آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر۔۔۔"حازم نے دوبارہ اپنی بات دہرائی"
تھی۔۔۔

نہیں حازم میں اس گھر میں نہیں جاؤں گی وہ میرا گھر نہیں ہے۔۔۔ میرا گھر تو یہ ہے"
جہاں میں اس وقت کھڑی ہوں۔۔۔ میں ذیاب کو معاف تو نہیں کر پاؤں گی لیکن اس کا
انتظار کروں گی اور اپنے ساتھ ہوئی ایک ایک زیادتی کا حساب لوں گی۔۔۔"زویا نے اپنا لہجہ
مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ٹھیک ہے بھابھی لیکن آپ یہاں اکیلی کس طرح رہیں گی۔۔۔؟؟ "حازم نے سوالیہ" نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نے کبھی بھی نارمل لڑکیوں کی طرح زندگی نہیں گزاری میں نے ہمیشہ سے زندگی "کو اکیلے جینا سیکھا ہے مجھے اپنے لئے لڑنا آتا ہے۔۔ تم فکر مت کرو میں رہ لوں گی۔۔۔" زویا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔ اور اس مسکراہٹ میں کتنا درد تھا یہ زویا ہی جانتی تھی۔۔

ٹھیک ہے بھابھی جیسے آپ چاہیں۔۔ ہم آپ سے ملنے آتے رہیں گے۔۔۔ اور پنا نمبر بتا "دیجیے پلیز۔۔" حازم نے ہار ملتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔ تو زویا نے اسے نمبر بتا دیا جو وہ اسی وقت سیو کر چکا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ٹھیک ہے بھابھی ہم چلتے ہیں --- اپنا خیال رکھیے گا --- اور اگر کسی چیز کی ضرورت " ہو تو مجھے کال کر دیجیے گا --- میں یہیں ہوتا ہوں شہر میں --- "دانیال نے مسکراتے ہوئے کہا --- اور پھر الوداعی کلمات کہتے وہ دونوں وہاں سے نکل گئے --- جب کہ زویا آنکھوں میں ویرانی لئے انکی پشت کو گھورتی پھیکا سا مسکرا دی ---

"اگر تم جان جاؤ میری اذیت ---"

"میری ہنسی پر تمہیں ترس آئے"



ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی الیکشنز میں زیادہ ووٹ ہیشتم خان کے نام ہوئے تھے --- وحید ملک کی اچھی حرکتوں کے باوجود وحید ملک بری طرح ہارا تھا --- پورے شہر میں ہیشتم خان کے نام کے نعرے لگائے جا رہے تھے --- ہر نیوز چینل پر ہیشتم خان کی جیت کی خبریں زور و شور سے بتائی جا رہی تھیں --- ہیشتم خان بھی لاؤنج میں بیٹھا دیوار

PDF NOVEL BANK

میں نصب ایل ای ڈی پر اپنی جیت اور مقابل پارٹیوں کی شکست پر عوام کا اظہار پوری توجہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہیشم خان کی جیت پر حویلی میں بہت بڑی پارٹی اریج کی گئی تھی۔۔۔ پارٹی میں بڑی بڑی شخصیات مدعو تھیں۔۔۔ ہیشم خان تھری پیس میں ملبوس۔۔۔ بلیک گلاسز لگائے ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس کے داخل ہوتے ہی سب کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں کچھ کی نظروں میں ستائش تھی تو کچھ کی نظروں میں حسد تھا وہ پوری شان سے مخصوص چال چلتے ہوئے اسٹیج پر آیا تھا۔۔۔ جہاں بہت سی معزز شخصیات پہلے ہی موجود تھیں انہوں پھولوں کے گلدستے کے ساتھ مبارکباد پیش کی تھی۔۔۔۔ ہیشم خان اپنی ہی پارٹی کے ممبران میں گھرا کوئی بات کرنے میں مصروف تھا جب عقب سے اسے کسی نے پکارا تھا۔۔۔ اس کے مڑ کر دیکھنے پر وحید خان سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔ وحید ملک نے آگے بڑھ کر ہیشم خان سے مصافحہ کرتے اسے مبارکباد دی تھی۔۔۔

مجھے معاف کر دو ہیشم خان۔۔۔ میں اپنے رویے پر شرمندہ ہوں۔۔۔ مجھے وہ سب نہیں " کرنا چاہیے تھا۔۔۔ "وحید ملک نے شرمساری سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم کیسے مان لیں کہ تم اپنی کیئے پر شرمندہ ہو۔۔۔؟؟" ہیشتم خان نے کڑی نظروں سے "دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ڈاکٹرز کے مطابق مجھے ہرٹ پر اہلم ہے۔۔۔ اس کے علاج کے لئے مجھ آپریشن کروانا "پڑے گا جس میں بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔ بس یہی سن کر مجھے دھچکا لگا تھا اور اس دن سے بے چین ہوں میں ہر برائی کو چھوڑنا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ توبہ کے دروازے مجھ پر بند ہو جائیں میں اللہ سے توبہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ لیکن اللہ بھی تب تک وہ گناہ معاف نہیں کرتا جو اس کے کسی بندے کی تکلیف سے جڑا ہو جب تک وہ بندہ معاف نہیں کرتا مجھے معاف کر دو ہیشتم خان۔۔۔" وحید ملک نے نادام ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم تمہیں معاف کرتے ہیں وحید ملک لیکن اس کے بدلے ہمیں تم سے کچھ "چاہیے۔۔۔" ہیشتم خان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں بولو ہیشتم خان میں بھلا تمہیں کیا دے سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟" وحید ملک نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

ہم تم سے اپنے بھائی حازم کے لئے تمہاری بیٹی رباب کا ہاتھ مانگنا چاہتے ہیں امید ہے " تمہیں اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔؟؟؟" ہیشتم خان نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے ہیشتم خان بلکہ یہ تو میرے لئے خوشی کی بات " ہے۔۔۔۔" وحید ملک نے چمکتے چہرے سے کہا۔۔۔۔ الیکشنز میں ہارنے کی وجہ سے جسے وحید ملک نے رباب کے لئے چنا تھا وہ رشتہ توڑ چکا تھا۔۔۔ اور اس بات نے بھی وحید ملک کو انسان بننے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔۔۔ پھر اسی پارٹی میں رباب اور حازم کی انگیجمنٹ کی اناؤسمنٹ کر دی گئی۔۔۔ اور اس اچانک ہونے والی اناؤسمنٹ پر حازم تو حیران ہی رہ گیا لیکن بہت جلد اس حیرانی کی جگہ خوشی لے چکی تھی۔۔۔۔ رباب اور عائشہ بھی خوش تھیں اور رباب تو شرم کے مارے ہی سر نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اناؤ سمنٹ سنتے ہی رحاب جلدی سے حازم کو تلاش کرتی بھاگے جا رہی تھی جب کسی مضبوط چیز سے زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

ہائی اللہ۔۔۔ میرا سر پھاڑ دیا اس کھمبے نے۔۔۔ لیکن یہ کھمبا یہاں آکیسے گیا پہلے تو یہاں " کوئی کھمبا نہیں تھا۔۔۔۔ "وہ اب بھی ہاتھ ملتھے پر رکھے درد سے آنکھیں بند کیئے مہنارہی تھی۔۔۔۔ اسکی اس حرکت پر دانیال کی بے ساختہ ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔۔ کسی کے ہنسنے کی آواز پر رحاب نے فوراً آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔ اور سامنے کھڑے دانیال کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔

یو۔۔۔ اچھا تو وہ کھمبا آپ ہیں جس سے ٹکرا کر میرا سر پھٹ گیا ہے۔۔۔۔ اور سوری " کہنے کے بجائے یوں کھڑے ہو کر ڈھیٹوں کی طرح بتیسی نکال رہے ہیں۔۔۔۔۔ "روحی نے تپ کر کہا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر دانیال نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کر کے اس کے سر کی طرف دیکھا تھا جو بالکل صحیح سلامت تھا۔۔۔۔ اور وہ اس پر سر پھاڑنے کا الزام لگا رہی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں کیوں سوری بولتا غلطی آپ کی تھی۔۔۔ آپ سامنے دیکھ کر نہیں چل رہی " تھیں۔۔۔ "دانیال نے آپ پر زور دیتے ہوئے فوراً وضاحت دی تھی۔۔۔

میں اگر سامنے دیکھ کر نہیں چل رہی تھی آپ تو سامنے دیکھ کر چل سکتے تھے " نا۔۔۔ "رحاب کہاں ہار ملنے والوں میں سے تھی۔۔۔

حد ہوگئی یار۔۔۔ کیا دور آگیا لوگ اپنی غلطیاں بھی دوسروں پر ڈال پتے ہیں۔۔۔ "دانیال" نے ملتے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

او ہیلو۔۔۔ غلطی آپکی تھی اور اب بحث بھی خوا مخواہ آپ کر رہے ہیں۔۔۔ "رحاب کا چہرہ" غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہائے صدقے کتنی کیوٹ لگتی ہیں آپ غصے میں بالکل جنگلی بلی کی طرح۔۔۔"دانیال" نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور آپ اس وقت یہاں سے اپنی شکل غائب کر لیں جنگلی بھالو کہیں کے۔۔۔"اسوقت" رحاب کا دل کر رہا تھا کہ سامنے کھڑے دانیال کا سر پھاڑ دے۔۔۔

تھینکس فار کمپلیمنٹ۔۔۔۔"دانیال نے مؤدب انداز میں کہا۔۔۔"

حد ہے کتنے ڈھیٹ ہیں آپ۔۔ میں ہی چلی جاتی ہوں آپ تو ہلیں گے نہیں یہاں سے۔۔۔۔"رحاب نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس کیا کریں حالات کا تقاضہ ہے۔۔ اتنی بے عزتی ہو چکی ہے لائف میں کہ اب فیل ہی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔"دانیال نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اووووف اللہ۔۔۔۔۔ ہٹیں راستے سے۔۔۔۔۔"رحاب نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔"

ویسے میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہ رہا تھا اب تو آپکے تیسرے بھائی کی بھی انگیجمنٹ ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے اب آپ کو بھی اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔۔۔۔"دانیال نے پورے خلوص سے مشورہ دیا تھا۔۔۔۔۔"

اوہ اچھا۔۔۔۔۔ مجھے مشورہ دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو دیکھیں ستر سال کے بوڑھے لگتے ہیں دکھنے میں۔۔۔۔۔ اب تو لڑکی بھی نہیں ملنے والی آپکو۔۔۔۔۔"رحاب نے اس کی اچھی خاصی پرکشش شخصیت کی بے عزتی کی تھی۔۔۔۔۔"

اوہ بس کردو یار معاف کردو میں نے تم سے پنگالے لیا لیکن اس طرح میری اچھی بھلی جوانی کی انسلٹ مت کرو۔۔۔۔۔"دانیال کو نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر روحی زور سے ہنسی تھی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہاؤ کیوٹ اسمائل روحی۔۔۔۔"دانیال اسکے گال کھینچتا اس کو بولنے کا موقع دیئے بغیر"
جلدی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔ اور روحی اس کی اس حرکت پر کلس کر رہ گئی۔۔۔۔ اور
پاؤں پٹختی حازم کو تلاش کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔



عادل کافی دنوں بعد حویلی لوٹا تھا۔۔۔ اور تب سے کمرے کا ہو کر رہ گیا تھا کم ہی کچھ کھانا
اور گھر سے باہر بھی کم و بیش ہی نکلتا تھا۔۔۔ وہ تنہائیوں کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔ نسرین
بیگم جب بھی اس سے بات کرتیں وہ ان کی بات کو ٹال دیتا۔۔۔ اور اپنے کام سے کام ہی
رکھتا تھا۔۔۔ نسرین بیگم کو اسے اس طرح دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی۔۔۔ آج وہ کافی
دنوں بعد نسرین بیگم کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔ اور اب بیڈ پر ان کی گود میں سر رکھے لیٹا
تھا۔۔۔ آنکھیں موندے وہ بالکل خالی ذہن تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیوں زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔؟؟ زندگی کو گزارو کیوں وقت کو برباد کر رہے ہو اگر ایسا" ہی کرتے رہے تو وقت تمہیں برباد کر دے گا۔۔۔۔" نسرین بیگم نے ممتنی لہجے میں کہا۔۔۔ تو وہ اضمحلال سے سانس کھینچ کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اگر اندھیرے کی طرف دیکھتے رہو گے تو روشنی ہوگی بھی تو تمہیں نظر نہیں آئے گی" عادل۔۔۔ میں تمہارے لئے ایک آسان سا حل لائی ہوں عمل کرو گے۔۔۔؟؟ مانو گے۔۔۔؟؟" نسرین بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے بولیں۔۔۔"شادی کر لو۔۔۔" اس نے چونک کر نسرین بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر یکدم ہنس دیا۔۔۔

ایک ماں ہونے کے ناطے آپ یہ ہی مشورہ دے سکتی ہیں۔۔۔" وہ اٹھ کر جانے لگا۔۔۔ نسرین بیگم نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیا۔۔۔ وہ چہرہ موڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

میں نے تمہارے لئے لڑکی پسند کر لی ہے۔۔۔" نسرین بیگم نے اطلاع دی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اوہ۔۔"اس نے ابرو کو جنبش دیتے ہوئے کہا۔۔"

"وہ بہت پیاری ہے۔۔۔"

اچھا۔۔"ایک ہلکی سانس لے کر اس نے اپنے اندر سلگتے درد کو دبایا۔۔۔"

کس گاؤں کے چوہدری کی بیٹی ہے۔۔۔؟ یا کسی ایم این اے کی صاحبزادی؟
ہوگی۔۔۔"اس کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔ ایک چہن تھی۔۔۔ لیکن نسرین
بیگم صبر کا گھونٹ پی گئیں۔۔۔"

تم غصہ کرو جو بھی کرو میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔ اب تمہارے غصے یا ناراضگی کا میں
برا نہیں مناؤں گا۔۔ جو دکھ۔۔ پریشانیاں تمہیں مجھ سے ملیں ہیں ان کا ازالہ بھی میں
"ہی کروں گی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیسے کریں گی ازالہ۔۔۔؟ کسی بھی امیر نوابزادی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں پکڑا دیں۔
گی۔۔۔ ہو جائے گا ایسے ازالہ۔۔۔؟ اس نے تڑخ کر پوچھا۔۔۔

نہیں وہ کسی امیر آدمی کی بیٹی نہیں ہے۔۔۔۔ بلکہ وہ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی عام سی لڑکی ہے۔۔۔۔ انہوں نے عادل کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔ وہ سنائے میں رہ گیا۔۔۔

آپ کی ڈکشمیری میں متوسط طبقہ کہاں سے آگیا۔۔۔ آئی کانٹ بلیو۔۔۔ امیزنگ۔۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ساتھ ساتھ زور سے تالیاں پیٹے۔۔۔ اپنی ماں کو داد پیش کرے۔۔۔ اور اگر وہ اس کی ماں نہ ہوتیں تو شاید وہ ایسا کر گزرتا۔۔۔ بڑی مشکل سے غصے سے ضبط کیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا نسرین بیگم شروع سے دولت کی پجاری رہی ہیں اور علٹے سے شادی کا فیصلہ بھی انہوں نے جائیداد کو گھر پر رکھنے کے لئے ہی کیا تھا ورنہ علٹے کو انہوں نے ایک نوکرانی سے زیادہ سمجھا کب تھا۔۔۔ نسرین بیگم تڑپ کر اس کے نزدیک آئیں۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں

ای میل ایڈریس

pdfnovelbank@gmail.com

فیس بک پیج

www.facebook.com/pdfnovelbank

وائس اپ نمبر

0306 1756508

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مما۔۔۔ یہ گندی بچی ہے۔۔ اش نے مجھے مالا ہے۔۔۔۔۔ "ننھے سے ساڑھے چار سالہ"
حوزان نے گال پھولائے کھڑی لیزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔

بڑی ماما یہ جھوٹ بول رہا ہے میں نے نہیں مارا اسے۔۔۔ یہ دندا بچہ ہے۔۔ جھوٹ"
بولتا ہے۔۔۔ "چار سالہ لیزہ نے معصومیت سے احتجاج کیا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔ یہ جھوٹی ہے۔۔۔ "حوزان نے آنکھوں میں نمی لئے کہا۔۔۔۔۔"

لیزہ بیٹا ایسا نہیں کرتے۔۔۔ کتنی بری بات ہے نا آپ نے بھائی کو مارا اور اب جھوٹ"
بول رہی ہو۔۔۔ "علشے نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔

لیکن بڑی ماما پہلے اس نے مجھے مالا تھا پھر میں نے مارا تھا اسے۔ اور یہ میرا بھائی"
نہیں ہے۔۔۔۔۔ "لیزہ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کیوں مارا تھا آپ نے حوزان ---؟؟ "علشے اب اس گول مول سے حوزان کی جانب"
متوجہ ہوئی----

مایہ مجھے موٹو کہہ رہی تھی---- "حوزان نے نروٹھے پن سے کہا----"

کیوں لیزہ کیوں کہہ رہے تھے آپ اسے موٹو----؟؟ اتنا پیارا تو ہے میرا"
موٹو---- "علشے نے حوزان کے گرد بانہیں پھیلاتے ہوئے کہا---- حوزان جو پہلے لیزہ
کو ڈانٹ پڑنے پر خوش ہوا تھا پوری بات سن کر اس کے پھیلے ہونٹ سمٹے تھے-- اب
وہ خفا نظروں سے علشے کو دیکھ رہا تھا----

مما آپ بھی اس لذیذہ کا ساتھ دے رہی ہیں--- میں نے فی بات کرنی آپ"
سے---- "حوزان نے دیوار کی جانب رخ موڑ کر علشے کی جانب پیٹھ کرتے ہوئے کہا----

PDF NOVEL BANK

بڑی ماما اب میں اسے مالوں گی یہ پہلے بھی مجھے لذیذہ کھیل کہہ رہا تھا۔۔۔" لیزہ نے " غصے سے کہا۔۔۔

حوزان آپ تو اچھے بچے ہونا پھر کیوں نام بگاڑ رہے ہو۔۔۔؟؟ ایسے اللہ تعالیٰ خفا ہوتے " ہیں نا۔۔۔" عائشہ نے ننھے حوزان کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

بڑی ماما اللہ تعالیٰ کہاں ہوتے ہیں۔۔۔؟؟؟ " لیزہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔ جبکہ حوزان " بھی ناراضگی بھلائے متوجہ ہوا۔۔۔

اللہ تعالیٰ تو ہمارے دلوں میں ہوتے ہیں۔۔۔" عائشہ نے اس کی ننھی سوچ کے مطابق " جواب دیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن ماما ہمارا دل تو چھوٹا سا ہوتا ہے نا۔ کیا اللہ تعالیٰ اتنے چھوٹے سے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

لیکن بچہ تو کہہ رہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہوتے ہیں۔۔۔" حوزان نے بھولے پن سے کہا۔۔۔۔

جی بالکل۔۔۔ آپ نے کبھی آسمان پر فلائی کرتے پلین کو دیکھا ہے۔۔۔۔" عائشہ نے "شفقت سے پوچھا۔۔۔

جی بڑی ماما۔۔۔ وہ تو چھوٹا سا ہوتا ہے۔۔۔۔" لیزہ نے اپنے ننھے دماغ کے مطابق جواب "دیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ لیکن ماما جب ہم پلین میں بیٹھ کر کراچی گئے تھے وہ پلین تو بہت بڑا "تھا۔۔۔۔" حوزان نے پچھلے سال جب وہ ہیشتم اور عائشہ کے ساتھ کراچی گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی بالکل دیکھو جب ہم پلین کو دور سے دیکھتے ہیں تو وہ چھوٹا نظر آتا ہے لیکن جب ہم " اسی پلین کو قریب سے دیکھتے ہیں تو وہ ہی پلین بہت بڑا نظر آتا ہے اسی طرح ہم جتنا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنے ہی بڑے لگتے ہیں ہمیں۔۔۔۔۔" علشہ نے تفصیل سے سمجھایا۔۔۔۔۔

ہم اللہ کے قریب کیسے جائیں بڑی ماما۔۔۔؟ وہ تو نظر ہی نہیں آتے۔۔۔۔۔" لیزہ نے " مایوسی سے کہا۔۔۔ علشہ کو اس کے معصوم سے سوال پر جی بھر کے پیار آیا تھا۔۔۔

اللہ کے قریب ہونے کے لئے اس کا نظر آنا ضروری نہیں ہے میری جان۔۔۔ اگر ہم " اس کے بندوں کو پیپی رکھیں گے۔۔۔ اللہ کی باتیں مانیں گے۔۔۔ نماز پڑھیں گے تو وہ خود ہمارے قریب آجائے گا۔۔۔۔۔" علشہ نے لیزہ کو اپنی گود میں لیتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او کے بڑی ماما۔۔۔ اب میں کبھی حوزان کو نہیں ماروں گی اچھی بچی بن کے رہوں" گی۔۔۔ "لیزہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔

شاباش یہ ہوئی نہ بات حوزان چلو اب آپ بھی سوری بولو۔۔۔۔۔ "علشے نے حوزان کو" مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سوری لذیذہ۔۔۔۔۔ "حوزان نے دونوں ہاتھ اپنے چھوٹے چھوٹے لبوں پر رکھتے اپنی ہنسی کو" چھپاتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

یہ کبھی نہیں ملنے والا بڑی ماما۔۔۔۔۔ موٹو۔۔۔۔۔ "لیزہ نے بدلہ لیا۔۔۔۔۔"

تم کیا ہو مسٹر بین کی موٹی دادی۔۔۔۔۔؟؟؟ "دروازے سے داخل ہوتے حازم کی گود میں" موجود آئنا نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔ ہمیشہ کا شرارتی آئنا۔۔۔۔۔ وہ پورا حازم پر ہی گیا تھا

PDF NOVEL BANK

اور زیادہ تر حازم کے ساتھ ہی ہوتا تھا اب بھی اس کے ساتھ آسکریم کھا کر لوٹا تھا۔۔۔۔ اس کی بات پر لیزہ نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔ آپ کبھی اسے منع نہیں کرتے۔۔۔ "معصوم سی لیزہ نے حازم کی طرف خفا" نظروں سے دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

کیوں بھئی آئال کیوں نام بگاڑ رہے ہو اس کا۔۔۔؟؟ "حازم نے مسکراہٹ دباتے" مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔ اور آئال اس کی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا۔۔۔

پتا نہیں کیوں چوچا۔۔۔ یہ مجھے ویچھی ہی لگتی ہے بلکل۔۔۔ "آئال نے شرارت سے" کہا۔۔۔ اس پر اثر بھی کہاں ہونے والا تھا شرارتوں سے تو اس کا شروع سے ہی بڑا مضبوط رشتہ تھی۔۔۔ اور اس کی بات پر وہاں موجود سب نفوس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

چوچا نہیں آئال چلو بولتے ہیں بیٹا۔۔۔ "علشے نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں میری جان چوچا ہی ہے یہ بھوتوں کا راجا۔۔۔۔" ہال میں داخل ہوتی رحاب نے "مضحکہ خیز لہجے میں کہہ کر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔"

چوچا ہو گا دانیال۔ اس کو تو دیکھتے ہی سامنے والے کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔ کیوں "مجھ جیسے ہینڈ سم بندے کی خوبصورتی پر نظریں ٹکائے بیٹھی ہو۔۔۔۔؟" حازم نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔

تم اور ہینڈ سم۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ کیا جوک تھا۔۔۔۔ اور جہاں تک دانیال کی بات ہے زیادہ "نہیں تو تم سے تو اچھا ہی ہے۔۔۔۔" رحاب نے مصنوعی قہقہہ لگایا۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں روجی جانی۔۔۔۔" لیزہ نے حصہ ڈالا جبکہ اس کی بات پر حازم "نے ساکت نظروں لیزہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

لیزہ پٹائی کردوں گی تمہاری اگر دوبارہ ایسا کہا تو پھپھو کہا کرو۔۔۔ اور ایسے کون کہتا ہے "چاچو کو۔۔۔" کچن سے نکلتی زویا نے غصے سے لیزہ کو کہا۔۔۔ اس کی بات سن کر لیزہ کی بڑی بڑی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر لڑھکے تھے۔۔۔

کیا ہو گیا بھابھی یار کیوں ڈانٹ رہی ہیں بچی کو۔۔۔؟؟ دیکھیں کیسے رو رہی ہے۔۔۔ مجھے "اچھا لگتا ہے جب وہ مجھے روحی جان کہہ کر پکارتی ہے۔۔۔" رحاب نے جلدی سے اس کلنچ کی گڑیا کو اپنی گود میں اٹھا کر اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو خفا سی نظروں سے زویا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

خبردار زویا ماما اگر میری لیزہ کو کچھ کہا تو۔۔۔" حوزان نے اپنے معصوم سے چہرے پر "غصہ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیپی صدقے میرے ڈھولو بھولو کیا کرو گے آپ۔۔۔؟؟ "زویا نے اس کے سرخ "انار جیسے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں آپ کو پانی والی گن سے ڈھشکیاؤں کر دوں گا۔۔۔۔" حوزان اب بھی غصے سے "میں تمہا۔۔۔"

او کے میری جان نہیں کہتی کچھ میں لیزہ کو۔۔۔ اب خوش۔۔۔؟؟ "زویا نے اس کے "گرد بانہوں کا بند باندھ کر سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے محبت سے پوچھا۔۔۔"

او ٹیپی۔۔۔ پاپا آگئے۔۔۔۔۔" دروازے سے اندر آتے ہیشم خان کو دیکھ کر حوزان زویا کی "بانہوں کا ہالہ توڑ کر اس کی طرف بھاگا تھا۔۔۔ جبکہ آئنا نے بھی دوڑ لگائی تھی۔۔۔۔"

السلام علیکم۔۔۔۔۔ کیسے ہو بھئی۔۔۔ بہت مس کیا پاپا نے آپ دونوں کو۔۔۔۔ "ہیشم" بازو پھیلا کر دونوں کو گود میں اٹھاتے باری باری ان کے گالوں پر بوسہ دیتے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔ جب اس کی نظر سامنے روحی کی گود میں بیٹھی آنکھوں میں حسرت لئے اپنی طرف دیکھتی لیزہ پر پڑی۔۔۔ وہ ان دونوں کو نیچے اتارتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟؟" ہیشتم نے محبت بھرے لہجے میں صوفے پر بیٹھتے اسے "اپنے گھٹنے پر بٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں بلے پاپا۔۔۔ آپ میرے پاپا کو نہیں لائے اپنے ساتھ۔۔۔؟؟؟" لیزہ نے نم "آنکھوں سے پوچھا۔۔۔ زویا نے اسے شروع سے ہی یہ بات ذہن نشین کروادی تھی کہ اس کے بابا نہیں ہیں۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ جب بعد میں اسے پتا چلے تو وہ کمزور پڑے۔۔۔ وہ لیزہ کو اپنی طرح ایک مضبوط لڑکی بنانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن ہیشتم نے کبھی لیزہ اور حوزان، آثال میں فرق نہیں کیا تھا وہ تینوں کو برابر ہی پیار دیتا تھا۔۔۔ لیزہ بہت ہی حساس بچی تھی وہ روز ہی اپنے پاپا کے آنے کا انتظار کرتی تھی۔۔۔ اب بھی اس نے معمول کا سوال کیا تھا۔۔۔

وہ آئیں گے بیٹا۔۔۔ وہ دور گئے ہیں آپ کے لئے ایک پیاری سی گڑیا لینے کے "لئے۔۔۔" ہیشتم نے بھی روز کا جواب دیا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چپ ہو جاؤ لیزہ کہا ہے ناکہ کبھی نہیں آئیں گے تمہارے پایا۔۔۔ سمجھ نہیں آتی نا"
 تمہیں بات۔۔۔ جاؤ کمرے میں ابھی آئے ہیں بڑے پایا اور تنگ ک رہی ہو تم
 انہیں۔۔۔" زویا نے غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کر رہی ہو زویا چھوڑو اسے بچی ہے وہ ابھی۔۔۔" علشے نے اس کا بازو زویا کے ہاتھ"
 سے چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

حوزان آٹال جاؤ زویا کو لے جاؤ کمرے میں اور وہاں جا کر کھیلو۔۔۔" علشے حوزان اور"
 آٹال کو متوجہ کرتی ہوئی نرم لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

یہ کیا کر رہی تھی تم زویا۔۔۔؟ پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔؟ آج تم وہی غلطی دہرا۔۔۔"
 رہی تھی جو آج تک چچا چچی کرتے آئے ہیں۔۔۔ کیوں اس کے ننھے سے دماغ کو پریشان
 کر رہی ہو۔۔۔؟ لیزہ پہلے ہی بہت حساس ہے۔۔۔ تمہارا یہ رویہ اسے تم سے بدگمان کر

PDF NOVEL BANK

رہا ہے۔۔۔ وہ بچی ہے اسے بھی ایک باپ کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ محسوس کرتی ہے اس بات کو۔۔۔ اسے ان حالات میں نرمی۔۔ محبت اور احساس کی ضرورت ہے تمہارا یہ رویہ اسے تم سے متنفر کر رہا ہے۔۔۔ "علشے نے لہجے کو سخت رکھتے ہوئے کہا۔۔

لیکن علشے میں نہیں چاہتی کہ وہ ذیان کو یاد کرے۔۔ میں اسے ایک ایسی لڑکی بنانا" چاہتی ہوں جو خود جینا جانتی ہو۔۔۔ حالات سے لڑنا جانتی ہو۔۔۔ میں اسے ماں باپ دونوں کا پیار دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔ اور اب تو میری دلی خواہش ہے کہ وہ انسان کبھی لوٹ کر نہ آئے۔۔۔۔ "زویا نے تڑخ کر کہا۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کے لہجے میں اذیت۔۔ کرب۔۔ بے بسی تلخی۔۔۔

لیکن زویا آپ یہ بھول رہی ہیں کہ لیزہ ذیان کی ہی بیٹی ہے۔۔۔ آپکو نہ سہی لیکن آپکی "بیٹی کو ضرورت ہے ایک باپ کی۔۔۔" ہیشتم نے اس کی بات کو رد کیا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جانتی ہوں ہمیشہ بھائی یہی تو ایک چیز ہے جو مجھے اس سے نفرت کرنے سے روکتی ہے۔۔۔ وہ میری بیٹی کا باپ ہے یہی بات تو مجھے کمزور کرتی ہے۔۔۔ پانچ سال گزر گئے اب تک اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تو اب کیسی امید لگانا۔۔۔ ساری امیدوں پر میں فاتحہ پڑھ چکی ہوں۔۔۔ اب کوئی حسرت نہیں اس کے لوٹنے پر۔۔۔" رونے کی وجہ سے اس کی آواز رندھ گئی تھی۔۔۔ اس سے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

آپ جھوٹ کہہ رہی ہیں زویا بھابھی میں نے میں نے اور حازم نے خود دیکھا تھا اس دن آپکو ذیان بھائی کی تصویر سے باتیں کرتے۔۔۔ آج بھی آپکے دل کے کسی کونے میں ایک ننھی سی امید باقی ہے بھائی کے لوٹنے کی۔۔۔" رحاب نے جتاتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ اور اس کی بات پر زویا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا لیکن لگے ہی پل خاموشی سے نظریں چرا گئی۔۔۔

کیا آپ لوگ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔ آپکے پیارے دیور اور ایک چڑیل سی "نند کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔ ڈھول باجے بجانے کے بجائے آپ لوگ غم منا رہے

PDF NOVEL BANK

ہاں ہاں۔۔۔۔۔چلو۔۔۔۔۔میں تو تیار ہوں۔۔۔۔۔"حازم نے شوخی سے کہا۔۔۔اس کی بات پر"
ہیشم نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہے بھائی بال خراب کر دیئے میرے۔۔۔۔۔"حازم نے اپنے جیل سے سیٹ کئے بالوں"
کے بے ترتیب ہونے پر تاسف سے کہا۔۔۔۔۔

چل جا اب۔۔۔۔۔ڈرامے نہ کر زیادہ میں تو چلا بچوں کے پاس۔۔۔۔۔"ہیشم اسے تاکید کرتا"
علشے کو آنکھ مارتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ علشے تو ہیشم کی اس حرکت پر گرنے ہی والی
تھی جب رحاب کی بات پر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"اووووووو۔۔۔۔۔کیا بات ہے بھئی۔۔۔چوری چوری چپکے چپکے۔۔۔۔۔"

اولے چپ۔۔۔۔۔"علشے نے اس کے سر پر چپت رسید کی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اٹیپی۔۔۔ ظالم بھابھی۔۔۔۔۔ اب تو نہ ماریں اب تو آپ کی جان چھوٹ ہی جانی " ہے۔۔۔۔۔ "رحاب نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

بس کرو ڈرامہ کوئین۔۔۔۔۔ جا رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔ اور تم کیوں کھڑے ہو اب تک گاڑی " نکالو۔۔۔۔۔ "روحی سے کہتی وہ حازم کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ اور پھر سب لیڈیز حازم کے ساتھ شاپنگ پر نکل گئیں۔۔۔۔۔ اور تاریخ گواہ تھی کہ اب شام سے پہلے انکا لوٹنا ناممکن تھا۔۔۔۔۔



حازم زویا کو لیزا کی برتھ پر ہی حویلی لے آیا تھا۔۔۔۔۔ اور ہیشتم خان نے جہاں زویا کے منہ سے اقرار جرم سن کر غصہ کیا تھا وہیں ذیان کے ویئے گئے دھوکے پر اس کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔ عائشے کو زویا کو دیکھ کر شدید جھٹکا لگا تھا اور وہ بھی اس حال میں۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ وہی ہٹ دھرم۔۔۔۔۔ بدتمیز اور لاپرواہ زویا تھی۔۔۔۔۔ یہ تو

PDF NOVEL BANK

کوئی اور ہی روپ تھا زویا خان کا عائشے کو اس پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ لیکن اس نے پورے دل سے اسے دیورانی کے روپ میں قبول کیا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی زویا کا رویہ اب بہت اچھا ہو گیا تھا۔۔۔ اب وہ کسی کا دل نہیں دکھاتی تھی اور نہ ہی وہ ہٹ دھرمی دکھاتی تھی بہت جلد ہی وہ ان سب میں گھل مل گئی۔۔۔ اور زویا زریاب خان کی بیٹی ہے یہ سن کر سب کو بہت بڑا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ زویا نے ان پانچ سالوں میں زریاب خان کو یہ خبر نہیں ہونے دی تھی کہ وہ کہاں ہے کیونکہ ان کے علم میں یہ بات تھی کہ زیان زویا کو لے کر یورپ شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اور اس نے ہیشتم خان سے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ وہ زریاب خان کو نہ بتائے۔۔۔۔۔ جبکہ وہ خود ہفتے میں ایک دو دن کال کر کے زریاب خان اور نسرين بیگم کی خبر لے لیتی اور انہیں اس نے یہ تک نہیں بتایا کہ جس انسان کے ساتھ وہ اسے رخصت کر چکے تھے وہ تو کب سے اسکی ذات کی دھجیاں اڑا کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔ کون یقین کر سکتا تھا کہ وہ زویا جو چھوٹی چھوٹی بات پر گھر سر پر اٹھا لیتی تھی۔۔۔۔۔ کلب۔۔۔۔۔ مغربی لباس۔۔۔۔۔ پارٹیز۔۔۔۔۔ دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا۔۔۔۔۔ یہ سب اسکے بسندیدہ مشغلے تھے۔۔۔۔۔ اب وہی زویا حالات کی اتنی بڑی ستم ظریفی خاموشی سے سہہ گئی۔۔۔۔۔ وہ تو ہمیشہ محبت اور توجہ سے محروم رہی تھی۔۔۔۔۔ یہ ہی

PDF NOVEL BANK

وجہ تو تھی جس نے اسے ہٹ دھرم اور خود غرض بنا دیا تھا۔۔۔ اسے سب برا تو کہتے تھے لیکن کبھی کسی نے اس کی وجہ جلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔ اور پھر اس انسان پر اس نے بھروسہ کیا اور کیسے نہ کرتی اس نے جان تک چنے میں گریز نہیں کیا تھا اس کے لئے لیکن نہیں وہ تو دھوکہ تھا جسے وہ پہچان ہی نہ پائی۔۔۔ کتنے عرصے بعد اسے محبت ملی تھی۔۔ وہ تو خوش تھی بہت خوش۔۔۔ لیکن وہ انسان اسے محبت کا لالچ دے کر اس کو پوری طرح توڑ کر جاچکا تھا۔۔۔ اب وہ زویا بالکل خاموش ہو چکی تھی اس نے خاموشی کے خول میں خود کو قید کر لیا تھا اور اب اسے جینا تھا صرف اپنی بیٹی کے لئے۔۔۔ اپنی لیزہ کے لئے۔۔۔ اور وہ جی بھی رہی تھی۔۔۔ وہ حویلی کبھی نہ آتی لیکن یہ قدم بھی اس نے صرف لیزہ کے لیئے ہی یہ قدم اٹھایا تھا۔۔ وہ لیزہ کو اس کی اصلی پہچان دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی شناخت ایک سوالیہ نشان بن کر رہ جائے۔۔۔ لیکن اس حویلی کے مکینوں کے خلوص کے آگے وہ ہار چکی تھی اور خوش تھی اپنے اس قدم پر لیکن ذیان اپنے گھر میں بھی نہیں تھا اور حویلی کے مکینوں کے بقول وہ دبئی میں تھا۔۔ لیکن اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔ بس اب وہ لیزہ کو بھی یہ بات ازبر کروانا چاہتی تھی کہ اس کے پاپا نہیں

PDF NOVEL BANK

ہیں لیکن اس کا معصوم دماغ اس بات کو مانتا ہی نہ تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ اپنے بابا کے آنے کا پوچھتی۔۔۔ اور یہی بات زویا کو پریشان کرتی تھی۔۔۔ اس کے یو بار بار پوچھنے پر وہ اکثر اس کلنچ سی گڑیا کو ڈانٹ بھی دیتی تھی اور وہ اس کی ڈانٹ سن کر کتنی کتنی دیر تک روتی رہتی لیکن پھر وہ اسے منالیتی تھی۔۔۔ ہیشتم خان پوری کوشش کرتا تھا کہ وہ لیزہ کو ذیان کی کمی محسوس نہ ہونے دے۔۔۔۔ اور وہ کامیاب بھی تھا اپنی کوشش میں لیکن ایک باکی کمی وہ کہاں پوری کر سکتا تھا۔۔۔۔ انہی پانچ سالوں دانیال نے بھی ہیشتم خان سے معافی مانگی تھی۔۔۔ اور یورپ سے مسٹر لغاری کو بلوا کر ہیشتم کے گھر رحاب کا ہاتھ مانگنے گیا تھا۔۔۔ اور پھر ہیشتم نے چھان بین کروا کر رحاب کا ہاتھ دانیال کو سونپ دیا۔۔۔۔ اب ہیشتم خان دو پیارے پیارے جڑواں بچوں کا باپ تھا۔۔۔ اور وہ دونوں تو اس کی جان تھے۔۔۔ وہ انہیں ہی دیکھ کر جیتا تھا اور عائشے کے لئے اس کی محبت میں آج بھی کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔ یونہی کوئی ادھوری تو کوئی مکمل زندگی گزار رہا تھا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ہمیں اسی وقت میٹنگ کے لئے نکلنا ہوگا۔۔۔۔" حورم نے کام میں مصروف عادل کو "مخاطب کر کے کہا۔۔۔۔"

او کے میم۔۔۔۔" عادل کام کو وہیں وائڈ اپ کرتا سپاٹ لہجے میں کہتا پارکنگ ایریا کی "جانب بڑھ گیا۔۔۔۔ اور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے برابر بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ اسے آتی ہوئی دکھائی دی اور پھر جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی گاڑی اپنی منزل کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔ وہ خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر نظر آتے منظر میں گم تھا جب حورم کی آواز پر چونکا تھا۔۔۔۔"

"ایک بات بتاؤ عادل۔۔۔۔"

جی میم۔۔۔۔ پوچھیں۔۔۔۔" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔"

کیا تمہیں اتنی خاموشی سے خوف نہیں آتا۔۔۔۔؟؟" حورم نے متجسس لہجے میں پوچھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔۔" مختصر جواب دیا گیا۔۔۔"

کیا یہ خاموشیاں کسی کی عنایت ہیں۔۔۔؟؟ "حورم نے لہجہ نارمل رکھا تھا۔۔۔۔۔"

آئی تھنک یہ میرا پرسنل میٹر ہے اور مجھے بالکل پسند نہیں ہے کہ کوئی میری پرسنل لائف میں انٹر فیئر کرے۔۔۔۔۔" عادل نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

آئی نوٹ تمہارے لہجے کی تلخی بتا رہی ہے کہ یہ خاموشیاں بے وجہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ ان خاموشیوں کی قید سے باہر آؤ ورنہ یہ تمہیں دیک کی طرح ختم کر دیں گی۔۔۔۔۔" سنجیدہ لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی۔۔۔۔"دو ٹوک لہجے میں جواب آیا۔۔اسکے چہرے پر پھیلی بیزاری بتا رہی تھی کہ وہ" اس وقت اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔لیکن حورم نے بھی آج ڈھیٹ بننے کی قسم کھائی تھی۔۔۔۔

"کیا تم کچھ دیر اپنے اس خول سے باہر نہیں آسکتے۔۔۔؟؟"

نہیں اور نہ آنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"عادل نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔لیکن" اس کے چہرے پر پھیلا درد حورم باآسانی دیکھ سکتی تھی۔۔

"لیکن کیوں۔۔۔؟؟"

کیونکہ یہ خول میری سالوں کی محنت ہے اگر یہ خول اترا تو میں بکھر جاؤں گا۔۔۔اور" شاید پھر خود کو سمیٹ نہ پاؤں۔۔۔"ناجانے کس احساس کے تحت وہ اتنا کہہ گیا۔۔

PDF NOVEL BANK

کیوں چھوڑ گئی وہ۔۔۔۔؟؟ "نرم لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔ اس کے سوال پر عادل نے " چونک کر اسے دیکھا تھا اور پھر فوراً نظریں چرا گیا۔۔۔

نہیں اس نے نہیں چھوڑا مجھے۔۔۔ لیکن شاید حالات نے میرا ساتھ نہیں دیا " تھا۔۔۔ "عادل نے گم صم سے لہجے میں کہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ بہت محبت کرتے تھے اس سے۔۔۔۔؟؟ "حورم نے نرمی سے سوال " کیا۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔ محبت تھی تب ہی تو خاموش ہو گیا۔۔۔۔ "عادل نے اذیت سے کہا۔۔۔۔

لیکن یوں خود کو برباد کر لینا۔۔۔ یہ غلط ہے۔۔۔۔ "حورم نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آئی تھنک اتنا کافی ہے آپکی نلج کے لئے۔۔۔۔۔"عادل کو جیسے ہوش آیا تھا لہجہ پھر سے "سپاٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔"

اکے ایز یو وش۔۔۔۔۔"حورم نے مایوسی سے کہا۔۔۔ لیکن وہ خوش بھی تھی آج عادل" نے پہلی دفعہ اتنا بھی بتایا تھا۔۔ کہیں نا کہیں وہ اس خول کو چٹخانے میں تھوڑی بہت کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ اور اب اسے مزید بات کرنا مناسب نہیں لگا تھا اس طرح معاملہ بگڑ سکتا تھا اس لئے خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔"



وہ اپنی سوچ میں گم جا رہا تھا جب اس کی نظر سامنے شرٹس کی سیلکشن کرتی ہینگرز کو الٹ پلٹ کر دیکھتی رحاب پر پڑی اس سے پہلے رحاب اسے دیکھتی وہ جلدی سے پیچھے ہوئے تھا اور پیچھے ہونے کے چکر میں کسی سے بہت زور سے ٹکرایا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

س۔۔۔ سوری وہ میں غلطی سے۔۔۔ "بیچھے مڑ کر اس نے معذرت کی اس سے پہلے کہ" وہ بات پوری کرتا اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی اور پلٹنا بھول گئی۔۔۔ جبکہ سامنے والا بھی شدید سکتے کے عالم میں تھا۔۔۔

تم۔۔۔ اور وہ بھی یہاں۔۔۔۔۔ "دونوں طرف شدید سکتے کا عالم تھا۔۔۔ ایسا لگتا تھا جیسے" وقت تمہم گیا ہو۔۔۔ سامنے والے نے شکڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔



تم تو دبئی گئے تھے نا واپس کب آئے۔۔۔؟؟ اور بتایا بھی نہیں۔۔۔۔۔ "ذیان کو مسلسل" خاموش دیکھ کر حازم نے پھر سے کہا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ میں۔۔۔ ک۔۔۔ کل ہی آیا ہوں بس۔۔۔۔۔ "ذیان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔ حازم" اسکے چہرے پر موجود پریشانی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اچھا تو گھر کیوں نہیں آئے تم۔۔۔؟ کہاں رہ رہے ہو کل سے۔۔۔۔؟؟ "حازم نے"
 نارمل لہجے میں کہا وہ نہیں چاہتا تھا کہ ذیان کو تھوڑی سی بھی بھنک پڑے کہ وہ سب
 جانتا ہے۔۔۔ وہ سب ذیان کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

میں تم لوگوں کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔ بس اس لئے نہیں آیا۔۔۔ یہیں ہوٹل میں ٹھہرا
 ہوں۔۔۔۔ اور کیا باتیں لے کر بیٹھ گیا تو۔۔۔ گلے نہیں لگے گا میرے۔۔۔؟؟ "ذیان نے"
 مسکراتے ہوئے کہتے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔ اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔۔۔ وہ کیسے
 اسے بتاتا کہ وہ کس اذیت میں ہے کیسے مر مر کر جی رہا ہے۔۔۔ آج کسی اپنے کا سہارا ملتے
 ہی اس کا دل چاہ رہا تھا خوب روئے۔۔۔۔ لیکن بمشکل وہ خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے آنسو
 پونچھتے اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔

اور سنا کیسے ہیں سب۔۔۔۔؟؟ بھابھی، بھائی، روحی،.....؟؟ "ذیان نے اس کے کندھے"
 پر ہاتھ رکھتے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تمہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے۔۔ جاؤ تم اپنی زندگی گزارو۔۔۔ ہم کون " ہیں تمہارے۔۔۔؟؟ "حازم نے خفگی منہ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ اس کے بدلے انداز پر ذیان ٹھٹھکا تھا۔۔۔ اس نے چونک کر حازم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مذاق مت کر حازم۔۔ بتانا کیسے ہیں سب۔۔۔؟؟ "ذیان دوبارہ گویا ہوا۔۔"

کہا نا یہ تیری پریشانی نہیں ہے۔۔۔۔ "حازم نے سخت لہجے میں جواب دیا۔۔۔"

یہ کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔۔؟؟؟ یار تو جانتا ہے تم سب میں تو جان بستی ہے " میری۔۔۔۔ "ذیان نے حازم کے کندھوں سے تمھام کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے تڑپ کر کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جھوٹ مت بول ذیان۔۔۔ تجھے بس خود سے غرض ہے۔۔۔ اپنی خوشیوں سے غرض " ہے۔۔۔ تو بس اپنے لیئے جینا جانتا ہے۔۔۔ تیری جان بس تیری خواہشات میں بستی ہے۔۔۔ اگر تجھے ہماری اتنی ہی فکر ہوتی۔۔۔ اگر ہم تیرے لیئے اتنے ہی امپورٹنٹ ہوتے تو تو پانچ سال ہم سے دور نہ رہتا اور تو اور ہم سے کونٹیکٹ تک رکھنا گوارا نہیں کیا تو نے۔۔۔ واہ سلام ہے تیری محبت کو۔۔۔۔۔ "ناچلتے ہوئے بھی حازم کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔۔۔

حازم کیا ہو گیا ہے میرے بھائی۔۔۔ اس طرح تو نہ بول میں بہت محبت کرتا ہوں تم " سب سے۔۔۔ میری محبت کو ایسے الزام تو نہ دے یار۔۔۔۔۔ "ذیان نے بے بسی سے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حازم کی ناراضگی اپنی جگہ ٹھیک تھی لیکن وہ اس حد تک بدگمان ہو جائے گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

میرا منہ نہ کھلوا ذیان۔۔۔۔۔ اور یہ اپنی جھوٹی محبت کا ڈھنڈورا کہیں اور پیٹنا جا کر۔۔۔ " شاید وہ یقین کر لیں۔۔۔۔۔ "حازم کا لہجہ اب بھی تلخ تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یوں خفا تو نہ ہو حازم --- میں وہی ذیان ہوں تیرا بھائی --- یوں کہہ کر میری محبت کو " بے مول نہ کر --- "ذیان نے آنکھوں میں نمی لئے ملتجی لہجے میں استفسار کیا گیا ---

اسی بات کا تو افسوس ہے ذیان تو اب وہ ذیان نہیں رہا --- تو اب ایک خود " غرض، بے حس انسان بن چکا ہے --- "حازم نے اسے کچھ باور کروانا چاہا --- حازم بہت جذباتی ہو رہا تھا ---

حازم ٹھیک ہے میں اپنی غلطی مانتا ہوں لیکن اس طرح سے یہ سب کرنا --- اتنی بڑی " غلطی تو نہیں تھی میری --- "ذیان نے دھیمے لہجے میں کہا ---

واہ ذیان واہ --- تو تیرے نزدیک یہ بہت کم تھا --- کیا بات ہے --- تو تو کیا کرنا " چاہتا ہے اس سے زیادہ کر لے وہ بھی کر لے --- کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے --- "حازم نے مضحکہ خیز ہنسی ہنستے ہوئے کہا --- اس کا لفظ لفظ ذیان کو زخمی کر رہا تھا --- اس کا

PDF NOVEL BANK

دل پوری طرح لہو لہان ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے کرب سے آنکھیں میچ کر دوبارہ کھولیں
تھیں۔۔۔ بمشکل اپنے جذبات کو کنٹرول کرتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔ اس وقت کوئی ذیان سے
پوچھتا کہ سب کھوپنے کا غم کیا ہوتا ہے۔۔۔

میں نہیں جانتا حازم کہ کیا وجہ ہے جو تو اس طرح بی ہیو کر رہا ہے۔۔۔ لیکن ہمیشہ یاد"
رکھنا ذیان کے دل میں تم لوگ آج بھی وہیں ہو۔۔۔۔۔ یہ تیری غلط فہمی ہے کہ میں
بدل گیا ہوں۔۔۔۔۔ ان پانچ سالوں میں ایک لمحہ ایسا نہیں تھا جب میں نے تم سب کو
یاد نہ کیا ہو۔۔۔۔۔ تم لوگوں سے ملنے کے لئے تڑپا نہ ہوں۔۔۔ لیکن شاید میں نے آنے میں
بہت دیر کر دی۔۔۔ اور شاید میں تمہارے دلوں میں موجود اپنا مقام کھو چکا ہوں۔۔۔۔۔ آج
ذیان سب کچھ کھو چکا ہے سب کچھ۔۔۔۔۔ اپنوں کی محبت بھائی بہن میرے جان سے
عزیز رشتے۔۔۔۔۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا آج جا رہا ہوں میں۔۔۔ اور شاید اب کبھی نہ
لوٹوں کیونکہ اب میرے لوٹنے کا کوئی جواز ہی نہیں رہا۔۔۔ اور سب کو کہہ دینا کہ ذیان مر
چکا ہے۔۔۔۔۔ اور انہیں رونے مت دینا حازم کیونکہ یہ ذیان برداشت نہیں کر پائے
گا۔۔۔۔۔ "ذیان نے مٹھیاں بھینچتے اپنے آنسوؤں پر قابو پا کر بمشکل کہا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اگر

PDF NOVEL BANK

وہ ایک منٹ اور رکا تو وہ رو دے گا۔۔۔ اور شاید اتنی زور سے روئے گا کہ تکلیف سے اس کا دل ہی پھٹ جائے گا۔۔۔ اس وقت کوئی ذیان سے پوچھتا کہ تکلیف، درد، اذیت کیا ہوتی ہے۔۔۔؟؟؟ وہ بدلے کی آگ میں سب کھو چکا تھا۔۔۔ اس آگ میں وہ خود ہی جھلس چکا تھا۔۔۔ لیکن اب وہ صرف پچھتا سکتا تھا۔۔۔ اس کے علاوہ وہ کیا کر سکتا تھا۔۔۔؟؟

اس بائیس تاریخ کو میرا اور روحی کا نکاح ہے۔۔۔ اگر تیرے پاس ذرا بھی ٹائم ہو تو ضرور "آنا۔۔۔۔۔" حازم کا لہجہ اب کافی دھیمہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ ذیان کی یہ حالت اسے بھی تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن جو کچھ ذیان کر چکا تھا وہ سب بھی بھولنے کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔۔

ضرور آؤں گا میں حازم۔۔۔ اور بہت خوشی ہوئی سن کر کہ اب تیرے چہرے پر بھی "سہرا سجنے والا ہے مبارک ہو۔۔۔ اور روحی کو میری طرف سے ڈھیر سارا پیار دینا۔۔۔ اسے کہنا کہ اس کا بھائی اسے بہت یاد کرتا ہے۔۔۔ ترستا ہے کہ کوئی اس سے خفا ہو۔۔۔ جھگڑا

PDF NOVEL BANK

کرے۔۔۔ لیکن وہ اپنی جلائی ہوئی آگ میں خود ہی جھلس چکا ہے۔۔۔ اور کہنا ہے اپنے بھائی کو معاف کر دے۔۔۔۔۔ "ذیان نے اس کے گلے لگتے ہوئے محبت سے چورلجے میں کہا۔۔۔ اس نے ذیان کے گرد اپنے بازوؤں کو مضبوطی سے باندھا تھا اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ حازم سے دور ہو۔۔۔ کتنے عرصے بعد اسے کوئی اپنا ملا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی اس کی نظر سامنے کھڑی رحاب پر پڑی تھی جو کسی شاپ پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔ اور درد سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے رحاب اسے دیکھتی وہ جلدی سے حازم کو خود سے الگ کرتا پل بھر کی بھی دیر کیئے بغیر ایک الوداعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے نم آنکھوں سے حازم کی طرف دیکھتا وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی ابھی اسے دیکھے۔۔۔ وہ پہلے زویا کو تلاش کرنا چاہتا تھا اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن زویا کی تلاش نے اسے گمنام مسافر بنا دیا تھا۔۔۔۔۔ اسکو یوں اپنوں سے ہی چھپتا دیکھ کر حازم کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ذیان چھپ کیوں رہا ہے۔۔۔ اس کی آنکھوں سے دو آنسو چہرے پر لڑھکے تھے جنہیں اس نے رحاب کی پکار پر جلدی سے اپنے پوروں پر چن لیا۔۔۔ اور روحی کے ساتھ اسی جانب چل پڑا جہاں علشے اور زویا اس کی منتظر تھیں۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



وہ لوگ شام میں کافی دیر تک واپس لوٹے تھے۔۔۔ اور اب تھکے ماندے لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بیٹھے ہمیشہ خان سے آج کی شاپنگ پر گفتگو کر رہے تھے جب حازم کو کافی دیر سے خاموش اور کسی سوچ میں گم دیکھ کر رحاب نے اسے پکارا۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ حازم آج تم خاموش ہو بڑی بات ہے بھئی۔ آج تمہاری قینچی جیسی زبان "کو تالا کیوں لگا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟" رحاب کی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔۔

ہ۔۔۔ ہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ بس میں نے سوچا آج کچھ نیا کر لوں۔۔۔ "حازم نے ذہن میں چلتیں" سب ہی سوچوں کو جھٹکتے خود کو نارمل ظاہر کیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا حازم کوئی بات ہے کیا۔۔۔؟؟ راستے میں بھی تم چپ چپ تھے۔۔۔۔۔"اب کی"

بار زویا فکر مندی سے گویا ہوئی۔۔۔

ہاں حازم بتاؤ۔۔۔ میں نے بھی نوٹ کیا تم کافی چپ چپ ہو جب سے ہم لوٹے"

ہیں۔۔۔۔۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔؟؟"علشے نے بھی فکر مند لہجے میں

استفسار کیا۔۔۔۔۔ ہیشم نے بھی اپنی نظریں اس پر مرکوز کی تھیں۔۔۔۔۔ وہ حازم کے

چہرے کا اتار چڑھاؤ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

اوہو۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے بھئی آپ سب کو۔۔۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں بس سر میں"

تھوڑا درد ہے۔۔ آرام کروں گا تو سیٹ ہو جائے گا۔۔۔۔۔"اتنا کہہ کر انکی طرف زبردستی کی

مسکراہٹ اچھالتا لاؤنج سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ جبکہ باقی سب اس کے بدلے انداز دیکھ کر

ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے ان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب

کیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے نظروں سے او جھل ہوتے ہی وہ سب اب حیرانگی سے ایک

دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اسے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟؟ "ہیشم خان نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

پتا نہیں بھائی۔۔۔۔۔ ناجانے ایسا بی ہیو کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں
ہوا۔۔۔۔۔" رحاب نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا اس نے کہا نا اس کے سر میں درد ہے آرام کرے گا تو ٹھیک ہو جائے"
گا۔۔۔۔۔ چلو اب سب آرام کر لو۔۔۔۔۔ ویسے ہی بہت تھکن ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" علشے نے
صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور بچوں کے لئے دودھ لینے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔
ایک ایک کر کے تمام نفوس اپنے روم کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔ علشے بچوں کو ان کے روم
میں دودھ کا گلاس دے کر حازم کے روم میں چلی آئی۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی کمرے میں
داخل ہوئی پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں حازم کو
پکارا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم۔۔۔ حازم۔۔۔ "ایک دفعہ جواب نہ آنے پر اس نے دوبارہ آواز دی۔۔۔۔"

جی بھا بھی۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔۔۔ "سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ آن کرتے ہوئے جواب"
دیا۔۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔ علشے کو کمرے میں آتا دیکھ کر وہ پہلے ہی
آنسو پونچھ چکا تھا۔۔۔

کیا ہوا حازم کمرے میں اتنا اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟ "علشے نے نرم لہجے میں"
پوچھا۔۔۔ جبکہ اس کی سرخ متورم آنکھیں وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں بھا بھی۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔۔۔ "حازم نے پھسکی مسکراہٹ لبوں پر"
سجاتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ کوشش کے باوجود خود کو نارمل نہیں کر پارہا تھا۔۔۔ آنسو تھے کہ
بہنے کو بیتاب تھے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جھوٹ مت بولو حازم میں جانتی ہوں ضرور کوئی بات ہے۔۔۔ جو تم ہم سب سے چھپا " رہے ہو۔۔۔" عائشہ نے اس کی بات کو ٹلتے ہوئے دھیمے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

نہیں بھابھی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ "حازم نے دوبارہ ٹالنا چاہا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا " تھا کہ عائشہ بھی پریشان ہو۔۔۔۔

حازم میں آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں۔۔۔ پھر میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ بھابھی مت " بولنا مجھے۔۔۔" عائشہ نے خفگی سے کہا۔۔۔ وہ جانتی تھی حازم کسی کو خفا نہیں کر سکتا۔۔۔ اور اس طرح وہ ضرور بتا دے گا۔۔۔

وہ۔۔۔ بھابھی آج مال میں مجھے زیان ملا تھا۔۔۔" اس نے بات شروع کی۔۔۔۔

کیا۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔؟؟ "عائشہ نے حیرانگی سے اس کی بات کاٹی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

جی بھابھی۔۔۔ آج جب میں اس سے ملا تو بہت غصہ آیا مجھے اس پر۔۔۔ وہ کہتا ہے کہ "اب وہ کبھی نہیں لوٹے گا۔۔۔ جانتی ہیں بھابھی وہ پانچ سالوں سے لاہور میں ہی تھا۔۔۔ لیکن اسی شہر میں رہتے ہوئے اس نے ہم سے رابطہ رکھنے کی بھی زحمت نہیں کی۔۔۔ اس نے کہا ہے کہ میں سب سے کہہ دوں کہ وہ مر چکا ہے۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے بھابھی۔۔۔؟؟ وہ یہاں ہوتے ہوئے بھی ہم سے دور رہا۔۔۔ وہ ہمیں اپنا مانتا ہی نہیں تھا بھابھی۔۔۔ اگر اسے ہم سے اتنی محبت ہوتی تو وہ کبھی ہم سے دور نہ رہتا۔۔۔۔۔" حازم تو مانو سہارا ملتے ہی پھٹ پڑا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا حازم۔۔۔ رومت میری بات سنو۔۔۔ وہ تمہیں جب ملا تو تمہیں اس پر غصہ "نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اس سے پوچھتے کہ کیوں کیا اس نے یہ سب۔۔۔؟؟ کیا پتا حازم جو ہم دیکھ رہے ہیں جو ہمیں نظر آرہا ہے وہ سچ نہ ہو۔۔۔ اس طرح بغیر اس کی بات سننے اسے غلط قرار دینا یا یوں اس سے ناراضگی ظاہر کرنا بالکل غلط ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے نرم لہجے میں اسے بہت کچھ سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن بھابھی -- اس نے اتنا سب کچھ کیا زویا بھابھی کے ساتھ کیا نہیں کیا ---؟؟؟
 اس نے زندگی برباد کر کے رکھ دی انکی --- ہم سے جھوٹ بول کر اسی شہر میں رہ رہا
 ہے کیا یہ سب ٹھیک ہے ---؟؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے علٹے کی جانب دیکھتے
 ہوئے پوچھا ---

میں مانتی ہوں حازم اس نے جو کیا وہ غلط تھا --- لیکن زویا کی بھی غلطی تھی اس
 بات کو بھی اگنور نہیں کر سکتے نا --- "علٹے نے دھیمے لہجے میں کہا ---

جی بھابھی۔ لیکن وہ شرمندہ ہیں اپنی غلطی پر"
 --- "حازم نے پھر سے زویا کی سائیڈ لی ---

ہاں حازم میں جانتی ہوں اس نے اپنی غلطی مافی ہے --- لیکن ذیان کو اس بات کا
 علم نہیں ہے --- اس نے جو کچھ کیا وہ پانچ سال پہلے کی بات ہے --- اس وقت یہ
 دونوں ہی بدلے کی آگ میں جھلس رہے تھے --- "علٹے نے گزرا وقت دہرایا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اگر ذیان نے یہ سب کیا ہے تو زویا کی بھی اس میں غلطی
تھی۔۔۔

جی بھا بھی۔۔۔ اور ایک بات نوٹ کی میں نے آج۔۔۔ ذیان بہت اپ سیٹ تھا۔۔۔ وہ "اب پہلے جیسا نہیں رہا وہ بہت بدل چکا ہے۔۔۔ اس کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی۔۔۔ ایسا لگتا تھا بہت مشکل میں ہے وہ۔۔۔ اس کے لہجے میں بہت کرب تھا۔۔۔ وہ کسی اذیت میں مبتلا ہے۔۔۔ وہ اب ہنستا نہیں ہے۔۔۔ اور اگر ہنس بھی لے تو اس کے لبوں پر پھیلی وہ مسکان بالکل پھیلکی ہوتی ہے۔۔۔ وہ ہنس رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں رو رہی تھیں بھا بھی۔۔۔ کوئی طوفان تھا ان آنکھوں میں جو بس بہہ جانا چاہتا تھا۔۔۔ بھا بھی میرا دل کہتا ہے بہت تکلیف میں ہے وہ۔۔۔ میں کیسے سب سے کہہ دوں کہ وہ مر چکا ہے۔۔۔ کیسے بھا بھی کیسے۔۔۔؟؟ "حازم نے شدت ضبط سے کہا۔۔۔ اس کا بس چلتا تو وہ چیخ چیخ کر روتا لیکن اس وقت وہ خود پر بمشکل کنٹرول کیئے بیٹھا تھا۔۔۔ اسکے لہجے میں تڑپ تھی دکھ تھا اپنے اس بھائی کے لئے جو بدلے کی آگ میں سب تباہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم سنبھالو خود کو۔۔ میں تم اور سب اچھے سے جلتے ہیں ذیان کبھی ایسا تھا ہی نہیں " وہ تو وقت نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔۔ اسے اب سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ خود تو سب برباد کر چکا ہے لیکن اب ہمیں اسے سپورٹ کرنا ہے سنبھالنا ہے اسے۔۔۔۔ اسے ہماری ضرورت ہے۔۔۔ کیا تم جلتے ہو وہ کہاں ہے۔۔؟؟ کس کے پاس رہ رہا ہے۔۔۔؟؟ "عائشے نے اچانک یاد آنے پر پوچھا۔۔۔

نہیں بھابھی اس وقت میں اس سے بہت خفا تھا تو یہ پوچھنا یاد ہی نہیں رہا۔۔۔ لیکن " ہاں بھابھی اتنا ضرور پتا ہے وہ اب بھی لاہور میں ہی ہے اور کسی ہوٹل میں رہ رہا ہے۔۔۔۔ "حازم نے تاسف سے کہا۔۔۔

سب سے پہلے اب تم اسے تلاش کرو ڈھونڈو اسے۔۔۔۔ اور اس طرح رونے سے اگر وہ " مل جاتا ہے تو پھر تو مجھے بھی رونا چاہیے۔۔۔۔ "عائشے نے ماحول کی اذیت کو کم کرنا چاہا۔۔۔ اس کی بات پر حازم مسکرایا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ بھی نا بھا بھی۔۔۔" حازم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

کیا میں۔۔۔؟؟ چلو سو جاؤ اب۔۔۔۔ اور رونا مت۔۔۔۔ سمجھ رہے ہونا میری بات ورنہ " میں خفا ہو جاؤ گی اور میں جانتی ہوں میرا یہ چھوٹا سا بھائی میری ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔ شادی ہونے والی ہے تمہاری۔۔۔۔ اب تو بڑے ہو جاؤ۔۔۔ باب کو۔" اس سے پہلے عائشے بات مکمل کرتی حازم نے کچھ یاد آنے پر اسے ٹوکا تھا۔۔۔

اوہ ہاں بھا بھی۔۔۔ وہ میری شادی پر آئے گا۔۔۔ ہاں اس نے کہا تھا وہ ضرور آئے گا۔۔۔۔" حازم نے پرجوش لہجے میں بتایا۔۔۔۔

واؤ۔۔۔ تو پھر کیسی ٹینشن۔۔۔۔ وہ آئے گا تو میں اس سے خود بات کروں " گی۔۔۔۔" عائشے نے خوشی سے کہا۔۔۔۔ وہ خوش تھی کہ ذیان کو ابھی انہوں نے مکمل کھویا نہیں تھا اب بھی امید باقی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی بھابھی۔۔۔۔"حازم نے مؤدب انداز میں کہا۔۔۔۔"

آپ یہاں ہیں اور ہم کب سے روم میں آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"عائشہ نے" کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب ہیشتم غصے سے روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

میں بس آہی رہی تھی۔۔۔۔"عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"ہیشتم کو اس طرح" غصے میں دیکھ کر عائشہ کو بڑا مزہ آرہا تھا۔۔۔۔

ویسے کیا کھچڑی پک رہی تھی آپ دونوں میں۔۔۔۔؟؟"ہیشتم نے بھنویں اچکاتے ہوئے" سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ابھی کھچڑی پکی کہاں تھی بھائی۔۔۔۔آپ نے اچھی بھلی کھچڑی کا ستیاناس کر" دیا۔۔۔۔"حازم نے مصنوعی تاسف سے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بس زیادہ مت بول تو۔۔۔ ہم جانتے ہیں ضرور کوئی تو بات ہے۔۔ لیکن اب تو بھئی
 بھابھی کے ہوتے ہوئے ہماری کیا اوقات۔۔۔۔۔ "ہیشم نے تڑخ کر کہا۔۔۔ جبکہ خفا
 نظریں اب بھی علشے پر مرکوز تھیں۔۔۔

حازم یہ جلنے کی بو کہاں سے آرہی ہے۔۔۔۔۔؟؟ "علشے نے شرارتی لہجے میں کہتے "ہیشم"
 کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہم بتاتے ہیں کہاں سے آرہی ہے۔۔۔۔۔ "ہیشم نے علشے کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

ارے کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ ہاتھ تو چھوڑیے میرا۔۔۔۔۔ "علشے نے احتجاج کرنا"
 چاہا۔۔۔۔۔ ہیشم اس کی پرواہ کیئے بغیر اس کا ہاتھ تھامے اپنی ہنسی دبانا کمرے سے نکلتا چلا
 گیا اور اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔۔۔۔۔ کچن میں پہنچ کر ہی اس نے علشے کا ہاتھ
 چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ دیکھیں یہ جل رہا تھا۔۔۔۔"ہیشم نے اوون میں رکھے کھانے کی طرف اشارہ کرتے "ہوئے کہا جو اب بالکل جل چکا تھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی کہ میں نے آپ کے لئے کھانا گرم ہونے کے لئے رکھا" ہے۔۔۔"علشے نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے تاسف سے کہا۔۔۔۔

ہاں اب ہم آپ کو کہاں یاد رہیں گے۔۔۔۔؟؟"ہیشم نے خفگی سے چہرہ پھیرتے "ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ مجھے بھولتے ہی کہاں ہیں۔۔۔۔؟؟"علشے نے اس کے پاس آکر اس کا چہرہ اپنی "طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جھوٹ مت بولیئے علٹے --- آپ کو اب ہماری ذرا فکر نہیں ہے --- بس آپ کو ہر وقت دوسروں کی فکر رہتی ہے --- "ہیشم نے خفا لہجے میں کہا ---

ایسی بات نہیں ہے ہیشم --- "علٹے نے پلکیں جھکاتے ہوئے خم لہجے میں " کہا ---

حد ہوگئی علٹے ہمیں منانے کے بجائے آپ نے خود رونا شروع کر دیا " ہے --- "ہیشم نے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے اس کے آنسو پوروں پر چنتے ہوئے کہا ---

میں کہاں رو رہی ہوں ---؟؟ "علٹے نے بچوں کی طرح معصومیت سے کہا ---

اچھا تو یہ آنسو اس لئے بہائے جا رہے ہیں کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ ہم آپ کو روتے " ہوئے نہیں دیکھ سکتے --- "ہیشم نے شرارت سے کہا ---

PDF NOVEL BANK

سوری۔۔۔ لیکن اب چھوڑیں مجھے۔۔۔ کوئی آگیا تو۔۔۔ "عائشہ نے ارد گرد نظریں"
دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو دیکھ لے۔۔۔ ہم کون سا کچھ غلط کر رہے ہیں۔۔۔ "ہیشم نے مسکراتے ہوئے"
کہا۔۔۔ عائشہ کی ہڑبڑاہت سے وہ محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

اففففف ہیشم ایک تو آپ بھی۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے عائشہ بات مکمل کرتی جب"
انہوں نے کسی کی دبی دبی ہنسی پر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اور وہاں
کھڑے تینوں بچوں کو دیکھ کر ہیشم نے جلدی سے عائشہ کو چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ آئنا اور لیزہ
منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہے تھے جبکہ حوزان غصے سے گال پھلائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ عائشہ اور
ہیشم کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر غصے سے بولا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

آپ میری ماما کو کیوں تنگ کر رہے تھے۔۔۔؟؟" اس نے آگے بڑھ کر عائشہ کا ہاتھ "تھا۔۔۔"

اوو میری جان ہم کہاں تنگ کر رہے ہیں آپ کی ماما ہی تنگ کرتی ہیں "ہمیں۔۔۔۔" ہیشتم نے عائشہ کی جانب دیکھ کر معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔

ماما میں آپ کے شاتھ ہوں۔۔ میں جانتا ہوں پاپا آپ کو تنگ کر رہے تھے۔۔۔ آپ ڈریں "نہیں۔۔۔۔" حوزان نے بہادر بننے ہوئے غصے سے ہیشتم کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔۔

ارے پاگل بلے پاپا تو پیار کر رہے تھے بڑی ماما کو۔۔۔۔" لیزہ نے ملتھے پر ہاتھ مارتے "ہوئے تاسف سے کہا۔۔۔ اس کی بات پر دونوں نے شکد نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بہت تیز ہو گئے ہو تم تینوں --- اور سوئے کیوں نہیں اب تک ---؟ "علشے نے"
مصنوعی غصے سے پوچھا جبکہ ہیشتم کی تو ہنسی نہیں رک رہی تھی ---

مما ہمیں بہت ڈر لگ رہا تھا کمرے میں اس لئے ہم آپ کو بلانے آئے تھے --- "آئنا"
نے معصومیت سے کہا ---

اچھا چلو --- آج میں آپ لوگوں کے ساتھ آپ لوگوں کے کمرے میں ہی سو جاتی"
ہوں --- "علشے نے تینوں کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا --- اور انہیں ساتھ لئے آگے
بڑھ گئی ---

ارے علشے کہاں جا رہی ہیں آپ ---؟ "ہیشتم کی ہنسی کو بریک لگی تھی ---"

آج آپ اکیلے ہی سوئیں --- میں بچوں کے ساتھ سوؤں گی --- "علشے نے بھنوویں"
اچکاتے ہوئے کہا --- ہیشتم کا چہرہ دیکھ دیکھ کر اسے ہنسی آرہی تھی ---

PDF NOVEL BANK

لیکن عائشہ۔۔۔۔"ہیشم نے ابھی بات شروع ہی کی تھی جب عائشہ نے اس کی بات "کاٹی۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔ سویٹ ڈریمز ہیشم۔۔۔۔"عائشہ نے مزے سے کہا۔۔۔۔ہیشم کا چہرہ تو "دیکھنے والا تھا وہ تو بس بیچارگی سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

بالے بالے جان۔۔۔۔"عائشہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔"

عائشہ آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں یار۔۔۔؟؟"ہیشم نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

ایسے۔۔۔۔"عائشہ نے تیزی سے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور بغیر اس کا جواب "سنے کچن سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

شٹ۔۔۔۔"ہیشم بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے تاسف سے خود سے مخاطب ہوا۔۔"

اس کی نظریں اب بھی علشے کا تعاقب کر رہی تھیں جب اس کے پہلو میں چلتے حوزان نے ہیشم کو دیکھ کر بھنویں اچکائیں تھیں۔۔۔ اور ہیشم تو اس کی حرکت پر غش کھا کر ہی رہ گیا۔۔۔۔۔



میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"حورم کی بات پر وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔"

کیا کہہ رہی ہیں آپ میم۔۔۔؟؟ ہوش میں تو ہیں؟؟"عادل نے سکتے کے عالم میں"

کہا۔۔۔ اسے حورم سے کہاں امید تھی اس بات کی۔۔۔

ہاں بالکل ہوش میں ہوں میں عادل۔۔۔ میں تم سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"حورم"

نے اپنی بات دہرائی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔"عادل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔"

کیوں ممکن نہیں ہے۔۔۔؟؟"حورم نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔"

کیونکہ وہ انسان جو پہلے ہی کسی اور کو دل میں بسائے بیٹھا ہے آپ اس سے کیسے نکاح کر سکتی ہیں۔۔۔؟؟ وہ انسان آپ کو آپ کے حقوق بھی نہیں دے سکتا اور سب سے بڑی بات میرے اور آپ کے اسٹینڈرڈ میں بہت فرق ہے۔۔۔ آپ ایک اپر کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہیں۔۔۔ جبکہ میں آپ کی کمپنی میں کام کرنے والا ایک معمولی ورکر ہوں۔۔۔"عادل نے اسے اس کا اسٹیٹس باور کروانا چاہا۔۔۔"

مجھے فرق نہیں پڑتا اور یہ سب دولت تو دنیا میں ہی ہے۔۔۔ مجھے بس تمہارا ساتھ" چاہیے۔۔۔"حورم نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

میں مانتا ہوں ممیم یہ سب دنیا کا فائدہ ہے۔۔ لیکن پھر بھی جو آپ چاہ رہی ہیں یہ "امپا سبل ہے۔۔۔۔۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ اور آپ میرے بارے میں جانتی ہی کتنا ہیں۔۔۔۔۔؟؟" عادل نے سوالیہ نگاہیں اس پر مرکوز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں زیادہ نہیں لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ تم پچھلے پانچ سال سے میری کمپنی میں "کام کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اور کسی کو جلنے کے لئے یہ عرصہ بہت زیادہ ہے اور اس عرصے میں میں جان چکی ہوں کہ تم ایک اچھے انسان ہو۔۔۔۔۔" حورم نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

اچھا تو آپ کے مطابق کسی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے اتنا جاننا کافی "ہے۔۔۔۔۔؟؟" عادل نے معنی خیزی سے پوچھا۔۔۔

کسی کا تو نہیں معلوم لیکن ہاں تمہارے بارے میں اتنا جاننا کافی ہے۔۔۔۔۔ "حورم نے "فی الفور جواب دیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او کے --- لیکن مجھ سے شادی کر کے آپ کو ملے گا کیا۔۔۔؟؟ "عادل نے اسے جانچتی"
نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ایک مخلص۔۔۔ وفادار۔۔۔ اور اچھا انسان۔۔۔ "حورم کے پاس بھی ہر سوال کا جواب"
موجود تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ یہ آپ سوچتی ہیں۔۔ لیکن میں کسی کو دکھ اور درد دے سکتا ہوں اور کچھ"
نہیں اس لئے میں آج تک ہر انسان سے دور رہا ہوں۔۔۔ میں اپنی ذات سے کسی کو
اذیت نہیں دے سکتا۔۔۔ "عادل کا لہجہ نرم ہوا تھا۔۔ ناجانے کیوں وہ اس بات پر نظریں
جھکا گیا۔۔۔

اچھا تو اس طرح خود کو اذیت دے کر کون سا نیک کام کر رہے ہو تم۔۔۔ تم نے اس"
لڑکی سے محبت کی۔۔۔ اور اسے اس کی خوشی کی خاطر چھوڑ دیا۔۔ لیکن خود کو اس طرح

PDF NOVEL BANK

افیت دے کر تم اللہ کو ناراض کر رہے ہو۔۔۔ جب کسی کی خوشی کے لئے قربانی دی جائے تو اس پر رویا نہیں جاتا۔۔۔ "حورم نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔۔۔"

جی میم۔۔۔ آپکو آپکی بات کا جواب مل چکا ہے میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔"
اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔"عادل کو مزید بحث کرنا مناسب نہ لگا اس لئے بات کو ختم کرتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔۔۔۔۔"

رکو عادل۔۔۔ باتیں ادھوری مت چھوڑا کرو۔۔۔ آج اس بات کو ختم کر کے "جاؤ۔۔۔۔۔"حورم کی آواز پر اپنے بڑھتے قدموں کو روکتا وہ پلٹا تھا۔۔۔۔۔"

کیسی ادھوری بات۔۔۔۔۔؟؟؟"عادل نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

آج مین جاننا چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی کون تھی۔۔۔؟؟؟"حورم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

او کے آپ جاننا چاہتی ہیں نا تو سنیں وہ لڑکی بچپن سے میری منگیتر تھی لیکن میرے " جان سے عزیز ابا نے اسے غیرت کے نام پر کسی اور کے نام کر دیا۔۔ اور میں چاہنے کے باوجود اسے واپس نہ لا سکا۔ وہ لڑکی جسے میں نے بچپن سے اپنا سمجھا اس کا نام ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ سنا۔۔۔ جس سے آخری حد تک محبت کی۔۔ کبھی کھونے کا خوف نہیں تھا۔۔ میں پڑھائی کے لئے آؤٹ آف کنٹری گیا۔۔ اس یقین کے ساتھ وہ میری ہے۔۔ اور اسے تو میرے نام کی انگوٹھی بھی پہنا دی گئی تھی۔۔ لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے واپسی میں اتنی دیر ہو جائے گی کہ میں اسے کھو دوں گا۔۔۔ میں اس اس شخص سے بھی آزاد کروالیتا لیکن وہ خوش تھی اور اس کی خوشی نے ہی مجھے دغا کرنے سے روک دی۔۔۔ ورنہ میں علٹے کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا۔۔۔ میں نے تو اپنی محبت کو پا کر کھویا ہے۔۔۔ اس سے زیادہ درد کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔؟؟ "آج پہلی دفعہ عادل خان نے اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔۔۔

کیا وہ خوش ہے۔۔۔؟؟ "حورم نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

جی وہ خوش ہے۔۔ اس انسان کے ساتھ ابھی بتایا تو ہے آپکو۔۔۔۔۔۔ "عادل نے"
دھیمے لہجے میں کہا۔۔

تو جب وہ خوش ہے تو تم کیوں خود کو روگ لگائے بیٹھے ہو۔۔۔؟ تمہیں تو خوش ہونا"
چاہیے کہ وہ خوش ہے۔۔ تمہیں اپنی لائف میں آگے بڑھنا چاہیے۔۔ لیکن اب تمہیں اسے
بھول جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔ "حورم نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

کیا کسی کو بھول جانا اتنا آسان ہوتا ہے حورم جی۔۔۔۔۔؟ "عادل نے تلخ لہجے میں"
پوچھا۔۔۔

میں جانتی ہوں کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔۔۔ لیکن عادل ہم زندگی میں بہت بار گرتے"
ہیں۔۔۔ اور تب ہم پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم گرے رہ کر لوگوں کو مذاق بنانے کا موقع
دیں یا خود کو مضبوط بنا کر اٹھ کھڑے ہوں۔۔۔۔۔ اگر ہم یوں ہی گرے رہیں گے تو لوگ

PDF NOVEL BANK

ہمیں روند کر آگے بڑھ جائیں گے۔۔۔۔۔ اور ہم روتے ہی رہ جائیں گے۔۔۔۔۔ "حورم نے نرم لہجے میں اسے سمجھایا۔۔۔۔۔"

لیکن کوئی آگے بڑھنا ہی نہ چاہے تو۔۔۔۔۔؟ م "عادل نے ایک اور سوال کیا۔۔۔۔۔"

تو وہ انسان دنیا کا سب سے بڑا بیوقوف انسان ہے۔۔۔۔۔ یہ زندگی ہے کوئی کھیل نہیں " ہے۔۔۔۔۔ اور یہ زندگی ہر کام وقت پر ہو تو ٹھیک چلتی ہے ورنہ یہ ہمیں ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔۔۔۔۔ اور گزرا ہوا وقت کبھی پلٹ کر نہیں آتا۔۔۔۔۔ اگر اس وقت کی وقت پر قدر نہ کی جائے تو یہ ہمیں برباد کر کے رکھ دیتا ہے پھر ہمارے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں بچتا۔۔۔۔۔ اور اللہ نے تو خود فرمایا ہے۔۔۔۔۔ "وہ تب تک کسی کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ انسان خود نہ چاہے۔۔۔۔۔" آگے بڑھو عادل۔۔۔۔۔ زندگی نہ کسی کے آنے پر رکتی ہے نہ کسی کے جانے پر۔۔۔۔۔ "حورم نے اسے زندگی کی حقیقت سے روشناس کروایا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

میں جانتا ہوں میم۔۔۔ لیکن میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پارہا۔۔۔ میں اسے بھول نہیں " پارہا۔۔۔ "عادل نے بے بسی سے کہا۔۔۔

کیونکہ تم بھولنا چاہتے نہیں ہو۔۔۔ "حورم کی بات پر عادل نے نظریں چرائی " تمہیں۔۔۔۔

جس دن تم خود کو اس بند خول سے نکلنے کی پہلی کوشش کرو گے اس دن تم سب " بھول جاؤ گے عادل۔۔۔۔ وہ تمہارے لئے نامحرم ہے۔۔۔ اب وہ کسی اور کے نکاح میں ہے اس کو اس طرح دل میں بسائے رکھنے سے تم اللہ کے نزدیک گناہ کے مرتکب ہو رہے ہو۔۔۔۔ "حورم نے پھر سے کوشش کی۔۔۔ وہ عادل کو نارمل دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ بھی نارمل لائف گزارے۔۔۔۔

جی میم میں کوشش کروں گا۔۔۔ "عادل نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اور میں جانتی ہوں تم ضرور کامیاب ہو گے۔۔۔۔۔ بس اک کام کرنا عادل اللہ کو تلاش " کرنا اور جس دن تم اللہ کو تلاش کر لو گے کوئی غم غم نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ مجھے انتظار رہے گا اس دن کا۔۔ "حورم نے پر امید لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ان شاء اللہ ممیم۔۔۔۔۔ کیا اب میں جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔؟؟ "اس نے اجازت طلب کی۔۔۔۔۔"

جی ضرور۔۔۔۔۔ "حورم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دی۔۔۔۔۔" اور وہ پر میشن ملتے ہی گلاس ڈور کھولتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اور حورم کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ خوش تھی آج پہلی دفعہ عادل نے اس سے اتنی طویل بات کی تھی۔۔۔۔۔ آج وہ عادل کے خود پر چڑھائے خول کو توڑ تو نہیں سکی لیکن چٹخا ضرور چکی تھی۔۔۔۔۔ اور اسے یقین تھا وہ ایک دن عادل کو اس خول سے ضرور آزاد کروا لے گی۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ڈیڈ میں عادل سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"حورم نے مسٹر لغاری کے سامنے اپنی "بات رکھی تھی اور اس کی بات پر وہ تھوڑے شکوک بھی ہوئے تھے۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو بیٹا۔۔۔؟؟ وہ کبھی نہیں مانے گا۔۔۔ اور وہ انسان تو کسی بات کرنا تو "دور کبھی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔۔۔ تو کیا وہ تم سے شادی کرنے پر راضی ہو جائے گا۔۔۔؟؟" مسٹر لغاری جانتے تھے کہ عادل کس قسم کا لڑکا ہے اس لئے بغیر کوئی اور ری ایکٹ کئے انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ اس کی ٹینشن نہ لیں اسے میں راضی کر لوں گی۔۔۔۔۔"حورم نے لاپرواہی سے "کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن بیٹا میرے خیال میں تمہیں اپنے فیصلے پر غور کرنا چاہیے۔۔۔۔ ہم اس کے بیک " گراؤنڈ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔۔ کہ وہ کون ہے۔۔؟ کہاں سے آیا ہے۔۔؟ "مسٹر لغاری نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

لیکن ڈیڈ وہ پانچ سال سے ہمارے پاس جاب کر رہا ہے۔۔۔ اتنا یقین تو کر سکتے ہیں نا " ہم اس پر۔۔۔ "حورم نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔۔

جب بیٹا تم فیصلہ کر چکی ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔ عادل اچھا لڑکا ہے۔۔۔ لیکن " اس کا بیک گراؤنڈ ہم نہیں جانتے میں اس لئے تمہیں کہہ رہا تھا۔۔۔ لیکن میں تمہیں فورس نہیں کروں گا کیونکہ میرے لئے تمہاری خوشی سب سے زیادہ امپورٹنٹ ہے جو تم چاہو گی وہی ہوگا۔۔۔ اب دانیال کی شادی کے بعد تمہارے بارے میں سوچتے ہیں۔۔۔ فلحال تم پیکنگ کر لو کل ہمیں پاکستان کے لئے بھی نکلنا ہے۔۔۔ "مسٹر لغاری نے اسے گلے لگاتے ہوئے شفیق لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو ڈیڈ۔۔۔ میں جانتی تھی کہ آپ کبھی منع نہیں کریں گے۔۔۔۔ تھینک یو
تھینک یو سوچ ڈیڈ۔۔۔۔۔ "اس نے خوشی سے چمکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

ویلم مائی ڈول۔۔۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ میری گڑیا ہمیشہ ایسے ہی خوش
رکھے۔۔۔۔۔ "مسٹر لغاری نے شفقت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ حورم
میں تو ان کی جان بستی تھی تو وہ کیسے نہ ملتے۔۔۔۔۔"

آمین۔۔۔ اور اللہ میرے ڈیڈ کو بھی ہمیشہ پیپی رکھیں۔۔۔۔۔ "حورم نے مسکراتے ہوئے
محبت سے چورلجے میں کہا۔۔۔۔۔"

بڑا پیار آرہا ہے ڈیڈ پر۔۔۔ خیریت تو ہے۔۔۔۔۔ "اکرے میں داخل ہوتیں مسز لغاری
نے مسکراتے ہوئے مشکوک لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ڈیڈ کوئی جیلِس ہو رہا ہے۔۔۔ "حورم نے مسز لغاری کو آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے"
کہا۔۔۔

ہم کیوں جیلِس ہونے لگے بھئی۔۔۔ ڈیڈ اور بیٹی کا معاملہ ہے ہم کون ہوتے ہیں آپ"
دونوں کے پیچ میں آنے والے۔۔۔۔ "مسز لغاری نے تپ کر کہا۔۔۔

ہاؤ سوئیٹ ماما۔۔۔ کتنی اچھی لگتی ہیں آپ غصے کرتے ہوئے۔۔۔۔ "حورم نے ان"
کے پاس آکر ان کے گرد بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ملکھن نہ لگاؤ مجھے۔۔۔۔ جاؤ اپنے ڈیڈ کے پاس ہی۔۔۔۔۔ "مسز لغاری نے مصنوعی غصے"
سے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اوہو ماما۔۔۔ کیوں غصہ کرتی ہیں۔۔۔ ڈیڈ بھی تو آپکے ہی ہیں۔۔۔۔۔ "حورم نے معنی"
 خیزی سے کہا۔۔۔ اسکی بات پر مسٹر لغاری زور سے ہنسنے لگے جبکہ مسز لغاری نے خفگی
 سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اب بس کر دیں۔۔۔ کتنا گھوریں گی بچی کو۔۔۔۔۔ "مسٹر لغاری نے انہیں مسلسل حورم کو"
 دیکھتے پا کر ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آپ تو چپ ہو جائیں۔۔۔ میں اب اپنی بچی کو بھی نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ حد ہو"
 گئی۔۔۔۔۔ "مسز لغاری نے تڑخ کر کہا۔۔۔ حورم جانتی تھی اب ان کی سوئیٹ سی جنگ
 شروع ہو چکی ہے لیکن اس سے پہلے آگے بڑھتی اس نے مسز لغاری کو پکارا۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔ کیا آپ پکینگ کروا دیں گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا رکھوں"
 اور کیا نہ رکھو۔۔۔۔۔ "حورم نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں بیٹا چلو میں کروادیتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ ویسے بھی ابھی میں فری ہی ہوں۔۔۔ "مسٹر لغاری نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔ اور حورم کو لے کرے سے نکل گئیں لیکن مسٹر لغاری کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنا نہیں بھولیں تھیں۔۔۔ مسٹر لغاری ہمیشہ کی طرح ان کے اس طرح دیکھنے پر مسکرا دیا کرتے تھے۔۔۔ آخر پہلی اور آخری محبت تھیں وہ انکی۔۔۔



خان حویلی میں اس وقت بہت چہل پہل تھی۔۔۔ ہر کوئی یہاں وہاں بھاگتا نظر آرہا تھا۔۔۔ ہر ایک کا اپنا ہی مسئلہ تھی کسی کے کپڑے اب تک نہیں سلے تھے تو کسی کی میچنگ کی جیولری نہیں تھی تو کسی کی اب تک شاپنگ کمپلیٹ نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آج مایوں کا فنکشن تھا اور اب فنکشن تھوڑی ہی دیر میں اسٹارٹ ہونے ہی والا تھا۔۔۔ کچھ مہمان آچکے تھے اور کچھ کی آمد جاری تھی۔۔۔ رحاب اور رباب کو صبح ہی پارلر بھیج دیا گیا تھا۔۔۔ مایوں کا فنکشن کمبائن خان حویلی میں رکھا گیا تھا۔۔۔ نکاح صبح ہی سادگی سے

PDF NOVEL BANK

کروادیا گیا تھا۔۔۔۔۔ علشے اور ہیشتم خان دروازے پر کھڑے مہمانوں کا استقبال کرنے
 میں مصروف تھے۔۔۔ جبکہ دانیال اور حازم اسٹیج پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف
 تھے۔۔۔ حورم مسٹر اینڈ مسٹر لغاری کے ساتھ بیٹھی اردگرد کا جائزہ لینے میں مشغول
 تھی۔۔۔ جب دروازے سے داخل ہوتیں رباب اور رحاب کو دیکھ کر جلدی سے انکی
 جانب بڑھی تھی۔۔۔ اور پھر دوپٹے کے سائے تلے پھولوں کے زیور پہنے پیلے جوڑے میں
 ملبوس سبج سبج کر قدم اٹھاتیں وہ دونوں اسٹیج تک پہنچی تھیں۔۔۔ اور پھر انہیں حازم اور
 دانیال کے برابر بٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں رسم شروع ہونے والی تھی۔۔۔ ہیشتم
 خان میزبانی کا فرض بخوبی نبھا رہا تھا اس کام میں علشے اس کا ساتھ دینے کی پوری
 کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کمی تھی تو صرف ایک انسان کی اور وہ تھا ذیان۔۔۔ لیکن کوئی اس
 بارے میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کیونکہ اس خوشی کے موقع پر کوئی اسے
 غمگین نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ حازم کی مسکراہٹ تھی کہ تمہنے کا نام نہیں لے رہی
 تھی۔۔۔ اسے مسلسل مسکراتے دیکھ کر زویا نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم مانا کہ تمہاری مایوں ہو رہی ہے۔۔۔ لیکن اگر تم یوں ہی مسکراتے رہے نا تو سب " گیسٹ تمہاری ذہنی حالت پر شک کرنے لگیں گے۔۔۔۔۔ "زویا کی بات پر فوراً اس کے لب سمٹے تھے لیکن اگلے ہی لمحے وہ زور سے ہنسا تھا۔۔۔۔۔

کیا کروں بھابھی۔۔۔۔۔ سوچ رہا ہوں جتنا مسکرانا ہے مسکرا لوں۔۔۔۔۔ بعد میں موقع ملے یا " نہ ملے۔۔۔۔۔ "حازم نے ساتھ بیٹھی رباب کو دیکھ کر معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ملے گا۔۔۔۔۔ اتنی پیاری تو ہے ہماری رباب۔۔۔۔۔ خوش رکھے گی " تمہیں۔۔۔۔۔ "زویا نے محبت سے رباب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ زویا کی بات پر رباب نے شرم سے اپنی نظریں جھکائیں تھیں۔۔۔۔۔

آخر پسند کس کی ہے بھابھی۔۔۔؟؟ "حازم نے فرضی کالر جھاڑا۔۔۔۔۔"

ہے کسی نکمے کی۔۔۔ "علشے نے بھی حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کچھ نہیں بھا بھی۔۔۔ ک۔۔ ک۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ "دانیال نے ہکلاتے ہوئے"
کہا۔۔۔

کتنی ظالم ہو لڑکی۔۔۔ اتنا تو سوچ لو کہ ابھی سب ہمیں ہی دیکھ رہے"
ہیں۔۔۔۔ "دانیال نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔

تو آپ کو خیال رکھنا چاہیے تھا بولنے سے پہلے۔۔۔۔ "رحاب نے بھی جواب دینا ضروری"
سمجھا۔۔۔۔

اچھا جی۔۔ شاید آپ بھول رہی ہیں کہ اب ہم آپکے شوہر بن چکے ہیں۔۔۔۔۔ "دانیال"
نے اس اپنا رشتہ یاد دلایا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو اب سر پر بٹھا لوں۔۔۔ یہ مت سوچیے گا کہ اب میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔۔ "رحاب" نے خفگی سے کہا۔۔۔

ہاں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے مجھ جیسا معصوم انسان۔۔۔۔ "دانیال نے بیچارگی سے" کہا۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ معصوم اور آپ۔۔۔۔ ویری فنی۔۔۔۔ جوک آف دی ڈے۔۔۔۔ سلام ہے "آپکو۔۔۔۔" رحاب نے قہقہہ لگاتے ہوئے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

شکر ہے تم ہنسی تو۔۔۔۔ سرٹیل کرڈی۔۔۔۔ ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو "آج۔۔۔۔" دانیال نے محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔۔

آئی نو۔۔۔۔ پھر بھی تھینک یو۔۔۔۔ "رحاب نے جیسے احسان کیا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ویلم مسز دانیال۔۔۔۔"دانیال نے سینے پر ہاتھ تھوڑا سا سر خم کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

بس زیادہ نہ بولیں۔۔۔۔"رحاب نے جلے لٹے لہجے میں کہا۔۔"

بس کر دو روحی کیا ہر وقت لڑتی رہتی ہو۔۔۔بیچارا معصوم سا تو ہے۔۔۔۔"حازم جو کب سے بیٹھا ان کی سن گن سن رہا تھا انہیں مسلسل لڑتے دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

بس کر دو تم تو۔۔۔۔جانتی ہوں۔۔۔کتنے معصوم ہو تم دونوں۔۔۔تم دونوں جیسے دو اور معصوم دنیا میں آگئے نا تو دنیا درہم برہم ہو جائے گی۔۔۔۔"رحاب نے تڑخ کر کہا۔۔"

بس کر دو روحی سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔"رباب نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔بولتے ہوئے وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ آس پاس کھڑے مہمان اسی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔اور اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔خفگی سے نظریں جھکا گئی۔۔۔پھر مایوں کی رسم شروع کی گئی۔۔۔سب مہمانوں نے انہیں ابٹن لگایا مٹھائی

PDF NOVEL BANK

کھلائی۔۔۔ رسم کے بعد فوٹو سیشن اسٹارٹ ہو چکا تھا۔۔۔ اور پھر کھانے کے بعد سب مہمان ایک ایک کرتے روانہ ہو گئے۔۔۔ مسٹر لینڈ مسٹر لغاری بھی یہاں لاہور میں موجود اپنے بنگلے میں ہی قیام پذیر تھے۔۔۔ اور لاہور آکر سب سے پہلے انہوں نے زویا سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔ ان کا بنگلہ گاؤں کے قریب ہی تھا تو وہ بھی جلد ہی چلے گئے۔۔۔ جبکہ رباب یہیں رحاب کے ساتھ اس کے کمرے میں ٹہری تھی۔۔۔ ولید ملک کا بیماری کی وجہ سے دو سال پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا تو کوئی مرد نہ ہونے کی وجہ سے رباب اپنی اماں کے ساتھ خان حویلی میں ہی رک گئی۔۔۔ اس طرح ایک خوبصورت یاد کے ساتھ اس خوبصورت دن کا اختتام ہوا تھا۔۔۔۔ لیکن ذیان کی کمی کو حازم اور رحاب نے شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

رحاب اور رباب آج کے فنکشن کو ڈسکس کر رہی تھیں جب دستک پر دروازے کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔۔ رحاب نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے حازم کو دیکھ کر مشکوک لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔"

م۔می۔۔ میں تو تمہیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔۔ دو دن بعد تم چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔ بہت مس کروں گا " تمہیں۔۔۔۔۔ "حازم نے نظریں کمرے میں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

او ہیلو۔۔۔۔۔ میں تو یہاں کھڑی ہوں اندر کیوں جھانک رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "رحاب جانتی " تھی وہ کیوں آیا ہے لیکن وہ رحاب ہی کیا جو موقع کا فائدہ نہ اٹھائے۔۔۔۔۔

روحی میری پیاری بہن۔۔۔۔۔ بس ایک دفعہ ملنے دو۔۔۔۔۔ "حازم نے مکھن لگاتے ہوئے " کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم چلو نکلویہاں سے۔۔۔۔"رحاب نے دروازہ بند کرنا چاہا۔۔۔ لیکن حازم نے اسے " دروازہ بند کرنے سے روکا تھا۔۔

یار روحی ایک دفعہ پلیز۔ یاد کرو میں نے تمہیں پرسوں تمہاری فیورٹ چاکلیٹ لاکر دی " تھی اسی کے واسطے ملنے دو۔۔۔۔"حازم نے ایک دفعہ پھر اصرار کیا۔۔۔۔

بھائی کو بلاؤں۔۔۔ اور یہ لو اپنی چاکلیٹ۔۔ احسان مت کرو۔۔۔ دو دن صبر نہیں کر " سکتے تم۔؟؟"رحاب نے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

روحی تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔؟؟ اب تم یورپ چلی جاؤگی ہمیں چھوڑ کر تھوڑا " تو رحم کر لو۔۔۔۔"حازم نے اسے ایموشنلی بلیک میل کرنا چاہا۔۔۔ جس میں وہ کامیاب

PDF NOVEL BANK

بھی ہو چکا تھا۔۔۔ اب رحاب آنکھوں میں نمی لئے کھڑی تھی۔۔۔ وہ رونے کی مکمل تیاری میں تھی۔۔۔

اُوئے۔۔ روحی رونے کا نہیں کہا میں نے۔۔۔ ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ چڑیلیں بھی "روتی ہیں۔۔۔" حازم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ اس کی خود کی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں۔۔۔۔

تم کیا ہو۔۔ اور جانتے ہو چڑیلیں پاگل بھی ہو جاتی ہیں؟؟ "روحی نے سوالیہ نظروں سے "دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں ایک شریف، ہینڈسم، گڈ لکنگ، کیوٹ سا لڑکا ہوں۔۔۔ اور بھئی میں تو نفل پڑھوں گا "تمہارے جانے کے بعد۔۔۔ اللہ اللہ کر کے جان چھوٹے گی تم سے۔۔۔ اب دانیال پر ترس آرہا ہے مجھے تو۔۔۔" حازم نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ اور وہ اسکی بات پر تپ چکی تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اچھا۔۔۔ میں تمہاری جان ابھی نکال دیتی ہوں۔ اور ادھر دو میری چاکلیٹ۔۔۔ "رحاب" نے کہہ کر دروازہ زور سے بند کر دیا۔۔۔ اور وہ جو رباب سے ملنے کی امید لگائے بیٹھا تھا اس اچانک ہونے والے وار پر بس کلس کر رہ گیا۔۔۔ اور اب بے بسی سے مسمناتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔



علشے آج آپ بہت پیاری لگ رہیں تھیں۔۔۔۔ "علشے آئیے کے سامنے کھڑی جیولری" اتارنے میں مصروف تھی جب عیشتم نے اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ کیا بات ہے۔۔۔ آج اتنا مکھن کیوں لگایا جا رہا ہے۔۔۔؟؟ "علشے نے شیشے میں نظر" آتے اس کے عکس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تو اب آپ کو ہماری تعریف بھی جھوٹی لگنے لگی ہے۔۔۔" ہیشتم نے افسردگی سے " کہا۔۔۔

میں نے تو ایسا نہیں کہا۔۔۔۔۔ ویسے آج ایک بندہ بہت اچھا لگ رہا تھا مجھے۔۔۔ ہینڈ سم " تھا کافی۔۔۔ دل ہی نہیں کر رہا تھا اس پر سے نظریں ہٹانے کا۔۔۔۔۔ "عائشہ نے معنی خیزی سے کہا

۔۔۔ اور ہیشتم تو بس شکد کھڑا تھا۔۔۔ یکدم اس کے چہرے کا تناؤ بڑھا تھا۔۔۔

کون تھا وہ۔۔۔؟؟ "ہیشتم نے مٹھیاں بھینچتے بمشکل خود پر کنٹرول کرتے ہوئے " کہا۔۔۔

تھا کوئی۔۔۔ بالکل سامنے آئیے میں نظر آتے شخص جیسا تھا۔۔۔۔۔ "عائشہ اپنی مسکراہٹ " چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔ ہیشتم کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔ چہرے کا تناؤ کم ہوا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ وہ علشے کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا۔۔۔ ناجانے وہ علشے کے لئے اتنا پوزیسو جنونی کیوں تھا۔۔۔۔ وہ آج اتنے سالوں بعد بھی علشے سے اتنی ہی محبت کرتا تھا بلکہ دن بدن اس کی محبت میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ وہ آج بھی علشے کو کھونے سے ڈرتا تھا۔۔۔۔

علشے ایسا مذاق مت کیا کریں۔۔۔ آپ جانتی ہیں ہیشتم خان کے لئے یہ ناقابل برداشت "ہے۔۔۔ ہم آپ کو کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔" ہیشتم خان نے جذباتی لہجے میں کہتے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں ہم آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں شاید لفظ نہیں ہیں ہمارے پاس کہ "ہم اپنی محبت کو بیان کریں۔۔۔۔ لو یو سوچ علشے۔۔۔۔" ہیشتم خان نے اس کے ملتھے پر محبت کی مہر ثبت کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

ہیٹ یو ٹو ہیشتم۔۔۔۔ "علشے نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تھینک یو علٹے اس نفرت کے لئے۔۔۔۔ ہم چاہتے ہیں آپ چاہے نفرت کریں یا محبت " لیکن یہ دونوں جذبے میرے لئے ہوں۔۔ بس اتنی سی خواہش ہے میری۔۔۔۔ "ہیشم نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔ وہ علٹے کے اس اظہار محبت کو جانتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ علٹے کا محبت ظاہر کرنے کا یہی انداز ہے۔۔۔۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ جس شدت سے علٹے کو چاہتا ہے علٹے بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہے۔۔۔

ہیشم۔۔۔۔ آپ نا۔۔۔ "اس سے پہلے علٹے کی بات مکمل ہوتی ڈریسنگ پر پڑے فون کی " بھتی رنگ نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔ جس کی اسکرین پر کوئی اجنبی نمبر بلنک ہو رہا تھا۔۔ ہیشم خان نے کال ریسیو کر کے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔ "ہیشم خان نے سلام کیا۔۔۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔۔ کیسے ہو ہیشم خان۔۔۔۔؟؟ "دوسری جانب سے کوئی مانوس آواز" ابھری تھی لیکن ہیشم کو یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس نے یہ آواز کہاں سنی ہے۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

کون بات کر رہا ہے۔۔۔؟؟" ہیشتم خان نے رعب دار آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔"

میں عادل بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔" دوسری جانب سے وہ نام سن کر ہیشتم کا چہرہ یکدم " غصے سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ مجھے کال کرنے کی۔۔۔؟؟" ہیشتم خان زور سے گرجا " تھا۔۔۔ اس کی آواز پر علٹے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ ہیشتم کی گرفت موبائل پر کافی مضبوط ہو چکی تھی۔۔۔ اور علٹے اب بے چین کھڑی کال بند ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

میں تم سے اور علٹے سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔" عادل خان نے تحمل سے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے عادل خان۔۔۔۔۔ تم نے ہماری بیوی علشہ کا "ہاتھ تھاما تھا اور تم کہتے ہو کہ ہم تمہیں معاف کر دیں۔۔۔۔۔" ہیشتم خان غصے سے غرایا اور علشہ تو عادل خان کا نام سن کر ہی شاکڈ رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا۔۔۔۔۔ لیکن ہیشتم تم خود سوچو اگر تم میری جگہ ہوتے تو "کیا کرتے۔۔۔۔۔؟؟؟" عادل خان نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔ اس کے جواب میں ہیشتم کچھ نہیں کہہ پایا تھا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ عادل علشہ سے بچپن سے محبت کرتا تھا اور اس طرح باآسانی اپنی محبت سے دستبردار ہو جانا کسی کے لئے بھی آسان نہیں ہوتا اس نے تو پھر منزل کے پاس پہنچ کر منزل کو کھویا تھا۔۔۔۔۔ اس نے بنا کچھ کسے کال ڈسکنکٹ کر دی آج پہلی دفعہ ہیشتم کسی کے سامنے چپ ہوا تھا۔۔۔۔۔ کال ڈسکنکٹ کر کے اس نے زور سے موبائل پٹخا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہیشتم۔۔۔۔۔؟؟؟" علشہ نے فکر مندی سے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے دھیمے لہجے "میں پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے آپ ہمیں چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی نا۔۔۔ بھلے وہ معافی مانگ لے۔۔۔؟؟ "ہیشم"

نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔۔۔ علشے ہمیشہ اس کی اپنے لئے اتنی جنونیت سے ڈرتی تھی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپکو ہیشم۔۔۔؟؟ اس بات کو چھ سال گزر چکے ہیں۔۔۔۔ اب تک تو"

انہوں نے بھی شادی کر لی ہوگی۔۔۔۔ اور میں آپکو چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہوں۔۔۔۔ کیا مجھ پر میری محبت پر آپکو اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے؟؟ "علشے نے اپنا لہجہ تھوڑا سا سخت رکھا تھا۔۔۔۔

علشے ہمیں آپ پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔ لیکن وقت پر بھروسہ نہیں ہے"

جب یہ کروٹ لیتا ہے تو زندگی بدل کر رکھ دیتا ہے۔۔۔۔ "ہیشم خان نے اپنا ڈر ظاہر کیا۔۔۔۔ وہ انسان جس کے نام سے ہی لوگ ڈر جاتے تھے۔۔۔۔ وہ ایک عورت کی محبت میں اتنا کمزور ہو سکتا ہے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن کیسا بھی وقت کیوں نہ آجائے میں آپ کا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی۔۔ زندگی کے ہر موڑ پر آپ مجھے اپنے پاس پائیں گے۔۔۔۔۔" علٹے نے اس کا ہاتھ تھمتے ہوئے اسے یقین دلانا چاہا۔۔۔۔۔

تھینک یو علٹے۔۔۔۔۔ ہیشم خان بھی ہمیشہ علٹے کے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔" ہیشم نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا ہیشم۔۔۔۔۔ علٹے اور ہیشم کبھی الگ نہیں ہو سکتے کبھی بھی نہیں۔ وہ ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہیں۔۔۔۔۔" علٹے نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

اور جس دن ایسا ہوا ہیشم خان خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے لے گا۔۔۔۔۔" ہیشم نے جذباتیت سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اگر اب آپ نے کچھ کہا تو میں چلی جاؤں گی بچوں کے کمرے میں۔۔۔۔۔"علشے نے"
بھی زور آور دھمکی دی تھی۔۔۔

ایسے کیسے چلی جائیں گی۔۔۔۔۔آج اگر آپ گئیں تو ہم آپ کو وہاں سے اٹھا کر لے آئیں"
گے۔۔۔۔۔"ہیشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اب وہ کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔۔۔

ہیشم بھول جلیئے ناسب۔۔۔۔۔معاف کر دیں عادل خان کو۔۔۔وہ جو سب ہوا وہ وقت"
کا تقاضا تھا۔۔۔۔۔"علشے نے موقع دیکھ کر نرمی سے کہا۔۔۔

لیکن علشے۔۔۔۔۔"ہیشم خان کو علشے کا عادل کا نام لینا ناگوار گزرا تھا اور اس بات کا"
اندازہ علشے کو ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن کچھ نہیں بس ہم نے کہا آپ انہیں معاف کر رہیں ہیں تو کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" عائشہ نے حتیٰ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی ہیشتم خان اس کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ جسٹ فار یو جان ہیشتم۔۔۔۔۔" ہیشتم نے ہار ملتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

تھینک یو ہیشتم۔۔۔۔۔" عائشہ نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

تھینک یو وہ بھی اتنا سہیل۔۔۔۔۔" ہیشتم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

کیا مطلب۔۔۔۔۔ تھینک یو میں بھی ڈیزائن ہوتے ہیں۔۔۔۔۔؟؟" عائشہ نے نا سمجھی سے "پوچھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

نہیں ڈیزائن تو نہیں ہوتے۔۔۔ ہاں فیلنگز ضرور ہوتی ہیں اس میں۔۔۔۔۔ "ہیشم نے"

معنی خیزی سے کہا۔۔۔

تو آپکو کونسا تھینک یو چاہیئے؟؟ "علثے نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔"

ہمیں محبت والا تھینک یو چاہیئے۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔۔"

یہ کونسا تھینک یو ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ اچھا چلیں آج میں آپ کو اک نیا انداز بتاتی ہوں شکریہ"

کہنے کا۔۔۔ آپ آنکھیں بند کریں۔۔۔۔۔ "علثے نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

اوکے۔۔۔۔۔ "ہیشم نے فوراً خوشی سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔۔ اور علثے اس کے آنکھیں"

بند کرتے ہی لمحے کی دیر کئے بنا وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔ مسلسل خاموشی پا کر ہیشم نے

آنکھیں کھولیں تھیں لیکن علثے کو ناپا کر اس نے ارد گرد نظریں دوڑائیں تھیں۔۔۔۔۔ اور

علثے کے بیوقوف بنانے پر بس مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اب جان گئے ہیں ہم کہ علشہ ہیشتم خان کی بیوی ہیں۔۔۔ آج آپ ہمیں ہی چونا لگا" گئیں۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان خود سے کہتا واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔



اللہ تعالیٰ آپ تو غفور و رحیم ہیں نا۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ آج آپ کا یہ بندہ سب" کچھ کھو چکا ہے۔۔۔۔۔ جانتے ہیں اللہ جب میں آج حازم سے ملا مجھے لگا جیسے زندگی مل گئی ہو۔۔۔۔۔ کتنا سمجھدار ہو گیا ہے وہ۔۔۔۔۔ اور روحی میری گڑیا بھی اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ کل اس کی شادی ہے۔۔۔۔۔ ان سالوں میں میں سب کھو چکا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن ہاں اللہ تعالیٰ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔۔۔۔۔ "وہ جائے نماز پر بیٹھا بارگاہ الہی میں ہاتھ پھیلائے اپنے رب سے مخاطب تھا۔۔۔۔۔ ہاں اب وہ اپنے رب سے ہی ساری باتیں کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے کسی کو رازدار یا رقیب نہیں بنایا تھا۔۔۔۔۔ اب اس کے لئے سب کچھ اللہ ہی تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یا اللہ پلیز بس ایک دفعہ مجھے زویا سے ملوادیں --- یا اللہ میں جانتا ہوں میں تب تک " پر سکون نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے معاف نہ کر دے --- لیکن میں اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا ہوں --- شہر کا کونا کونا چھان چکا ہوں --- لیکن وہ کہیں نہیں ملی --- " وہ رو رو کر اپنے رب سے التجاء کر رہا تھا ---

یا اللہ تو تو دلوں کے بھی حال جانتا ہے --- تو تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے نا پلیز " اللہ تعالیٰ ایک دفعہ بس ملوادیں اس سے --- " وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا --- شاید اب قبولیت کی گھڑی آچکی تھی اس کی سن لی گئی تھی --- اس کا رونا بھی رب کو پسند آگیا تھا --- اور شاید اب اس کی زندگی میں سکون آنے والا تھا --- آج وہ پورے پانچ سال بعد اس طرح رویا تھا --- بچوں کی طرح اس نے رو رو کر اللہ سے فریاد کی تھی --- کون جانتا تھا کہ وہ انسان جس سے اس نے حد سے زیادہ نفرت کی تھی اسی انسان کو وہ اس طرح اللہ سے رو رو کر ملنے لگا --- وہ پوری رات اس نے رب سے منتیں، التجائیں کرتے گزاری تھی --- فجر کی نماز کے بعد جب وہ رو رو کر تھک چکا تو نڈھال ہو کر بستر پر لیٹ گیا اور آخر کار کچھ ہی دیر میں نیند اس پر مہربان ہو چکی تھی ---

PDF NOVEL BANK



خان حویلی میں مکمل سکوت چھایا ہوا تھا۔۔۔ تمام کمروں کی لائٹس آف ہو چکی تھیں۔۔۔ جب وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا بنا کوئی آہٹ کئے رحاب کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ دروازہ چونکہ لاک نہیں تھا اس نے بغیر آواز کئے دروازہ کھولا تھا۔۔۔ اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ پر دنیا و مافیہا سے بے خبر سوئے وجود کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

رباب۔۔۔ تم یہاں اتنے مزے سے سوئی ہوئی ہو۔۔۔ وہاں میرا سکون چین سب " برباد ہو رکھا ہے۔۔۔۔۔ "حازم نے اس کے پاس زمین پر گھٹنے ٹیکتے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔ کسی مانوس آواز پر سامنے سوئے وجود میں جنبش پیدا ہوئی تھی۔۔۔ اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں اور ابھی کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب حازم کی بات پر چپ ہو گئی۔۔۔۔۔ حازم جان چکا تھا وہ جاگ چکی ہے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یار آج تو تم بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ پھولوں میں گھری بلکل کالے گلاب "جیسی۔۔۔۔ اور یہ پیلا جوڑا اس میں تم بلکل پیلیا کہ مریض لگ رہی تھی۔۔۔ بس جب میں نے تمہیں دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔ میرا دل کر رہا تھا کہ بس تمہیں ہی دیکھتا رہوں۔۔۔۔" حازم نے ہلکی آواز میں اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ "اس نے اس کے جواب میں اتنا ہی کہا۔۔ جبکہ حازم شکڈ تھا کہ اس نے "کچھ کہا کیوں نہیں۔۔۔۔"

اچھا میں یہ کہنے آیا تھا کہ اپنے ہاتھوں پر مہندی سے میرا نام ضرور لکھوانا۔۔۔۔ "حازم" نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔۔

باب تم جان نہیں سکتی کہ میں کتنا خوش ہوں آج جب ہمارا نکاح ہوا اس وقت جو "میں فیل کر رہا تھا وہ ناقابل بیان ہے۔۔۔۔" حازم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جب اس وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتی سائیڈ لمپ آن کرتی جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا کر رہے ہو حازم۔۔۔۔ میں رباب نہیں رحاب ہوں۔۔۔۔ کتنے چھچھورے ہو تم۔۔۔۔"

مجھے تو آج پتا چلا ہے۔۔۔۔ "رحاب نے غصے سے کہا۔۔۔۔ اور حازم تو رحاب کو دیکھ کر ہی
سکتے میں آگیا تھا۔۔۔۔ اور اب اپنی بیوقوفی پر نظریں چرا گیا۔۔۔۔ لیکن لگے ہی لمحے اپنی خفگی
چھپاتا جھٹ سے بولا۔۔۔۔

چھچھورا ہو گا دانیال۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔ اور میں اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔ لیکن"

"نہیں تمہیں تو ہمیشہ کباب میں ہڈی بننا ہے نا۔۔۔۔"

خبردار جو ایک لفظ بھی دانیال کے بارے میں کہا۔۔۔۔۔ ورنہ میں بیڈ سے کود کر اسے"

بیوہ کر دوں گی۔۔۔۔۔ "رحاب نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔ لیکن فوراً ہی اپنے لفظوں کا احساس
ہوتے ہی انگلی دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔۔ مسلسل شور کی آواز پر رباب کی نیند میں خلل پیدا
ہوا تھا اور سامنے کھڑے حازم کو دیکھ کر شرمیلی سی مسکان اس کے لبوں پر دوڑ
گئی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اونیس سو پچاس کی پیدائش۔۔۔۔۔ تم اس سے شرمنا رہی ہو۔۔۔ اس نمونے سے جو خود کو دیکھ کر شرمنا جاتا ہے۔۔۔۔۔ "رحاب نے غصے سے رباب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔"

توبہ ہے روحی۔۔۔۔۔ اور تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "رباب نے حازم سے پوچھا۔۔۔۔۔"

یہ یہاں تم سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔ تم نے اس کا سکون چین سب لوٹ لیا ہے۔ اور کہہ رہا "تمہا تم آج پیلیا کی مریض لگ رہی تھی۔۔۔۔۔" رحاب نے ہنستے ہوئے کہا۔ جبکہ رباب نے خونخوار نظروں سے حازم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ حازم سمجھ چکا تھا کہ اب وہ اس کی فیلنگز کی بینڈ بجانے والی ہے اس لئے بنا کچھ کہے رحاب کو وارن کرتا پاؤں پٹختا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ جبکہ رحاب اور رباب نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔ اور اب دونوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



خان حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔ پوری حویلی کی دیواریں پھولوں کی لمبی لمبی لڑیوں سے ڈھکی ہوئیں تھیں۔۔۔ لائٹس نے پوری حویلی کو روشن کر رکھا تھا۔۔۔ ہر طرف پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو ماحول کو خوشگوار بنانے میں بھرپور کردار ادا کر رہی تھی۔۔۔ پورا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ بڑی بڑی شخصیات اس وقت خان حویلی میں موجود تھیں۔۔۔ ملازم یہاں سے وہاں مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے بھگتے نظر آرہے تھے۔۔۔ ہر ایک چیز اپنے قیمتی ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔۔۔ آج اس حویلی کی رونق اس حویلی کی جان روحی اور حازم کی شادی ہو رہی تھی کہیں کوئی کمی رہ جائے یہ بات ہیشم خان کیسے برداشت کر سکتا تھا نہیں۔۔۔ ہیشم خان بلیک کرتے میں ملبوس اپنی مخصوص شاہانہ چال چلتا ہوا وہاں موجود مہمانوں کی جانب چلا آیا۔۔۔ وہ کسی بزنس پارٹنر سے بات کرنے میں مصروف تھا جب سامنے سے آتی عائشہ اپنا لہنگا سنبھالتی بمشکل سیڑھیاں اتر رہی تھی اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا گئی۔۔۔۔۔ آج وہ ہیشم خان کی خواہش پر دلہن کی طرح تیار ہوئی تھی۔۔۔ ہیشم خان چاہتا تھا آج وہ اس کے لئے

PDF NOVEL BANK

سنگھار کرے اس کی خواہش کے مطابق خود کو سنوارے۔۔۔ اور اس وقت وہ بالکل اس کی خواہش کے مطابق تیار ہوئی تھی۔۔ کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنے لائٹ میک اپ کئے سرخ رنگ کے لہنگے میں ملبوس وہ ہیشتم خان کو دنیا کی حسین ترین لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔۔ اس وقت ہیشتم خان کو اس سے نظر ہٹانا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا وقت یونہی تھم جائے اور وہ جی بھر کے علشے کو دیکھتا رہے۔۔۔ جب اس سے رہا نہیں گیا تو وہ مسکراتا ہوا اپنی مخصوص چال چلتا ہوا علشے کے پاس چلا آیا اور آنکھوں میں محبت کا سمندر لائے اسے بڑے آرام سے دیکھتا تھا۔۔ علشے تو اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ہی کنفیوز ہو گئی تھی۔۔۔ ہیشتم کو مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر اس شرمیلی سی مسکان اس کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔ اور وہ شرم سے پلکیں جھکا گئی۔۔۔ اور ہیشتم تو مانو اس کی اس ادا پر فدا ہو کر ہی رہ گیا تھا۔۔۔

واہ جان ہیشتم۔۔۔ آپ کی انہی اداؤں پر تو ہم فدا ہیں۔۔۔ ہم سے پوچھیں آج آپ کتنی "حسین لگ رہی ہیں۔۔۔۔" ہیشتم خان نے معنی خیزی سے اس کے کانوں میں سرگوشی کی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا کر رہیں ہیں آپ --- کوئی دیکھ لے گا اتنا تو خیال کر لیا کریں --- نہ جگہ دیکھتے ہیں " نہ کچھ اور --- "عائشے نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا ---

ویسے ایک بات بتائیں --- آج ہماری پیاری سی بیوی شرما کیوں رہی ہیں ---؟؟ اور " اس شرم کی وجہ سے ٹھیک سے غصہ بھی نہیں کر پار ہیں " ہیشتم خان اب بھی اس کی تیاری کو ستاؤشی نظروں سے دیکھ رہا تھا ---

میں میں --- کہاں شرما رہی ہوں ---؟؟ "عائشے اس کی بات پر گڑبڑا گئی --- لیکن " فوراً خود کو سنبھالتے لاپرواہ ظاہر کیا تھا ---

اچھا تو پھر آپ بلش کیوں کر رہی ہیں ---؟؟ آپ کے یہ پیارے پیارے سے گال لتنے " گلاب کیوں ہو رہے ہیں ---؟؟ " ہیشتم نے اس کے گلابی ہوتے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا ---

PDF NOVEL BANK

آپ بھی نا۔۔۔ ہٹیں سامنے سے۔۔۔۔۔" عائشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ نا جانے کیوں "

آج اسے واقعی میں ہیشتم سے شرم آرہی تھی۔۔۔ اس کی والہانہ نظریں اسے پزل کر رہی تھیں۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا وہ ہیشتم کو راستے سے ہٹاتی مہمانوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ ہیشتم خان بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ بھی کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ آج وہ خوش تھا آج وہ اپنے کندھے پر پڑی ذمہ داری کو بخوبی پورا کرنے جا رہا تھا۔۔۔ لیکن ہاں ایک جگہ کمی رہ گئی تھی۔۔۔ شاید وہ ذیان کا فرض ٹھیک سے پورا نہیں کر پایا تھا۔۔۔ ذیان کی یاد اب بھی اسے بے چین کرتی تھی۔۔۔ اسے اس پر یقین نہ کرنے کا ملال تھا لیکن ذیان نے جو کیا وہ اس ملال پر غالب آجاتا تھا۔۔۔ لیکن اس نے ہمیشہ زویا اور لیزہ کو پورا حق دینے کی کوشش کی تھی ان کے حق میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی۔۔۔

۔۔۔ زویا بھی رحاب اور رباب کے ساتھ دوپہر میں ہ پارلر چلی گئی تھی۔۔۔ ہر کوئی باتوں میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ جب یکدم ہال میں بارات کی آمد کا شور ہوا تھا۔۔۔ تو عائشے اور

PDF NOVEL BANK

ہیشم۔۔ اور ننھے ننھے حوزان، آئناں اور لیزہ پھول کی پتیاں لئے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ حوزان اور آئناں نے تو ہیشم جیسا ہی کرتا پہنا تھا جبکہ لیزہ نے باربی فراک پہنی تھی جس میں وہ کسی باربی ڈول سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ بارات کا استقبال دھوم دھام سے کیا گیا۔۔۔۔۔ بارات کو چار چاند تو حازم نے لگائے تھے۔۔۔۔۔ ہیشم بہت اچھے سے مسٹر لغاری سے ملا تھا۔۔۔۔۔ پھر ہیشم جیسے ہی دانیال کو پھولوں کی مالا پہنانے لگا حازم جلدی سے آگے بڑھ کر وہ مالا اپنے گلے کی زینت بنا چکا تھا۔۔۔۔۔ جب ہیشم نے حیرانی سے اس کی اس حرکت پر اسے طدیکھا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" وہ کافی دیر سے حازم کو ڈھونڈ رہا تھا اور اب اسے بارات "میں شامل دیکھ کر اس نے تعجب سے پوچھا۔۔۔۔۔

اب آپ لوگ تو میری بارات لے کر گئے نہیں تو میں نے سوچا کیوں نا میں اپنی بارات "خود لے جاؤ۔۔۔۔۔" حازم نے چمکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کی بات پر سب نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔ خوشی اس کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ ہیشم خان نے دل ہی دل

PDF NOVEL BANK

میں اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔۔ فنکشن چونکہ خان حویلی میں ہی کمبائن رکھا گیا تھا تو اس لئے حازم کا بارات لے کر جانے والا ارمان دھرا کا دھرا رہ گیا۔۔ لیکن وہ بھی تو حازم تھا کیسے ناپنے ارمان پورے کرتا۔۔۔۔

واہ بھئی۔۔۔ حازم تم تو ماسٹر مائنڈ نکلتے۔۔۔ دل کر رہا ہے کان کھینچ کر اندر لے جاؤ" تمہیں۔۔۔۔" علٹے نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی آج کے دن تو بخش دیں۔۔۔ دیکھیں میرا کچھ نہیں جائے گا سب سمجھیں گے" آپ روایتی ظالم بھابھیوں جیسی ہیں جس نے اپنے دولہا بنے دیور کو بھی نہیں بخشا۔۔۔۔" حازم نے فکر مندی سے کہتے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

چپ ہو جا ورنہ اب بھابھی کا تو پتا نہیں بھائی ضرور لگا دے گا ایک۔۔۔۔" ہیشتم نے" اسے وارننگ دیتے دانیال کو بھی پھولوں کی مالا پہنائی تھی۔۔ حازم اور دانیال نے باہمی مشاورت سے ایک جیسا ڈریس ہی بنوایا تھا۔۔۔ تمام باراتیوں کا استقبال بھی معزز طریقے

PDF NOVEL BANK

سے کیا گیا۔۔۔ وہاں موجود ہر شخص کی آنکھوں میں ستائش تھی۔۔۔ دانیال اور حازم اپنی مخصوص چال چلتے اسٹیج پر رکھے قیمتی صوفوں پر براجمان ہوئے تھے۔۔۔ جب ننھا حوزان اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کی گود میں آ بیٹھا۔۔۔ معصوم لیزہ اور کیوٹ سا آئنا بھی اس کے ہمراہ تھے۔۔۔ حازم نے باری باری تینوں کو پیار کیا تھا۔۔۔

چلو آج تو آپ بالکل ہیرو لگ رہے ہو۔۔۔ "شرارتی حوزان معصومیت سے بولا۔۔۔"

تھینک یو میری جان۔۔۔ آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔۔ "حازم نے جھک کر اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔"

چلو۔۔۔ آج آپ کی شادی ہے۔۔۔؟؟ "حوزان کی جانب سے ایک اور سوال کیا گیا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

جی میری جان۔۔۔ آج چلو کی شادی ہے۔۔۔ "حازم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"

چلو میں نے بھی شادی کرنی ہے۔۔۔ "توزان نے معصومیت سے گال پھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ حازم نے اس کی بات پر حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ لیکن ابھی تو آپ بہت چھوٹے ہو۔۔۔"

نہیں۔۔۔ میں کو شادی کرنی ہے۔۔۔ آپ روبی چاچی سے شادی کر رہے ہو۔۔۔ مجھے بھی لذیذہ سے شادی کرنی ہے۔۔۔ "توزان بضد ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر دانیال اور حازم کا بھرپور قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔۔۔"

اوائے مولو ڈھول۔۔۔ مجھے نہیں کرنی تم سے شادی۔۔۔ "خاموش کھڑی لیزہ نے غصے سے بولی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیوں نہیں کرو گی۔۔۔؟؟ ہیرو جیسا تو ہوں۔۔۔" حوزان نے جیب میں رکھے گلاسز " آنکھوں پر لگاتے ایکشن سے کہا۔۔۔۔

کیونکہ تم گندے بچے ہو۔۔۔ ہر وقت مجھ سے لڑتے ہو۔۔۔" لیزہ نے تڑخ کر کہا۔۔۔

تم بھی تو مسٹر بین کی موٹی دادی ہو۔۔۔۔۔" حوزان نے شان بے نیازی سے کہا۔۔۔

تم کیا ہو۔۔۔ تنکے جیسی ٹانگوں والے مسٹر بین۔۔۔" لیزہ نے آنکھیں مسکاتے ہوئی " نخرے سے کہا۔۔۔

اولے چپ ہو جا حوزان۔۔۔۔۔ بڑا تو ہو جا پہلے۔۔۔۔۔ شادی بھی کر لینا۔۔۔" حازم نے " حوزان سے کہا۔۔۔ جس نے جوابی کاروائی کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ حازم کے ٹوکنے پر خفگی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ارے حوزان۔۔۔۔۔ میری تعریف تو تم نے کی ہی نہیں میں کیسا لگ رہا " ہوں؟؟؟" دانیال نے اس کا موڈ بگڑتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

آپ بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔۔۔ بالکل ٹیڈی بیئر لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔ "حوزان نے " بگڑے موڈ سے کہا۔۔۔۔۔ جب کہ اس کی بات پر دانیال کو سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔

میں کہاں سے ٹیڈی بیئر لگ رہا ہوں؟؟؟۔۔۔۔۔ تمہارے چلیو جیسا ڈریس تو پہنا ہے میں " نے بھی۔۔۔۔۔ "دانیال نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

کیونکہ آپ میری پھپھو کو لے جاؤ گے۔۔۔۔۔ آپ ڈاکو ہو۔۔۔۔۔ "حوزان نے غصے سے " کہا۔۔۔۔۔ اور دانیال تولتنے القاب پر غش کھا کر ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ارے۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ اب میں خفا ہوں آپ سے۔۔۔۔ "دانیال نے مصنوعی"
خفگی سے کہا۔۔۔

انکل یہ تو ایسے ہی بولتا ہے آپ تو شاہ رخ خان لگ رہے ہو۔۔۔۔ "اب کی بار آواز آٹال"
کی جانب سے آئی تھی۔۔۔ جو بھاگتا ہوا دانیال کی گود میں آبیٹھا۔۔۔۔ اس کی بات پر
حوزان دونوں ہاتھ منہ پر رکھے ہنسا تھا۔۔۔۔

اوائے ڈھولو۔۔۔ پانڈا کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔؟ آٹال صحیح کہہ رہا ہے۔۔۔۔ "لیزہ نے"
اسے ہنستے دیکھ کر تپ کر کہا۔۔۔۔

تم ہوگی پانڈی۔۔۔۔ چڑیل۔۔۔۔ "حوزان نے شرارت سے کہا۔۔۔۔"

نو حوزان۔۔۔۔ بری بات ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔ "اسٹیج پر آتی علشے نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

مما یہ مجھے پانڈا کہہ رہی تھی۔۔۔" حوزان نے احتجاج کیا۔۔۔"

برمی بات لیزہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں نالیسے۔۔۔" عائشے نے پیار سے اسے "سمجھایا۔۔۔ عائشے کی بات پر اس نے نظریں جھکا کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔"

ادھر دیکھو میری گرڈیا۔۔۔ آج تو بڑی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ بالکل پر می جیسی۔۔۔" عائشے "نے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔"

آپ بھی بہت پالی لگ رہی ہو بڑی ممما۔۔۔" لیزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

تھینک یو مائی ڈول۔۔۔" عائشے نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھابھی --- یہ رباب کب آئے گی ---؟؟ "حازم نے عائشے کو متوجہ کرتے ہوئے سوال" کیا ---

شرم کر لو --- کیسے پوچھ رہے ہو کھلے عام --- "عائشے نے تڑخ کر کہا ---"

شرم کیسی بھابھی ---؟؟ اپنے نام لکھوا چکا ہوں اب تو --- کیا میں لے آؤں پارلر" سے ---؟؟ "حازم نے ڈھیٹ بنتے ہوئے بیتیابی سے پوچھا ---"

چپ ہو کر بیٹھے رہو --- مانا نکاح ہو چکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی --- "عائشے نے" اسے ڈپٹتے ہوئے کہا ---

انتظار نہیں ہوتا بھابھی --- "حازم اب بھی باز نہیں آیا تھا ---"

PDF NOVEL BANK

لیکن انتظار تو کرنا پڑے گا حازم۔۔۔۔۔" عائشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جبکہ عائشے کے " منع کرنے پر حازم منہ بسور کر رہ گیا۔۔۔۔۔ عائشے کو کسی لڑکی نے پکارا تھا اور وہ حازم کی طرف دیکھتی اس کی حالت سے محظوظ ہوتی اسٹیج سے اترتی چلی گئی۔۔۔۔۔



حازم اور دانیال کی بے چینی دیکھ دیکھ کر عائشے کو ہنسی آرہی تھی۔۔۔ ان دونوں کی نظریں بار بار بیرونی دروازے پر جاتیں اور مایوس سی واپس لوٹ جاتیں۔۔۔ انتظار تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اوائے آجا ہم دونوں چلتے ہیں چھپ کر۔۔۔ نا جانے کہاں رہ گئیں ہیں۔۔۔ کب سے " پاگلوں کی طرح انتظار کر رہے ہیں ہم۔۔۔ لیکن نہیں ان کو تو میک اپ تھوپنے کی پڑی ہے۔۔۔" جب کافی دیر تک بھی ان کی آمد نہیں ہوئی تو حازم نے خوش ہوتے ہوئے اپنا بودا سا مشورہ پیش کیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

پاگل ہو گیا ہے کیا۔۔۔ اگر ہیشتم بھائی کو پتا چل گیا نا تو یہیں سو لوگوں میں جوتے " پڑیں گے۔۔۔" دانیال نے اس کا مشورہ رد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں پتا چلے گا یا کسی کو۔۔۔۔ "حازم نے بیزاریت سے استفسار کیا۔۔۔"

میں تو نہیں جانے والا تو نے جانا ہے تو جا۔۔۔۔ "دانیال نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔۔"

کتنا ڈرپوک ہے تو یا۔۔۔۔۔ "حازم نے اس کے صاف منع کرنے پر شدید سکتے کے " عالم میں کہا۔۔۔ اس کا سکتہ تو صوفے کے پیچھے سے برآمد ہوتے حوزان کی بات پر لٹا تھا۔۔۔۔

چلو آپ کہاں بھاگ رہے ہو۔۔۔ میں ابھی پاپا کو بتا کر آتا ہوں۔۔۔۔ " "حوزان نے " معصومیت سے دھمکی دی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کہیں نہیں جا رہا میرے باپ۔۔۔۔" حازم نے بگڑے موڈ سے کہا۔۔۔۔ اس کا بس " نہیں چل رہا تھا گھڑی کی سوئیاں آگے کر دے۔۔۔۔

میں یہیں بیٹھا ہوں چلو۔۔۔ آپ پر ہی نظر ہے میلی۔۔۔ سوچنا بھی مت یہاں سے " ہلنے کا۔۔۔ ورنہ اپنی بندوق سے ڈھشکیاؤں کر دوں گا " حوزان نے پاس پڑے صوفے پر بیٹھتے رعب سے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ جہاں اتنے دشمن ہوں میں سوچ بھی کیسے سکتا ہوں کہیں جانے " کا۔۔۔؟؟ " حازم کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔

چلو چاچی آگئیں۔۔۔۔ " اس سے پہلے کہ وہ واقعی ہی وہاں سے اٹھتا آئال کی آواز پر " اس نے دروازے کی سمت دیکھا تھا اور آئال کے بتانے پر جو تھوڑی خوشی ہوئی تھی رباب کو گھونگھٹ میں دیکھ کر ساری خوشی پر پانی پھرا تھا۔۔۔۔۔ علشے، زویا اور حورم ان

PDF NOVEL BANK

دونوں کو سہارا دیتیں اسٹیج تک لائیں تمہیں۔۔۔۔۔ انہیں اسٹیج کے قریب پہنچتے دیکھ کر حازم اور دانیال نے جلدی سے کھڑے ہو کر اپنا ہاتھ بڑھا کر انہیں اسٹیج پر چڑھنے میں مدد دی تھی۔۔۔۔۔ اور ان کا ہاتھ تھامے صوفے پر براجمان ہو گئے۔۔۔۔۔ ان چاروں کے لئے سب کی نظروں میں ستائش تھی۔۔۔۔۔ وہ ساتھ بیٹھے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ حورم وہیں دانیال کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

رباب یہ گھونگھٹ اوڑھنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔؟؟؟ "حازم نے اسے کہنی سے ٹھوکا" مارتے بیتابی سے پوچھا۔۔۔۔۔

نظر نہ لگ جائے اس لئے۔۔۔۔۔ "جواب علشے کی جانب سے آیا تھا۔۔۔۔۔"

حیرت ہے بھابھی۔۔۔۔۔ اسے بھی نظر لگ سکتی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ "حازم نے حیران ہونے کی بھرپور ایکٹنگ کی تھی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیوں نہیں لگ سکتی اتنی پیاری تو لگ رہی ہے آج بالکل چاند کے ٹکڑے جیسی"
خوبصورت۔۔۔۔"عائشے نے متعرف ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی لیکن میں زیادہ خوبصورت ہوں۔۔۔"حازم نے فرضی کالر جھاڑا تھا۔۔۔ اس کی"
بات پر دلہن بنی بیٹھی رحاب نے بے ساختہ قمقہ لگایا تھا۔۔۔

یہ خوبصورتی کا نام بدنام کر رہا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔"رحاب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔"

اچھا تم کون سے پرستان سے آئی ہو۔۔۔؟"حازم نے مضحکہ خیز لہجے میں پوچھا۔۔۔۔"

یہ چڑیلستان سے آئی ہے۔۔۔"دانیال نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی بات پر"
روحی نے زور سے اسکے پاؤں پر اپنی ہیل ماری تھپی جس پر وہ صرف کراہ کر رہ گیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کتنی ظالم ہو یا۔۔۔۔۔"دانیال نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ ان کی نوک "جھونک مزید بڑھتی ہیشتم کو اسٹیج پر آتے دیکھ کر ان کی زبان پر تالا لگاتھا۔۔۔۔۔

علشے۔۔۔۔۔آئیے ہم آپکو کسی سے ملوانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔"ہیشتم نے علشے کی جانب دیکھتے "ہولے کہا۔۔۔۔۔

بھائی پکا کسی سے ملوانا ہی ہے نا؟"حازم نے معنی خیزی سے پوچھا۔۔۔۔۔آج تو ہنسی "تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

سدھر جا حازم۔۔۔۔۔"ہیشتم اسے گھورتے ہوئے کہتا علشے کو لیتا مہمانوں کی جانب بڑھ "گیا۔۔۔۔۔حورم بھی مسز لغاری کی پکار پر ان کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

حازم کی بے چینی اب بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اب اسے ایک اور فکر لگی تھی۔۔۔
 ذیان اب تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ پتا نہیں ذیان آئے گا یا نہیں۔۔۔؟ یہ سوچ مسلسل
 اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔ وہ بار بار پہلو بدل رہا تھا۔۔۔ اسکو مسلسل بے چین دیکھ کر
 زویا جو پاس ہی کھڑی تھی وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا حازم۔۔۔؟ کوئی آنے والا ہے۔۔۔؟؟"

ن۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ کوئی بھی تو نہیں آنے والا۔۔۔۔۔ "زویا کے اچانک سوال کرنے پر"
 حازم نے گڑبڑا کر کہا۔۔۔ جب کہ نظریں اب بھی بیرونی دروازے پر تھیں۔۔۔

پھر اتنے بے چین کیوں ہو۔۔۔۔۔؟ "فکر مند لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔۔۔"

رخصتی کب ہوگی بھابھی۔۔۔۔۔؟ "حازم نے جلدی سے بات کا پہلو بدلا تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بڑے بے چین ہو۔۔۔" زویا نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔" حازم نے بظاہر لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔"

میں اچھے سے جانتی ہوں تمہیں حازم۔۔۔۔۔" زویا نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ زویا کی بات پر وہ دانتوں کی نمائش کرتا دانیال کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔"

دانیال بڑا ترس رہا ہے مجھے تجھ پر۔۔۔۔۔" اب حازم کی توپ کا رخ دانیال کی طرف تھا۔۔۔۔۔"

وہ کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟" دانیال نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

یار تو اتنی بڑی مصیبت اپنے سر لے رہا ہے۔۔۔ سلیوٹ ہے تجھے۔۔۔۔۔ "حازم نے"
روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جبکہ رحاب کا بس نہیں چل رہا تھا حازم کا
سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔

تمہیں اس پر ترس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ "رحاب نے غصے سے"
کہا۔۔۔۔۔

تو تم سدھر جاؤ پھر۔۔۔ ہر ایک کا جینا حرام کر دیتی ہو۔۔۔۔۔ "حازم نے اپنی ہنسی دباتے"
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں سدھروں گی۔۔۔ اور جسے اتنی ہی پراہلم ہے نا مجھ سے وہ دور رہے مجھ"
سے۔۔۔ "رحاب نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ دونوں۔ اور کیوں ستا رہے ہیں آپ میری " پیاری سوئیٹ سی بھابھی کو۔۔۔۔۔ "اسٹیج پر چڑھتی حورم نے کہا۔۔۔۔۔

ویسے پسند کس کی ہے۔۔۔؟؟ "دانیال نے فرضی کالر جھاڑا۔۔۔۔۔"

بس بھیا جانتی ہوں میں آپکی پسند۔۔۔۔۔ "حورم نے آنکھیں مکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

یار یہ گرلز ہوتی ہی ڈرامے باز ہیں۔۔۔۔۔ اور یہ بہنیں۔۔۔۔۔ ان پر تو اللہ ہی رحم کرے۔۔۔۔۔ " کبھی تعریف تو کرتی ہی نہیں ہیں۔۔۔۔۔ "دانیال نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

لڑکوں کی تعریف۔۔۔۔۔ اور یہ لڑکیاں برداشت کر لیں نووے۔۔۔۔۔ یہ سیل تو ان میں " پائے ہی نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "حازم نے تاسف سے کہتے دانیال کو آنکھ ماری تھی۔۔۔۔۔

تعریف والے کام بھی تو ہوں۔۔۔۔۔ "رحاب نے آنکھیں سکیڑتی غصے سے بولی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

بھیا کیا آپ اپنا فون دیں گے۔۔۔؟؟ "حورم سب باتیں اگنور کرتی اپنے مطلب پر آئی"
تھی۔۔۔

ہاں لے لو۔۔۔ "دانیال نے جیب سے فون نکال کر حورم کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔"

تھینک یو بھیا۔۔۔۔۔ "حورم اس سے موبائل پکڑتی اسٹیج سے اترتی حویلی کی اندرونی"
طرف بڑھ گئی تاکہ سائیڈ پر جا کر سکون سے کال کر سکے ابھی وہ چل ہی رہی تھی جب
کسی نے زور سے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔ ہیل کی وجہ سے وہ لڑکھڑائی
تھی لیکن سامنے والا پہلے ہی سنبھال چکا تھا۔۔۔۔ اس نے پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے
کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جو چہرے پر بلا کی سنجیدگی لئے اسے کھا جانے والی نظروں
سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

وہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں کو سیٹ کرتا اجنبی نظروں سے خود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آج کتنے سالوں بعد وہ اتنا دل لگا کر تیار ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنی تیاری پر طائرانہ نگاہ ڈالتا آئینے کے سامنے سے ہٹا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے جائے گا وہاں۔۔۔؟ سب کا سامنا کیسے کرے گا؟؟ ہیشتم بھائی کو کیا جواب دے گا۔۔۔؟ کیا وہ ان سب سے نظریں ملا پائے گا۔۔۔؟ اس نے کئی دفعہ نا جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن نا جانے کیا چیز تھی جو اسے اس جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی جانے کے لئے تیار ہوا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ جائے نماز بچھا کر اللہ کے حضور حاضر ہوا تھا۔۔۔ اور اس کے حضور التجاء کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ! رحاب کو ہمیشہ خوش رکھنا۔۔۔ کہتے ہیں وقت کا پہیہ ہمیشہ الٹا گھومتا ہے۔۔۔ اور "جو عمل ہم کرتے ہیں اس کا مکافات عمل بھی ضرور ہوتا ہے۔۔۔ یا اللہ میں بس تجھ سے اتنی فریاد کرتا ہوں میں نے جو کچھ کیا ہے اس کا بھگتان میری گڑیا کو نہ چکانا پڑے۔۔۔ اس کے لئے تو نے جسے بھی چنا ہے وہ ہمیشہ اس کے ساتھ مخلص رہے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میری گڑیا کو کبھی کانٹا تک نہ چبھے۔۔۔ یا اللہ جو عمل میں کر چکا ہوں اسکی بدولت مجھے اپنی بہن کے نصیب سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ تو تو رب ہے نا۔۔۔ ہم تو تیرے کن کے محتاج ہیں۔۔ تو تو کائنات میں موجود ہر چیز پر قادر ہے تو اے میرے رب رحاب کی زندگی میں ہمیشہ بہار رکھنا۔۔۔ نا جانے کیوں آج دل کھنچا جا رہا ہے اس جانب۔۔۔ ایسا لگتا ہے کچھ ہونے والا ہے۔۔۔ دل بہت گھبرا رہا ہے میرے مولا۔۔۔ سب کی حفاظت فرمانا۔۔۔۔ "ذیان نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اب اسے رونے کی وجہ نہیں چاہیے ہوتی تھی وہ تو بس جیسے ہی بارگاہ الہی میں حاضر ہوتا اس کی آنکھیں نم ہو جایا کرتی تھیں۔۔۔۔ آج وہ ڈر رہا تھا اپنی بہن کے نصیب سے کیونکہ جو کچھ اس نے کیا وہ بھی تو کسی کی بہن تھی۔۔ بیٹی تھی۔۔ لیکن اسے تب یہ سب کہاں یاد تھا۔۔۔۔۔ روحی کے اچھے نصیب کی دعا کرتا جائے نماز طے کر کے رکھتا وہ بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا اور اب اس کا رخ خان حویلی کی جانب تھا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپکی بھابھی ہیشتم خان کی بہن " ہے۔۔۔۔؟؟ "عادل خان نے اس کا بازو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں جکڑے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔عادل خان حورم کے بلانے پر دانیال کی شادی میں آیا تھا۔۔ لیکن ہیشتم خان کو دیکھ کر وہ شکوہ تھا۔۔ بہت سے سوالوں نے اس کے ذہن میں سر اٹھایا تھا۔۔ جن کا جواب صرف حورم ہی دے سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کا سامنا کرتا اس لئے وہ چھپتا چھپاتا حورم کی تلاش میں حویلی کی دوسری جانب آگیا اور حورم کو اسی طرف آتے دیکھ کر اس نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔ اور اب چہرے پر سختی لئے اسے گھورنے کا کام سر انجام دے رہا تھا۔۔۔۔

عادل پہلے میرا بازو چھوڑو۔۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ "حورم نے اپنے بازو کی طرف اشارہ " کرتے ہوئے کہا۔۔ اسکی بات پر عادل نے فوراً اس کا بازو چھوڑا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اوہ۔۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ میرا ارادہ آپ کو ہرٹ کرنے کا نہیں تھا۔۔۔۔ "عادل نے"
شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

کیا تم ہیشتم خان کو جانتے ہو۔۔۔؟؟ "حورم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تعجب سے"
پوچھا۔۔۔۔

جی جانتا ہوں عائشہ کا ہسبینڈ ہے وہ۔۔۔ اور نفرت کرتا ہے مجھ سے۔۔۔۔ "عادل نے"
دھیمے لہجے میں نظریں جھکائے ہوئے ہی جواب دیا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔ نفرت کیوں۔۔۔۔؟؟ "حورم نے متجسس ہوتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔"

کیونکہ عائشہ کے نکاح کے بعد میں عائشہ کو واپس اپنی حویلی لے جانے آیا تھا۔۔۔ اور"
تب عائشہ کے کہنے پر ہی میں خالی ہاتھ واپس لوٹ گیا تھا۔۔۔ اور میری غلطی یہ تھی کہ

PDF NOVEL BANK

ہیشم خان نے مجھے اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ آج تک میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔ "عادل خان نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن عادل اس بات کو گزرے بہت عرصہ گزر چکا ہے۔۔۔ اب سب کی لائف میں "بہت چینیجڑ آچکے ہیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اب تک تمہیں معاف کر دیا ہو۔۔۔" حورم نے نرمی سے کہا۔۔۔

نومیم۔۔۔ انہوں نے اب تک مجھے معاف نہیں کیا ہے۔۔۔۔ دو دن پہلے میں نے "انہیں کال کی تھی اور معافی بھی مانگی تھی۔۔ لیکن ان کا رویہ دو دن پہلے بھی ویسا ہی تھا جیسا پانچ سال پہلے تھا۔۔۔۔" عادل خان نے شکستہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

لیکن عادل مزید ایک کوشش تو کی جاسکتی ہے نا۔۔۔۔ "حورم نے کسی امید کے تحت "کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں میم۔۔۔ میں صرف آپکے کہنے پر آپکے لئے ہی آیا تھا لیکن شاید اب میرا مزید رکنا " ممکن نہیں مجھے جانا چاہیئے۔۔۔۔۔ "عادل خان نے اس کی بات کی نفی کرتے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن عادل۔۔۔۔۔ "حورم نے مزید بولنا چاہا لیکن عادل نے معذرت کرتے اپنے قدم باہر" کی جانب بڑھائے ہی تھے جب ہیشتم خان کی آواز پر اس کے قدم منجمد ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اور اس نے پلٹ کر ہیشتم خان کی طرف رخ کیا تھا۔۔۔۔۔

رک جاؤ عادل خان۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان نے گرجدار لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ حورم نے بھی " ساکت نظروں سے ہیشتم خان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں یہاں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔۔۔ اور اگر آہی گئے ہو تو ہم سے ملے بغیر کیسے " جاسکتے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "ہیشتم خان کا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔ اس کی بات پر عادل خان نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا عادل خان اتنے شاکد کیوں ہو۔۔۔۔؟؟ "ہیشم خان نے اسے ساکت نظروں سے" اپنی طرف دیکھتے پا کر پوچھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔۔ السلام علیکم ہیشم خان۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔؟؟ "عادل خان نے" جلدی سے خود کو نارمل کرتے ہوئے سلام کیا تھا۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔ ہم تو ٹھیک ہیں۔۔۔ تم کیسے ہو عادل خان۔۔۔؟؟ کافی بد لے بد لے " لگتے ہو۔۔۔۔ "ہیشم خان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں ہیشم خان میں تو ویسا ہی ہوں جیسا کل تھا۔۔۔۔ "عادل خان نے پھسکی" مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ وہ تو ہیشم خان کے رویے پر حیران تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہم جانتے ہیں تم ہمارے رویے پر حیران ہو۔۔۔ لیکن حیران مت ہو ہم تمہیں معاف " کرچکے ہیں۔۔۔ اور ہیشتم خان جسے معاف کردے زندگی بھر اس بات کو کبھی نہیں دہراتا۔۔۔ "ہیشتم خان اس کی حیرانگی نوٹ کر چکا تھا اس لئے اعلیٰ ظرفی سے بولا۔۔۔

تھینک یو ہیشتم خان۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔ "عادل نے " مشکور لہجے میں کہا۔۔۔

شکریہ کرنا ہے تو علٹے کا کرو صرف انہی کے لئے معاف کیا ہے ہم نے تمہیں۔۔۔۔ اور " ہاں کیونکہ تم علٹے کے چچا زاد ہو اور اس وقت ہمارے مہمان ہو تو تمہیں پوری عزت دی جائے گی۔۔۔۔ "ہیشتم خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اگین تھینک یو ہیشتم خان۔۔۔ "عادل نے اگے بڑھ کر اس کے گلے لگتے ہوئے ممنون " لہجے میں کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

السلام علیکم۔۔۔۔۔"ہیشم خان کو تلاش کرتی علشے بھی حویلی کے اس حصے میں آچکی" تھی اور اب سامنے نظر آتے منظر کو اس نے بے یقینی سے دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر پوری بات سمجھ کر اس نے بلند آواز میں سلام کیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟"عقب سے آئی علشے کی آواز پر وہ ہیشم سے "الگ ہوا تھا اور پھر نظریں اٹھائے بغیر سلام کا جواب دیتے حال دریافت کی کیا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔آپ کو ہیشم معاف کرچکے ہیں تو یہ جھکی نظریں۔۔۔؟؟؟"علشے" نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے تعجب سے پوچھا۔۔۔

علشے یہ نظریں کسی شرمندگی کے تحت نہیں بلکہ آپ کی عزت میں جھکی ہوئی" ہوں۔۔۔۔۔"عادل خان نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔۔۔جہاں ہیشم کو علشے کو عادل سے بات کرنا ناگوار گزرا تھا عادل کی یہ بات اسے اندر تک سرشار کر گئی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو علٹے۔۔۔ مجھے معاف کرنے کے لئے۔۔۔ میں آئندہ کبھی آپکی لائف میں دخل " اندازی نہیں کروں گا۔۔۔ "عادل خان کا لہجہ اب بھی دھیمہ تھا۔۔۔ علٹے کو عادل خان میں آیا یہ پوزیٹیو بدلاؤ بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ خوش تھی کہ عادل خان بات کو سمجھ چکا تھا۔۔۔ اس نے اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔۔۔

شاید ہم سب کو وہ باتیں بھول جانی چاہئیں۔۔۔۔ میں آپکو کسی سے ملواتی ہوں بس دو " منٹ۔۔۔۔ "علٹے ماحول کو مزید افسردہ نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے اتنا کہتی حویلی کے بیرونی جانب گئی تھی۔۔۔ اور زویا کو ساتھ لئے کچھ ہی دیر میں لوٹی تھی۔۔۔۔ عادل نے حیرانی سے زویا کی طرف دیکھا تھا وہ یہاں کیسے ہو سکتی تھی یہ بات اس کے ذہن سے بالا تر تھی۔۔۔ زویا نے جیسے ہی عادل خان کو دیکھا وہ دوڑتے ہوئے اس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔ جب وہ کچھ دیر بعد چپ ہوئی تو عادل نے اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔۔

کیسی ہو زویا۔۔۔؟؟ "عادل خان کے لہجے میں بھی نمی تھی۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

میں ٹھیک ہو۔۔۔ تم کیسے ہو۔۔۔؟؟ "زویا نے محبت سے نرم لہجے میں پوچھا۔۔۔"

میری چھوڑو تم بتاؤ یہاں کیسے۔۔۔؟؟ "عادل نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ اس کے سوال پر "زویا نے مختصر گزرے پانچ سالوں کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔۔ اور عادل خان جہاں ذیان کے کئے پر بھائی ہونے کے ناطے غصے میں آیا تھا وہیں زویا کی نیچر سے بھی وہ اچھے سے واقف تھا۔۔۔ اور پھر زویا کے سوال پر بھی وہ گزرے پانچ سالوں کے بارے میں بتانا چلا گیا کہ وہ کس طرح پانچ سال پہلے سب کچھ چھوڑ کر یورپ چلا گیا تھا۔۔۔ اور آج لوٹا تھا۔۔۔ زویا سے اماں بیگم کی ڈیپتھ کا سن کر عادل خان کو افسوس ہوا تھا۔۔۔

او ہیلو گاؤز۔۔۔ بس کر دو۔۔۔ یہاں شادی ہو رہی ہے یہ رونا دھونا چھوڑو ورنہ دلہے اپنی اپنی دلہن کو لے کر خود ہی رخصت ہو جائیں گے۔۔۔۔ "ماحول کو مزید سنگین ہوتا دیکھ کر کب سے خاموش کھڑی حورم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اور اس کی بات پر سب نے زور

PDF NOVEL BANK

سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔ عادل خان نے مشکور نظروں سے حورم کی جانب دیکھا تھا اور پھر سب مسکراتے ہوئے حویلی کی اندرونی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

گاڑی کے پیسے تیز رفتار سے سڑک پر دوڑ رہے تھے۔۔۔۔۔ یہ سڑک کم و بیش ہی استعمال ہوتی تھی۔۔۔۔۔ ذیان کا دھیان گاڑی سے باہر نظر آتے مناظر پر تھا۔۔۔۔۔ اور اب تو رات کے دس بج رہے تھے تو یہ سڑک اس وقت سنسان ہی ہوتی تھی۔۔۔۔۔ وہ گاڑی چلاتا ساتھ میں خود میں چھڑی جنگ سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ہیشتم خان اور باقی سب کا سامنا کیسے کرے گا۔۔۔۔۔ بار بار اس کا دل کرتا کہ وہ آدھے رستے سے ہی مڑ جائے۔۔۔۔۔ لیکن پھر اپنے دل کی بات ٹالتا گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دیتا۔۔۔۔۔ اب بھی وہ انہی سوچوں میں گھرا سامنے نظریں گاڑھے ڈرائیو کر رہا تھا جب کسی کے اشارہ کرنے پر اس نے گاڑی کی رفتار ہلکی کی تھی۔۔۔۔۔ کوئی لڑکی مسلسل ہاتھ ہلاتی اسے رکنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ ذیان نے گاڑی بالکل اس کے قریب لا کر روکی تھی۔۔۔۔۔ گاڑی کے رکتے ہی وہ لڑکی بھاگ کر گاڑی کے قریب آئی تھی اور اب گاڑی کا شیشہ بجاتی اس سے کچھ کہہ

PDF NOVEL BANK

رہی تھی۔۔۔ شاید وہ ذیان سے مدد مانگ رہی تھی۔۔۔ ذیان جلدی سے گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔ اور بطور خاص اس کے حلیے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ اس کے بال اس وقت بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ بھاگنے یا ناجانے رونے کی وجہ سے اس کی سانس پھولی ہوئی تھیں۔۔۔ ذیان اس کی آنکھوں سے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ لڑکی کافی دیر سے رو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ لڑکی خاموش کھڑی پر امید نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ تو اس وقت ناجانے کیوں اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ اسے مسلسل خاموش دیکھ کر وہ لڑکی دوبارہ گویا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

پلیز بچا لیجیے مجھے۔۔۔ ورنہ وہ لوگ مجھے مار دیں گے۔۔ آپکو اللہ کا واسطہ ہے میری ہیلپ " کر دیں۔۔۔۔۔ " اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کون مار دے گا آپکو۔۔۔؟ اور کیوں۔۔۔۔۔؟؟ " ذیان نے تعجب سے پوچھا۔۔۔۔۔ "

PDF NOVEL BANK

پلیز پہلے یہاں سے چلیے۔۔۔ میں آپکو سب سچ بتاؤں گی۔۔۔ پر پلیز اس وقت یہاں سے "مجھے لے جائیے۔۔۔ میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ ورنہ وہ لوگ پہنچ جائیں گے یہاں۔۔۔۔" اس لڑکی ہاتھ جوڑتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

اوکے ڈن۔۔۔۔ بیٹھے آپ گاڑی میں۔۔۔۔۔ "ذیان نے اس کی حالت دیکھ کر مزید" سوال پوچھنا مناسب نہ سمجھا اس لئے اسے گاڑی میں بیٹھنے کی تاکید کرتا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی کو واپس اپنے فلیٹ کی جانب موڑ دیا۔۔۔۔۔ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ جو کر رہا تھا کیا وہ ٹھیک تھا۔۔۔؟ اور اگر ٹھیک بھی تھا تو وہ اسے لے کر جائے گا کہاں۔۔۔۔؟؟



رخصتی کا وقت آپہنچا تھا لیکن ذیان ابھی تک نہیں آیا تھا اور اب تو حازم کی امید بھی دم توڑ چکی تھی۔۔۔۔ اور ذیان کا نہ آنا اسے ذیان سے مزید متنفر کر گیا۔۔۔ وہ کافی دیر سے

PDF NOVEL BANK

رخصتی کو ٹال رہا تھا مگر اب جب ذیان نہیں آئے گا اس بات کا یقین ہونے کے بعد وہ بالآخر ہار مان ہی گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں موجود نمی علٹے دیکھ چکی تھی۔۔۔ اور جانتی تھی کہ اس سب کی وجہ کیا ہے۔۔۔؟؟ اس لئے حازم کو دیکھ کر علٹے نے اسے مسکرانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ اور اس کے جواب میں حازم نے فوراً اپنے لبوں پر زبردستی مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔ حازم تو تھا ہی ایسا اپنی فیلنگز کو چھپا کر رکھنے والا۔۔۔ دکھ میں بھی مسکرانے والا تو اپنے اس اتنے خاص دن پر بھلا وہ کیسے رو سکتا تھا۔۔۔ پہلے روحی کی رخصتی کی گئی تھی کیونکہ رباب نے تو یہیں حویلی میں رہنا تھا۔۔۔ رخصتی کے وقت نہ کھٹ سی رحاب پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔ اب بھی وہ ہیشتم خان کے سینے سے لگی سسک رہی تھی۔۔۔۔۔ ہیشتم نے اسے نرمی سے خود سے علیحدہ کیا تھا اور اس کا منہ ہاتھ دانیال کے مضبوط ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

لو دانیال اب تو بھائی نے بھی اس کا ہاتھ تمہیں تھما دیا سنبھالو اپنی "مصیبت۔۔۔۔۔" حازم نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔ حازم نے اس موقع پر بھی بولنے پر

PDF NOVEL BANK

گریز نہیں کیا تھا۔۔ لیکن آج روحی جو ہر موقع پر بولنا فرض سمجھتی تھی وہ کچھ نہیں بولی تھی بلکہ سیدھا حازم کے گلے آگئی تھی۔۔۔

ہائے روحی آرام سے ایسے بھی کوئی بھائی کے گلے لگتا ہے۔۔۔ ہڈیاں ترخا دیں میری۔ تم" نے۔۔۔ "حازم نے تکلیف ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب اگر کچھ کہا تو سچ میں ہڈیاں توڑ دوں گی۔۔۔۔ "رحاب کا لہجہ بھیکا ہوا تھا۔۔۔۔"

اچھا اچھا۔۔۔ اب بس کرو جاؤ جلدی۔۔۔ مجھے بھی رخصتی کروانی ہے اپنی۔۔۔ "حازم" بھی کہاں باز آنے والا تھا اسے خود سے الگ کرتے شرارت سے بولا۔۔۔

دفع ہو۔۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ "روحی نے غصے سے کہا۔۔ اس کی بات پر حازم نے زور" سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ اس وقت ان بہن بھائیوں کا پیار دیکھ کر وہاں کھڑے سب نفوس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چلو روحی کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔" عائشے نے آگے بڑھ کر رباب کو متوجہ کیا تھا اور "پھر روحی سب سے ملتی سب کی دعاؤں کے حصار میں دانیال کے سنگ رخصت ہو گئی۔۔۔۔۔ ہیشتم کو آج اپنا دل کھینچتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ایسا لگتا تھا جیسے کوئی اس کی جان کھینچ رہا ہو۔۔۔۔۔ لیکن وہ بخوبی خود کو نارمل ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جس میں کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر رباب کو بھی حازم کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ سب مہمان جاچکے تھے۔۔۔۔۔ جب ہال خالی ہو گیا تو سب اپنے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔



کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ کون تھے وہ لوگ جن سے آپ بھاگ رہی تھیں؟؟ "ذیان" نے کافی دیر بعد گاڑی کو سڑک کے کنارے روکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی۔۔۔ وہ میری پھپھو اور انکے شوہر تھے۔۔۔ وہ لوگ میری جان لینا چاہتے " ہیں۔۔۔۔ "اس لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔؟؟؟ "ذیان کو اس کی بات پر شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔"

میں ان کی بھتیجی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے بیٹے کی بیوی بھی ہوں۔۔۔۔ لیکن اب " تک رخصتی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔ چھ مہینے پہلے میرے ہسبینڈ کی ڈیٹھ ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ ان کے نام بہت سی پراپرٹی تھی جو وہ اپنی لائف میں ہی میرے نام کر چکے تھے۔۔۔۔ اور اب یہ لوگ اس لالچ میں مجھے مار کر وہ پراپرٹی ہتھیانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ آج میں موقع پا کر وہاں سے بھاگی ہوں تو اب وہ لوگ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ "اس لڑکی نے روتے ہوئے بتایا۔۔۔۔ جبکہ ذیان تو ششدر رہ گیا کیا خونی رشتے بھی اس حد تک خود غرض ہو سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

PDF NOVEL BANK

ہمممم۔۔۔ لیکن اب آپ جائیں گی کہاں۔۔۔؟؟؟ "ذیان نے اچنبھے سے پوچھا۔۔۔ کیونکہ وہ" خود اکیلا تھا تو اس طرح رات کے اس پہر اس لڑکی کو ساتھ لے جانا اسے مناسب نہ لگا اس طرح اس کی عزت پر بات آسکتی تھی۔۔۔۔

میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔ "اس لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کے جواب پر ذیان" سوچ میں پڑ گیا کہ وہ کرے تو کیا کرے۔۔۔؟؟؟ بہت سوچنے کے بعد وہ کسی فیصلے پر پہنچا تھا اور اب اس کا رخ اپنے فلیٹ کی جانب تھا۔۔۔۔ وہ لڑکی خاموش تھی اس نے ایک دفعہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ جا کہاں رہا ہے۔۔۔؟؟؟ اس کے لئے اس وقت یہی کافی تھا کہ اس کی جان بچ گئی تھی۔۔۔۔۔ ناجانے کیوں لیکن اسے ذیان سے ڈر نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ خود سوچ رہی تھی کہ ابھی تو اسے اس فرشتہ صفت انسان نے سہارا دے دیا لیکن وہ بعد میں کیا کرے گی۔۔۔؟؟؟ کہاں جائے گی۔۔۔؟؟؟ انہی سوچوں میں ڈوبے وہ ناجانے کب سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے سو گئی اسے خبر ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ اور پھر اس کی آنکھ گاڑی کے رکنے پر ہی کھلی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



حازم خوشی سے چمکتا اپنے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا
 سلمے نظر آتے منظر پر وہ غش کھا کر رہ گیا۔۔۔۔۔ رباب بڑے مزے سے بیڈ پر رہ بیٹھی
 حوزان لیزہ اور آئال کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ حازم کا دل کیا اپنا سر دیوار پر
 مار دے۔۔۔۔۔ وہ غصے سے آگے بڑھتا بیڈ کے پاس آکھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اوائے تم تینوں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ "حازم نے ملتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔"

چلچو ہم دلہن چاچی سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ "آئال نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔"

لیکن اب کافی رات ہو گئی ہے تم لوگوں کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ "حازم"
 نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔ رباب کو حازم کا یو غصہ کرنا بڑا مزہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ہاں حازم ابھی ہمیں بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔"رباب نے اپنی ہنسی دباتے " ہوئے کہا۔۔۔

مجھ سے کر لو باتیں۔۔ میں ہوں نا۔۔۔"حازم نے مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے " کہا۔۔۔

چلو۔۔۔ ابھی ہم چاچی سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اور ہم سوئیں گے بھی چاچی کے " ساتھ۔۔۔۔۔ آپ جائیں یہاں سے ڈسٹرب مت کریں ہمیں۔۔۔"حوزان نے تڑخ کر کہا۔۔۔ وہ بھی آخر حازم اسماعیل خان کا بھتیجا تھا۔۔۔۔۔ حازم نے اس کی بات پر اس کی طرف آنکھیں سکیڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

او ہیلو موٹو۔۔۔ یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔۔۔"حازم نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

کیا حازم بچے سے بحث کر رہے ہو۔۔۔۔۔ اگر تمہیں نیند آرہی ہے تو جاکر دوسرے کمرے " میں سو جاؤ۔۔۔۔۔ "رباب نے آنکھوں میں شرارت لئے سپاٹ لہجے میں کہتے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔۔۔ حازم منہ لٹکا کر پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب علشے بچوں کو ڈھونڈتے ہوئے حازم کے کمرے میں چلی آئی۔۔۔

حوزان آٹال تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟ "ان تینوں کو رباب کے ساتھ باتوں " میں مگن دیکھ کر علشے نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

کیوں ڈانٹ رہی ہیں بھابھی۔۔۔۔۔ بس باتیں کر رہے تھے مجھ سے کیوٹ کیوٹ۔۔۔۔۔ بہت " پیارے ہیں یہ تینوں۔۔۔۔۔ "رباب نے محبت سے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان لوگوں کی باتیں تو کبھی ختم نہیں ہوتیں۔۔۔۔۔ چلو حوزان آٹال لیزہ۔۔۔۔۔ "علشے ان " تینوں کی جانب بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

رہنے دیں نا بھابھی مجھے اچھا لگ رہا ہے ان سے باتیں کرنا۔۔۔۔۔" رباب نے حازم کے " طرف دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔۔۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ چلو شاباش۔۔۔۔۔" عائشہ نے تینوں بچوں کو بیڈ " سے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جو جانے کو بالکل تیار نہیں تھے عائشہ نے بمشکل انہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو بھابھی۔۔۔۔۔ لو یو سوووووچ۔۔۔۔۔" حازم نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ عائشہ نے اس " کی بات پر زور سے قہقہہ لگایا تھا اور بچوں کو لئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ عائشہ کے جاتے ہی حازم نے جلدی سے ڈر لاک کیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ مسکراتے ہوئے رباب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ اور آنکھوں میں شرارت لئے اس کے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا۔۔۔ بولتی بند ہوگئی۔۔۔۔ اب کرو مجھ سے باتیں۔۔۔۔ "حازم نے معنی خیزی سے"
 کہتے تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب رباب کی بولتی بند ہو چکی
 تھی۔۔۔۔ وہ اب روایتی دلہنوں کی طرح پلکیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ویسے سمجھ نہیں آ رہا کیسے تمہاری تعریف کروں۔۔۔۔۔؟؟ اور نہ یہ سمجھ آ رہا ہے کہ لہنگے"
 نے تمہیں پہنا ہوا ہے یا تم نے لہنگا پہنا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟ "حازم نے پرسوج انداز میں
 کہا۔۔۔ اور رباب تو اس کے اس سوال پر ہی گڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ اس نے دھیرے سے
 پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"نزاکت سے ان کا پلکیں اٹھا کر ہمیں یوں دیکھنا۔۔۔۔۔"

"یا الہی اب ہم انہیں دیکھیں یا ان کا ہمیں دیکھنا۔۔۔۔۔"

حازم نے اس کے اس طرح دیکھنے پر شعر پڑھا تھا اس کے شعر پر رباب نے اپنی اٹھی
 پلکیں پھر سے گرائیں تھیں۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چلو اب تعریف کر بھی دو مجھے چنچ بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔" رباب نے اسے مسلسل خود کو " دیکھتے پا کر چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں دیکھ کر ہمیں وہ باغ میں لگا وہ گلاب یاد آیا۔۔۔۔۔" جاناں۔۔۔۔۔"

"جو اس سے پہلے کوئی اور توڑتا جلدی سے اسے میں توڑ لایا۔۔۔۔۔"

حازم کے اس طرح تعریف کرنے پر تو رباب کا منہ کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔ وہ جلتی کلستی بیڈ سے اٹھتی ڈریسنگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور اب اپنے زیور اتارنے میں مصروف تھی جب حازم اس کے پیچھے آکھڑا ہوا اور زیور اتارنے میں اس کی مدد کرنے لگا۔۔۔۔۔ اور پھر رونمائی کے تحفے کے طور پر اس نے بہت ہی نفیس سا لاکٹ اس کی صراحی نما گردن میں پہنایا تھا۔۔۔۔۔ اور اس کا رخ اپنی طرف موڑتا اس کی پیشانی پر اپنی پاکیزہ محبت کی پہلی مہر ثبت کر گیا۔۔۔۔۔ کھڑکی سے جھانکتے اس چودھویں کے چاند نے بھی انہیں ان کے ملن پر مبارکباد دی تھی۔۔۔۔۔ جسے ان دونوں نے بہت ہی خوشی خوشی وصول کیا تھا۔۔۔۔۔ اس

PDF NOVEL BANK

رات ان دونوں نے اپنی زندگی کی شروعات ایک دوسرے سے کئی عہد و پیمان باندھتے ہوئے کی تھی۔۔۔ اور امید تھی کہ ان کی زندگی اب حسین ہونے والی تھی۔۔۔۔۔



ذیان اسے لئے اپنے سامنے والے فلیٹ میں آگیا۔۔۔ وہ ریسنٹ پر رہتا تھا۔۔۔ چونکہ اسے یہاں رہتے پانچ سال ہتھکڑے تھے تو آس پاس رہنے والوں سے کافی بات چیت بھی ہو گئی تھی۔۔۔ اس سامنے والے فلیٹ میں صرف ایک انٹی رہتی تھیں انکا بیٹا آؤٹ آف کنٹری رہتا تھا اور شوہر کی ڈیوٹی ہو چکی تھی تو وہ اکیلی ہی رہتی تھیں۔۔۔ ذیان کافی دفع انکی ہیلپ کر چکا تھا۔۔۔ وہ ایک خوش مزاج اور ملنسار عورت تھیں۔۔۔ وہ رات کے اس پہر انہیں پریشان تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس وقت اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے دروازہ بجایا تھا۔۔۔ شاید وہ جاگ رہی تھیں اس لئے جلد ہی انہوں نے دروازی کھول دیا اور سامنے کھڑے

PDF NOVEL BANK

ذیان کو دیکھ کر شاکڈ ہوئی تھیں لیکن جب انکی نظر پہلو میں کھڑی اس لڑکی پر گئی تو انکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔ انہوں نے سوالیہ نظروں سے ذیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

انہی کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟ "ذیان جان چکا تھا کہ وہ کیا جاننا چاہتی ہیں" اس لئے فوراً بولا۔۔۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی اس نے اس عورت سے منہل کو روم بھیجنے کا اشارہ کیا تھا وہ اس کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ عورت ذیان کی بات سمجھتیں اسے روم میں چھوڑ کر خود لاؤنج میں آگئیں۔۔۔

ہاں بیٹا کون ہے یہ۔۔۔؟؟ اور کہاں سے لائے ہو اسے۔۔۔۔۔ "ذیان نے انہیں شروع سے لے کر آخر تک ایک ایک بات بتائی تھی۔۔۔ جسے سن کر انہوں نے کافی تاسف کا اظہار کیا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔ بیٹا میں اسے اپنے پاس رکھ تو لیتی لیکن آج صبح مجھے میرے بیٹے کا فون آیا "تمہا۔۔۔ اس نے مجھے اپنے پاس یو کے بلایا ہے۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او کے آئی کوئی بات نہیں۔۔۔ پلیز آپ سوری مت کہیں۔۔۔ "ذیان نے مایوسی سے"
کہا۔۔۔

"بیٹا ایک کام کرو۔۔۔"

جی بولیں۔۔۔ "ذیان نے تحمل سے کہا۔۔۔"

اس بچی سے نکاح کر لو۔۔۔ ویسے بھی تم پورا دن ہاسپٹل میں ہوتے ہو۔۔۔ ایسے کیسے"
چھوڑو گے اسے۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ پھر سے اس تک پہنچ جائیں۔۔۔ تم اگر
اس سے نکاح کر لو تو تم اسے مضبوط سہارا دے سکتے ہو۔۔۔ "سلمنے بیٹھی اس پچاس
سالہ عورت نے دانشمندی سے اسے مشورہ دیا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

لیکن آنٹی میں پہلے ہی شادی شدہ ہوں۔۔ اور میں نہیں جانتا کہ یہ کون " ہے۔۔۔۔؟؟ "ذیان نے نفی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن بیٹا اگر تم اس کی جان بچانا چاہتے ہو تو اس سے بہتر کوئی حل نہیں ہے۔۔۔۔ کل " کو اگر وہ لوگ یہاں تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو تم سوسائٹی کو بتا سکتے ہو کہ یہ لڑکی تمہاری بیوی ہے۔۔۔۔ "آنٹی نے اسے پھر سے سمجھایا تھا۔۔ کیونکہ وہ ایک جہاندیدہ عورت تھیں اور عورت کی عزت اور معاشرے کے نظریے کو اچھے سے سمجھتی تھیں۔۔۔۔

تو کیا آنٹی آپکی نظر میں یہی بہترین اور آخری حل ہے۔۔۔۔؟؟ "ذیان نے بے بسی سے " سوال کیا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ "آنٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو آئی۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ آج آپ اسے یہیں رکھ لیں۔۔۔ ان شاء اللہ کل "پھر جو رب کریم کو منظور ہوا وہ کریں گے۔۔۔ اللہ حافظ" ذیان ان کا شکریہ ادا کرتا الوداعی کلمات کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اور اپنے فلیٹ پر آتے ہی اسے پہلا خیال حازم اور رحاب کی شادی پر نہ جانے کا آیا تھا۔۔۔ وہ اپنے بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹا تھا اور پھر پورے دن میں جو کچھ ہوا اس بارے میں سوچتا نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔ لیکن ایک فیصلہ وہ کر چکا تھا۔۔۔ اور اب اس پر عمل کرنا کیسا ثابت ہو سکتا تھا یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔۔۔



بمشکل سب سے جان چھڑواتا وہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہزاروں ارمان دل میں لئے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اور جس چیز نے اس کا استقبال کیا تھا وہ تھا گھپ اندھیرا۔۔۔ پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ یہ دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔ اپنے کمرے کے سوچے بورڈ کا اندازہ تو تھا ہی اسے جو بیڈ کی سائیڈ والی وال پر

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا سوچ کی جانب بڑھتا تھا۔۔۔ وہ پہنچنے ہی والا تھا جب کوئی چیز زور سے اس کے پاؤں میں چبھی تھی۔۔۔ چیز چونکہ نوکیلی تھی اور اس کے پاؤں کو زخمی کر چکی تھی۔۔۔ تو وہ اپنا توازن قائم نہیں رکھ پایا اور اوندھے منہ زور سے گرا تھا جب کسی کی زوردار چیخ کمرے میں بلند ہوئی تھی اس نے جلدی سے رحاب کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔ اور وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے دانیال کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ چلانا نہیں اب۔۔۔ میں ہوں دانیال۔۔۔ "دانیال نے تڑخ کر کہتے اس کے " منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔

لیکن تم یہ بلڈوزر کی طرح مجھ پر کیوں گرے ہو۔۔۔؟؟ "روحی نے بھی اسی لہجے میں " پوچھا۔۔۔ دانیال اسکی بات کا جواب دیئے بغیر فوراً سے اٹھا تھا اور اس دفعہ لڑکھڑاتے ہوئے چلتا سوچ بورڈ تک پہنچا تھا۔۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے پورا کمرہ روشنیوں میں نہا چکا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔۔ اور پھر جیسے ہی دانیال کی نظر زمین پر پڑے اس ائیرنگ پر پڑی وہ غصے سے اس جانب بڑھا تھا اور جھک کر اسے اٹھاتا رحاب کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

یہ دیکھیں میڈم یہ سب آپ کی ہی کرم نوازی ہے۔۔۔ "دانیال نے ائیرنگ اس کی" آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ جسے دیکھ کر رحاب اپنی اس لاپرواہی پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔ مجھے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔۔ "رحاب خفگی سے بولی۔۔۔"

اُس اوکے۔۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ تم یہ چیلنج کر کے گدھے گھوڑے بیچ کر اتنی جلدی کیسے سو گئی۔۔۔۔؟ میرا انتظار تو کر سکتی تھی نا۔۔۔ "دانیال نے خفا لہجے میں کہا۔۔۔

آپ خود لیٹ آئے ہیں غلطی آپکی ہے۔۔۔۔ "رحاب نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔ "دانیال" نے خفا نظروں سے اسے دیکھا تھا اور الماری کی جانب بڑھ گیا۔۔ اور فرسٹ ایڈ باکس

PDF NOVEL BANK

ہاتھ میں لئے صوفے پر بیٹھ کر اسکے دیئے گئے پہلے اور عظیم تحفے کی بینڈیج کرنے لگا۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر روحی کو شرمندگی نے آگھیرا۔۔۔۔۔ وہ بیڈ سے اترتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کے پاس زمین پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے کاٹن لے کر خود زخم صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔ دانیال اس کے ایسا کرنے پر فوراً کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو رحاب کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ میں خود کر لوں گا۔۔۔۔۔ "دانیال نے اس کے ہاتھ سے " کاٹن لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔ کیا مسئلہ ہے آپکو۔۔۔۔۔ ادھر دیں کاٹن۔۔۔۔۔ "روحی نے اصرار" کیا۔۔۔۔۔

نہیں یار۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پسند کہ تم اس طرح میرے پاؤں کو ہاتھ لگاؤ۔۔۔۔۔ "دانیال نے " محبت سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن بیوی ہونے کے ناطے مجھے اچھا لگے گا۔۔۔" رحاب نے مؤدب انداز میں کہا۔۔۔"

نہیں کہنا نہیں تو نہیں۔۔۔ تمہاری جگہ میرے دل میں ہے پاؤں میں " نہیں۔۔۔" دانیال نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اس کا مقام باور کروایا۔۔۔

حد ہے ادھر دیں۔۔۔۔" وہ بھی تو رحاب تھی اپنی من مانی کرنے والی اور پھر اس نے " زبردستی خود اپنے ہاتھوں سے بینڈیج کی تھی۔۔۔۔

تھینک یو رحاب۔۔۔" دانیال نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

ویلکم سوئیٹ ہارٹ۔۔۔۔" رحاب نے معنی خیزی سے کہتے اسے آنکھ ماری تھی۔۔۔" روحی کی اس حرکت پر تو دانیال کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ارے مسٹر ہینڈ سم منہ تو بند کر لیں۔۔۔" یہ ایک اور شکڈ تھا جو روحی کی طرف سے "دانیال کو دیا گیا تھا۔۔۔"

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔" دانیال نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"

کیسے فیلنگ لیس ہیں آپ۔۔۔ انسان تعریف ہی کر دیتا ہے۔۔۔ شادی سے پہلے تو "بہت لمبی لمبی چھوڑ رہے تھے۔۔۔" رحاب نے اس کی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے اک ادا سے کہا۔۔۔۔

شرم کر لو میڈم۔۔۔ تم پہلی رات کی دلہن ہو اور حرکتیں دیکھو اپنی۔۔۔۔" دانیال نے "اس کے گرد بازوؤں کا حصار کرتے ہوئے اس کی بے باکی پر چوٹ کی تھی۔۔۔۔"

حد ہے۔۔۔ جائیں بات مت کریں مجھ سے۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔" رحاب نے "ناراضگی سے کہتے ہوئے اس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

آج تو نہیں چھوڑنے والا ایک ظلم تم پہلے کر چکی ہو کم از کم مجھے تو دیکھنے دیتیں کہ " کیسی لگ رہی تھی تم۔۔۔۔۔ لیکن یہ دوسرا ظلم نہیں کرنے دوں گا جانا۔۔۔۔۔" دانیال نے معنی خیزی سے کہتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔۔ اور روحی بھی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔۔۔ جو بھی تھا وہ اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی تھی اس کا حق نہ دے کر۔۔۔۔۔ آج یہاں ایک اور محبت اپنے انجام کو پہنچی تھی۔۔۔۔۔ اور یہ انجام ان شاء اللہ بہت اچھا ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔۔



آج کا سورج خان حویلی کے مکینوں کے لئے ایک قیامت خیز خبر لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔ جس نے اس حویلی کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔۔ زویا معمول کے مطابق فجر کی اذان ہوتے ہی جاگ گئی تھی۔۔۔۔۔ فجر کی نماز پڑھ کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچن میں جا ہی رہی تھی جب لینڈ لائن پر مسلسل ہوتی رنگ نے اسے اپنی جانب متوجہ

PDF NOVEL BANK

کیا تھا۔۔۔ اتنی صبح کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ یہ سوچتے ہوئے اس نے قدم فون کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔ اور پاس پہنچ کر اس نے ریسپور کان سے لگایا تھا۔۔۔ جب اسے دوسری جانب سے کوئی بھاری مردانہ آواز سنائی دی تھی۔۔۔ اور وہ آواز سنتے ہی اسے اپنا دماغ سائیں سائیں کرتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس آواز نے اس کا ذہن منجمد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔ اسے اپنی جگہ سے ہلنا ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس آواز کو تو بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس نے بے جان ہاتھوں سے ریسپور واپس رکھا تھا اور پاس پڑے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ آہستہ آہستہ سب کچھ اس کے دماغ کی اسکرین پر چلنے لگا تھا۔۔۔ سب زخم پھر سے ہرے ہوئے تھے۔۔۔ اس کی آنکھیں بھینگنے لگی تھیں۔۔۔ اور اب یہ افیت اس کے لئے ناقابل برداشت تھی۔۔۔ دھیرے سے اس کے لبوں نے کچھ بڑبڑایا تھا۔۔۔

کیوں ذیان۔۔۔؟؟ کیوں لوٹے تم۔۔۔؟؟ تمہیں نہیں لوٹنا چاہیے تھا۔۔۔ تم نے کہا تھا "کہ تم نہیں لوٹو گے تو آج کیوں تم واپس آگئے۔۔۔؟؟ جس گرم ریت پر جلنے کے لئے چھوڑ گئے تھے آج وہاں واپس کیوں لوٹ آئے۔۔۔؟؟" یکدم وہ بڑبڑاتے ہوئے زور سے

PDF NOVEL BANK

چلائی تھی۔۔۔ آج پانچ سالوں بعد اس کے ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ چکے تھے۔۔۔ کتنی مشکل سے اس نے خود کو مضبوط بنایا تھا۔۔۔ کتنی محنت سے اس نے اپنی ذات کے بکھرے ہوئے ذروں کو سمیٹ کر پھر سے جوڑا تھا۔۔۔ لیکن آج ایک ہی جھٹکے میں وہ پھر سے بکھر چکی تھی شاید وہ بھول چکی تھی کہ ٹوٹی ہوئی چیزیں دوبارہ کبھی نہیں جڑتیں۔۔۔ کہیں نا کہیں دراڑیں رہ ہی جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔ جن اذیتوں سے گزر کر وہ آج یہاں تک پہنچی تھی اس لمحے نے اسے واپس اسے اسی جگہ واپس لا پٹھا تھا۔۔۔۔۔ آج وہ چاہ کر بھی خود کو سمیٹ نہیں پارہی تھی۔۔۔۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس وقت وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی چلا رہی تھی۔ اور اب تو زور زور سے اپنے بال نوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اس وقت اس کی دلدوز چیخیں پوری حویلی میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس کے چیخنے کی آواز پر تمام افراد بھاگتے ہوئے لاؤنج میں پہنچے تھے اور اسے پاگلوں کی طرح روتے چلاتے دیکھ کر سب کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ اس کی اس کیفیت کا سبب سب کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔ انہیں اس کی ذہنی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا زویا۔۔۔۔؟ کیا کر رہی ہو یہ سب۔۔۔۔؟ "عائشے نے آگے بڑھ کر اس کے" پاس بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔ اس کے رونے کی شدت میں مزید اضافہ ہو چکا تھا آنسو تھے کہ تمہنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ آنکھیں رونے کی وجہ سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

عائشے اسے واپس نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔ کتنی" مشکل سے میں نے خود کو ایک پتھر کی مانند بنایا تھا آج اس انسان نے اس پتھر تک کے بھی ٹکڑے کر دیئے۔۔۔۔۔ لیکن عائشے پتھر تو نہیں ٹوٹا کرتے نا میں کیسے ٹوٹ گئی پھر۔۔۔۔؟ "زویا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ زویا تم کبھی پتھر بنی ہی نہیں۔۔۔۔ یہ تو تم نے ایک خول چڑھایا ہوا تھا خود پر۔۔۔۔۔" ہوا کیا تھا زویا۔۔۔۔؟ پلیز بتاؤ ہمیں۔۔۔ "عائشے نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔ جبکہ آس پاس کھڑے سب افراد اس کی بات پر سکتے کے عالم میں تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

علشے ابھی ذیان کی کال آئی تھی۔۔۔۔ کیا میرے نفرت سے بنائے گئے اس پہاڑ کی "ریت میں اس قدر ملاوٹ تھی کہ ایک کال نے اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا۔۔۔؟" زویا نے چلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔ آج وہ پانچ سالوں میں انکے سامنے روئی تھی۔۔۔ اور وہ بھی اس طرح۔۔۔۔

زویا جس انسان سے محبت ہو اس سے نفرت کبھی کی ہی نہیں جا سکتی۔۔۔۔ ہاں وقت "کبھی ایسے حالات بنا دیتا ہے کہ ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں اس انسان سے نفرت ہو چکی ہے۔۔۔۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا محبت کہیں نا کہیں باقی رہتی ہے اور پھر زندگی میں ایک لمحہ ایسا آتا ہے جب وہ تھوڑی سی محبت ہماری نفرت پر غالب آجاتی ہے۔۔۔۔" علشے نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

تم نہیں جانتی علشے۔۔۔۔ وہ انسان مجھے تب چھوڑ کر گیا جب میں اسے اپنا سب کچھ "سمجھ چکی تھی۔۔۔۔ اگر میں نے گناہ کیا تھا تو میں نے اس سے معافی بھی مانگی تھی۔۔۔۔ ایک دفعہ صرف ایک دفعہ وہ مجھ سے کہتا تو صحیح میں پوری دنیا کو چیخ چیخ کر بتاتی کہ میں

PDF NOVEL BANK

غلط تھی زیان بے قصور تھا لیکن نہیں اس نے محبت کا لالچ دے کر میری ذات کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔۔۔۔۔ کیوں علٹے۔۔۔؟ کیا میری غلطی اتنی بڑی تھی۔۔۔؟ کیا میں معافی کے قابل نہیں تھی۔۔۔؟ کیوں وہ اتنا سخت دل ہو گیا۔۔۔ کیسے مجھے اس اجنبی جگہ پر گرم ریت پر سلگتے ہوئے چھوڑ گیا۔۔۔۔۔؟ کیوں۔۔۔۔۔؟ "اس کی دلدوز چیخ ایک اور دفعہ لاؤنج میں گونجی تھی۔۔۔ وہ یکدم صوفے سے کھڑی ہوئی تھی جب اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اچانک اس کا سر چکرایا تھا اسے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہوا تھا اس نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ تکلیف کی شدت اس قدر تھی کہ اسے لگ رہا تھا کہ ابھی اس کا سر پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔ اور وہ وہیں اپنا سر پکڑتی صوفے پر گر گئی۔۔۔ علٹے نے فکر مندی سے اسے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟ آنکھیں کھولو۔۔۔ ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔۔ "علٹے نے اس" کا گال تھپتھپاتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔۔۔ اب تو علٹے کی آنکھیں بھی بھینگنے لگی تھیں۔۔۔۔۔ وہ بار بار اس کو ہلا کر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زویا کو کسی بھی طرح ہوش نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ لیں بھابھی۔۔۔۔" رباب جلدی سے بھاگ کر کچن سے پانی لے آئی تھی اس نے "گلاس علٹے کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔ علٹے نے گلاس تھام کر اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹیں مارے تھے لیکن بے سود۔۔۔۔ کافی دیر کوشش کے بعد بھی جب اس نے آنکھیں نہ کھولیں تو علٹے نے پریشانی سے ہیشم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"ہیشم شاید ہمیں اسے ہو سپٹل لے جانا چاہیے۔۔۔۔"

جی آپ اور رباب زویا کو لے کر آئیں ہم گاڑی نکالتے ہیں۔۔۔" ہیشم اتنا کہہ کر حویلی سے "باہر بھاگا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ زویا کو لے کر شہر کے مشہور ہو سپٹل میں پہنچے تھے۔۔۔ ہیشم خان کو تو دور دور تک لوگ جانتے تھے۔۔۔ ہیشم خان کو دیکھتے ہی زویا کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اسے فوراً آئی سی یو میں ایڈمٹ کر دیا گیا۔۔۔ اب وہ تینوں آئی سی یو کے باہر کھڑے ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے جب کوئی نرس روم سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مسٹر کیسی ہے زویا۔۔۔؟؟" ہیشم خان نے آگے بڑھ کر پوچھا۔۔۔"

مسٹر خان ان کی حالت سیریس ہے ٹیسٹ وغیرہ کئے جاچکے ہیں رپورٹس آتے ہی " ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کر دیا جائے۔۔۔ اور ڈاکٹر کو بھی بلایا گیا ہے وہ آتے ہی ہوں گے۔۔۔ تب تک پلیز آپ ویٹ کریں۔۔۔" نرس تحمل سے کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ عائشہ چیئر پر بیٹھی زویا کی سلامتی کی دعا کر رہی تھی۔۔۔ رحاب کو وہ لگ گھر پر ہی بچوں کے پاس چھوڑ آئے تھے۔۔۔۔۔ ہیشم خان لمبی سانس لیتا وہاں پڑی چیئرز میں سے ایک چیئر پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔ وہ خود حیران تھا آج اتنے سالوں بعد ذیان نے کال کیونکر کی تھی۔۔۔ جبکہ حازم تو ذیان سے مکمل طور پر متنفر ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے نفرت سے ذیان کو دل ہی دل میں برا جانا تھا۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

نہیں پلیز مت جاؤ۔۔۔۔ میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔" کسی نے بے بسی سے " جانے والے کو روکا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے ذیان۔۔۔۔ میں جارہی ہوں ہمیشہ کے لئے۔۔۔ تم یہی چاہتے " تھے نا۔۔۔۔۔" زویا نے درد سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ لیکن میں اب نہیں چاہتا۔۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ اگر تم گئی یقین کرو " میری سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ پلیز ایک دفعہ رک جاؤ۔۔۔۔۔" ذیان نے گڑگڑاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔۔ وہ بچوں کی طرح اس سے ضد کر رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس وقت اسکا یوں رونا کوئی فائدہ نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں ذیان اب بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔۔ اب مجھے جانا ہوگا۔۔۔۔ میں چاہ کر بھی اب تم " پر بھروسہ نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ تم نے جو کچھ کیا وہ ایک ناقابل معافی گناہ تھا۔۔۔ کیا تم

PDF NOVEL BANK

اس اذیت کا بدلہ چکا سکتے ہو جو تم مجھے دے گئے تھے۔۔۔۔۔؟؟" زویا نے اس سے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس ایک دفعہ بھروسہ کر لو۔۔۔۔۔ صرف ایک دفعہ۔۔۔۔۔ یوں مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔ میں "تمہارے پاؤں پکڑتا ہوں۔۔۔۔۔ پلیز مت جاؤ نا۔۔۔۔۔" زویا نے جانے کے لئے قدم بڑھائے ہی تھے جب زیان اس کے پاؤں پکڑتا اسکے قدموں میں آبیٹھا تھا۔۔۔۔۔

زیان بھلے ہی تم نے پوری زندگی مجھ سے نفرت کی ہے لیکن مجھے تم سے محبت "ہے۔۔۔۔۔ اور کوئی بھی اپنی محبت کو اس طرح اپنے پاؤں میں بیٹھا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔ پلیز مت روکو مجھے۔۔۔ کیونکہ محبت بھیک نہیں ہوتی اس طرح کر کے مجھے شرمندہ مت کرو۔۔۔۔۔" زویا نے التجائیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ت۔۔۔ تم محبت کرتی ہو نا پلینز پلینز رک جاؤنا۔۔۔ کیوں نہیں مان لیتی تم میری " بات۔۔۔۔؟؟ "ذیان زور سے چلایا تھا۔۔۔ وہ بے بسی کی انتہا پر تھا چاہ کر بھی اسے نہیں روک پارہا تھا۔۔۔

ذیان میری رب سے دعا ہے تم ہمیشہ خوش رکھو۔۔۔ تمہیں زندگی کے اس سفر میں " اتنی خوشیاں ملیں کہ تم مجھے یاد تک نہ کرو۔۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔ "زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں پلینز زویا نہیں۔۔۔۔ میں ایسے کیسے خوش رہ سکتا ہوں۔۔۔۔ اگر تم مجھے خوش " دیکھنا چاہتی ہو تو مت جاؤ۔۔۔۔ "ذیان نے بے بسی سے کہا۔۔۔

سوری ذیان زندگی کسی کے جانے سے نہیں رکتی۔۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا قبرستان بن " چکی ہوتی۔۔۔۔ یہاں اس فانی دنیا میں تو ہر انسان کسی نا کسی سے ضرور محبت کرتا ہے اب ایک کے چلے جانے سے دوسرا مر تو نہیں جاتا نا۔۔۔۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ وقت

PDF NOVEL BANK

زخم کو بھر دیتا ہے لیکن ہاں یہ ضرور کہوں گی کہ ہر انسان وقت کے ساتھ تنہا چلنا سیکھ جاتا ہے۔۔۔۔۔ تم بھی سیکھ جاؤ گے۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔ "زویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ جبکہ آنکھیں اس کی اذیت کو چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھیں۔۔۔ اور تب ہی کسی خوفناک سی شکل کی کسی مخلوق نے زویا کو جھٹکے سے کھینچا تھا۔۔۔ اور وہ لمحے میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔ "ذیان زور سے چلایا تھا۔۔۔ اور تب ہی اس کی آنکھ کھلی تھی اور وہ جھٹکے " سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ اس نے ہڑبڑا کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ اور خود کو اپنے بستر پر پا کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔ وہ خواب تھا یہ جان کر اس کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔ لیکن اس کی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔۔۔ دل تو لگتا تھا آج پسلیاں توڑ کر باہر آجائے۔۔۔ اس وقت وہ پورا پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ وہ سسکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے اپنے بستر سے اٹھتا واشروم کی جانب بھاگا تھا اور وضو کر کے اس نے دو نفل ادا کیئے تھے اور گڑگڑا کر اللہ سے زویا کی سلامتی کی دعائیں مانگیں تھیں۔۔۔ تب ہی فجر کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی

PDF NOVEL BANK

تھی۔۔۔۔۔ فجر کی نماز کے بعد اسے جو پہلا خیال آیا تھا وہ تھا رحاب اور حازم کی شادی میں شرکت نہ کرنا۔۔۔۔۔ کتنی امید سے حازم نے اسے بلایا تھا۔۔۔۔۔ ناجانے وہ کیا سوچ رہا ہوگا میرے بارے میں۔۔۔۔۔؟؟ اب تو اور بھی ناراض ہو گیا ہوگا۔۔۔۔۔ اس کے ذہن میں مختلف سوچیں گردش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ حازم سے کیسے ملے اور کیسے اس سے معافی مانگے۔۔۔۔۔ اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی خود کو نارمل نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔ جب بے چینی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو اس نے آج اتنے سالوں بعد خان حویلی کے لینڈ لائن پر کال کی تھی۔۔۔۔۔

کافی دیر تک تو کال ریسپو ہی نہیں کی گئی۔۔۔۔۔ لیکن جیسے ہی کال ریسپو ہوئی اس نے جلدی سے سلام کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر دوسری جانب مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔۔ اس نے مابائل کان سے ہٹا کر کال ریسپو ہونے کا یقین کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب بھی دوسری جانب مکمل خاموشی تھی اور پھر کال ڈسکنکٹ کر دی گئی۔۔۔۔۔ ذیان کو اب پریشانی نے آگھیرا۔۔۔۔۔ اسکی بے چینی اب مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

پھر وہ لمبی سانس خارج کرتا اللہ پر سب چھوڑتا سامنے والے فلیٹ کے سامنے بنے اس

PDF NOVEL BANK

چھوٹے سے پارک کی جانب بڑھ گیا تاکہ خود کو ذہنی طور پر نارمل کر سکے۔۔۔۔۔۔ لیکن صبح والے خواب نے اسے ذہنی طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔



صبح کے دس بجے کے قریب وہ اس سامنے والے فلیٹ میں آیا تھا۔۔۔ پہلی ہی دستک پر دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ آنٹی۔۔۔ "اس نے سامنے کھڑی مسز بخاری کو سلام کیا تھا۔۔"

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ کیسے ہو بیٹا۔۔۔۔۔؟؟ "سلام کا جواب دے کر انہوں نے اس سے"

حال احوال دریافت کیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ وہ لڑکی کیسی ہے آنٹی۔۔۔ اٹھی نہیں اب تک۔۔۔۔؟؟ "ذیان"
نے منہل کے متعلق سوال کیا۔۔۔

وہ تو صبح سے اٹھی ہوئی ہے بیٹا۔۔۔۔ کیا فیصلہ کیا تم نے۔۔۔۔؟؟ "مسز بخاری نے"
اس کی طرف کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آنٹی کیونکہ کوئی اور حل نہیں ہے اس لئے میں اس سے شادی کرنے کے لئے تیار"
ہوں۔۔۔۔ "ذیان نے بے دلی سے کہا۔۔۔ اس نے آج تک کسی کے بارے میں سوچا ہی
کہاں تھا زویا کے علاوہ۔۔۔۔ کسی کی مدد کرنا اس کے گلے میں اس طرح آجائے گا اس
نے یہ کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔

بیٹا تمہارا فیصلہ بہت اچھا ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر ضرور دے گا۔۔۔ تو بیٹا شام"
تک مولوی صاحب کا انتظام کر لو۔۔۔۔ "مسز بخاری نے خوشی سے کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن آئی کیا وہ مان جائے گی۔۔۔۔؟ میں زندگی میں کبھی بھی زبردستی کا قائل نہیں " رہا۔۔۔" ذیان نے منہل کی رضامندی پوچھنی چاہی۔۔۔

بیٹا اس وقت اس لڑکی کا کوئی نہیں ہے وہ بالکل بے آسرا ہے اور ان حالات میں وہ " کیسے منع کر سکتی ہے۔۔۔۔؟؟" مسز بخاری نے دانشمندی سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آئی میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔۔۔ آپ تب تک اس سے اس کے متعلق " پوچھ لیجیے کیونکہ نکاح نامے میں سب لکھوانا پڑے گا۔۔۔۔" ذیان نے بیزاری سے کہا۔۔۔ وہ کہاں راضی تھا اس نکاح کے لئے۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔" مسز بخاری نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔ اور پھر ذیان ناگواری " چہرے پر لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

چاچی ماما کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟" ننھی لیزہ جو ابھی سو کر اٹھی تھی زویا کو ناپا کر اس نے " رباب سے پوچھا۔۔۔

بیٹا آپ کی ماما ڈاکٹر کے پاس گئی ہیں۔۔۔ ابھی آتی ہی ہونگی۔۔۔۔۔" رباب نے دھیمے " لہجے میں کہا۔۔۔ جبکہ چہرے پر پریشانی واضح تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے میلی ماما کو۔۔۔؟؟؟" لیزہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

کچھ نہیں بیٹا بس تھوڑا سا بخار تھا۔۔۔۔۔ انجکشن لگائیں گی تو ٹھیک ہو جائیں " گی۔۔۔۔۔" رباب نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن چاچی وہ میری دوست ہے نا مریم اش کی ماما بھی ہو شپٹل گئیں تمہیں اور پھر " وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئیں۔۔۔ میلی ماما کو تو کش نہیں ہو گا نا۔۔۔۔ " لیزہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں میری جان ایسا نہیں کہتے۔۔۔ آجائیں گی ابھی آپ کی ماما۔۔۔۔ " رباب نے اسے " گلے لگاتے ہوئے تسلی دی۔۔۔ اب وہ اس ننھی سی بچی کو کیا بتاتی کہ اس کی ماما اس وقت موت سے لڑ رہی ہیں۔۔۔۔

آپ سچ کہہ رہی ہیں نا میری ماما مجھے چھوڑ کے تو نہیں جائیں گی نا۔۔۔۔؟؟ " ننھی لیزہ " نے دوبارہ سوا کیا۔۔۔

نہیں لیزہ بیٹا۔۔۔ وہ اللہ ہے نا آپ اللہ سے دعا کرو کہ آپ کی ماما جلدی سے ٹھیک ہو " جائیں۔۔۔۔ " رباب نے اسے بہلانا چاہا۔۔۔ رباب کو اس کے سوال بہت تکلیف دے رہے تھے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او کے چاچی۔۔۔۔ میں اللہ سے کہوں گی میری ماما کو بالکل ٹھیک کر دیں۔۔۔۔ "لیزہ نے"
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

گڈ گرل چلو آؤ ناشتہ کر لو۔۔۔ میں ان دونوں شرارتیوں کو بھی لے کر آتی"
ہوں۔۔۔۔ "بابا نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔۔ اور اس کو
ڈاننگ ٹیبل پر بٹھا کر حوزان اور آٹال کو لینے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔



مسز بخاری منہل کو ہلکا پھلکا تیار کر چکی تھیں۔۔۔۔ وہ ہلکے میک اپ میں بھی بہت
خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔ آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔ اس کے
اپنوں نے اس کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا تھا اور آج وہ پھر کسی انسان کے ساتھ بندھنے
جاری تھی اور انسان بھی وہ جسے وہ جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ درد کی ٹیسیں مسلسل اس

PDF NOVEL BANK

کے دل میں اٹھ رہی تھیں۔۔۔ اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا وہ کرتی بھی تو کیا کرتی۔۔۔؟؟ اس وقت وہ اسے سہارا دے رہا تھا۔۔۔ اس کو رہنے کے لئے چھت دے رہا تھا اس وقت اس کے لئے یہی کافی تھا۔۔۔۔ وہ چاہتی تو اپنے والدین کے پاس بھی جاسکتی تھی لیکن وہ اپنے پاپا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ ہرٹ ہوں کہ کس طرح انکی بہن نے انکی بیٹی کے ساتھ ظلم کیا تھا۔۔۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب مسز بخاری کمرے میں داخل ہوئی تھیں اور اسے گھوگھٹ اوڑھا کر ساتھ لئے ڈرائنگ روم میں چلی آئیں جہاں نکاح کا مختصر سا انتظام کیا تھا۔۔۔ مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا ہی تھا جب وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس ذیان کا موبائل بجا تھا۔۔۔۔۔ کال ہو سپٹل سے تھی اس نے فوراً کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت میرا آنا تھوڑا مشکل ہے۔۔۔ کیا آپ کسی اور ڈاکٹر کو نہیں بلوا سکتے۔۔۔؟؟" ذیان نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

دیکھیے ڈاکٹر ذیان اس وقت کسی کی زندگی سے امپورٹنٹ آپ کے لئے کچھ نہیں ہونا"
چاہیے۔۔۔ جتنی جلدی ممکن ہو پلیز آپ ہو اسپتال آجئے۔۔۔ پیشنٹ کی جان خطرے میں
ہے۔۔۔" دوسری جانب سے حاکمانہ لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔

اوکے سر میں آتا ہوں۔۔۔۔" ذیان نے حامی بھرتے ہی فون رکھا تھا اور اب وہ"
پریشانی سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ذیان کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟" ابھی وہ صوفے سے اٹھا ہی تھا جب مسز بخاری"
نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

سوری آنٹی۔۔۔ مجھے ابھی کے ابھی ہو اسپتال جانا پڑے گا۔۔۔" ذیان نے بے بسی سے"
کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن بیٹا ابھی نکاح ہو رہا ہے اور تم اس طرح بیچ میں سب چھوڑ کر کیسے جاسکتے " ہو۔۔۔۔؟؟ "مسز بخاری نے اچنبھے سے پوچھا۔۔۔۔

آئی نکاح بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن اگر کسی مریض کی جان چلی گئی تو وہ کبھی " نہیں آسکتی۔۔۔ میں معذرت خواہ ہوں ابھی مجھے جانا ہوگا۔۔۔ "ذیان معذرت کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ منہل کی آنکھوں سے دو آنسو نکل کر گالوں سے پھسلتے ہاتھوں پر گرے تھے۔۔۔ جنہیں وہ فوراً صاف کر گئی۔۔۔ اور اب جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر لئے مسز بخاری کو اپنے ٹھیک ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔۔۔۔



ڈاکٹر آپ لوگ کر کیا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟ اب تک آپ نے پیشنٹ کا ٹریٹمنٹ اسٹارٹ " نہیں کیا۔۔۔ "ہسپتال کے عملے کو کافی دیر سے یہاں وہاں بھگتے دیکھ کر ہیشتم خان غصے سے غرایا تھا۔۔۔ علثے نے فکر مندی سے ہیشتم خان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وقت بہت غصہ میں تھا۔۔۔ اور علثے جانتی تھی کہ وہ غصے میں کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

مسٹر خان بس ایک گھنٹے تک رپورٹس آجائیں گی۔۔۔ اور ہم آپکو پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ "ڈاکٹر کو فون کر دیا گیا ہے وہ بھی بس آتے ہی ہونگے۔۔۔۔" نرس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن یہ کیسا ہوسپٹل ہے۔۔۔؟؟ صبح سے شام ہو گئی لیکن اب تک آپ لوگ ایسے ہی "گھوم رہے ہیں۔۔۔" ہیشم خان کی گرجدار آواز ایک اور دفعہ کوریڈور میں گونجی تھی۔۔۔۔

مسٹر خان اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔۔۔ بلڈ ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری میں بھیج دیا گیا "ہے۔۔۔۔ اب رپورٹس کا اب تک نہ آنا اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟" نرس نے بگڑے تیوروں سے جواب دیا تھا شاید وہ بھول چکی تھی کہ وہ اس وقت کس سے مخاطب ہے۔۔۔ ہیشم کا یوں چلا کر بات کرنا اسے اندر تک سلگا گیا تھا۔۔۔۔

آپ ہم سے بدتمیزی کر رہی ہیں۔۔۔۔" ہیشم خان نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سوری سر۔۔۔ یہ ابھی نئی آئی ہیں شاید آپ کو جانتی نہیں ہیں۔۔۔ "اس سے پہلے کہ" نرس پھر کچھ کہتی وہاں سے گزرتا ڈاکٹر اسے یوں ہیشتم خان سے بحث کرتے دیکھ چکا تھا۔۔۔ اس لئے فوراً سے آگے بڑھ کر اس نے بات کو سنبھالا۔۔۔

ڈاکٹر آپ نے ایسے کون سے ڈاکٹر کو بلایا ہے جواب تک نہیں آیا۔۔۔؟ کیا آپ کے "ہوسپٹل کا عملہ اس حد تک سست ہے۔۔۔؟؟" ہیشتم خان نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔ وہ ابھ۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے ڈاکٹر بات پوری کرتا دوسری نرس کی آواز" پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر رپورٹس آپکی ہیں۔۔۔۔۔ "نرس کی بات سنتے ہی وہ ہیشتم خان سے ایکسکوز" کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان پھر سے بے چین دل کے ساتھ وہاں رکھی چیئرز

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

میں سے ایک پر آبیٹھا۔۔۔۔۔ علّٰشے بھی بھاری قدم اٹھاتی اس کے ساتھ والی چیئر پر
آبیٹھی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بھی اشکبار تھی زویا کی یہ حالت اسے بہت تکلیف دے رہی
تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ زویا نے بچپن سے کیا کچھ سہا ہے۔۔۔ وہ ہمیشہ سے محبت سے
محروم رہی ہے۔۔۔ اور یہ محرومی ہی اس کو بگاڑنے کا سبب بنی تھی۔۔۔ یہ انسان کی
فطرت ہے جب اسے کوئی من چاہی چیز نہیں ملتی تو وہ اس کو پانے کے لئے کسی بھی
حد تک جاتا ہے۔۔ اس کے لئے چاہے اسے کتنا بھی نقصان اٹھانا پڑے۔۔۔ کسی بھی حد
تک جانا پڑے۔۔۔۔۔ حازم فلحال کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ ابھی انہیں بیٹھے کچھ
ہی دیر ہوئی تھی۔۔۔ جب ایک زوردار چیخ پورے ہو اسپتال میں گونجی تھی۔۔۔ اس چیخ
نے ہو اسپتال میں چھائی خاموشی کو بری طرح چیرا تھا۔۔۔ کوئی پورے کرب سے چیختا تھا۔
اس چیخ نے ہو اسپتال کے درودیوار ہلا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔۔۔ ہیشتم خان اور علّٰشے جلدی سے
آئی سی یو کے دروازے کی جانب بڑھے تھے۔۔۔ اور اس شیشے اس پار نظر آتے زویا کے
وجود کو دیکھ کر علّٰشے کو زوردار جھٹکا لگا تھا۔۔۔ اندر بیڈ پر لیٹا وہ وجود اب زور زور سے چلا
رہا تھا۔ تڑپ رہا تھا۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنا سر تھام رکھا۔۔۔ شاید درد کی
شدت تھی جو زویا برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔ زور زور سے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

اپنا سر بیڈ پر پٹخنے لگی تھی لیکن کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔ اس کے چیخنے کی آوازیں پورے ہوسپٹل میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر زاب تیزی سے اپنا کام کر رہے تھے۔۔ اسے جلدی سے بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا۔۔۔ تب جا کر اس کی چیخنے میں کمی آئی تھی اور پھر آواز ہلکی ہوتی گئی آخر کار وہ وجود ایک دفعہ پھر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوسپٹل کے بیڈ پر بے سدھ پڑا تھا۔۔۔ زویا کی یہ حالت دیکھ کر عائشہ کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔ اتنی تکلیف میں عائشہ کسی کو کہاں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس نے آنسوؤں سے لبالب آنکھوں سے ہیشتم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم خان خود کو اس وقت بالکل بے بس محسوس کر رہا تھا اس نے عائشہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

عائشہ فکر مت کیجیے۔۔۔ آپ خود تو کہتی ہیں کہ ہمیں اللہ سے مایوس نہیں ہونا" چائیسے۔۔۔۔۔ تو پھر آپ کیوں اس طرح رو کر خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔۔۔۔؟ آپ بیٹھیں میں ذرا ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے نرمی سے اسے کہتے اپنے قدم ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھا دیئے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

السلام علیکم ڈاکٹر۔۔۔۔۔"ہیشم خان نے روم میں داخل ہوتے ہی اپنی عادت کے "
مطابق سلام کیا تھا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔بیٹھے مسٹر خان۔۔۔۔۔"ڈاکٹر نے سلام کا جواب پتے ہوئے اسے "
سامنے رکھی چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ زویا کی اس حالت کی کیا وجہ "
ہے۔۔۔۔۔؟"ہیشم خان نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

"Look, Mr. Khan ... Miss Zoya has had a brain tumor for a long time ... We don't know why she didn't tell you now ... Her brain cells have been badly affected and her chances of survival are slim." Yes ... because now this tumor has reached

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

the last stage ... we can't control this disease even if we want to ... just now with the help of God, you pray ... besides, doctors have come. Now maybe they can do something ... I hope Allah Almighty will do better ... "

دیکھئے مسٹر خان۔۔۔ مس زویا کو کافی عرصے سے برین ٹیومر ہے۔۔۔ اب ہم نہیں (" جانتے انہوں نے آپکو کیوں نہیں بتایا۔۔۔ انکے دماغ کے خلیے بری طرح متاثر ہو چکے ہیں اب ان کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔ کیونکہ اب یہ ٹیومر لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکا ہ۔۔۔ ہم چاہ کر بھی اس بیماری پر قابو نہیں کر پارہے۔۔۔۔۔ بس اب رب کریم کا سہارا ہے آپ دعا کریں۔۔۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر آچکے ہیں اب شاید وہ کچھ کر سکیں۔۔۔۔۔ امید ڈاکٹر نے ہیشتم خان کو پوری ڈیٹیل ("ہے اللہ تعالیٰ جو کرے گا بہتر کرے گا۔۔۔۔۔ بتائی تھی۔۔۔ اور ڈاکٹر کی بات سن کر ہیشتم خان کو لگا جیسے کسی نے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو ڈاکٹر۔۔۔" ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتا وہ بمشکل خود کو گھسیٹتا کوریڈور تک لایا تھا۔۔۔" ہیشم کو اتنا دیکھ کر حازم اور علشہ جلدی سے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔ اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر علشہ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

ہیشم کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔۔؟؟؟" علشہ ڈپتے ہوئے دل سے سوال کیا تھا۔۔۔"

و۔۔ وہ ڈاکٹر نے۔۔۔" آج زندگی میں پہلی دفعہ ہیشم خان کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو کیسے بتائے۔۔۔

بتائیں بھائی کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" حازم نے اسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر پھر سے "پوچھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

زویا کو برین ٹیومر ہے۔۔۔ اور اب وہ لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکا ہے جس کی وجہ سے اس کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔۔ "ہیشم خان نے آنکھیں بند کر کے بمشکل پوری بات بتائی تھی۔۔۔"

کیا۔۔۔۔؟؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہیشم۔۔۔؟؟ "علشے کو اپنی سماعت پر یقین نہیں" آ رہا تھا اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔۔ لیکن سامنے کھڑے ہیشم کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کی بے یقینی یقین میں بدلی تھی۔۔۔۔ وہ سکتے کے عالم میں کھڑی خالی خالی نظروں سے ہیشم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہی سچ ہے علشے۔۔۔۔ "ہیشم خان نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔"

لیکن بھائی۔۔۔ کیا پتا رپورٹس میں کوئی مس انڈر اسٹینڈنگ ہوگئی ہو۔۔۔۔ "حازم نے" کسی امید کے تحت کہا۔۔۔۔ حازم کو تو لگ رہا تھا کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم تم شاید بھول رہے ہو کہ تم اس وقت شہر کے اس ہو سپٹل میں کھڑے ہو" جہاں اس غلطی کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔۔۔۔ ان کے رولز کہاں ایسی غلطیاں افورڈ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ "ہیشم نے اس کے بے معنی بات پر تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہیشم۔۔۔۔ زویا کو کچھ ہو گا تو نہیں نا۔۔۔۔؟؟ "عائشہ نے کسی انجانے احساس کے تحت " آس بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

عائشہ اس اللہ پر یقین رکھیں۔۔۔۔ ہم اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔۔۔۔ " یہ تو وہ رب جانتا ہے کہ کس نے کتنا وقت اس فانی دنیا میں گزارنا ہے ہمیں زویا کے لئے اللہ سے بہتری کی دعا کرنی چاہیے۔۔۔۔ "ہیشم نے تسلی آمیز لہجے میں اسے سمجھایا۔۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی نماز کے لئے ہو سپٹل میں بنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔ ان لوگوں نے صبح سے اب تک کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔ ہیشم نے حازم کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں نمی لئے کھڑا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

حازم تم رو رہے ہو؟؟ رونے سے کیا ہو گا یار۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ کچھ"

کھالو۔۔۔۔۔"عیشم خان اس کے آنسو صاف کرتا اسے لئے ہو سپٹل میں کینٹین کی جانب

بڑھ گیا۔۔۔



یا اللہ پلیر زویا کو صحت عطا فرما۔۔۔۔۔ اس کو لمبی عمر دے۔۔۔۔۔ پہلے ہی وہ جو وقت گزار"

چکی ہے اس میں اسے اذیتوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔۔۔۔۔"عائشہ جائے نماز پر بیٹھی

بارگاہ الہی میں ہاتھ بلند لئے ہچکیوں سے زویا کے لئے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔ جب پھر سے

اس کے کانوں نے ایک دلدوز چیخ سنی تھی۔۔۔۔۔ اس چیخ میں اتنا درد اور کرب تھا کہ اس

کے رونگٹے تک کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے وہاں سے اٹھتی باہر بھاگی تھی۔۔۔۔۔ اس

کے قدم تیزی سے آئی سی یو کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔ آئی سی یو تک پہنچ کر اس نے

وہاں لگے شیشے سے اندر جھانکا تھا۔۔۔۔۔ اور سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر اسے حیرت کا شدید

جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ عیشم اور حازم بھی چیخنے کی آواز سن کر وہیں بھاگے چلے آئے
تھے۔۔۔۔۔

آااااااااا۔۔۔۔۔میرا سر پھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔۔۔"وہ درد کی شدت سے اپنا سر"
پکڑے زور زور سے چلا رہی تھی۔۔۔۔۔درد کی شدت نے اسے پاگل کر کے رکھ دیا
تھا۔۔۔۔۔وہ مسلسل چلا رہی تھی۔۔۔جب سر کو پکڑے ایک لمحے کے لئے اس کی نظریں
ڈاکٹر کی جانب اٹھی تھیں اور سامنے کھڑے سرجن ماسک لگائے ذیان کو دیکھ کر وہ وہیں
ساکت رہ گئی۔۔۔لیکن اس کے سر میں اٹھتی درد کی ٹیسیں اسے فوراً ہوش میں لے آئی
تھیں۔۔۔ایک جھٹکے اس نے اپنے ہاتھ میں لگا کینولا پوری قوت سے کھینچ اتارا تھا۔۔۔اور
بیڈ سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔لیکن ذیان نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھام
کر اسے روکا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ مجھے تم سے نفرت ہے سخت قسم کی۔۔۔ اتنی زیادہ کہ "تم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔۔" وہ پوری شدت سے چلائی تھی۔۔۔ لیکن اس وقت ذیان کو اس کے الفاظ سے زیادہ اس کی یہ حالت زخمی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تم کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔۔ چلے جاؤ۔۔۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ "وہ ایک دفعہ پھر چلائی" تھی۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔ "ذیان نے ابھی کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب زویا نے ایک زوردار" تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔۔ تب ہی نرسیں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھی تھیں لیکن ذیان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہیں روک دیا۔۔۔۔۔

اپنے منہ سے میرا نام مت لو۔۔۔۔۔ اور جاؤ یہاں سے ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی" مارلوں گی خود کی اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔ "اس نے سامنے پڑی آپریشن سیزر کو ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنی کلائی پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کا سر گھوما تھا سیزر پر اس

PDF NOVEL BANK

کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔ اور تب ہی سیزر اسکے ہاتھ سے چھوٹی زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا اچھایا تھا اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی ذیان نے اسے تھاما تھا اور اپنے بازوؤں میں اٹھاتا بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر ذیان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ وہ جس وقت آئی سی یو میں داخل ہوا سامنے بیڈ پر پڑے وجود کو دیکھ کر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔ دل ٹکڑے ٹکڑے تو اسی وقت ہو گیا تھا۔۔۔ اور اب اس کی یہ حالت دیکھ کر ذیان کو لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے دل پر خنجر چلا رہا ہو۔۔۔ اتنی دعاؤں کے بعد وہ ملی بھی تو اس حال میں۔۔۔ موت سے لڑتی ہوئی۔۔۔ اس کا دل کیا وہ خود کو ہی مار دے۔۔۔ اسی وقت خود کی جان لے لے۔۔۔ کتنی اذیت دے چکا تھا وہ اسے۔۔۔۔ کس تکلیف سے وہ گزر رہی تھی۔۔۔ اور وہ تو بس بے بس کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن یہ وقت رونے کا نہیں تھا۔۔۔ اس وقت اس نے خود کو سنبھالنا تھا۔۔۔ اسے زویا کی جان بچانی تھی۔۔۔۔ وہ زویا کو کھونا نہیں چاہتا تھا اسے کھونے کے خیال سے ہی اس کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے گرمی کھائی میں پھینک دیا ہو جہاں سے نکلنا بھی ناممکن ہو اور وہاں رہنا بھی موت سے زیادہ اذیت ناک ہو۔۔۔۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر زویا

PDF NOVEL BANK

کوئینڈ کا انجکشن لگایا تھا۔۔۔۔۔ اس کے دماغ کو سکون میں رکھنے کے لئے یہ از حد ضروری تھا۔۔۔۔۔ اس کا ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ ذیان کے ہاتھ فل تیزی سے کام کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اب مزید ٹریٹمنٹ کے لئے اس کا ہوش میں آنا ضروری تھا۔۔۔۔۔ اب وہ سرجن ماسک اتارتا لمبی سانس خارج کرتا وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اس کے ماسک اتارتے ہی باہر کھڑے شیشے سے اندر جھانکتے ہیشم حازم اور علشے کو شدید قسم کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ ذیان کو ڈاکٹر کے حلیے میں وہ پہچان نہیں پائے تھے۔۔۔۔۔ وہ تو سمجھے زویا ڈاکٹر کو ذیان سمجھ رہی ہے اس لئے ایسا کر رہی ہے۔۔۔۔۔ لیکن سچ میں سامنے کھڑے ذیان کو دیکھ کر حازم کی حیرت نفرت میں بدلی تھی۔۔۔۔۔ ہیشم خان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔۔۔ اگر وہ ہو اسپتال میں نہیں ہوتے تو شاید وہ اب تک ذیان کو قتل کر چکا ہوتا۔۔۔۔۔

ذیان زویا کا ہاتھ تھامے بیٹھا رو رہا تھا۔۔۔۔۔ سسک رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔۔۔ کسی کو کھوپینے کا درد کیا ہوتا ہے یہ اس وقت ذیان اچھے سے جان چکا تھا۔۔۔۔۔ ایسے

PDF NOVEL BANK

لگتا ہے جیسے کوئی ہماری روح کو جسم سے الگ کر رہا ہو۔۔۔۔۔ ایسے لگتا ہے دنیا ختم ہو گئی ہے۔۔۔ اتنی بھیڑ میں بھی وہ انسان تنہا رہ جاتا ہے۔۔۔

زویا اتنی نفرت مت کرو مجھ سے۔۔ میں یہ برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔ میری " سانسیں تمہیں ایسے دیکھ کر رک رہی ہیں۔۔۔۔۔ بہت اذیت دی ہے نا میں نے تمہیں۔۔۔۔۔ بہت ظالم ہوں نا میں۔۔۔۔۔ مار لو مجھے۔۔۔۔۔ جان لے لو میری۔ لیکن اس طرح آنکھیں مت پھیرو۔۔۔۔۔ تمہاری نفرت کی شدت میری جان لے لے گی۔۔۔۔۔ "ذیان بے بسی سے رو رہا تھا۔۔۔۔۔ زویا کی نفرت اسے دردناک اذیت میں دھکیل رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا وہ جھنجھوڑ کر زویا کے وجود کو جگائے۔۔۔۔۔ "ڈاکٹر ذیان آپ کو ڈاکٹر راحیل اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ رو ہی رہا تھا جب ایک نرس نے آکر اسے میسج دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے آنسو صاف کرتا زویا کے ہاتھوں کے اپنے لبوں سے لگاتا اور پھر اسکے ماتھے پر مہر محبت ثبت کئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔ جیسے ہی اس نے قدم روم سے باہر نکالا تھا سامنے کھڑے ان تینوں کو دیکھ کر اس نے نظریں چرائیں تھیں۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے ان سے آنکھیں ملائیں۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھی۔۔۔۔۔ ہیشتم خان نے اب تک اس کے گرد حصار نہیں باندھا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ہاں
ذیان کو ایسے دیکھ کر ہیشتم خان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔

بیچھے ہوؤ ذیان۔۔۔۔۔ ہم نے کہا نا ہمارا تم سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان نے"
جھٹکے سے اس بیچھے کیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ آپ مجھے معاف کر دیں کیونکہ میں جانتا ہوں میں "
معافی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔ لیکن پلیز بھائی ایسے خود سے دور مت کریں۔۔۔۔۔ "ذیان
نے تڑپ کر کہا۔۔۔۔۔

دور ہم نے نہیں تم نے خود کیا ہے۔۔۔۔۔ تم خود ہمیں چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔۔۔ ہم سے رشتہ "
تم نے خود توڑا تھا۔۔۔۔۔ "ہیشتم خان نے اسے اس کی غلطی باور کروائی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ذیان تمہارے لئے بہتر ہے کہ یہاں سے ہماری نظروں کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔۔"

اب میں مزید خود پر کنٹرول نہیں کر سکتا اس سے پہلے میرا بھی ہاتھ اٹھے چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" حازم کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

حازم میرے بھائی۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ "ذیان تڑپ کر حازم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اس کی" نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

وہیں رک جاؤ ذیان۔۔۔۔۔ اور جاؤ جا کر خوشیاں مناؤ۔۔۔۔۔ جو تم چاہتے تھے وہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

اور کیا چاہتے ہو اب۔۔۔۔۔؟؟؟ "حازم نے آنکھیں پھیرتے ہوئے حقارت سے کہا تھا۔۔۔۔۔ اب ذیان نے نظریں اٹھا کر عائشے کی جانب دیکھا تھا جو نظریں اس پر ٹکائے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ عائشے کو اس وقت سامنے کھڑا ذیان قابل رحم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ یہ وہ ذیان تو نہیں تھا جو اس نے اپنی شادی کے بعد دیکھا تھا۔۔۔۔۔ یہ تو اس انسان کی مانند لگ رہا تھا جو جوئے میں اپنا سب کچھ ہار گیا ہو۔۔۔ اور اب لٹاپٹا کسی کے سہارے کی تلاش میں ہو۔۔۔۔۔ لیکن آج کے نفسا نفسی کے دور میں کون کسی کا سہارا بنتا ہے۔۔۔۔۔ لوگ ہنسنے

PDF NOVEL BANK

والوں کے ساتھ ہنسنا تو جلتے ہیں لیکن رونے والے کے ساتھ اس رونا نہیں
جالتے۔۔۔۔۔ علٹے کو وہ آج دنیا کا سب سے بے بس انسان محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ علٹے کو
اپنی طرف اس طرح دیکھتے پا کر وہ نظریں جھکا گیا۔۔۔ اور اب ان تینوں کہ سامنے کسی
مجرم کی مانند کھڑا تھا۔۔۔ اور جیسے بس اب اپنی سزا کا منتظر تھا۔۔۔۔۔

بھائی آپ-----؟؟؟"رحاب جو کب سے کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی اب اس نے "حیرانگی سے سامنے کھڑے ذیان کو دیکھ کر دھیمے لہجے میں پکارا تھا۔۔۔۔۔ذیان نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی رحاب کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔"

میری گڑیا کیسی ہو تم۔۔۔؟؟؟ "ذیان نے کسی امید کے تحت رحاب سے پوچھا"

تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے اپنی۔۔۔۔؟؟ "رحاب" بھاگ کر ذیان کے گلے لگی تھی۔۔ اور تب ذیان نے جانا تھا کہ بہن کیا ہوتی ہے۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

بہن لفظ کا مطلب کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟؟؟ بہن تو وہ ہوتی ہے اگر بھائی کچھ بھی کر لے۔۔۔ اگر کسی کا قتل تک کر آئے۔۔۔ بہن سے نفرت کرے لیکن بہن کبھی اسے دکھ میں نہیں دیکھ سکتی وہ ہمیشہ شانہ بشانہ اپنے بھائی کے ساتھ ہر حالات میں کھڑی رہتی ہے۔۔۔۔ اور پھر یہاں تو رحاب تھی صاف دل کی مالک وہ نازک سی لڑکی۔۔۔۔۔ جو کسی کو غم میں دیکھ کر ہی تڑپ اٹھتی تھی تو وہ ذیان کو دیکھ کر کیوں نے تڑپتی۔۔۔۔؟؟

گڑیا جس انسان نے اپنے ہاتھوں سے خود کو تباہ کیا ہو وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ "ذیان" نے زخمی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ہیشم کو رحاب کا یوں ذیان سے ملنا ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔۔

بھائی کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟ بھابھی کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟ "رحاب نے تڑپ کر کہا۔۔۔۔۔" اس کے سوال پر ذیان کی آنکھوں سے آنسو مزید روانگی سے بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

رحاب چھوڑ دو اس کو اس کے حال پر وہ جانتا ہے کہ اسے کیا اور کیسے کرنا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ "ہیشم خان نے بے رخی سے کہا۔۔۔۔۔ رحاب رخصت ہو کر فلحال مسٹر

PDF NOVEL BANK

لغاری کے لاہور والے بنگلے میں ہی گئی تھی۔۔۔۔۔ حازم نے کال کر اسے زویا کا بتایا تھا تو وہ بغیر لمحے کی دیر کئے دانیال کے ساتھ بھاگی بھاگی ہو اسپتال چلی آئی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر زیان ڈاکٹر راحیل کافی دیر سے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔" نرس جو کب سے " خاموش کھڑی تھی اس نے زیان کو یاد دلایا۔۔۔

او کے چلئے سسٹر۔۔۔۔"ذیان نرس سے کہتا ان سب پر ایک بے بس نظر ڈالتا آگے"
 بڑھ گیا۔۔ وہ ان کو بعد میں بھی راضی کر سکتا تھا لیکن اس وقت اس کے لئے سب سے
 زیادہ زویا کی جان امپورٹنٹ تھی۔۔۔۔ جبکہ اب وہ سب ایک دوسرے سے نظریں چرا
 رہے تھے۔۔۔۔۔ کسے معلوم تھا کہ ابھی ان پر ایک بڑی قیامت ٹوٹنی تھی۔۔۔۔۔ رحاب اب
 عائشہ کے گلے لگے سسک رہی تھی۔۔۔۔۔ عائشہ نے اس کی کمر تھپتھپاتے تسلی دی
 تھی۔۔۔۔۔



Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

خان حویلی میں قدم رکھتے ہی زریاب خان زور سے دھاڑا تھا۔۔۔۔

ہیشم خان۔۔۔۔ کہاں ہو؟؟ "ہیشم خان حویلی میں ہوتا تو جواب دیتا۔۔۔۔"

ہیشم خان اب منہ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تم اس وقت "حویلی میں ہی چھپے بیٹھے ہو۔۔۔۔" زریاب خان کی گرجدار آواز ایک مرتبہ پھر پوری حویلی میں گونجی تھی۔۔۔۔ کسی کے اتنی زور سے چلانے پر رباب جو بچوں کے ساتھ ان کے کمرے میں تھی وہ گھبرا کر بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔۔۔

جی آپ کون ہیں۔۔۔۔؟؟ "اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔"

تم۔۔۔۔ تم تو ولید ملک کی بیٹی ہونا۔۔۔۔؟؟ "زریاب خان نے اس ڈری سہمی سی کھڑی "رباب کو غور سے دیکھتے ہوئے عجیب لہجے میں پوچھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ج۔۔جی۔۔"ڈرکی وجہ سے اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔"

ہیشم خان کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"زریاب خان نے ہٹ دھرمی سے پوچھا۔۔۔۔"

و۔۔وہ ہ۔۔ہوس۔۔ہو سپٹل گئے ہیں۔۔۔۔"رباب نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

اچھا تو دوسروں کو ہو سپٹل پہنچانے والا خود ہو سپٹل پہنچا ہے۔۔۔۔"زریاب خان نے "کمینی ہنسی ہنستے ہوئے مضحکہ خیز خیزلجے میں کہا۔۔۔۔"

ن۔۔نن۔۔نہیں وہ ز۔۔زویا بھابھی کی ط۔۔طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔"رباب" نے ڈرتے ہوئے کہا اور زریاب خان کو لگا تھا کسی نے اس کے سر پر بم پھوڑ دیا ہو۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو۔۔۔؟؟ بولو۔۔۔ کیا کیا ہے تم لوگوں نے اس کے " ساتھ۔۔۔۔؟؟؟ "زریاب خان نے اس کا نازک ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اپنی سرخ انگارہ برساتی نظریں اس کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ درد سے کراہی تھی۔۔۔ زریاب خان کی انگلیاں اس کے بازو میں بے رحمی سے گڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔ درد کی وجہ سے اس کی آنکھیں اشکبار ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

زریاب خان چھوڑو اس کا بازو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "ہیشم خان کسی کام سے حویلی آیا تھا جب"

سلمے نظر آتے منظر کو دیکھ کر زور سے گر جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زریاب خان نے جھٹکے سے اس کا

بازو اپنی مضبوط گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔۔ اور غصے سے ہیشم خان کی جانب بڑھا

تھا۔۔۔۔۔

میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔؟ کیا ظلم کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔؟؟ "زریاب"
خان غصے سے دھاڑا۔۔

PDF NOVEL BANK

اپنی آواز نیچی رکھو۔۔۔۔۔ شاید تم بھول رہے ہو کہ تم اس وقت کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

میں اس وقت ایک ایسے انسان سے بات کر رہا ہوں جو لوگوں کے سامنے تو فرشتہ بنا "پھرتا ہے لیکن پیٹھ پیچھے کالے کرتوت کرتا پھر رہا ہے۔۔۔۔۔" زریاب خان نے زہر خندلجے میں کہا۔۔۔۔۔

اپنی زبان کو لگام دو زریاب خان۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ میرا ہاتھ اٹھ جائے۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے اپنی مسٹھیاں پھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

تم سے تو میں بعد میں نیٹوں گا۔۔۔۔۔ میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟ یہ بتاؤ۔۔۔۔۔ اور تمہارے "بھائی کا تو میں وہ حشر کروں گا کہ اس کی آنے والی سونسلیں یاد کریں گی۔۔۔۔۔" زریاب خان نے نخوت سے کہتے ہیشم خان کو دھمکایا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر ہو سپٹل کا پوچھتا زریاب

PDF NOVEL BANK

کرے۔۔۔۔۔ وہ ہیشتم جس نے آج تک کسی کی تیز آواز برداشت نہیں کی تھی آج رشتوں کی وجہ سے زریاب خان کی بدتمیزی برداشت کر گیا تھا۔۔۔



زویا کی حالت کسی طرح قابو میں نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر زاپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے تھے لیکن ندارد۔۔۔۔۔ ذیان ڈاکٹر سے مل کر دوبارہ آئی سی یو میں آیا تھا۔۔۔۔۔ زویا اب تک بے ہوش تھی۔۔۔۔۔ ذیان اس کے پاس پڑی چیئر پر ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر پھسلے تھے۔۔۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

زویا پلیز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں کہ اس سب کی وجہ میں ہوں۔۔۔۔۔ لیکن اب "مزید برداشت نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ جتنی تکلیف میں نے تمہیں دینا چاہی اس سے زیادہ تکلیف میں میں خود ہوں۔۔۔۔۔ میں نے یہ پانچ سال اذیت میں گزارے ہیں۔۔۔۔۔ ایک پل چین

PDF NOVEL BANK

نہیں ملا مجھے۔۔۔۔۔ پلیز ایسے مت سوئی رہو۔۔۔۔۔ اٹھو دیکھو نا تمہارا ذیان کس قدر تکلیف میں ہے۔۔۔۔۔ "اس کے رونے میں شدت آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بے خودی میں اس سے گزرے ہوئے پانچ سالوں کی اذیت بیان کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اچانک اس کے ہاتھ میں حرکت ہوئی تھی۔ اس کی پلکوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ہونٹ کچھ بڑبڑا رہے تھے۔۔۔۔۔ ذیان نے اس کے لبوں کے قریب کان کر کے سننے کی کوشش کی تھی اور اس بے ہوشی کی حالت میں بھی وہ جو الفاظ بڑبڑا رہی تھی وہ الفاظ اس کو مزید اذیت سے دوچار کر گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ اب بھی ذیان کو نہ معاف کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ اچانک ذیان کے ہاتھ میں پکڑے زویا کے ہاتھ نے اب زور سے ذیان کے ہاتھ کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔۔۔ پلکیں اب تیزی سے لرزنے لگی تھیں جب اچانک اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔ اور سامنے اس کا ہاتھ پکڑے بیٹھے ذیان کو دیکھ کر وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی اور اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے چھڑوایا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔ "زویا زور سے چلائی تھی۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

تم۔۔۔ تمہیں میں نے کہا تھا نا کہ چلے جاؤ یہاں سے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ تو کیوں نہیں گئے تم۔۔۔؟؟؟ بولو اب کون سی اذیت دینا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟ "ہو سپٹل میں چھائے سکوت کو چیرتی اس کی آواز پورے ہو سپٹل میں گونجی تھی۔۔۔۔"

زویا۔۔۔ میں تمہیں کوئی اذیت نہیں دینا چاہتا۔۔۔ وہ سب جو میں نے کیا۔۔۔ پتا نہیں کیسے ہو گیا۔۔۔؟؟؟ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ "ذیان گر گڑا یا تھا۔۔۔۔ آنسو اب بھی اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔"

کیا تمہیں معاف کر کے میری اذیت ختم ہو جائے گی جو گزرے پانچ سالوں میں میں نے برداشت کی۔۔۔۔؟؟؟ کیا میری بیٹی جو پچھلے پانچ سال سے باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی اس کی شفقت سے محروم رہی کیا وہ محرومیت۔۔۔ وہ پل لوٹ آئیں گے۔۔۔۔؟؟؟ "اس نے اپنا سر تھامے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ اور ذیان تو بیٹی کا سن کر ہی شکد کھڑا تھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ک۔۔۔کی۔۔۔کیا۔۔۔؟؟م۔۔۔میری ب۔۔۔بیٹی۔۔۔؟؟؟"ذیان نے سکتے کے عالم میں"
لڑکھڑاتی زبان سے سوال کیا۔۔۔۔۔

ہاں تمہاری بیٹی۔۔۔۔۔لیکن میں اسے بتا چکی ہوں کہ اس کا باپ مر چکا ہے۔۔۔۔۔"زویا"
نے نخوت سے کہا۔۔۔۔۔

ن۔۔۔نہ۔۔۔نہیں اس کا باپ زندہ ہے۔۔۔۔۔"ذیان عجیب سے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔اسے"
سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ خود پر ہنسے یا روئے۔۔۔۔۔

اچھا تو میں کیا کہتی کہ اس کا باپ کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟؟یا یہ کہتی کہ اس کا باپ تو ہمیں"
ریگستان میں کڑکتی دھوپ میں جلنے کے لئے چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟یا یہ کہتی کہ اس کا باپ
تو جانتا بھی نہیں کہ اس کی کوئی اولاد بھی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟بتاؤ ذیان کیا کہتی۔۔۔۔۔؟؟؟کیا کہتی
میں اس معصوم سی بچی کو۔۔۔۔۔؟؟؟بولو۔۔۔۔۔؟؟؟"دھیمے لہجے میں کہتے اچانک وہ زور سے

PDF NOVEL BANK

چلائی تھی۔۔۔ اور اب ذیان کا گریبان پکڑے اس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن
ذیان تو نظریں جھکائے چپ کھڑا تھا وہ کیا کہتا۔۔۔؟ کیا جواب دیتا۔۔۔؟؟ صحیح ہی تو کہہ
رہی تھی وہ۔۔۔۔۔

اب چپ کیوں ہو۔۔۔؟ کچھ نہیں ہے ناکھنے کے لئے۔۔۔۔۔؟؟ میرے پاس بھی کچھ"
نہیں ہوتا تھا جب میری بیٹی تمہارے بارے میں مجھ سے سوال کرتی تھی۔۔۔۔۔"زویا
نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ ذیان نے ایک لمحے کے لئے نظریں اٹھا کر اس کی جانب
دیکھا تھا اور فوراً نظریں جھکا گیا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ذیان۔۔۔۔۔ یہ ندامت کس بات کی۔۔۔۔۔؟؟ کس بات کا رنج ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ یہ"
آنکھیں کیوں جھکی ہوئی ہیں آج۔۔۔۔۔؟؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ یہ آنسو
کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟"زویا نے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے حیرانی سے
پوچھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نظریں اٹھاؤ ذیان۔۔۔ دیکھو میری طرف۔۔۔۔۔ مجھے تمہارا یوں مجرموں کی طرح کھڑے " رہنا بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ "زویا نے تڑپ کر کہا۔۔۔

مجھے معاف کر دو بس ایک دفعہ۔۔۔۔۔ "ذیان نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔"

لو میں نے تمہیں معاف کیا۔۔۔۔۔ معاف کی ہر وہ اذیت جو تمہاری وجہ سے میں نے " سہی۔۔۔ معاف کیا تمہارا وہ ظلم جو تم مجھ پر کر گئے تھے۔۔۔۔۔ آزاد کیا تمہیں ہر اذیت سے۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ "زویا نے بات کو ادھورا چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔؟؟ "ذیان نے خوش ہوتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے " اس کے بات ادھورہ چھوڑنے پر اسے اک انجانا سا خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔۔۔ "ذیان کو لگا اس کے لفظ نہیں کوئی کمان سے " نکلے ہوئے تیر تھے جو اس کے سینے کو بری طرح چھلنی کر گئے تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ایسا مت کہو زویا۔۔۔ پلیز میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔۔۔ تم سے محبت کرتا" ہوں۔۔۔ تمہیں طلاق کیسے دے سکتا ہوں۔۔۔؟؟ "ذیان نے بے بسی سے کہا۔۔۔

"چھوڑو یہ سر سری وعدے کچھ نہیں ہوتے۔۔۔"

"ذیان"

"ابھی مر جاؤں تو کیا مر جاؤ گے تم۔۔۔؟؟"

زویا نے زخمی لہجے میں شعر پڑھا تھا۔۔۔

ایسی باتیں مت کرو پلیز۔۔۔ میں تمہارے بغیر جینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ پچھلے پانچ" سالوں میں میں نے لاہور کا چپا چپا چھانا ہے لیکن تم مجھے کہیں نہیں ملی۔۔۔ ایک ایک رات تڑپ کر گزاری ہے۔۔۔ کسی پل کسی لمحے سکون نہیں ملا مجھے۔۔۔ اور اب تم کہہ رہی ہو میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔ "ذیان نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

سچ تو یہ ہے ذیان کوئی کسی کے لئے نہیں مرتا۔۔۔ سب جینا سیکھ جاتے ہیں۔۔۔ اگر "
 کوئی کسی کے لئے مرتا ہوتا نا تو آج پوری دنیا قبرستان بن چکی ہوتی۔۔۔ ہر انسان اپنے
 پیارے کے مرنے پر اپنی جان لے لیتا۔۔۔ ایسا نہیں ہوتا ذیان جینا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ کبھی
 کسی کے ساتھ مجبور میں۔۔۔۔۔ کبھی خوشی سے اور کبھی تنہا۔۔۔۔۔ "زویا کا لہجہ اب نارمل ہو
 چکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن تم سے جدا ہونے کا سوچ کر ہی میری روح کانپ اٹھتی ہے۔۔۔۔۔ دل پھٹنے لگتا "
 ہے۔۔۔۔۔ "ذیان نے تڑپ کر کہا۔۔۔۔۔

سیکھ جاؤ گے ذیان۔۔۔۔۔ "زویا نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔"

لیکن میں سیکھنا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ جینا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ "ذیان نے فوراً اس "
 کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم نے بہت دیر کر دی آنے میں۔۔۔ "زویا" نے بے بسی سے کہا۔۔۔

نہیں زویا میں ہوں نا۔۔۔ میں تمہیں بچالوں گا۔۔۔ "ذیان نے اسے خود میں بھینچتے" ہوئے کہا۔۔۔

اپنی بیٹی سے نہیں ملو گے۔۔۔۔۔؟؟ "زویا نے بات کا رخ بدلا تھا۔۔ اور نامحسوس طریقے" سے ذیان سے الگ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ زویا کا دل آنے والے وقت کا چخ چخ کر بتا رہا تھا۔۔۔

کہاں ہے میری بیٹی۔۔۔؟؟ "ذیان نے فوراً سوال کیا تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

اما۔۔۔اما۔۔۔"اچانک ننھی لیزہ بھاگتی ہوئی زویا کے پاس آئی تھی۔۔۔۔اور آتے ہی"
اس کی ٹانگوں سے لپیٹی تھی۔۔۔۔زویا نے نیچے بیٹھ کر اسے زور سے گلے لگایا تھا اور اب
بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

کیسی ہے میری جان۔۔۔۔؟؟؟"زویا نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

میں ٹھیک ہوں ماما۔۔۔آپ تیوں رو رہی ہیں۔۔۔؟؟؟"لیزہ نے اس کے آنسو صاف"
کرتے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا۔۔۔مجھے میری پیاری سی گڑیا کی بہت یاد آرہی تھی نا۔۔۔۔"زویا نے آنسو"
صاف کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اب ماما کی ڈول ماما کے پاش آگئی تو بس اب نہیں رونا۔۔۔اوکے۔۔۔؟؟؟"لیزہ نے"
گال پھلاتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

او کے میری کیوٹ ڈول۔۔۔۔"زویا نے اس کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے اثبات"
میں سر ہلایا تھا۔۔۔

مایہ کون ہیں۔۔۔۔؟؟"اب ننھی لیزہ انجان نظروں سے ذیان کی جانب دیکھ رہی"
تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ زویا جواب دیتی ذیان نے ننھی لیزہ کو زور سے گلے لگایا تھا۔۔۔۔
اور ننھی لیزہ تو بس اس کے حصار میں مچل رہی تھی۔۔۔

انکل میلی بونس ٹوٹ جائیں گی۔۔۔۔"لیزہ نے توتلی زبان سے نزاکت سے کہا۔۔۔ ذیان"
کا حصار اس نازک سی لیزہ پر کافی مضبوط تھا۔۔۔۔ ذیان نے بے ساختہ اس کے
چہرے کو چوما تھا۔۔۔۔ ننھی لیزہ کو دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ اس نے
کہاں سوچا تھا کہ اس کی کوئی بیٹی بھی ہوگی۔۔۔ کتنا بد قسمت تھا وہ۔۔۔ کتنا ظلم کر بیٹھا
تھا اس ننھی سی جان پر۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں ٹوٹیں گی میری جان۔۔۔۔۔ پاپا ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ "ذیان نے اپنے ہاتھوں" کے پیالے میں اس کا چہرہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ وہ اس کا نقش نقش جانچ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہو بہو اس کے جیسے تھی۔۔۔ ایک ایک نقش اس کا ذیان سے ملتا تھا۔۔۔۔۔ اور لیزہ تو بس حیرت سے ذیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔ آپ میلے پاپا ہیں۔۔۔؟؟؟" لیزہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔"

جی۔۔۔۔ یہ آپکے پایا ہیں۔۔۔۔ "زویا نے اسے یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔۔"

دیکھیں ماما۔۔۔ میں نے کہا تھا نا پایا آئیں دے۔۔ دیکھیں آج پایا آگئے۔۔۔۔۔ "ننھی لیزہ"
نے تالیاں بجا کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں آگئے آپ کے پایا۔۔۔۔۔ اب آپ کو انہی کے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔۔۔ "زویا نے"

زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

نہیں ماما۔۔۔ مجھے آپ دونوں کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ اب میں اشکول میں سب کو
بتاؤں گی میلے پاپا آگئے۔۔۔۔ "لیزہ نے چمکتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کے چہرے کی چمک قابل
دید تھی۔۔۔

اب آپ ہمیں چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے نا پاپا۔۔۔۔؟؟ "لیزہ کو اچانک یاد آنے پر اس
نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نہیں میری پری۔۔۔ پاپا کیوں جائیں گے اب۔۔۔۔ اب پاپا ہمیشہ اپنی ننھی پیاری سی
پری کے ساتھ رہیں گے۔۔۔ "ذیان نے نرمی سے اس کو اپنی بانہوں کے حصار میں
لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

پاپا ماما کو بھی ہگ کریں نا۔۔۔ اب ہم تینوں ساتھ رہیں گے۔۔۔۔۔ "لیزہ نے بھولے"
پن سے کہا۔۔۔ ذیان نے جھجکتے ہوئے زویا کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر ایک ہاتھ سے لیزہ کو
اٹھاتے اس نے دوسرا ہاتھ زویا کے شانوں پر رکھا تھا۔۔۔

پپی۔۔۔؟؟ "ذیان نے لیزہ سے پوچھا۔۔۔"

پاپا۔۔۔ پاپا۔ "لیزہ اچانک سے بولی تھی۔۔۔ ذیان اور زویا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا"
تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ "ذیان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"

پاپا شیلیفی۔۔۔۔۔ "لیزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی بات پر ان دونوں نے زور سے قہقہہ"
لگایا تھا۔۔۔ اور تب ہی زویا اور ذیان کی نظریں ملی تھیں۔۔۔ زویا کی آنکھوں میں اب بھی
شکایتیں تھیں۔۔۔ اور یہ دیکھ کر ذیان کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔ اس نے فوراً نظریں چرائی

PDF NOVEL BANK

تھیں۔۔۔ اور پھر ننھی لیزہ ذیان کی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس لمحے کو کیمرے میں مقید کیا تھا۔۔۔

میں شب کو بتا کر آتی ہوں میرے پاپا آگئے۔۔۔ "لیزہ موبائل ہاتھ میں لئے چمکتے ہوئے باہر" کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ ذیان کی مسکراتی نظروں نے اس کا پیچھا تب تک کیا تھا جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔

تھینک یو زویا مجھے اتنی پیاری بیٹی دینے کے لئے۔۔۔۔۔ "ذیان کا رخ اب زویا کی جانب" تھا۔۔۔ اس نے ممنون لہجے میں اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ لیکن زویا تو بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زویا ایسے تو مت دیکھو۔۔۔ تمہارا اس طرح دیکھنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔ "ذیان نے" ملتی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ دیکھو اللہ بھی تو معاف کر دیتا ہے تم بھی معاف"
کر دو۔۔۔۔۔ "ذیان کی نظریں پھر سے جھکی تھیں۔۔

میں نے کہا نا ذیان اس طرح نظریں مت جھکایا کرو میرے سامنے تکلیف ہوتی ہے"
مجھے۔۔۔ تم جو بھی ہو جیسے بھی ہو میری بیٹی کے باپ ہو۔۔۔۔۔ اور میں اپنی بیٹی کے
باپ کو اس طرح شرمندہ نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔ "زویا نے آنکھوں میں نمی لئے بے بس
لجے میں کہا۔۔۔

کیا اپنے شوہر کو ایسے دیکھ سکتی ہو۔۔۔؟؟ "ذیان نے معنی خیزی سے سوال کیا۔۔۔"

فضول باتیں مت کرو۔۔۔ "زویا نے تڑخ کر کہا۔۔۔"

یہ فضول بات نہیں تھی زویا۔۔۔۔۔ "ذیان کا لہجہ اب سپاٹ ہو چکا تھا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

چلے جاؤ ذیان تمہاری موجودگی سے مجھے گھسٹن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" زویا نے تلخی سے کہا "تھا۔۔۔ اور تب ہی اس کے سر میں درد کی لہر اٹھی تھی اس نے اپنے سر کو تھاما تھا۔۔۔۔۔"

زویا ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ کیا ایک موقع کے قابل بھی نہیں ہوں "میں۔۔۔۔۔؟؟؟" زویا نے بے ساختہ اس کے کندھوں سے اسے تھاما تھا۔۔۔۔۔

ذیان موقع چنے والی میں کون ہوتی ہوں۔۔۔۔۔؟؟؟" زویا نے کندھوں سے اس کے ہاتھ "جھٹکے تھے۔۔۔۔۔"

معاف کر دو نا زویا اسے۔۔۔۔۔" علشے جو دروازے پر کب سے خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اس "نے چپ رہنا مناسب نہ سمجھا۔۔۔ ذیان کی حالت پر اسے ترس آ رہا تھا۔۔۔۔۔"

علشے اتنا بڑا ظرف نہیں ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔" زویا نے ذیان کی طرف سے رخ موڑا تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

زویا تمہیں اللہ سے محبت ہے نا۔۔۔ تو اس اللہ کے لئے ہی اسے معاف کر دو۔۔۔۔۔ موقع " دے دو اسے ایک۔۔۔ "علٹے نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے نرمی سے استفسار کیا تھا۔۔۔

علٹے کیوں اللہ کا واسطہ دیتی ہو۔۔۔۔۔؟؟ "زویا نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے " پوچھا۔۔۔

کیونکہ ہم بھی اللہ سے معافی کی امید رکھتے ہیں تو اس کے بندوں کو معاف کیوں نہیں " کر سکتے۔۔۔۔۔؟؟ اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔ تو تم اس اللہ کے لئے اپنا ظرف بڑا کر لو۔۔۔۔۔ "علٹے نے دھیمے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔۔ ذیان نے مشکور نظروں سے علٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ٹھیک ہے علٹے۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تمہیں اللہ کا " واسطہ دے تو تم اس کا وہ کام کر دو۔۔۔ جاؤ مسٹر ذیان اسماعیل خان زویا نے تمہیں صرف اور صرف اللہ کے لئے معاف کیا۔۔۔ آج کے بعد میرے دل میں موجود تمہارے لئے شکایت، خلش سب دم توڑ چکے ہیں۔۔۔ پوری کوشش کروں گی کہ تمہارے ساتھ خوشی سے چل سکوں۔۔۔ اگر میں پانچ سال پہلے والی زویا ہوتی تو شاید تمہیں کبھی معاف نہ کرتی لیکن اب یہ زویا رب سے دل لگا چکی ہے۔۔۔ رب کی ہو چکی ہے۔۔۔ اسے اپنے رب سے محبت نہیں عشق ہو چکا ہے۔۔۔ اس کی محبت میں وہ تمہیں معاف تو کیا اپنی جان بھی دے سکتی ہے۔۔۔۔۔ "اپنے رب سے محبت اس کے لہجے سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جو چمک تھی ذیان اسے دیکھ کر ہی حیران رہ گیا۔۔۔ وقت اس حد تک پلٹ سکتا ہے حالات انسان کو اس حد تک بھی بدل سکتے ہیں یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ اس کے گمان تک میں یہ بات نہیں تھی۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو زویا۔۔۔۔۔ تھینک یو ویری مچ۔۔۔۔۔ آج تم نے مجھے اندر تک پر سکون کر دیا۔۔۔۔۔ آج تم نے مجھے میری زندگی لوٹا دی۔۔۔۔۔ "ذیان بے خودی میں اس کے گلے لگا تھا۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے اپنی خوشی بیان کرے۔۔۔۔۔"

شکر کرنا ہے تو اللہ کا کرو۔۔۔۔۔ "زویا نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

کیا وہ مجھے معاف کر دے گا۔۔۔؟؟ "ذیان نے اس سے الگ ہوتے ہوئے تشنگی سے "پوچھا تھا۔۔۔۔۔"

کیوں معاف نہیں کرے گا ذیان۔۔۔؟؟ اسے تو معافی مانگنے والے اپنے گناہ پر نادام ہونے والے بہت پسند ہیں۔۔۔۔۔ تم اس سے اچھا گمان رکھو۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔ جب وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔۔۔۔۔ جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو

PDF NOVEL BANK

میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں۔۔۔ اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے قریب آتا ہوں۔۔۔ "زویا نے دھیمی مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔۔۔ اور ذیان تو مسحور سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کس حد تک وہ بدل گئی تھی۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔؟؟؟ "زویا نے اسے اپنی جانب اس طرح دیکھتے پا کر" پوچھا۔۔۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ میری بیوی کتنی سمجھ دار ہو گئی ہے۔۔۔۔ "ذیان نے معنی خیزی" سے کہا۔۔۔ اچانک زویا کے مسکراتے لب سمٹے تھے اور چہرے پر کربناک تاثر پھیلے تھے درد سے اس نے اپنی آنکھیں میچی تھیں جیسے برداشت کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔

زویا لیٹو ادھر۔۔۔۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ درد بڑھ جائے گا اس" طرح۔۔۔۔ "ذیان نے فکر مندی سے کہتے اس کے شانوں سے اسے تھام کر بیڈ کی

PDF NOVEL BANK

جانب بڑھا تھا۔۔۔ اور اس کو وہاں لٹایا تھا۔۔۔ اور فوراً اسے درد کا انجکشن لگایا تھا۔۔۔
 علٹے بھی پریشان نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ لیکن اب درد بڑھتا چلا
 جا رہا تھا۔۔۔ انجکشن کوئی فائدہ نہیں دے رہا تھا۔۔۔ درد کی شدت سے اس کی آنکھوں سے
 آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

ذیان میرا سر پھٹ جائے گا۔۔۔۔ ذیان بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ "زویا مٹھیاں بھینچتی"
 ہوئی گر گڑائی تھی۔۔

بس تھوڑا سا صبر کرو زویا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ "ذیان نے اس کا ہاتھ پر ہاتھ"
 رکھتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔۔ لیکن اس کی حالت کسی طرح کنٹرول نہیں ہو رہی
 تھی۔۔۔۔

ذیان برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ میرا سر۔۔۔۔ "زویا اپنا سر زور زور سے پٹخ رہی"
 تھی۔۔۔۔ درد کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔ ذیان نے نرسز کو فوراً بلایا تھا۔۔۔۔ اب

PDF NOVEL BANK

زویا کا وجود مشینوں میں جکڑا ہوا تھا وہ چلا رہی تھی۔۔۔ چیخ رہی تھی۔۔۔ اب درد مزید برداشت کرنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔۔

زویا میں ہوں نا۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔۔۔ "ذیان نے اسے پھر سے تسلی دی تھی۔۔۔۔"

جب کہ زویا کی حالت اسے خطرے کا الارم دے رہی تھی۔۔۔۔

ذ۔۔۔ ذیان۔۔۔۔۔ "اس نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اسے پکارا تھا اور ہاتھ سے اسے اپنے"

قریب ہونے کے لئے کہا تھا۔۔۔۔۔ ذیان فوراً اس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔۔

ذ۔۔۔ ذی۔۔۔ ذیان۔۔۔۔۔ ش۔۔۔ شاید۔۔۔ ہ۔۔۔ ہم۔۔۔ ن۔۔۔ نے۔۔۔ ا۔۔۔ ایک۔۔۔ د۔۔۔ دوس۔۔۔ دوسرے۔۔۔"

کک۔۔۔ کو س۔۔۔ سمجھنے م۔۔۔ میں بہت وقت۔۔۔ ل۔۔۔ لگا دیا۔۔۔۔۔ ل۔۔۔ لیکن اگر ہم سا۔۔۔ ساتھ

م۔۔۔ میں جی۔۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں سکتے تو ک۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔ ا۔۔۔ ایک دوسرے کے۔۔۔

د۔۔۔ دل میں ہیں نا۔۔۔۔۔ یہی بہت ہے۔۔۔۔۔ ا۔۔۔ گر میں۔۔۔ مر۔۔۔ گئی ن۔۔۔ نا تو ی۔۔۔ یہ

س۔۔۔ سوچ کک۔۔۔ کر مت رونا۔۔۔ کہ مجھے ت۔۔۔ تم۔۔۔ تمہارے آن۔۔۔۔۔ آنسو تکلیف دیں

PDF NOVEL BANK

گے۔۔۔۔۔ جب۔۔۔ ب۔۔۔ بھی میری۔۔۔ می۔۔۔ یاد آئے نا۔۔۔ ت۔۔۔ ت۔۔۔ تو م۔۔۔ میرے رب سے باتیں کر لینا۔۔۔۔۔ ا۔۔۔ اس سے۔۔۔ م۔۔۔ میرے ل۔۔۔ لئے دعا کر لینا۔۔۔۔۔ اور م۔۔۔ میری لیزہ۔۔۔ کک کو ہم۔۔۔ ہمیشہ خوش رکھنا۔۔۔ اس۔۔۔ کا۔۔۔ خیال ر۔۔۔ رکھنا۔۔۔ اس۔۔۔ اسے میری کمی محسوس مت ہونے دینا۔۔۔۔۔ "زویا نے لڑکھڑاتی زبان سے کہا۔۔۔۔۔ درد کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ ذیان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ وہ خود ڈاکٹر تھا اور زویا کی حالت دیکھ کر وہ جان چکا تھا۔۔۔ کہ اب زویا کا بچنا ممکن نہیں ہے۔۔۔ لیکن وہ حیران تھا کہ کچھ دیر پہلے تو زویا بالکل نارمل ہو چکی تھی تو اچانک یہ سب۔۔۔۔۔ یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔۔۔

لیکن زویا تمہاری جدائی مجھے مار دے گی۔۔۔۔۔ "ذیان نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔ اور اسے "پھر سے اپنے قریب ہونے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ اور اپنے پوروں پر اس کے آنسو چنے تھے۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ ذیان۔۔۔ ر۔۔۔ رو۔۔۔ مت۔۔۔ و۔۔۔ وعدہ ک۔۔۔ کرو مجھ سے سے۔۔۔ ک۔۔۔ کہ۔۔۔
 تم۔۔۔ م۔۔۔ مم۔۔۔ میرے جا۔۔۔ جانے کے بعد۔۔۔ ب۔۔۔ بکھرو۔۔۔ گے۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ رو
 گے۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وعدہ ک۔۔۔ کرو مجھ سے۔۔۔ تم۔۔۔ تمہارا یہ وعدہ مجھے۔۔۔ سکون۔۔۔
 کی۔۔۔ موت دے گا۔۔۔ "زویا نے التجاء کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ذیان نے اب مضبوطی سے
 اس کا ہاتھ تھاما تھا جیسے اسے روک لینا چاہتا ہو۔۔۔ علشے بھی ایک کونے میں کھڑی
 زارو قطار رو رہی تھی۔۔۔ اب زویا کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں درد حد سے بڑھ چکا تھا۔۔۔
 اور تب ہی اس نے ایک دلدوز چیخ ماری تھی۔۔۔۔۔ لگے ہی لمحے جیسے اس کی چیخ سے
 سب ساکت ہو گیا ہو۔۔۔ باہر کھڑے حازم اور روحی آئی سی یو کے دروازے کی جانب
 لپکے تھے۔۔۔ زریاب خان اور ہیشتم اور رباب جو ہو اسپٹل کے دروازے سے اندر داخل
 ہوئے ہی تھے کسی کی چیخنے پر لمحے کے لئے اس کے قدم تھمے تھے۔۔۔ اور پھر فوراً وہ دونوں
 تیزی سے آئی سی یو کی جانب بھاگے تھے۔۔۔ ایک مرتبہ پھر زویا نے دلخراش چیخ ماری
 تھی۔۔۔ جو وہاں موجود اس کے اپنوں کے دل دہلا چکی تھی۔۔۔ اور پھر زویا کے چہرے
 پر پھیلے کرب کے تاثرات سکون میں بدلے تھے۔۔۔۔۔ ذیان کا ہاتھ جو وہ سختی سے تھامے
 ہوئے تھی اس کی گرفت ذیان کے ہاتھ پر ڈھیلی ہوئی تھی اور پھر اس کا ہاتھ نیچے ڈھلکتا

PDF NOVEL BANK

چلا گیا۔۔۔ اس کی آنکھیں ساکت ہو چکی تھیں۔۔۔ سانسیں تھم چکی تھیں۔۔۔ اس کی روح اس کا جسم چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔ اب وہ بے جان سا وجود بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔ اور اب ذیان زور سے چلایا تھا۔۔۔ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔ وہ ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔ علشے نے آگے بڑھ کر زویا کی آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

بھابھی ابھی تو زویا بالکل ٹھیک ہو چکی تھی نا۔۔۔ پھر کیوں۔۔۔ کیوں یہ سب " ہو گیا۔۔۔ " وہ پاس پڑی چیئر پر بیٹھتا روتے ہوئے علشے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ذیان وہ اللہ کا وعدہ تھا۔۔۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہر انسان کو موت سے پہلے اس " کی ٹھیک حالت میں لائے گا۔۔۔ " علشے نے تحمل سے اسے سمجھایا۔۔۔ آنسو علشے کے بھی بہہ رہے تھے۔۔۔ لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔ ذیان نے آگے بڑھ کر زویا کے بے جان وجود کو زور سے خود میں بھینچا تھا اور زار و قطار روتا چلا گیا۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

ذیان صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔" عائشہ نے " آگے بڑھ کر بمشکل اسے زویا سے الگ کیا تھا۔۔۔ وہ کہاں راضی تھا اس کو چھوڑنے کے لئے۔۔۔

کیسے صبر کروں بھابھی۔۔۔؟؟ آج اتنے سالوں بعد وہ مجھے ملی بھی تو پھر سے ہنسنے " کے لئے۔۔۔ کیسے رہوں گا میں اس کے بغیر۔۔۔؟؟ "ذیان نے بچوں کی طرح روتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اتنے میں ہیشتم اور زریاب خان آئی سی یو کا دروازہ کھولتے آگے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

کیا کیا تو نے میری بیٹی کے ساتھ کیئے۔۔۔؟ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں " گا۔۔۔ "زریاب خان نے ذیان کو گرمیوں سے پکڑ کے کھڑا کر کے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ذیان تو اس اچانک افتاد پر گڑبڑا کر رہ گیا۔۔۔ چونکہ وہ اس وقت اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چھوڑو اسے زریاب خان --- مجھے مجبور مت کرو کہ میں بھول جاؤں کہ تم زویا کے باپ " اور علشے کے چچا ہو۔۔۔۔۔ "ہیشم خان نے زریاب خان کے ہاتھوں کی گرفت سے ذیان کا گریبان چھڑواتے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ زریاب خان نے اپنے بازو پر رکھے ہیشم خان کے ہاتھ کو بری طرح جھٹکا تھا۔۔۔۔۔ اس کی اس حرکت پر ہیشم خان کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ زریاب خان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔۔۔۔۔

میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔ "زریاب خان نے نفرت سے علشے کی " جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایکسیوز می۔۔۔۔۔ یہ آپ لوگوں نے اتنا شور کیوں مچا رکھا ہے۔۔۔۔۔؟؟ ہو سپٹل میں اس " طرح شور شرابہ کرنا بالکل الاؤ نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ باڈی کو گھر لے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ پلیز کام ڈاؤن۔۔۔۔۔ "آئی سی یو سے زور زور سے بولنے کی آوازیں سن کر ڈاکٹر بھاگتا ہوا آیا

PDF NOVEL BANK

تھا۔۔۔ اور اب انہیں ہاسپٹل کے رولز سے آگاہ کر رہا تھا اور ہاسپٹل میں اس طرح چیخنے چلانے سے منع کر رہا تھا۔۔۔

باڈی۔۔۔ کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔۔؟؟ "زریاب خان چونک کر کہا۔۔۔ وہ تو غصے میں یہ تک " نہیں دیکھ پایا تھا کہ پاس پڑا زویا کا وجود بالکل بے جان ہے۔۔۔

زویا کی ڈیٹھ ہو چکی ہے چچا جان۔۔۔ "عائشہ نے بھگے لہجے میں کہا۔۔۔ "ذیان کیا کہتا اسے " تو خبر بھی نہیں تھی کہ آس پاس کیا ہو رہا ہے وہ تو بس ٹکٹکی باندھے سامنے بیڈ پر بے سدھ پڑے زویا کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ تم سب قاتل ہو تم سب نے مل کر مارا ہے میری بیٹی کو۔۔۔۔ " تم سب کو کتے کی موت ماروں گا۔۔۔۔ "زریاب خان غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔ اور بے ساختہ زویا کے بیڈ پر پڑے بے سدھ وجود کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔ اور اب بے یقین نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

زریاب خان ہم جلتے ہیں کہ زویا کی موت تمہارے لیے بہت بڑا دھچکا ہے۔۔۔ لیکن تمہارا" یہ رویہ بہت غلط ہے۔۔۔" ہیشم اب ضبط کی آخری حد پر تھا اس نے بمشکل خود کو نارمل کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ اور زریاب خان کو پیچھے کرتا زویا کی باڈی کو ایسولینس میں رکھوایا تھا۔۔۔ اور زیان اور عائشہ کو ساتھ لے گاڑی حویلی کی جانب موڑ دی۔۔۔ ہیشم خان کو اس طرح اپنی مرضی کرتا دیکھ کر زریاب خان کا خون کھول رہا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ہیشم خان کی ہڈیاں توڑ دے۔۔۔ لیکن موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس نے چپ رہنا مناسب سمجھا تھا اور ویسے بھی اس کے مقابلے میں ہیشم خان زیادہ طاقتور تھا۔۔۔۔۔ اس لئے خاموشی سے اپنی گاڑی میں بیٹھتا خان حویلی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔ اور حازم، رباب، رحاب اور دانیال بھی بچوں سمیت اپنی اپنی گاڑی میں ان کے تعاقب میں چل پڑے۔۔۔



PDF NOVEL BANK

کل تک جس حویلی میں شادیانے بج رہے تھے آج وہاں زویا کی میت سامنے رکھے سب رو رہے تھے۔۔۔ وہاں موجود ہر انسان کی آنکھ اشکبار تھی۔۔۔ رحاب نازک دل کی مالک اس کا تو رو رو کر برا حال تھا۔۔۔۔۔ عادل کو بھی فون کر کے یہ خبر سنادی گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اور حورم شادی ختم ہوتے ہی بزنس کے سلسلے میں یورپ چلے گئے تھے۔۔۔۔۔ اور اب یہ خبر سن کر پہلی فلائٹ پکڑ کر پاکستان پہنچے تھے۔۔۔۔۔ نسرین بیگم تو بالکل ٹوٹ چکی تھیں۔۔۔۔۔

زریاب خان کا ڈرائیور انہیں خان حویلی لے آیا تھا۔۔۔۔۔ زویا کے سامنے پڑے بے جان وجود کو دیکھ کر ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔۔ ان کا دل کر رہا تھا کہ جھنجھوڑ کر اسے اٹھا دیں۔۔۔۔۔ جو بھی تھا وہ اس وقت ایک بیٹی کی ماں تھیں اور جوان بیٹی کی موت کا دکھ کیا ہوتا ہے وہ اچھے سے جان چکی تھیں۔۔۔۔۔

تم سب کھا گئے میری معصوم بچی کو۔۔۔۔۔ کیا بگاڑا تھا اس نے تم سب کا۔۔۔۔۔؟؟ "نسرین بیگم زور زور سے رو رہی تھیں۔۔۔۔۔ نوحہ کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ انہیں یوں دیکھ کر عائشہ کا دل پھٹا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے ان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

چاچی اس طرح مت روئیں ایسے زویا کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ " وآلہ وسلم نے کسی کی میت پر اس طرح نوحہ اور بین کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔۔۔۔ اس طرح آپ کو بھی گناہ مل رہا ہے۔۔۔ اور زویا کو بھی عذاب ہو رہا۔۔۔ پلین صبر کریں۔۔۔ صبر کرنے والوں کے لئے اللہ نے بہت اجر رکھا ہے۔۔۔۔ "علثے نے انکے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔ نسرین بیگم نے زور سے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا تھا۔۔۔ اور کھا جانے والی نظروں سے علثے کو دیکھا تھا۔۔۔

بیچھے ہٹ جا منحوس۔۔۔۔ تمہاری وجہ سے میری بیٹی ہمیں چھوڑ کر گئی ہے۔۔۔۔ تمہارا " منحوس سایہ میری بچی پر پڑا اس وجہ سے میری بیٹی کی زندگی تباہ ہو گئی۔۔۔۔ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ آس پاس بیٹھی عورتیں حیران و پریشان سی سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔ تمام مرد مردان خانے میں تھے۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔ میلی ماما کو آپ نے گرایا کیوں۔۔۔؟ آپ گندی آنٹی " ہیں۔۔۔ چلی جائیں یہاں سے۔۔۔۔ "حوزان جو چپ بیٹھا سب دیکھ رہا تھا نسرین بیگم کے عائشے کو دھکا دینے پر غصے سے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔

اونچے ماروں گی تجھے۔۔۔۔۔ تمیز نہیں سکھائی تجھے کسی نے۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے حوزان " کا بازو دبوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چھوڑیں اش کا ہاتھ۔۔۔۔۔ "لیزہ نے نسرین بیگم کے ہاتھ پر زور سے کاٹا تھا۔۔۔۔۔"

دیکھو دیکھو۔۔۔۔۔ کتنی جاہل عورت ہے سامنے بیٹی کی میت پڑی ہے۔۔۔ اور کیسے بچوں " سے لڑ رہی ہے۔۔۔۔۔ ذرا شرم نہیں آرہی اسے۔۔۔۔۔ "وہاں موجود عورتوں میں سے کسی ایک نے تیز آواز سے کہا۔۔۔۔۔ نسرین بیگم نے نخوت سے اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر ایک طائرانہ نگاہ سب پر ڈال کر پھر سے نوحہ کرنے لگیں۔۔۔۔۔ عائشے نے انہیں پھر سے روکنا چاہا لیکن رحاب نے اسے روک لیا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اچانک ہر طرف میت کو لے جانے کی آواز گونجی تھی۔۔۔ ہر طرف شور ہی شور تھا۔۔۔ اور پھر حازم، ذیان، ہیشتم اور عادل خان ہال میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ زویا کو ان کے آنے سے پہلے ہی نہلا کے کفن پہنا دیا گیا۔۔۔ ذیان کی آنکھیں رو رو کر سو ج چکی تھیں۔۔۔ اب وہ رو نہیں رہا تھا۔۔۔ اور اسکے پیچھے بھی زویا کے وہ الفاظ تھے۔۔۔ "کہ ذیان تمہارے رونے سے مجھے تکلیف ہوگی۔۔۔" اور وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔؟ ابھی انہوں نے زویا کی میت کو اٹھایا ہی تھا۔۔۔ جب ننھی لیزہ زور سے چلائی تھی۔۔۔

پاپا۔۔ آپ ماما تو تمہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔؟ ماما شور ہی ہیں۔۔ نیچے رکھیں ماما"
کو۔۔۔۔۔ "ذیان نے بھگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ کتنی معصوم تھی وہ۔۔
کون اسے بتاتا کہ اس کی ماں ہمیشہ کے لئے سو چکی ہے۔۔۔ لیکن اب کیا ہو سکتا
تھا۔۔۔؟ سب نے ترحم بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر وہ چاروں
زویا کی میت کو اٹھاتے وہاں سے نکل گئے۔۔۔ نسرين بیگم تو دروازے تک اس کے پیچھے
گئیں تھیں عورتوں نے بمشکل انہیں روکا تھا۔۔۔ رحاب اور عائشہ ایک دوسرے کے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

گلے لگی سسک رہیں تھیں۔۔۔۔۔ رباب بچوں کو سنبھالنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ لیزہ ماما کو کہتی رہ گئی لیکن زویا نے نہ رکنا تھا نہ وہ رکی۔۔۔۔۔

مت رو لیزہ۔۔۔۔۔ میری جان ماما اللہ کے پاس گئیں ہیں وہاں بہت پیارا گھر رکھا ہے اللہ" نے انکے لئے۔۔۔۔۔ انہیں روکو نہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ روؤ گی تو ماما بھی روئیں گی۔۔۔۔۔ "رباب نے اسے اس کے ننھے دماغ کے مطابق سمجھایا۔۔۔۔۔ لیزہ نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے۔۔۔۔۔

اوکے چاچی اب میں نہیں روؤں گی۔۔۔۔۔ "لیزہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔ پاس" کھڑی حورم نے ترس کھاتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ شام ڈھلنے لگی تھی۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔۔۔۔۔ سب لوگ جا چکے تھے۔۔۔۔۔ جب گھر کے تمام مرد واپس لوٹے تھے۔۔۔۔۔ اور آتے ہی ذیان اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔ علٹے جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اس وقت اسے جذباتی سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ کمرے کا دروازہ لاک تھا۔۔۔۔۔ علٹے نے دھیمے سے دروازے پر دستک

PDF NOVEL BANK

دی تھی۔۔۔ تیسری دستک پر ذیان نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔ اور سامنے کھڑی عائشہ کو دیکھ کر زبردستی مسکرایا تھا۔۔

بھابھی آپ۔۔ آئیے نا۔۔ "ذیان نے دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہوتے ہوئے اسے اندر آنے کی جگہ دی تھی۔۔۔۔

جھوٹی ہنسی مت ہنسو ذیان۔۔۔ شاید تم بھول رہے ہو کہ آج ہی زویا کو دفنایا گیا ہگ۔۔۔ " اور ایسے وقت پر کوئی بیوقوف ہی ہنس سکتا ہے۔۔۔ "عائشہ نے اس کے زبردستی مسکرانے پر چوٹ کی تھی۔۔۔ اور اس کے پھیلے لب فوراً سمٹے تھے۔۔۔ اس نے چونک کر عائشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ عائشہ بغور اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ ذیان کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑھک کر گال پر پھسلے تھے۔۔۔

رو لو ذیان ایک دفعہ۔۔۔ اپنے اندر اتنا غبار مت بھرو۔۔۔۔۔ "عائشہ نے فکر مندی سے " کہا۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں بھابھی میں رو کر اسے تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ وہ دنیا کے لئے ضرور مری" ہے لیکن ذیان اسماعیل خان کے دل میں اس کی زویا ہمیشہ زندہ رہے گی۔۔۔۔۔ ذیان اسماعیل خان اس سے عشق کرتا ہے۔۔ اور وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کی زویا کو تکلیف ہو۔۔۔۔۔ رویا تو ان کے لئے جاتا ہے جو پچھڑ جائیں جو ہمیشہ کے لئے ہم میں بس جائیں ان کے لئے کہاں رویا جاتا ہے بھابھی۔۔۔۔۔؟؟؟ "ذیان نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔۔۔۔۔"

کھانا کھا لو ذیان۔۔۔۔۔" عائشہ نے اس کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

بھابھی جانتی ہیں سب سے مشکل اور تکلیف دہ وقت کونسا ہوتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ جب ہم" اپنی جان سے پیارے اپنوں کے چہروں پر مٹی ڈالتے ہیں۔۔۔۔۔ انہیں ہمیشہ کے لئے اس مٹی کے سپرد کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دل پھٹنے لگتا ہے بھابھی۔۔۔۔۔ آج میرا زویا کے چہرے پر مٹی ڈالنے کا بالکل دل نہیں تھا۔۔۔۔۔ لیکن میں نے صبر کیا۔۔۔۔۔ میں نہیں رویا

PDF NOVEL BANK

بھابھی۔۔۔ میں نہیں رویا۔۔۔ میں زویا کو اذیت کیسے دے سکتا تھا۔۔۔؟ میں نہیں رویا
بھابھی۔۔۔" اب کمرے میں ذیان کی ہچکیوں کی آواز گونجنے لگی تھی۔۔۔

ذیان جو ہوتا اچھے کے لئے ہوتا ہے ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔ بس یہ "بات ہم سمجھ نہیں پاتے۔۔۔ بے شک زویا نے تمہیں معاف کر دیا تھا۔۔۔ تمہاری ہر ایک خطا دل سے نکال دی تھی۔۔۔ لیکن ذیان یہ رشتے ایک کلنچ کی طرح ہوتے ہیں اگر اس میں ایک دفعہ دراڑ آجائے تو زندگی میں کبھی اس دراڑ کو بھرا نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔ وہ تمہیں معاف تو کر چکی تھی لیکن شاید اب وہ تمہارے ساتھ خوشی اور محبت سے نہ چل پاتی۔۔۔ شاید اب یہ رشتہ اس کے لئے مجبوری بن جاتا۔۔۔۔۔ ذیان رشتے اگر مجبوری کی چادر اوڑھ لیں تو ایک نا ایک دن بدگمانی کی تیز ہوائیں اس چادر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہیں اور وہ رشتہ پھر بے آسرا رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔ بدگمانیاں پھر سے اس رشتے کو کلٹنے لگتی ہیں۔۔۔ رشتے مجبوریوں سے نہیں محبتوں سے نبھائے جاتے ہیں۔۔۔ محبت وہ بیج ہے جو رشتوں کی جڑوں کو مضبوط کر کے رکھ دیتا ہے۔۔۔ مجبوریاں ہمیشہ رشتوں کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں۔۔۔۔۔ زبان سے کہنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن دل سے نکالنا بہت مشکل

PDF NOVEL BANK

ہوتا ہے ذیان۔۔۔۔" عائشہ نے تحمل سے اسے سمجھایا۔۔۔ ذیان مسلسل ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی ہچکیوں کو جتنا روکنے کی کوشش کرتا آواز پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی۔۔۔ جب اچانک کسی نے زور سے اس کے بازو کو دبوچا۔۔۔ اور اب وہ پوری قوت سے اسے کھینچتے ہوئے ہال کی جانب لے کر جا رہا تھا۔۔۔ ذیان کیونکہ اس اچانک حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے اس کے ساتھ گھسیٹنا چلا گیا۔۔۔ زریاب خان نے ہال میں آکر جھٹکے سے اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔ ہال میں پہلے سے موجود حویلی کے تمام لوگ فوراً زریاب خان کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

اب یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے زریاب خان۔۔۔۔؟؟؟" ہیشتم خان زور سے گرجا تھا۔۔۔۔"

تماشا تو تم لوگوں نے اب تک لگا رکھا تھا۔۔۔ اب دیکھو میں کرتا کیا ہوں۔۔۔ میں اس" گھٹیا انسان کو اتنی بری موت دوں گا کہ اس کی آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔ اور آئندہ زریاب خان سے پنگا لینے سے پہلے کوئی سو دفعہ سوچے گا۔۔۔ پتا نہیں کس گندے باپ کی اولاد ہو تم۔۔۔۔؟؟؟" زریاب خان نے خباثت سے کہا۔۔۔۔ اور تب ہی

PDF NOVEL BANK

علیشم خان خود پر قابو نہیں رکھ پایا اور اس کا ہاتھ ہوا میں لہرایا تھا اور پھر زریاب خان کے چہرے پر نشان چھوڑتا چلا گیا۔۔۔۔ وہاں کھڑی سب عورتوں کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

میرے باپ کے بارے میں ایک لفظ بھی کہا تو میں تمہاری زبان کاٹ کر رکھ دوں۔"
 گا۔۔۔ تم بھول چکے ہو کہ ہیشتم خان کون ہے۔۔۔؟ لگتا ہے تمہیں یاد دلانا پڑے
 گا۔۔۔ "ہیشتم خان زور سے دھاڑا تھا۔۔۔۔۔"

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔ تم ایک نہایت گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔۔ ایک گندے نالے سے نکلے ہوئے " کیڑے۔۔۔۔۔ جس نے لوگوں کو دس دس کمران پر اپنی دہشت پھیلا رکھی ہے۔۔۔۔۔ اور جو یہ تھپڑ تم نے مجھے مارا ہے اس کا حساب تو تمہیں چکانا پڑے گا۔۔۔ تمہاری اس حویلی کو قبرستان نہ بنادیا تو میرا نام بھی زریاب خان نہیں۔۔۔۔۔ " زریاب خان نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔ خباثت اس کے ایک ایک نقش سے جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

پسٹل نکالی تھی۔۔ اور پسٹل کا رخ اب ذیان کی جانب تھا۔۔۔۔۔ کمینی مسکراہٹ زریاب خان کے لبوں پر مسلسل رقص کر رہی تھی۔۔۔

چاچا جان۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟ "علشے نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

نظر نہیں آ رہا تجھے۔۔۔ تیری بھی باری آئے گی۔۔۔۔۔ ایک ایک کر کے سب کو ماروں " گا۔۔۔۔۔ "زریاب خان نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زریاب خان اپنی موت کو مت پکارو۔۔۔۔۔ اگر میرا ضبط ٹوٹا نا تو تمہیں ایسے ماروں گا کہ " ٹکڑے تک نہیں ملیں گے تمہارے۔۔۔۔۔ " ہیشتم خان مٹھیاں بھینچتا غصے سے چلایا۔۔۔۔۔ وہ چاہتا تو ابھی زریاب خان کا قتل کر دیتا۔۔۔ لیکن ابھی زریاب خان ذیان پر گن تانے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ لوڈ بھی تھی۔۔۔۔۔ اور ہیشتم نہیں چاہتا تھا کہ وہ جلد بازی میں کوئی نقصان کر بیٹھے۔۔۔۔۔ وہ تحمل اور عقل مندی سے پوری سچویشن کو ہینڈل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ابھی تو موت تیرے بھائی کے سر پر کھڑی ہے۔۔۔۔۔" زریاب خان نے کمینگی سے " کہا۔۔۔ گن پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی اور تب ہی ہال میں گولی چلنے کی ایک زوردار آواز گونجی تھی۔۔۔ سب اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں موندے کھڑے تھے زریاب خان بھی زوردار آواز پر آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔ لیکن آنکھیں کھولتے ہی سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ کر سب ساکت رہ گئے تھے۔۔۔۔۔ سب کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل چکی تھیں۔۔۔۔۔ نسرین بیگم کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا۔۔۔ زریاب خان کے ہاتھوں سے پسٹل چھوٹ کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔ گولی بائیں جانب لگی تھی۔۔۔ خون کی چھینٹیں ہال کے صاف شفاف فرش کو رنگین کر گئی تھیں۔۔۔۔۔ خون کا فوارہ اس کے جسم سے پھوٹا تھا۔۔۔ اور زریاب خان کا چہرہ سرخ کر گیا۔۔۔ وہ وجود کسی اور کا نہیں بلکہ منہل زریاب خان کا تھا۔۔۔ زریاب خان کی دوسری بیٹی۔۔۔ جو مسز بخاری سے پتا پوچھ کر ہیشتم خان کی حویلی آئی تھی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی ذیان نے اسے اپنے بازوؤں میں تھاما تھا۔۔۔ وہاں موجود سب نفوس منہل کی جانب بڑھے

PDF NOVEL BANK

تمھے۔۔۔۔۔ زریاب خان کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں م۔۔۔ ممیں ن۔۔۔ نے ن۔۔۔ نہیں مارا۔۔۔ میں ا۔۔۔ اپنی بب۔ بیٹی کو کیسے " مار سکتا ہوں۔۔۔؟؟ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ "زریاب خان نے اپنی کنپٹیوں پر ہاتھ رکھے عجیب سے لہجے میں کہا۔۔۔ کوئی خوف کوئی ڈر کچھ کھوپینے کا درد۔۔۔ کیا کیا نہیں تھا اس کے چہرے پر۔۔۔۔۔

آپ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی دوسری بیٹی کو مار دیا۔۔۔۔۔ کیسے باپ ہیں"

آپ۔۔۔؟؟"اب عادل خان غرایا تھا۔۔۔۔۔

م۔ مم۔ می۔ بیٹی ک۔ کو مار دیا میں نے۔۔۔ آااااا۔۔۔ "زریاب خان عجیب"
جنونی حالت میں کہہ کر زور سے چلایا تھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ہاں آپ نے ہی مارا ہے منہل کو۔۔۔ آپ قاتل ہیں۔۔۔ اپنی دونوں بیٹیوں کی موت " کے ذمے دار آپ ہیں۔۔۔ آپ کے توجہ نہ چنے سے ہی زویا بگڑی تھی۔۔۔ اور اس کی یہی خامی اسے یہاں تک لانے کی وجہ بنی۔۔۔ ایک بیٹی کو جذباتی طریقے سے مارا آپ نے۔۔ اور آج ایک بیٹی کو خود ہی قتل کر دیا۔۔۔ "عادل خان نے انہیں بہت کچھ باور کروایا تھا۔۔ آج اس نے انہیں آئینہ دکھانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

ہ۔۔۔ ہاں م۔ میں قاتل ہوں۔۔ میں مجرم ہوں۔۔۔۔ م۔۔ میں اپنی اولاد کا قاتل " ہوں۔۔۔۔ "زریاب خان اب اپنا منہ اور اپنے بال نوچ رہا تھا۔۔۔ عجیب جنونی سی کیفیت تھی اس کی سب کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔۔۔

اب یہ کون سا نیا ناک ہے تمہارا۔۔۔۔؟؟ تم جیسے انسان قانون کی قید میں رہنے کے " لائق ہو۔۔۔ یہ آزادی تم لوگ ڈرو نہیں کرتے۔۔۔ "عادل خان نے نخوت سے کہتے پولیس کو کال کی تھی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں پولیس زریاب خان کو ہتھکڑیاں پہناتی وہاں سے لے گئی۔۔۔ منہل کو ہو سپٹل لے جایا جا چکا تھا۔۔ زریاب خان کے جانے کے

PDF NOVEL BANK

بعد حورم رباب رحاب اور دانیال کے علاوہ سب ہاسپٹل کے لئے نکل چکے تھے۔ بچے فائر کی آواز سن کر ہی سہمے ہوئے تھے۔۔۔ رباب اور رحاب انہیں بھلانے میں مصروف تھیں۔۔۔ کسے معلوم تھا کہ ان کی آزمائشیں ختم ہو چکی تھیں یا ابھی باقی تھیں۔۔۔۔۔ خان حویلی کا تو نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔۔۔



عادل میری بچی۔۔۔ کچھ ہوگا تو نہیں نا اسے۔۔۔؟ میں مرجاؤں گی اگر منہل کو کچھ " ہو گیا تو۔۔۔۔۔ "نسرین بیگم نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ سب آپ لوگوں کا ہی کیا دھرا ہے اب رونے سے کیا ہوگا۔۔۔۔۔؟ "عادل نے نخوت " سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

بیٹا یہ کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔۔ میں تیری ماں ہوں یہ بات کیسے بھول سکتا ہے " تو۔۔۔؟ " انہوں نے شکدھوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بات آپ کو آج یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔ واہ بھئی واہ۔۔۔ سلام ہے آپ کی مامتا " کو۔۔۔ " عادل نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔۔۔

عادل میرے بیٹے۔۔۔ ایسے تو مت کہو۔۔۔۔ " انہوں نے تڑپ کر کہا۔۔۔۔۔ "۔۔۔

پلیز اسٹاپ اٹ۔۔۔۔۔ " عادل چلایا تھا۔۔۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ کر دوسری طرف جا کر " کھڑا ہو گیا۔۔۔ آپریشن تمھیٹر میں آپریشن چل رہا تھا۔۔۔ سب دل تمھارے آپریشن ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ذیان روم سے باہر آیا تھا۔۔۔ سب جلدی سے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ میری بیٹی ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ " نسرین بیگم نے جلدی سے کہا۔۔۔۔۔ "۔۔۔

PDF NOVEL BANK

جی۔۔۔ الحمد للہ آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔۔ منہل اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔ ہوش"

آتے ہی ان کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔ پھر آپ سب ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔۔ "ذیان نے پروفیشنل انداز میں بتایا تھا۔۔۔۔ اور پھر سب پر ایک اجنبی نظر ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔ سب نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔۔۔۔



ذیان اپنے کیبن میں گم صُم سا چہرہ پر بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں مرکوز کئے گم صُم سا زویا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔ زویا کے خیالوں میں گم اسے محسوس ہی نہیں ہوا کہ کب آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر گال پر پھسلے تھے۔۔۔۔۔ عیشتم کے پکارنے پر بھی وہ خیالوں سے باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔۔ جب عیشتم کے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

ج۔۔۔جی بھائی۔۔۔کیا آپ نے مجھے بلایا۔۔۔؟؟؟"ذیان نے چونکتے ہوئے کہا۔۔۔"

کیا سوچ رہے ہو ذیان۔۔۔؟؟؟"آج اتنے عرصے بعد ہیشتم خان نے اتنی محبت سے اس کا حال پوچھا تھا۔۔۔یہ ذیان کے لئے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا۔۔۔وہ فوراً چیئر سے اٹھ کر ہیشتم خان کے گلے لگا تھا۔۔۔اور اب ہچکیوں سے رو رہا تھا۔۔۔اسے اس طرح دیکھ کر ہیشتم خان کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں۔۔۔آج ہیشتم خان نے ذیان کو خود سے الگ نہیں کیا تھا بلکہ آج اس کے بازوؤں کا حصار بھی ذیان کے گرد کافی مضبوط تھا۔۔۔کافی دیر رونے کے بعد ذیان دھیرے سے اس سے الگ ہوئے تھا۔۔۔"

سوری بھائی۔۔۔"ذیان نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔"

کس بات کے لئے۔۔۔؟؟؟"ہیشتم خان کا لہجہ اب بھی دھیمہ تھا۔۔۔"

کہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔آپ۔۔۔"ذیان کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.pdfnovelsbank.com

PDF NOVEL BANK

ذیان ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔" ہیشتم خان نے اس کا جھکا ہوا چہرہ تھوڑی سے پکڑ "کر اونچا کیا تھا۔۔۔"

جی بھائی۔۔۔۔" ذیان ایک نظر ہیشتم خان کو دیکھ کر نظریں دوبارہ جھکا گیا۔۔۔۔"

ذیان میں نے کہا میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔" اب ہیشتم خان نے مصنوعی سختی سے "کہا۔۔۔۔ اس کے سخت لہجے میں کہنے پر ذیان نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔"

بھائی آپ خفا ہیں نا مجھ سے۔۔۔۔؟؟ "ذیان نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔"

نہیں ذیان میں تم سے خفا نہیں ہوں۔۔۔۔ بلکہ وہ میری غلطی تھی کہ میں نے تم پر "بھروسہ نہیں کیا۔۔۔۔ میرے اصولوں نے مجھے اندھا کر دیا۔۔۔۔ اگر میں اس دن تم پر

PDF NOVEL BANK

بھروسہ کر لیتا تو شاید آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے افسردگی سے کہا۔۔۔۔۔

ایسا مت کہیں بھائی۔۔۔۔۔ یہ سب میری اپنی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ غلط تھی تو میں " نے کونسا صحیح کیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے بھلے میرا کیریئر خراب کیا تھا لیکن سچ بتا کر سب ٹھیک بھی تو کر دیا تھا لیکن میں نے۔۔۔۔۔ میں نے اس کی لائف کے پانچ سال برباد کر کے رکھ دیئے جو میں کبھی نہیں لوٹا سکتا۔۔۔۔۔ میں وہ گزرا کبھی واپس نہیں لا سکتا۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔" ذیان کی آواز زندہ گئی تھی۔۔۔۔۔ اس سے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ہیشتم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔۔

ذیان تم نے جو کھو دیا تم اس پر رورہے ہو تم وہ کیوں نہیں دیکھتے جو اللہ نے تمہیں دیا " عطا کیا۔۔۔۔۔ تم اللہ کا شکر کرو اللہ نے تمہیں پچھتاوے سے بچالیا۔۔۔۔۔ زویا نے تمہیں معاف کر دیا۔۔۔۔۔ اگر تم اب بھی نہ لوٹتے یا زویا سے تمہاری ملاقات اب بھی نہ ہوتی تو تم کیا کرتے ذیان۔۔۔۔۔؟؟ یہ گلٹ تمہارا جینا دو بھر کر دیتا۔۔۔۔۔ اللہ نے تمہیں اتنی پیاری بیٹی

PDF NOVEL BANK

دی۔۔۔ اور سب سے بڑی بات تم نے اللہ کو پالیا۔۔ تمہیں موقع ملا اللہ کو جاننے کا اس سے ملاقات کا تو رونے کا کیا فائدہ ذیان۔۔۔۔۔؟؟؟ "ہیشتم خان نے بڑے بھائی ہونے کے ناطے شفیق لہجے میں سمجھایا۔۔۔۔۔"

جانتا ہوں بھائی۔۔۔ اور کوشش کرتا ہوں اپنے آنسو روکنے کی۔۔۔ لیکن درد اتنا زیادہ ہے " کہ روک ہی نہیں پاتا اشک۔۔۔ "ذیان نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

ذیان جب ہم کسی انسان سے شدید محبت کرتے ہیں نا تو اس پر ہر چیز قربان کر دیتے " ہیں۔۔۔ یہاں تک کہ جان چینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔۔۔ اپنی محبوب سے محبوب چیز بھی اسے چینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔ تو سوچو اللہ سے ہمیں کتنی محبت ہے۔۔۔؟؟؟ اس نے تو ہمیں اتنا کچھ دیا ہے کہ ہم چاہ کر بھی نہیں گن سکتے۔۔۔ اور یہ انسان۔۔۔ یہ تو ہمیں کچھ دے بھی نہیں سکتے۔۔۔ پھر بھی اس سے اتنی محبت کیوں۔۔۔؟؟؟ زویا کیا۔۔۔۔۔ ہم سب اللہ کی امانت ہیں ہم سب کو ایک نا ایک دن اس کے پاس لوٹنا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں اللہ سے محبت ہے نا تو اس کو بھی اپنے اللہ سے عشق تھا۔۔۔ تو وہ تو تم

PDF NOVEL BANK

دونوں کے محبوب کے پاس گئی ہے۔۔۔۔۔ اس کے پاس جس سے تم دونوں محبت کرتے ہو۔۔۔۔۔ تو غم کیسا۔۔؟ بس تم اللہ سے اس کے لئے دعا کرو۔۔۔۔۔ بے شک اللہ سب کی دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔۔۔۔۔" ہیشتم خان نے نرم لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتائیں۔۔؟ "ذیان نے آنسو پونچھتے ہوئے شرارتی" مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ہیشتم کے سمجھانے پر اب وہ کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔" ہیشتم نے اچانک اس کے مسکرانے پر نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

یہ اتنی تبدیلی کیسے۔۔۔۔۔؟ "ذیان نے مہنویں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ک۔۔ کیسی تبدیلی۔۔۔؟؟؟" ہیشتم اس کی بات سمجھ تو گیا تھا پھر بھی انجان بنتے ہوئے"
پوچھا۔۔۔

عائشہ بھابھی کا رنگ چڑھ چکا ہے بھائی۔۔۔۔۔" ذیان نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"
ہیشتم خان نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے اس کی کمر پر ایک مکا مارا تھا۔۔۔۔۔

ہیپی بھائی کتنے ظالم ہیں آپ۔۔۔۔۔" ذیان نے کرہستے ہوئے کہا۔۔۔ جب حازم اچانک"
آکر زور سے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔۔۔

اوائے کیا کر رہا ہے ہٹ۔۔۔ میں ذیان ہوں۔۔۔۔۔ ہوش میں تو ہے۔۔۔۔۔؟؟؟" جب وہ"
کافی دیر تک پیچھے نہ ہوا تو ذیان نے معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ تو ایک کمیہ بھائی ہے۔۔۔۔۔ کتنا یاد کیا میں نے تجھے۔۔۔۔۔ اور تو کتنے آرام"
سے چلا گیا۔۔۔۔۔ جانتا ہے نا تو کہ حازم اور ذیان ایک دوسرے کے بغیر ادھورے

PDF NOVEL BANK

ہیں۔۔۔"حازم تھوڑا پیچھے ہو کر اسے شکایتی نظروں سے دیکھ کر پھر سے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

ہاں جانتا ہوں اور یہ بھی جان چکا ہوں کہ میرا بھائی اب غصہ کرنا بھی جان چکا ہے۔۔۔"ذیان نے مال والی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تیری وجہ سے ہوا تھا یہ بھی۔۔۔ ورنہ مجھ جیسا ہنس مکھ بندہ کہاں غصہ کر سکتا ہے۔۔۔"حازم نے اسے دھکا پتے ہوئے مصنوعی خفگی سے کہتے فرضی کالر جھاڑا تھا۔۔۔

اچھا چل چھوڑ سب گلے شکوے آجا ادھر۔۔۔"ذیان نے فرط محبت سے کہتے بانہیں پھیلائی تھیں۔۔۔ اور حازم جھٹکے سے اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

میری ہڈیاں توڑ دے تو۔۔۔"ذیان نے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

جیسی تیری حرکتیں ہیں نابندہ تیرے ہاتھ پاؤں دانت سب توڑ دے۔۔۔۔۔" حازم نے " بھی تڑخ کر جواب دیا۔۔۔۔۔ ذیان کا دوسرا بازو اب بھی خالی تھا۔۔۔۔۔ ذیان نے ہیشتم کو پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔ اور ہیشتم خان نے قدم آگے بڑھ کر اپنے اور اس کے درمیان کا فیصلہ کم کیا تھا۔۔۔۔۔ اور ذیان کے گلے لگا تھا۔۔۔۔۔ آج وہ تینوں پھر سے ایک ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ ان کے دل تو کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوئے ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔ بس حالات نے انہیں بچھڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن آج وقت نے ہی انہیں پھر سے ایک کر دیا تھا۔۔۔۔۔ کیبن کے گلاس ڈور سے دیکھتی سارا منظر عائشہ نے ان کے ملنے پر اللہ کا شکر ادا کیا تھا اور اللہ سے ان کے ہمیشہ ایک رہنے کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔۔



(ایک مہینے بعد)

PDF NOVEL BANK

ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔۔۔ زریاب خان کی پوری حویلی لائٹس سے سچی ہوئی تھی۔۔۔ اس رات کے اندھیرے میں بھی ہر سو روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ پوری حویلی کو اندر سے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ آج عادل خان اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑا خود پر پر فیوم چھڑک رہا تھا۔۔۔ آج وہ اتنے عرصے بعد پورے دل سے تیار ہوا تھا۔۔۔ ابھی وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہی تھا جب منہل اپنا غرارہ سنبھالتی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

بھائی بس کر دیں کتنا تیار ہونگے آپ۔۔۔۔؟؟ "منہل نے بیزاری سے کہا۔۔۔ وہ سب" بارات لے جانے کو تیار کھڑے تھے لیکن عادل کی تیاری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو اب میں اپنی شادی پر بھی ٹھیک سے تیار نہ ہوں۔۔۔؟؟؟ خود تو اپنی" انگلیمنٹ پر بھی دلسن بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔ "عادل نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

نہیں نہیں۔۔ ہو جائیں آپ تیار۔۔۔۔ کہتے ہیں تو لپ اسٹک پاؤڈر بھی لا دیتی " ہوں۔۔۔۔ دنیا میں صرف آپ کی ہی تو شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ "منہل نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے منہل۔۔۔۔ "عادل نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

بس بھائی چلیں اب۔۔۔۔۔ "منہل اس کا بازو کھینچتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔" اور وہ اس کی اس حرکت پر صرف مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔



زریاب خان کو چند دن جیل میں رکھنے کے بعد مینٹل ہاسپٹل بھیج دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ منہل پر گولی چلنے کی وجہ سے اس کے دماغ پر بہت گہرا اثر پڑا تھا۔ جسکی وجہ سے اس کا

PDF NOVEL BANK

دماغی توازن بگڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ ہر وقت اقرار جرم کرتا رہتا۔۔۔ اس کا ٹریٹمنٹ جاری تھا۔۔۔۔۔ اب تو اسے روز الیکٹرک شکڈیئے جاتے لیکن کسی بھی طرح اس کی حالت نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔ اب بھی وہ ہاسپٹل کے کونے میں بیٹھاپنے بال نوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب وہاں موجود کسی ملازم نے اس کا ہاتھ زور سے پکڑا تھا۔۔۔

اولے پاگل کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟ درد نہیں ہوتا کیا تجھے۔۔۔۔۔؟؟ "ملازم نے جاہلانہ" طریقے سے پوچھا۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ میں خود کو مار دوں گا۔۔۔ میں نے اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے "مارا ہے۔۔۔۔۔ میری بیٹی کو مار دیا میں نے۔۔۔۔۔" زریاب خان نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے جنونی انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تیری بیٹی زندہ ہے اور صحیح سلامت ہے۔۔۔ "اس ملازم کا رویہ اب بھی جاہلانہ تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

نہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔۔۔ میں نے خود اپنی بیٹی کو مارا تھا۔۔۔۔۔ "زریاب خان عجب"
پاگل پن سے بولا۔۔۔

اچھا تو مار خود کو جو مرضی کر۔۔۔۔۔ کتنی دفعہ تجھے سمجھایا ہے تیری بیٹی زندہ ہے۔۔۔۔۔"
لیکن تجھ جیسے پاگل کو یہ بات کہاں سمجھ آئے گی۔۔۔۔۔ "ملازم نے حقیر لہجے میں کہا۔۔۔۔۔"

ابھی بتانا ہوں تجھے۔۔۔۔۔ "زریاب خان اس کے دوبارہ منہل کے زندہ ہونے کا کہنے پر"
غصے سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اور پھر اس نے اس ملازم پر مکوں کی برسات کرنی
شروع کر دی۔۔۔۔۔ اس ملازم کے چلانے پر سب لوگ بھاگ کر اس جانب آئے تھے
اور جلدی سے اس ملازم کو چھڑوا کر نظر بچا کر زریاب خان کے بازو پر بے ہوشی کا
انجکشن لگایا تھا۔۔۔۔۔ جسکے زیر اثر زریاب خان جلد ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ آس
پاس کھڑے لوگوں میں کچھ کی نظروں میں اس کے لئے ترس تھا تو کچھ کی نظروں میں
اس کے لئے نفرت تھی۔۔۔ وہ شخص جو آج تک دولت کے لالچ میں دوسروں کا حق مارتا
آیا تھا آج کیسے پاگل دیوانوں کی طرح ہاسپٹل میں پڑا تھا۔۔۔۔۔ اور کیسے اس کے ساتھ

PDF NOVEL BANK

جاہلانہ سلوک کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ شاید وہ بھول چکا تھا کہ کوئی رب بھی ہے جو سب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔ بے شک اللہ کی لائٹھی بے آواز ہے۔۔۔ مکافات عمل بھی کسی چیز کا نام ہے۔۔۔۔۔ اللہ کی پکڑ آچکی تھی اور بے شک اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔۔۔۔۔ نسرین بیگم کا بھی برا حال تھا۔۔۔۔۔ عادل نے حویلی واپس جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ یورپ واپس لوٹ رہا تھا جب عیشم اور علٹے کے روکنے پر وہ رکا تھا اب بھی وہ نسرین بیگم سے کم و بیش ہی بات کرتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن جو بھی تھا وہ اب پر سکون تھیں۔۔۔۔۔ انہوں نے شکر کیا تھا کہ عادل رک گیا۔۔۔۔۔ وہ علٹے سے اپنے برے رویے پر معافی مانگ چکی تھیں۔۔۔۔۔ علٹے تو علٹے تھی۔۔۔۔۔ انتہا کی اعلیٰ ظرف اسنے انہیں شرمندہ کئے بغیر انہیں معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اس ایک مہینے میں سب کچھ کافی حد تک سیٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ منہل کی منگنی مسز بخاری کے بیٹے سے ہو کی تھی۔۔۔۔۔ انہوں نے خاص طور پر ذیان کو فون کر کے اس سے منہل کے لئے بات کی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر ذیان نے نسرین بیگم کو اس بات سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔۔ اس طرح منہل بھی کسی کے نام ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ وقت نے بہت تیزی سے پلٹا کھایا تھا۔۔۔۔۔ کچھ چیزیں ٹھکانے پر آگئیں تھیں تو کچھ چیزیں بالکل بدل چکی تھیں۔۔۔۔۔ اب شاید خان حویلی کے مکینوں کے لئے خوشی کے دن آ کے تھے۔۔۔۔۔



بارات میں خان حویلی کے ملکین، نسرین بیگم، منہل اور عادل ہی شامل تھے۔۔۔۔۔ عادل
 خان کی نسبت حورم سے طے پائی تھی۔۔۔۔۔ بارات کا استقبال بہت ہی شاندار طریقے سے
 کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ مسٹر اینڈ مسز لغاری رحاب اور دانیال سب نے پر جوش انداز میں بارات
 کا استقبال کیا تھا۔۔۔۔۔ حورم آج بھرپور طریقے سے تیار ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے روم روم سے
 خوشی ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔ تمام انتظامات بہت اچھے سے کئے گئے تھے۔۔۔۔۔ ہر جانب آج
 خوشی ہی خوشی ہی خوشی تھی۔۔۔۔۔ ہر چہرے پر مسکان تھی۔۔۔۔۔ شادی کا انتظام مسٹر
 لغاری کے لاہور میں موجود بنگلے میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ نکاح ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اس وقت
 عادل اور حورم اسٹیج پر ساتھ میں بیٹھے ایک مکمل کیل لگ رہے تھے۔۔۔۔۔ ہر دیکھنے والے
 کی آنکھ نے انہیں سراہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں شاندار کھانے کے بعد حورم عادل کی
 سنگت میں رخصت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ رحاب کی نم آنکھوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا
 تھا۔۔۔۔۔ آج ایک اور محبت کی اپنی منزل کو پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK



حورم پھولوں میں گھری روایتی دلہنوں کی طرح بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جب عادل کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اور گیٹ لاک کرتا حورم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ اور بیڈ پر ہی اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔ "عادل نے حورم کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر" اس کی تعریف کی تھی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔ لیکن آپ مجھے تم بول سکتے ہیں۔۔۔۔۔ "حورم نے جھجھکتے ہوئے" کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تم بولوں یا آپ بولوں یہ معنی نہیں رکھتا حورم معنی رکھتی ہے تو عزت۔۔۔۔ اور میں " آپکی دل سے ریسپیکٹ کرتا ہوں۔۔۔ اگر آپ نہیں ہوتیں تو شاید میں کبھی عائشے سے نظر نہ ملا پاتا۔۔۔ ہمیشہ گلٹ لے کر جیتا۔۔۔ مگر وہ آپ ہی ہیں جنہوں نے میری لائف کو آسان بنا دیا۔۔۔ "عادل نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔۔

میں کچھ پوچھنا چاہتی ہوں آپ سے اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔؟؟ "حورم نے دھیمے لہجے " میں کہا۔۔۔

آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ آپ کو میں نے پورے دل سے قبول کیا " ہے اور آج سے مجھ پر میری ہر ایک چیز پر آپ کا پورا حق ہے۔۔۔۔ "عادل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ میں۔۔۔۔ "حورم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس ٹائم یہ سوال کرنا ٹھیک رہے گا یا " نہیں۔۔۔۔ اس لئے وہ لمحے بھر کے لئے رکی تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

وہ میں کہہ رہی تھی اس دن آپ نے علشے بھا بھی۔ کو دیکھ کر نظریں کیوں جھکائی "تھیں۔۔۔؟؟" حورم نے تحمل سے پوچھا اور منتظر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ عادل نے کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھا تھا اور پھر اپنی بات شروع کی تھی۔۔۔۔

حورم میں جھوٹ نہیں بولوں گا کیونکہ جھوٹ کی بنیاد پر بنا ہوا رشتہ کبھی قائم نہیں رہتا۔۔۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا تھا علشے کا نام ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ سنا تھا۔۔۔ میں انہیں اپنی زندگی مان چکا تھا۔۔۔ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ کبھی مجھ سے اس طرح جدا ہو جائیں گی۔۔۔ مجھے کبھی اپنی محبت کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ نظر ہی نہیں آئی تھی۔۔۔ کیونکہ ماما پاپا اس کا نام اپنی مرضی سے میرے ساتھ جوڑ۔ چکے تھے اور علشے بھی دل سے رضامند تھی۔۔۔ لیکن جب میں پڑھائی کر کے واپس لوٹا تو وقت بازی پلٹ چکا تھا۔۔۔ علشے ہیشتم خان سے جڑ چکی تھی۔۔۔ اس وقت مجھے پتا چلا کہ وقت کتنا ظالم ہے۔۔۔۔ اس کے بعد بھی میں اپنے دل سے علشے کو الگ

PDF NOVEL BANK

نہیں کرپایا۔۔۔ تو بس جب میں نے جان لیا کہ شادی ہونا یا ایک دوسرے سے جدا ہونے سے محبت تو ختم نہیں ہوتی۔۔۔۔ اور جس سے ہم محبت کریں ہمیں ہمیشہ اس کی خوشی عزیز ہوتی ہے۔۔۔ اور عائشہ عیشم خان کے ساتھ خوش تھی تو بس میں نے اس کی خوشی کے لئے اپنی محبت کو قربان کر دیا۔۔۔۔ اس دن اسی لئے میں نے نظریں جھکائی تھیں کہ کہیں عائشہ میری آنکھوں میں موجود انکے لئے محبت نہ دیکھ لیں۔۔۔۔ دل بے ایمانی کر جاتا تھا تو بس دل کو سمجھانے کے لئے میں نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔ آج میں انکی پورے دل سے عزت کرتا ہوں۔۔ اور آپ کو بھی اپنی زندگی میں پورے دل سے شامل کیا ہے اور ان شاء اللہ پوری کوشش کروں گا آپ کو خوش رکھنے کی۔۔۔۔۔ اپنے ماضی کو اپنے حال پر کبھی اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔ میری غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی کسی نامحرم کے بارے میں سوچوں۔۔۔۔۔ "عادل خان نے سوچ لیا تھا کہ وہ پوری ایمانداری سے حورم کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا۔۔ اور آج وہ حورم کے ہر سوال کا جواب دینا چاہتا تھا۔۔۔۔ ہر بات اس پر واضح کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی بیوی کو اپنا ہمراز بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔ حورم نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

تھینک یو عادل۔۔ مجھے قبول کرنے کے لئے۔۔۔ "حورم نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا"
ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے شرمندہ مت کریں۔۔۔۔ "دھیمے لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔۔"

نہیں عادل سچ میں۔۔۔۔ "حورم نے اس کے ہاتھ پر زور دے کر اسے یقین دلانا"
چاہا۔۔۔۔ عادل نے معنی خیزی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اور حورم اس کے اس
طرح دیکھنے پر شرم سے نظریں جھکا گئی۔۔۔۔ اور پھر بہت سے وعدوں اور محبت کے
ساتھ اس رات کی تکمیل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ محبت اپنی منزل پا چکی تھی۔۔۔۔۔ امید تھی کہ
آنے والی زندگی میں ان کے لئے خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔۔۔۔۔



PDF NOVEL BANK

آج سب خان حویلی میں جمع تھے۔۔۔۔۔ ہر جوڑا مکمل تھا سوائے ذیان کے۔۔۔۔۔ وہ آج بھی تنہا تھا لیکن دوسروں کے لئے۔۔۔۔۔ ذیان کہاں اس بات کو مانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ تو ہر وقت زویا کو اپنے ساتھ محسوس کرتا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لئے تو زویا آج بھی اس کے دل میں زندہ تھی۔۔۔۔۔ خان حویلی میں اس وقت اچھی خاصی محفل جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سب اپنی اپنی نشست پر براجمان تھے۔۔۔۔۔ جب حازم نے ذیان کو پکارا تھا۔۔۔۔۔

او ذیان کیوں نا اب تیرے سر پر سہرا سجایا جائے۔۔۔۔۔ تجھے سوچنا چاہیے اب شادی کے " بارے میں۔۔۔۔۔ زندگی ایسے تو نہیں گزرتی۔۔۔۔۔ کب تک بھابھی کا غم دل سے لگائے بیٹھے رہو گے۔۔۔۔۔؟؟ زندگی کے اس سفر میں ایک ہمسفر کی ضرورت ضرور ہوتی ہے ذیان۔۔۔۔۔ "حازم نے ٹہرے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔۔

ہاں حازم ضرور ہوتی ہے کسی ہمسفر کی ضرورت۔۔۔۔۔ لیکن مجھے جینے کے لئے صرف اور " صرف زویا کی یادیں ہی کافی ہیں۔۔۔۔۔ محبوب کا ساتھ ہونا معنی نہیں رکھتا محبوب کا دل میں مقام ہونا معنی رکھتا ہے۔۔۔۔۔ دل میں اس کے لئے جگہ ہونا معنی رکھتا ہے۔۔۔۔۔ اور جو

PDF NOVEL BANK

جگہ میرے دل میں زویا کے لئے ہے وہ میں کبھی کسی اور کو نہیں دے سکتا۔۔۔۔ اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی اور لڑکی لیزہ کی دوسری ماں بنے اور وہ اس کے ساتھ کسی بھی طرح کی نا انصافی کرے۔۔۔۔ "ذیان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔ اور کہیں نا کہیں اس کی بات پر سب نے اتفاق کیا تھا۔۔۔۔ آج کے دور میں کون کسی کی اولاد کو اپنی اولاد مانتا ہے۔۔۔۔ ماحول کو مزید سنگین ہوتا دیکھ کر رحاب جھٹ سے بولی تھی۔۔۔۔

رباب ویسے بڑی ہمت کی بات ہے کہ تم اس نمونے کو برداشت کرتی ہو۔۔۔۔ میرا بس "چلے نا تو میں اس کو کسی پاگل خانے چھوڑ آؤں۔۔۔۔" رحاب کی توپوں کا رخ حازم کی طرف تھا۔۔۔۔

اچھا اور میرا بس چلے تو تم جیسی چڑیل کو چڑیلستان چھوڑ آؤں۔۔۔۔ "حازم نے تڑخ کر کہا اسکی بات پر سب نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

چلو یہ چلیشتان (چڑیلستان) کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ "حوزان نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

میری جان یہ اس چڑیل کا ٹھکانہ ہے۔۔۔۔۔" حازم نے بمشکل اپنی ہنسی روکی "
تھی۔۔۔۔۔

چڑیل ہوگی تمہاری دوسری بیوی۔۔۔۔۔" رحاب نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔ اس بات پر رباب "
نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

سدھر جاؤ۔۔ شادی ہو گئی ہے لیکن حرکتیں اب بھی ویسی ہی ہیں۔۔۔۔۔" حازم نے "
مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔ تم کون سا سدھر گئے ہو۔۔۔۔۔ مجھے تو افسوس ہے میں نے اپنی اتنی معصوم "
دوست کو تم جیسے پاگل کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔" رحاب نے تاسف سے کہا۔۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

اور مجھے تو فخر ہے دانیال پر جو وہ تمہیں جھیل رہا ہے۔۔۔" حازم نے پاس بیٹھے دانیال "کاکندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔"

چپ ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔" عائشہ نے بات کو آگے بڑھتے دیکھ کر لڑکا۔۔۔"

بھابھی یہ ہی مجھ سے بحث کر رہا تھا۔۔۔۔۔" رحاب نے گال پھلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

روحی جانی شب بوائز لیشے ہوتے ہیں۔۔۔ آپ موڈ تھراب (خراب) نہ کریں۔۔۔۔۔" لیزہ "نے معصومیت سے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

لذیذہ کی بچی۔۔۔ گرلز دندی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔" آئمال نے تڑخ کر کہا۔۔۔۔۔"

اولے خبردار میری لذیذہ کو کچھ کہا تو۔۔۔۔۔" حوزان لیزہ کے برابر کھڑا ہوتا غصے سے "بول۔۔۔ اور اس کی بات پر وہاں بیٹھے سب نفوس نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔"

PDF NOVEL BANK

ہوزان۔۔۔۔"اچانک کچھ یاد آنے پر لیزہ زور سے چلائی تھی۔۔۔۔"

ہاں لذیذہ کان کیوں خراب کر رہی ہو۔۔۔۔؟"ہوزان نے اس کے چلانے پر چڑ کر
کہا۔۔۔۔

ہوزان سیلفی۔۔۔۔۔"لیزہ نے چمکتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے"
ٹیبلٹ میں سب کی ہنستے ہوئے ایک ساتھ سیلفی لی تھی۔۔۔۔اب یہ سب تصویر میں
نظر آتے لوگ ایک دوسرے کے بغیر ادھورے تھے۔۔۔۔سب کی ایک دوسرے میں
جان تھی۔۔۔۔رحاب کی کل کی فلائٹ تھی۔۔۔۔عادل خان اور تورم اب نسرین بیگم
کے ساتھ حویلی میں ہی رہتے تھے۔۔۔۔زیاب خان اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔۔اور زندگی
میں بہت سی آزمائشوں کے بعد اب وہ لوگ اپنی زندگی میں خوش تھے۔۔۔۔ہر ایک کے
دل میں دوسرے کے لئے عزت اور محبت تھی۔۔۔۔

PDF NOVEL BANK

زندگی کسی کے لئے بھی خوشیاں ہی خوشیاں نہیں لاتی۔۔۔ اود نہ ہی کسی کے لئے غم ہی غم لاتی ہے۔۔۔ یہ کبھی اتنی خوشیاں دیتی ہے کہ انسان غم بھول جاتا ہے اور کبھی اتنا غم دیتی ہے کہ انسان کو لگتا ہے کہ اس کی زندگی میں خوشیاں کبھی آئی ہی نہیں۔۔۔۔۔ زندگی کو خوش گوار خود بنایا جاتا ہے۔۔۔۔۔ جس انسان نے جینے کا ہنر سیکھ لیا وہ انسان کامیاب ہو گیا۔۔۔۔۔ اللہ کسی کو بھی اسکے نفس کی سکت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔۔ محبت والوں کی سکت رب ہے

کسی کے توڑنے پر جواباً اسے نہ توڑنا۔۔۔۔۔ کسی کے نیچا دکھانے پر اسے نیچا نہ دکھانا۔۔۔۔۔ کسی کے محروم کروانے پر اسے محروم نہ کروانا۔؟ نفس کو پار لگانے والی آزمائشیں بڑا راز بڑی قیمت رکھتی ہیں۔۔۔۔۔ رب صرف عزت دولت مال سے نہیں نوازتا (جو از خود آزمائش ہیں)۔۔۔۔۔ رب دنیا کی ستم آمیز آزمائشوں پر صبر کی صورت اس سے بڑھ کر نوازتا ہے۔ اسکے بھید وہ ہی جانے۔۔۔۔۔ ہمیں تو صرف صبر کر کے اپنا اللہ پر یقین ثابت کرنا ہے۔۔۔۔۔ وہ کس کے دنیا کے قتل کو اپنی نگاہ میں شہادت کرتا آخرت کی اپنی محبت کی سرفرازی سے نواز دے۔۔۔۔۔ وہ جسے آزمائش بنا کر بھیجتا تمہیں رلاتا ہے کجا خبر نہیں

PDF NOVEL BANK

آنسوؤں پر صبر کی حد دیکھتے انہیں گوہر نایاب کر دے۔۔۔ تم پر رب کے سوا کوئی قابض
نہیں۔۔۔ صرف اسکے قبضے میں قدرت ہے۔۔۔ باقی جو اسکے امر میں کسی مکر سے
مداخلت کرے رب اسے اسی کی اس جھوٹی خدائی میں الجھا دیتا ہے۔۔۔ تاآنکہ وہ سچا
رجوع کر لے۔۔۔ سو اپنی راہ۔۔۔ اپنی نیت اپنے سچ
۔۔۔ اپنی محبت سے سچے رہنا۔۔۔ تم بس رب کو دیکھو رب سب دیکھ لے گا۔۔۔



ختم شدہ۔۔۔۔